

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مکتوبات امام ربانیؒ

حضرت مجدد الف ثانی

اشیخ احمد سرہندی قدس سرہ

دفتر اول (۱-۴۰) حصہ اول

مع

ترجمہ:- مکتوبات شریف ☆ حواشی ☆ عبارات بین السطور

و

تخریج احادیث

آستانہ عالیہ حبیبیہ گجرات (شرف) پاکستان

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی

## ہدیہ تبریک

دفتر اول مکتوباتِ امامِ ربّانیؑ حصہ اول

حضرت مجتہدِ دالْف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز

تشیہ :- حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ پروری ثم امرتسری

عکس نسخہ مطبوعہ :- ”مطبع مجتہد“ امرتسر غزہ محرم ۱۳۲۷ھ

تراجم :- مکتوبات شریف ❁ حواشی ❁ عبارات بین السطور ، مع تخریج احادیث

مُفَوَّض

نام ادارہ: محمد مناس صدیقی مکان: B-7 کد: ۳۹۳ ہندی، ہندوستان شاہ ولی اللہ بھٹائی بھارت

نام ناظم: دستخط و مہر

مُفَوَّض

استانہ عالیہ حبیبیہ گجرات (شریف) پاکستان

قرطاس ہذا..... مطلوبہ اندراج کے بعد ادارہ مفوض کو ارسال کریں۔

تقریباً ۱۶ - حکم خوفتہ سید حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ سے منقول مکتوب سائبرنگ جبرائیل خیر ۲۵ فارسی -  
نمبر ۲۳ اتقوا فاسدۃ المؤمن فانہ ینظر بوجہ اللہ -

علامہ سراج علی علیہ الرحمۃ نے عربی میں مکتوب کا نام لکھا ہے۔

جلد اول مکتوب تقریباً ۱۹۲ جلد اول مکتوب نمبر ۲۵۸ کا مطالعہ کرنا چاہیے

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا

# مکتوباتِ امامِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ دفترِ اول حصہ اول

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ

سعادتِ طباعت

بفیضِ مجددانہ نیابت پر سعید ازل، نائب رسول، کوہِ استقامت حبیب الرحمن، حضرتِ اعلیٰ،

و حضورِ قبلہ عالم حضرت مولانا **سید محمد حبیب اللہ شاہ** صاحبِ مدرسہ العزیز

ببرکتِ ظلِ اصالت :- خلفِ اصدقِ خیر صاحبزادہ سید محمد مسعود احمد صاحبِ النور حبیبی، نزلہ اعلیٰ

محمد افتخار حسین حبیبی

ترتیب و اہتمام :-

آستانہ عالیہ حبیبیہ گجرات (شریف) پاکستان

سوانح :- محبتِ حبیب، قرطاسِ لبیب، مسٹری بہ حکیم سعید

دفتر اول مکتوباتِ امامِ ربّانیؒ حصہ اول

حضرت مجددِ دالف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السّامی

مصحح و صحیح:- حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ پسروری ثم امرتسری

عکس نسخہ:- در مطبع ”مجددی“ امرتسر عرہ محرم ۱۳۲۷ھ مطبوع گردید

از کتب خانہ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(مکتوباتِ شریف):- حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب

ترجمہ:-

(حواشی):- صوفی محمد علی نقشبندی \* حافظ محمد اشرف مجددی

(دارالعلوم لاٹانیہ فتح گڑھ سیالکوٹ) (مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نورآباد سیالکوٹ)

تخریج احادیث:- ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی (ایسوی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ)

اسلوبِ تادیب: ہر مکتوب شریف کے ”حواشی اور بین السطور“ عبارات کے تراجم بھی متعلقہ

مکتوب شریف کے اردو ترجمہ کے ساتھ ہی فارسی متن کے صفحات (صہ) اور علامات (س) کی مطابقت میں دیئے گئے ہیں۔

\* متن (فارسی) ۱..... تا ۱۰۳ صفحات \* تراجم (اردو) ۱۰۵..... تا ۲۵۱ صفحات

\* تخریج احادیث ۲۵۶..... تا ۲۷۹ صفحات - مجموعی تعداد صفحات - ۳۱۳

تاریخ اشاعت:- ۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

سعادتِ معاونت:- حاجی غلام رسول و حاجی خلیل احمد عفی عنہما پسران حاجی معراج دین رحمہ اللہ  
ع۔ ملائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے۔ (تاریخ اشاعت:-)

مسکن اس مسکین نما نے داڈھو ڈا خاص پچھانو تحصیل ضلع مملو خوشی تھیں حصن زمناں جانو  
موضع پسرور کوٹ سیال پسرور کوٹ سیال

إِنَّكَ الْآخِرُ الْأَوَّلُ مَا اسْتَطَعْتَ بِرَبِّكَ التَّوَكَّلْتُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ \* آخر آند ز پس پرده تقدیر پدید

اعنی

بفضل رحمانی و اولاد پروردانی حصہ اول از دفتر اول

کتابت از شیخ احمد سرمنندی قدس سرہ  
بائین نوی  
کتابت از شیخ احمد سرمنندی قدس سرہ

# مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی

اشیخ احمد سرمنندی قدس سرہ

باہتمام و تصحیح خاکسار نور احمد عینی از غنیمت پوری ثم الترمزی

مطبع دارالحدیث و الفکر بیروت

تشریح مکتوبات  
اول فصل مکتوبات دوم  
تشریح مکتوبات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فہرست جدید کتاب مستطاب مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اولیٰ و فر اول

نمبر	مضمون کتاب	نمبر	مضمون کتاب	نمبر	مضمون کتاب
۲	خطبہ کتاب مستطاب	۶	مرتبہ شاہ حسین در مشغولی خود چنان دیدند	۱	شہود است ہم در خود است
۳	مکتوب اول بہ پیر بزرگوار خود در بیان احوالیکہ مناسبت باسم الظاہر فزند الخ	۷	مکتوب چہارم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان ماہ عظیم القدر ماہ رمضان و تحقیق محمدی الخ	۱۱	حضرت خواجہ بزرگ میفرماید کہ اہل اللہ
۴	ظہور حق تجلی اسم الظاہر و جمیع استیلاء علی الخصوص و کسوت سنا بلکہ در اجزا انہا	۸	این ماہ را با قرآن مجید مناسبت تمام است و قابلیت اولیٰ قل قرآن است۔	۱۲	تا زمانیکہ یکے ازین تثنیہ در بیرون است از فنا بہرہ ندارد۔
۵	مشاہدہ لطافت حرم در طعام لذیذ پر تکلف	۹	سبب نزول قرآن در رمضان	۱۳	ہر گاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار الخ
۶	عدم التفات باطن باین تجلیات	۱۰	سبب بودن این ماہ جامع جمیع خیرات و برکات	۱۴	این نسبت حضرت خواجہ عبدالخالق بغدادی است
۷	عدم تحالف این تجلی با نسبت تنزیہی	۱۱	ہر خیرے در کتبے ہر کہ میرسد قطرہ است از دریا سے برکات این ماہ	۱۵	ستم و کمال آن حضرت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ
۸	رو بخفا آوردن آن ہر تجلیات	۱۲	جمعیت این ماہ جمعیت تمام سال است و تفرقہ این تفرقہ آن۔	۱۶	عجب کاریست اولاہر بلا و مصیبت کہ واقع میشد باعث سرور و فرحت میشد حالاً کہ عالم اسباب فرود آوردند الخ
۹	رودادن یک فنا خاص و ظہور آثار سلام و انہدام محالہ شرک حسی	۱۳	سبب سنت بودن ختم قرآن درین ماہ	۱۷	و همچنین اگر دعا میکرد مقصود نہ رفع بلا بود
۱۰	عروج فوق محدود یعنی عرش عظیم	۱۴	سبب حکم با ولایت تعجیل افطار و تاخیر شہر	۱۸	حالاً مقصود از دعا رفع بلای مصائب است
۱۱	مرتبہ اول	۱۵	بیان قابلیت اولیٰ	۱۹	و دعائے انبیاء از چہ قبیل بود
۱۲	مرتبہ دوم	۱۶	حقائق جماعہ محمدی المشرب	۲۰	مکتوب ششم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان بعضی احوال غریبہ خود با بعضی استفسار خود
۱۳	مشہور گشتن مقامات مشائخ و آئمہ الہدیت و مقام خاصہ آنحضرت و دیگر انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام	۱۷	برزخیت قابلیت محمدیہ	۲۱	تفاسیکہ فوق محدود روح خود را بطریق عروج و راجع می یافت
۱۴	بیان مقدار عروج فوق محدود یعنی عرش عظیم و بیان مقامات مشائخ و انبیاء علیہم السلام ہر گاہ میخواہم عروج واقع میشود	۱۸	امثال این علوم کہ منشأ آن جامعیت است و خلقت است بسیار و در میشوند۔	۲۲	در ان مقام چنان متخیل گشت کہ این عالم تمام الخ
۱۵	حال ملا قاسم علی	۱۹	مقام تطہیت مشائخ و قائلین علوم مقام تطہیت است و مرتبہ فردیت و اسطرور و وسعارف دائرہ اصل	۲۳	الغرض حالیکہ گاہ گاہ دوست میداد حالاً ان حالت مستمرہ است
۱۶	احوال یاران دیگر	۲۰	رسالہ کہ بتویدان ماسم شدہ بود بانام آن موفق نمیشود۔	۲۴	بعد از ان یک کونشک عالی ظاہر شد گذاردن نماز شکر و وضو۔
۱۷	مکتوب دوم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان حصول ترقیات الخ	۲۱	مکتوب پنجم نیز بہ پیر بزرگوار خود در سفارش خواجہ برہان	۲۵	مقامے بس عالی نمایان شد کہ اگر بوقشندیدہ در مقام خود در اول از مقام دوریانت آخرت سبب رسید و حصول باین مقام از نتایج واقعہ است کہ حضرت امیر را دیدہ بود الخ
۱۸	امر باستخارہ	۲۲	روزے رسالہ سلسلہ الاحرار بنظر درآمد الخ	۲۶	دیگر چنان ظاہر میشود کہ اخلاق سبب ساعت بسا سے برآیند
۱۹	عنایات خداوندی	۲۳	خواجہ برہان درین مدت کار خوب کردند و از سیر سیموم نصیبے یافتند	۲۷	معروض ثانی
۲۰	ابتداء عالم صحو و بقا از او خارج الاخر است ابتداء از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ علوم عجیبہ و غریبہ در عروج و نزول ہر چند بقا کامل محو پیشتر	۲۴	مکتوب ششم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان حصول جذبہ و سلوک و تربیت یافتن ہر دو صفت جمال و جلال و بیان فنا و بقا و بیان فوقیت نسبت نقشبندیہ	۲۸	معروض ثالث
۲۱	کمال صحو انبیاء بود و معارف ایشان شریح و عقائد است	۲۵	تربیت یافتن ب جذبہ و سلوک و جلال و جمال و عنایت یکے مر دیگر	۲۹	معروض رابع
۲۲	معارف حضرت ایشان قدس سرہ تفصیل	۲۶	محبت ذاتیہ علامت فنا است	۳۰	معروض خامس
۲۳	معارف شریعہ است	۲۷	بیان وقت تحقق فنا	۳۱	مکتوب ششم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان ہر بقا و صحو تعلق دارند
۲۴	مکتوب سوم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان محسوس شدن یا دارن بمقام خاص الخ	۲۸	با وجود آن اگر علم است در خود است و اگر	۳۲	مشرف ساختن بوحدهت وجود و توابع آن
۲۵	حال یک کس از ایشان حضرت ایشان قدس سرہ	۲۹		۳۳	منکشف شدن استطاعت مع الفعل
		۳۰		۳۴	درین مقام خود را بر قدم حضرت خواجہ نقشبندی سے باہر



نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۳۱	کار از معالجه گذشته است اکنون بزرگی و مجاہدت	۲۱	یکے آنکہ بواسطہ عدم ظہور طریقہ از طرق	۲۵	بیان حال سید شاہ حسین
"	فضیلت درستی عقائد علماء بر ریاضات و	"	بے مناسبتی طاری سے شود	"	بیان حال میان جعفر
"	مجاہدات صوفیہ	"	دیگر بے مناسبتی مطلق	"	بیان حال میان شیخ و شیخ عیسیٰ و شیخ
"	انہما رحمت بعلماء و طلبۃ العلوم و مطالعہ نمودن	"	را بہا کہ موصل آں مقام اند دو اند	"	کمال و شیخ ناگوری
"	کتاب تلویح	"	یکے دید تصور	۲۶	بیان حال خواجہ فیض الدین
"	حق سجاہت را نہ عین عالم میداند و نہ متصل نہ	"	دیگر صحبت شیخ	"	ذکر پسر مولانا ناسیر محمد
"	ذوات و افعال و صفات مخلوق را مخلوق	"	حصول طریق اول بقدر استعداد لطیف	"	بیان روادان یک کیفیت خاص و فانی
"	حق میداند	"	عنایت پیر دستگیر	"	یک نظر در احوال و حدت و تمثیل آن
۱۶	قدرت بندہ بچہ معنی است	"	بیچ علی از اعمال خیر وقوع نمی آید مگر آنکہ خود را	۲۷	بر طرف شدن اصل صفات و قربان احدیت
"	مسئله فضا و قدر را بطور علما دانستن	"	در ان عمل متہم سے سازد	"	و مطابق حال گشتن کان الصدوق لکن شش
"	قابلیت و استعداد را بیچ دخل نمیدہد	"	ہر کہ در عالم است حتی کہ کافر زنگ و طحذ زینت	"	مولانا قاسم علی دو دیگر یاران را از مقام تکمیل
"	کہ با یجاب میکشد	"	از خود بوجہ بہتر میداند	"	نصیب است
"	مکتوب ہفتم نیز پیر بزرگوار خود در بیان	۲۲	بیان مراد از گفتار خواجہ احوار الخ	"	مکتوب دوازدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان
"	احوالیکہ بقام خود آمدن مناسبت دارند	"	ظہور مقامات بعضہا فوق بعض	"	حصول مقام فنا بقا و حصول ظہور و جہ فرقا
"	بیان دید تصور ذل و انکسار و مقصر بودن خود	"	مشاہدہ مقام حضرت ذی النورین	"	و حقیقت سیر فی اللہ و تجلی ذاتی برقی و بر آن
"	در اعمال	"	مشاہدہ مقام حضرت فاروق	"	انکشان علومیکہ بمقام فنا فی اللہ و البقارہ
۱۸	شر آئینہ است مخریرا	"	ظہور مقام حضرت صدیق اکبر	"	تعلق داشتند
"	کار و بار است این ذم معنی بیچ پیدا کردہ	"	مہرہ بودن حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ	"	ظہور در خاص ہر شے و معنی سیر فی اللہ
"	مقام عبدیت بزرگ جمیع مقامات است	"	در ہر مقام	"	و حقیقت تجلی ذاتی برقی و محمدی الشریعہ کیت
"	الذاد و بندگی خاصہ محبوبان است	۲۳	بالائے مقام صدیق مقامے مفہوم نے شود	"	ظہور لوازم و ضروریات ہر مقام و اطلاعیہ
"	انس مہمان بشاہدہ محبوب است	"	الامقام آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام	"	معلومات و مشاہدات اولیاء اللہ
"	شہسوار میدان محبوبیت و بندگی آن سرور	"	مجازی مقام حضرت صدیق اکبر مقامے دیگر	۲۸	مجموع حق دانستن ذوات اشیاء و قابلیت پہنچا
"	دین و دنیا است علیہ الصلوٰۃ والسلام	"	نورانی بس شگرت کہ ہرگز مثل آن در نظر نیاید	"	او سجاہت محکوم استعداد و قابلیت نیست
"	مراد از کمال شہرت نقص علم ذاتی است	"	ظاہر شد الی ان قال خود را ہم بالنعکاس	"	مکتوب سیزدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان
"	با آن نہ آنکہ الخ	"	آن مقام رنگین و منقش یافت	"	بے نہایتی این راہ و مطابقت علوم حقیقت
۱۹	تا این قسم خود را بر زمین زند از کمال مولای خود	"	بودن خواجہ نقشبند قدس سرہ در مقام حضرت	"	با علوم شریعت
"	بے نصیب است	"	معروض دیگر حضرت پیر بزرگوار خود	"	بیان قول مشائخ سیر الی اللہ بجہا ہزار
"	در ہر جذبہ نحوے از معنی محبوبیت است	"	تشریح قول حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر کہ عین	"	سالہ راہ است دوایق شدن پیر در اشیاء
"	نہ ہر کہ جذبہ او بر سلوک مقدم است از محبوبیت	"	نے ماند اثر کجا ماند و انکشان سر آن حدیث	"	و غلو کردن مردم ستر شد و شروع در کار ایشان
"	مکتوب دہم نیز پیر بزرگوار خود در حصول	"	دوام آن	"	چرب یافتن پلہ بملہ از دست از تقابل ہر دو
"	قرب و بعد و فرق و وصل بمانی فی متعارفہ	۲۴	معروض دیگر آنکہ کتاب دیدن اصلاح خویش	"	بیان مطابقت تمام کشفیات بظاہر شریعت
"	نہایت بعد از قرب نا میدہ اند	"	نے آید مگر آنکہ ذکر اقدام اکابر الخ	"	مخالفت بودن کشفیات بعضے صوفیہ بظاہر
"	مراد از نیز مرید سے باید شد	"	ظہور اثر توجہ از برائے و فتح امراض دریا	"	شریعت از سہو است یا از سکر و آن ہم در
"	آن سرور دنیا و دین با وجود مرادیت از مریدین گشت	"	احوال بعضے موتی نہ برزخ	"	توسط است نہ در انتہا
"	مکتوب یازدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان	"	عدم تکرر طبع عالی بسبب بعضے شد انداز	۲۹	بیان فرق میان علماء و صوفیہ
"	بعضے کثرت و حصول مقامین تصور خود و ہفتم	"	مردم بر حضرت ایشان و تخلیقین ایشان	"	مکتوب چہارم نیز پیر بزرگوار خود در بیان
"	داشتن خود را در اعمال و اقوال	"	عرض احوال بعضے یاران پیر دستگیر	"	حصول وقایع کہ در آثار راہ روادہ بودند
"	بے مناسبتی و دلوزع است	"	بیان حال شیخ نور	"	در بیان احوال بعضے ستر شد ان

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۹	ظہور مرتبہ و خوب بصورت زن غیر جمیلہ مسود اللون و ظہور مرتبہ احدیت بصورت مرد و رازبالا	۳۶	رسیدن بتقلب قلوب وابستہ بسلوک امت معنی تعلق مقام شخصے بیان حال عزیز متوقف	۳۰	پیدا شدن آرزوئے موت و چنان در نظر آمد که من گویا شخصے ام بر کنار دیبے محیط استاده بارادہ آنکه الخ
۳۱	جمادیت ذوات مخلوقات جمادیت صفات مخلوقات جمادیت افعال مخلوقات	۳۷	بیان منافاة و عدم منافاة میان مقامات جذبہ و سلوک مکتوب شانزدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان احوال عروج و نزول و غیر آن	۳۱	رد دادن یک کیفیتے خاص کہ در ان بذوق در یافت کہ دل را با ایستے غیر از حق نمانده است و چندانہ عرش ماند و نہ فرشت الخ
۳۲	سوال در بارہ ثواب عقاب بر اعمال عباد و جواب آن اعتذار بجناب پیر از لطاف کلام بیان حال میان شاہ حسین حال خواجہ محمد صادق صاحبزادہ نخستین حضرت ایشان و شیخ نور جوانی از خویشان مکتوب نوزدهم نیز پیر بزرگوار خود در سفارش بعضے از باب حواج	۳۸	در بیان رسالہ کہ بالتماس بعضے یاران میشده بود و قبولیت آن رسالہ بحضرت خاتمیت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ بنظر در آمدن مردم در محبت پیر و پیشتر عروج در مدارج قرب و گذر انیدن بر مقامات جمیع مشائخ توسط روحانیات مشائخ کرام و عنایات خداوندی و ظہور و وجوہ ولایت او کمالات و نزول تا مقام قلب با وجود مرادیت چندان قطع منازل کردہ میشود کہ مریدان را در عروج معلوم نیست کہ میسر شود بیان نہایت عروج افراد احتمال ضرر غالب است در بدگمانی بنسبت اہل اللہ از غیرت خداوندی باید اندیشید معنی فرق و جمع تخلط اہل سکر در فہم معنی فرق و جمع مکتوب ہفدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان بعضے از احوال تعلق عروج و نزول ملندہ مکتوب ہجدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان تکلیف است کہ بعد از تلوین حاصل میشود چون حق سبحانہ ببرکت توجہات علیہ از رقبت احوال محور ساخت حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیاید و از معرفت جز نکتہ و از علم جز جہل مشرف ساختن بحق یقین و نہ بودن علم و غیر حجاب یک دیگر فرق در میان مقام ولایت و شہادت و صدیقیت تحقیق این امر کہ میان صدیقیت و نبوتہ مقامی است	۳۲	تعبیر واقعہ آنچه دائم حاصل است حیرت و نکارت است در ماندن در تعبیر بعضے وقایع اظہار و اعیہ انابت شیخ طہ پسر شیخ عبداللہ نیازی کہ از شاہ پیر مشائخ سر نہند است باین طریقہ علیہ رفتن بعضے یاران بطریق رابطہ بنقط فوق رسیدن ملا قاسم و ملا سواد محمد و عبدالمومن و شیخ نور و ملا عبد الرحمن ملا عبد الہادی حضور با استغراق در ان پیدا کردہ است و مطلق منزہ را در اشیا بصفت تشریح سے میند دولت پیر دستگیر است کہ بطالبان میرسد این کمینہ را در افاضہ آن شیخ نصیب نیست بیان اثبات نمودن حضرت پیر دستگیر معنی محبوبیت در حضرت ایشان مکتوب پانزدهم نیز پیر بزرگوار خود در بیان احوالیکہ مناسب مقامات بہبوط و نزول است با بعضے اسرار مکنونہ دہ تہا اورا سے جست خود را سے یافت ہند انان کار او با نجا انجا مید کہ اگر خود را سے جست اورا سے یافت الخ در عین بقافانی است و در عین فنا باقی بکین الخ جامعیت میان ہر دو جہت روح و نفس استفادہ از فوق و افادہ بہ تحت بواسطہ این برزخیت عطا فرمودہ اند در بیان مراد از دست چپ
۳۳	اطلاع بر سر مسئلہ تضاد و قدر و عدم معنی او با حصول تشریحیہ و ظہور آن مثل تزلزلتہ ابد ریزیدن علوم و معارف در رنگ برنیان و بیان مقصود از افاضہ این علوم بیان معنی قول تبارک و تعالیٰ لیس کلمتہ شی و ہو السمع البصیر جمادیت ذوات مخلوقات جمادیت صفات مخلوقات جمادیت افعال مخلوقات سوال در بارہ ثواب عقاب بر اعمال عباد و جواب آن اعتذار بجناب پیر از لطاف کلام بیان حال میان شاہ حسین حال خواجہ محمد صادق صاحبزادہ نخستین حضرت ایشان و شیخ نور جوانی از خویشان مکتوب نوزدهم نیز پیر بزرگوار خود در سفارش بعضے از باب حواج مکتوب ہشتم نیز در سفارش بعضے از باب حواج نیز پیر دستگیر خود مکتوب نہم و یکم بہ شیخ محمد کی در بیان درجات ولایت خصوصاً ولایت محمد (ز) و در بیان علو نسبت نقشبندیہ و دوام حضور ایشان بدون تحقق فنا و موت کہ قبل از موت است وصول بجناب قدس حق جل و علا امتیتر نیست و نہ نجات از عبادت اللہ باطلہ و نہ حقیقہ اسلام و نہ کمال ایمان و این فنا قدم اول است از ولایت ولایت را در درجات اند و بر قدم ہر نبی ولایتی است مخصوص بان اعلی ترین درجات ولایت و ولایتی است کہ بر قدم پیغمبر است صلوات اللہ علیہ وسلم	۳۹	اطلاع بر سر مسئلہ تضاد و قدر و عدم معنی او با حصول تشریحیہ و ظہور آن مثل تزلزلتہ ابد ریزیدن علوم و معارف در رنگ برنیان و بیان مقصود از افاضہ این علوم بیان معنی قول تبارک و تعالیٰ لیس کلمتہ شی و ہو السمع البصیر جمادیت ذوات مخلوقات جمادیت صفات مخلوقات جمادیت افعال مخلوقات سوال در بارہ ثواب عقاب بر اعمال عباد و جواب آن اعتذار بجناب پیر از لطاف کلام بیان حال میان شاہ حسین حال خواجہ محمد صادق صاحبزادہ نخستین حضرت ایشان و شیخ نور جوانی از خویشان مکتوب نوزدهم نیز پیر بزرگوار خود در سفارش بعضے از باب حواج مکتوب ہشتم نیز در سفارش بعضے از باب حواج نیز پیر دستگیر خود مکتوب نہم و یکم بہ شیخ محمد کی در بیان درجات ولایت خصوصاً ولایت محمد (ز) و در بیان علو نسبت نقشبندیہ و دوام حضور ایشان بدون تحقق فنا و موت کہ قبل از موت است وصول بجناب قدس حق جل و علا امتیتر نیست و نہ نجات از عبادت اللہ باطلہ و نہ حقیقہ اسلام و نہ کمال ایمان و این فنا قدم اول است از ولایت ولایت را در درجات اند و بر قدم ہر نبی ولایتی است مخصوص بان اعلی ترین درجات ولایت و ولایتی است کہ بر قدم پیغمبر است صلوات اللہ علیہ وسلم	۳۹	اطلاع بر سر مسئلہ تضاد و قدر و عدم معنی او با حصول تشریحیہ و ظہور آن مثل تزلزلتہ ابد ریزیدن علوم و معارف در رنگ برنیان و بیان مقصود از افاضہ این علوم بیان معنی قول تبارک و تعالیٰ لیس کلمتہ شی و ہو السمع البصیر جمادیت ذوات مخلوقات جمادیت صفات مخلوقات جمادیت افعال مخلوقات سوال در بارہ ثواب عقاب بر اعمال عباد و جواب آن اعتذار بجناب پیر از لطاف کلام بیان حال میان شاہ حسین حال خواجہ محمد صادق صاحبزادہ نخستین حضرت ایشان و شیخ نور جوانی از خویشان مکتوب نوزدهم نیز پیر بزرگوار خود در سفارش بعضے از باب حواج مکتوب ہشتم نیز در سفارش بعضے از باب حواج نیز پیر دستگیر خود مکتوب نہم و یکم بہ شیخ محمد کی در بیان درجات ولایت خصوصاً ولایت محمد (ز) و در بیان علو نسبت نقشبندیہ و دوام حضور ایشان بدون تحقق فنا و موت کہ قبل از موت است وصول بجناب قدس حق جل و علا امتیتر نیست و نہ نجات از عبادت اللہ باطلہ و نہ حقیقہ اسلام و نہ کمال ایمان و این فنا قدم اول است از ولایت ولایت را در درجات اند و بر قدم ہر نبی ولایتی است مخصوص بان اعلی ترین درجات ولایت و ولایتی است کہ بر قدم پیغمبر است صلوات اللہ علیہ وسلم

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۴۷	تجلی ذاتی بدون اعتبار شے دیگر مخصوص بولایت آنحضرت است علیہ الصلوٰۃ والسلام وخرق جمع حجب ووصل عریان ووجہ حقیقی ایجا متحقق میشود وازین مقام عزیز الوجود حفظ وافر حال رکمل تا بجان آن سرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام این تجلی ذاتی برقی است نزد اکثر مشائخ از بودن تجلی ذاتی حضور دائمی نزد مشائخ نقشبندیہ	۵۵	باید دانست کہ مستقر قین از ارباب سکماند و مرجعین از ارباب صحیح و عروج طائفه اولی را است و نفی لیت ثانیہ را	۴۷	آنکہ دل زیادہ از یک چیز تعلق نیگیرد و آنکہ ظہور محبت ذاتیہ استوار ایلام و انعام را میخیزد بیان فرق در عبادت مغزین و ابرار آدمی با کسے است کہ دوست داشتن او را تشریح بودن صوفی کاٹن باٹن تشریح و اثبات این کہ محبت دل با زیادہ از یکے متعلق نمیشود و آن نفس اوست
۴۸	اندر ارج نہایت در بدایت نزد این بزرگواران اقتدا این بزرگواران اندرین امر صحیح کرام است چنانکہ ولایت محمدی فوق ولایات جمیع انبیاء است همچنین ولایت این اکابر فوق ولایات اولیاء است یا حصول این نسبت بعضی را از سلاسل دیگر ولیکن باقتباس از ولایت صدیقیہ	۵۶	مکتوب بست و سوم بجان خانان در منع نمودن از اخذ طریق از پیر ناقص و منع از القاب شبیبہ بابل کفر خداوند تعالیٰ از قال خالی از حال و علم سحر از اعمال نجات بخشاد	۴۸	حجاب میان بندہ در نفس است و بس برون آمدن از مراد نفس کلینہ بس ضرورتی است و این بدون تحقق فنا مطلق کہ منوط است بتجلی ذاتی متحقق نیست
۴۹	بیان غرض از اظهار بعض کلمات این طریقیہ مکتوب بست و دوم شیخ عبد الجبیر در بیان تعلق میان روح و نفس و بیان عروج و نزول و فنا و بقا روحی و جسمی و بیان مقام دعوت در بیان فرق میان اولیاء مستہلکین در عروج بیان حج کردن حق تعالیٰ نور را با ظلمت لامکانا با مکانی و پیدا کردن دوستی میان این ہر دو نتیجہ آن	۵۷	باید دانست کہ منافع نمودن تخم و نوح است و یکے از دیگرے سفر تر است و ناپاکی تخم و خرابی آن گرفتن طریق است از پیر ناقص بودن ناقص صاحب ہوی و عدم تمیز آن میان طرق موصولہ و غیر موصولہ و استعدادات مختلفہ و میان جذبہ و سلوک پس شیخ کامل مکمل وقت تربیت آن طالب محتاج باشد اول بازالہ چیزیکہ از پیر ناقص آن طالب رسیدہ است بعد از ان تخم نیک مناسب ہند اذن بریزد۔	۴۹	بر تقدیر تحقق محبت ذاتیہ انعام محبوب و ایلام او مستوی میگردد و این رتبہ مقربین ابرار عبادت حق تعالیٰ و تقدس از برائے خوف عقاب و طمع ثواب میکنند
۵۰	کتابت آن نور مقرر اصلی خود را و نتیجہ آن رجعت نمودن آن نور بسوئے مقرر اصلی خود و ثمرہ آن ذنایح گشتن ظلمت آن نور را فراموشی آن نور بعد از استغراق بمطلوب حقیقی متعلق ظلمانی خود را	۵۸	محتاج باشد اول بازالہ چیزیکہ از پیر ناقص آن طالب رسیدہ است بعد از ان تخم نیک مناسب ہند اذن بریزد۔	۵۰	حیات ابرار سینات اندہ نسبت مقربین بعضی از مقربین نیز بخوف و طمع عبادت میکنند ولیکن خوف و طمع نشان نفس نشان راجح نیست بلکہ راجح است بخوشنودی حقیقی و همچنین طلب جنت و پناہ از دوزخ از برائے حفظ نفس و دفع الم میکنند
۵۱	نیان آن نور مقرر اصلی خود را و نتیجہ آن رجعت نمودن آن نور بسوئے مقرر اصلی خود و ثمرہ آن ذنایح گشتن ظلمت آن نور را فراموشی آن نور بعد از استغراق بمطلوب حقیقی متعلق ظلمانی خود را	۵۹	تتمہ در منع از ملقب بودن بلقب کفری و فر نمودن از مثل آن زیادہ تر از فر از شیر بہلاک رسانندہ	۵۱	در چنین کس را نصیبے حاصل است از کمالات نبوت بخلاف آنکہ رو بعالم اباب نیادہ باشد مکتوب بست و پنجم بخواجه جهان در تخریص بر متابعت سرور آدمیان و متابعت مخلقا را شدین و علیہ علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات جمع کلمات روح و سرور حق و خفی منوط اند بتابعت سرور رسان علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام پس متابعت او را متابعت مخلقا اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام لازم باید گرفت کہ ایشانند نجوم ہدایت و شمس ولایت سفارش و بارہ و دو پسران شیخ سلطان مکتوب بست و ششم بحاجی محمد لاہوری در بیان آنکہ شوق ابرار را یونہ مقربین با علوم مناسبہ این مقام بیان سخندیت قدسی یعنی الاطال شوق الابرار الی تعالیٰ الخ
۵۲	بر تقدیر حصول بقا بعد از فنا و صحت الطلاق اسم ولایت استغراق تام است یا رجوع الی الخلق از برائے دعوت	۶۰	مسلمانان بعد از عبادت کفار ما موراند آنچه در عبادات بعض مشائخ در غلبات کفر از مدح کفر و ترغیب بر شد زنا و امثال آن واقع شدہ است پس از ظاہر متبادر خود معروف است در تحمل نیک تحمل کفر حقیقت نقص است نسبت اسلام حقیقت ہوشیاران در تقلیدستان محذور نمیند ہر چیزے را موسمی است خاص کہ در آن ہم آن چیز موزون است و در غیر آن حجج	۵۲	بر متابعت سرور آدمیان و متابعت مخلقا را شدین و علیہ علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات جمع کلمات روح و سرور حق و خفی منوط اند بتابعت سرور رسان علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام پس متابعت او را متابعت مخلقا اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام لازم باید گرفت کہ ایشانند نجوم ہدایت و شمس ولایت سفارش و بارہ و دو پسران شیخ سلطان مکتوب بست و ششم بحاجی محمد لاہوری در بیان آنکہ شوق ابرار را یونہ مقربین با علوم مناسبہ این مقام بیان سخندیت قدسی یعنی الاطال شوق الابرار الی تعالیٰ الخ
۵۳	روح را نہ بین است و نہ شمال ولیکن بین بحالت اولی است و انب	۶۱	امر نمودن بہ تبدیل لقب کفری بلقب اسلامی و سبب آنرا ظاہر ساختن امر نمودن با جنتاب از مواضع تہمت مکتوب بست و چہارم بہ محمد قلیج خان در بیان آنکہ صوفی کاٹن است و باٹن و دیدیان	۵۳	روح را نہ بین است و نہ شمال ولیکن بین بحالت اولی است و انب بیان مراد از نور و ظلمت سوال با وجود بقا و شعور توجہ و احتلاط با بی نفع خود مراد اولیاء مستہلکین را است بہلاک چہ معنی دارد و چہ فرق است میان شان و میان مرجعین و حجاب بین سوال بیان اینکه نفس مجمل است و حواس و افعال آن نقاصیل او۔
۵۴	روح را نہ بین است و نہ شمال ولیکن بین بحالت اولی است و انب	۶۲	امر نمودن با جنتاب از مواضع تہمت مکتوب بست و چہارم بہ محمد قلیج خان در بیان آنکہ صوفی کاٹن است و باٹن و دیدیان	۵۴	روح را نہ بین است و نہ شمال ولیکن بین بحالت اولی است و انب بیان مراد از نور و ظلمت سوال با وجود بقا و شعور توجہ و احتلاط با بی نفع خود مراد اولیاء مستہلکین را است بہلاک چہ معنی دارد و چہ فرق است میان شان و میان مرجعین و حجاب بین سوال بیان اینکه نفس مجمل است و حواس و افعال آن نقاصیل او۔

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۴۹	بیان معنی قول حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کہا و لکن تست قلوبنا	۴۹	آن بعد باین سبب کہ خوردن شایان وصال نہ یافت	۴۹	امام عظیم کوئی رقم بسبب ترک ادبے از ادب وضو نماز پہل سالہ راقضا فرمود
۵۰	نقل قول شیخ خود قدس سرہ کہ وصل ہستی نیز گاہے تمہی شوق گذشتہ مینماید	۵۰	مکتوب بست و ہم شیخ نظام تھانیسی در بیان ترغیب و ارادے فرائض و رعایت	۵۰	آب مستعمل وضو نماز امام عظیم نجس مخلط و فقہا منع خوردن آن آب کرده اند
۵۱	بیان مقام دیگر از برائے رفع شوق کہ از اول کاملتر و کما تر است یعنی مقام پائس و عجز از ادراک و بیان و جہ آن	۵۱	سنن و آداب و قلتہ بمالات و ارادے تاقلہ در جنب فرائض و منع نمودن از ادائے نماز خفتن در نصف اخیر شب و منع نمودن از تجویز نمودن خوردن آب مستعمل وضو و منع کردن از تجویز نمودن میدان کہ سجده کنند	۵۱	بقیہ آب وضو را خوردن شفا گفند لہذا در آن آن جائز است
۵۲	سوال بر عدم رجوع شوق مر اینچنین اصل و جواب آن بہ تفصیل تمام	۵۲	نوئل را در جنب فرائض پنج اعتبار نیست ارادے فرغے از فرائض در وقتے از لا قہ بہتر است از ادائے نوئل ہزار سالہ اگرچہ بہ نیت خالص ادا شود	۵۲	بعضے از یاران در واقعہ دیدہ بودند کہ آب مستعمل وضو حضرت ایشان بخورد و در نہ خرد عظیم لاحق شود ہر چند دفع کرد فائدہ نکرده بعد از رجوع بکتب فقہیہ مخلصی پیدا شد کہ در مرتبہ چہارم آب مستعمل نمے شود
۵۳	بیان عدم تصور نہایت در حق سائر بسیر تفصیلی	۵۳	رعایت سنت و سبب ارادے فرائض از نوئل ہزار سالہ بہتر است	۵۳	شناخت سجده کردن میدان پیران خود را وزجر بلیغ نمودن از ارتکاب این فعل علی المخصوص شخصے کہ خود را باقتدار خلق بر آوردہ باشد
۵۴	بیان عدم تصور توقع در حق ہستی و اصل کہ این مراتب را با جمال قطع نموده است و این حال خوہں است کہ از ضیق صفات عروج کردہ اند	۵۴	مستقول است کہ روزے حضرت فاروق نماز با مدا در ابجاعت گذاردند بعد از فراغ در قوم نگاہ کردند شخصے را از اصحاب خود در ان وقت نیافتند الخ	۵۴	علوم این طائفہ علوم احوال است و احوال تسلیح و قرأت اعمال اندبے در سنگی اعمال ہبے قیام سخن آن از علوم احوال بہرہ توان یافت در سنگی اعمال بدون شناخت آن بیست نیست و شناخت اعمال علم احکام است و علم معاملات و علم ہر چیز کہ حق گفتا بر بندہ واجب ساخته است و این علوم اکتسابیہ است آموختن آن لابد در صورت علم میان در مجاہدست یکے در طلب آن و دوم در استعمال آن
۵۵	سوال لکن بسیر تفصیلی و اما در تجلیات صفا مجموس اند	۵۵	رعایت ادبے و اجتناب از مکروہ ہے اگرچہ تنزیہی باشد براتب بہتر است از ذکر و فکر و مراقبہ و توجہ و این امور باین قاعہ واجتناب فلا مے است عظیم	۵۵	ہمچنانکہ در مجالس اہل سلسلہ از کتب نقو ذکور میشود از کتب فقہیہ نیز مذکور باید کرد چون نقو باحوال تعلق دارد و در رجال در نئے آید از کتب آن اگر مذکور نہ شود بان مکتوب سی ام نیز شیخ نظام تھانیسی در بیان شہود آفاقی و نفسی و تفرقہ در میان شہود و نفسی و تجلی صوری و در بیان علو نشان مقام عبدیت و مطابقت علوم آن مقام با علوم شریعیہ
۵۶	چہیت مراد از مشتاق بودن حق سبحانہ و تعالی جواب ہنفسار مذکور بطور علماء و عدم تعرض بجواب بطریقہ صوفیہ کرام کہ نحوے از لکسر را میخواند بہ فعل حال حضرت ایشان محمور است مکتوب بست و ہم شیخ نظام تھانیسی در محمی طریقہ علیہ نقشبندیہ	۵۶	تصدق دانگے در حساب ذکوۃ چنانکہ از تصدق کو اے در بطریق نقل براتب بہتر است رعایت ادبے از آداب در تصدق آن دانگ نیز از ان بہتر است نماز خفتن را در نصف اخیر از شب گذاردن و از وسیلہ نماز تہی ساختن بسے سنگد است نزد خفیہ ادائے نماز خفتن در نصف اخیر از جنب مکروہ و تجویبی است	۵۶	این نسبت بر نہیے غایت پیدا کردہ است کہ از باب این سلسلہ ہم چگونگی در مقام کار آمد بیان نسبتے کہ الحال درین خانوادہ متعارف است و بیان عدم علو آن بخلاف یا دو اہانت بمعنی سابق مکتوب بست و ہم شیخ نظام تھانیسی در علو حال اما بجا نئے کہ موہم تنزل استعدا چہ نعتے است کہ آزادگان یا دیگر قماران کنند در سیدگان غمخوارگی مہجوران نمایند معمول ہون مہجور بنا و یہ معمول و آرام گرفتن
۵۷	بیان مراد از قول ابن اکابر کہ نسبت ما فوق ہمہ نسبت است	۵۷	تصدق دانگے در حساب ذکوۃ چنانکہ از تصدق کو اے در بطریق نقل براتب بہتر است رعایت ادبے از آداب در تصدق آن دانگ نیز از ان بہتر است نماز خفتن را در نصف اخیر از شب گذاردن و از وسیلہ نماز تہی ساختن بسے سنگد است نزد خفیہ ادائے نماز خفتن در نصف اخیر از جنب مکروہ و تجویبی است	۵۷	آن مقام با علوم شریعیہ چنان کہ کبریائی او از ان بلندتر است کہ زبان تل من ہر ذہ کوئی گرد چون از بیچون چو گوید الخ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند اہل صد بعد از فنا و بقا ہر چہ سے بیند در خود سے بیند الخ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۷۹	تجلی صوری ہر قسم کہ باشد داخل پیر فانی است بیان منشاء توہم و کجا و شہود نفسی با شہود صوری بقا بالمد عبارت از یافتن خود عین حق نیست جواب از بعضی عبارات قوم کہ این معنی از ان مستفاد میشود	۸۲	باین قسم کمال بعضی را از اولیاء کمال بعد از زمانہ متباعدہ انتخاب می فرمایند بجای آنکہ بود کہ یک مسئلہ اجمالی استدلالی مفصل بنویسم ما کاغذ کوتاہی کرد حکمتی خداوند می درین باشد	۸۳	تعلیق وجود عدم نزد اکابر نقشبندیہ بقائے کہ بعد از فنا کے اتم است از زوال مصون است و از فعل محفوظ فنا و بقا کہ زوال پذیر اند از جملہ احوال و تلونات است
۸۰	تعلیق وجود عدم نزد اکابر نقشبندیہ بقائے کہ بعد از فنا کے اتم است از زوال مصون است و از فعل محفوظ فنا و بقا کہ زوال پذیر اند از جملہ احوال و تلونات است	۸۴	نظام تھانیسری از حضرت مجدد قدس سرہ کہ ایشان اشکار وحدت وجود مینمایند و تحقیق حق اندین مسئلہ از حضرت ایشان قدس سرہ مخدوم معتقد فقیر از خوردی بار مشرب اہل توحید بود و والد فقیر ہم برین مشرب بودہ اند۔	۸۵	نہایت مراتب ولایت مقام عبدیت است و فوق آن مقامے نیست درین مقام خود را با مولائے خود بیچ مناسبت نہی یابد الا الاحتیاج من جانبہ والا استغناء الا تم من جانب المولے الا لاق ظلیت ہم از جملہ مناسبات است ازین ہم تترتہ نمایند معنی توحید فعلی کہ جسے را در آثار راہ دست سیدید و ایضاً آن بنائے
۸۱	نہایت مراتب ولایت مقام عبدیت است و فوق آن مقامے نیست درین مقام خود را با مولائے خود بیچ مناسبت نہی یابد الا الاحتیاج من جانبہ والا استغناء الا تم من جانب المولے الا لاق ظلیت ہم از جملہ مناسبات است ازین ہم تترتہ نمایند معنی توحید فعلی کہ جسے را در آثار راہ دست سیدید و ایضاً آن بنائے	۸۶	ریدن حضرت مجدد قدس سرہ بخدمت ارشد اپنا ہی خواجہ محمد الباقی قدس سرہ انکشاف توحید وجودی بر حضرت ایشان از روئے حال و ظہور علوم و معارف و دقائق این مقام ظاہر نمودن دقائق معارف شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ و مشرف ساختن تجلی ذاتی کہ صاحب فصوص انوار نہایت عروج میباند و در رائے آن عدم محض گوید و علوم و معارف آن تجلی کہ شیخ مخصوص بجای تم الولایت میداند	۸۷	جواب دادن خواجہ نقشبند شخصے را کہ از ایشان سوال کرده بود کہ مقصود از سلوک چیست بعضی امور زائدہ در آثار راہ پیدا میشوند و در نہایت کار آن زوائد بسیار منثور میگردد چنانکہ شی علیہ الصلوٰۃ والسلام آن علوم از وی اخذ میکرد این بزرگواران بطریق الہام آن علوم را از اصل اخذ میکنند علما این علوم را از شرائع اخذ کرده بطریق اجمال آورده اند همان علوم چنانکہ انبیاء و اقصیاء کشف حاصل بود و ایشانرا نیز بہ بیچ حاصل میشود و اصالت توحیت در میان است
۸۲	جواب دادن خواجہ نقشبند شخصے را کہ از ایشان سوال کرده بود کہ مقصود از سلوک چیست بعضی امور زائدہ در آثار راہ پیدا میشوند و در نہایت کار آن زوائد بسیار منثور میگردد چنانکہ شی علیہ الصلوٰۃ والسلام آن علوم از وی اخذ میکرد این بزرگواران بطریق الہام آن علوم را از اصل اخذ میکنند علما این علوم را از شرائع اخذ کرده بطریق اجمال آورده اند همان علوم چنانکہ انبیاء و اقصیاء کشف حاصل بود و ایشانرا نیز بہ بیچ حاصل میشود و اصالت توحیت در میان است	۸۸	میدانہ در رائے آن عدم محض گوید و علوم و معارف آن تجلی کہ شیخ مخصوص بجای تم الولایت میداند بیان سکر وقت و غلبہ حال درین توحید و بر زبان آوردن بعضی از اشعار کہ سر سکر است این حال تا مدت مدید کشید و از شہد و سبب انجام مید نامگاہ عنایت حضرت حق جل و علا از روی غیب در عرصہ ظہور آمد و پردہ روپوش بچوپی و بچلوپی را بر انداخت بیان روبرو زوال آوردن علوم سابقہ کہ از آنجا دو وحدت وجود مبنی بودہ اند	۸۹	مستغرق شدن نسبت احاطہ و سر بیان و قرب و محبت ذاتیہ کہ در ان مقام کشف شده بود او سبحانہ با بیچ چیز متحد نیست او اوست و عالم عالم او سبحانہ بیچون و بچگون است و عالم سر اسر بداع چگونگی متسم انقلاب خالق بحالت عقلا و شرعا۔ عجب است کہ شیخ محی الدین و تابان او ذات واجب را مجہول مطلق میگویند و محکوم علیہ بیچ حکمے نمیدانند مع ذالک احاطہ ذاتی و قرب و محبت ذاتیہ اثبات مینمایند و ماہو الا حکم در زمان حصول علوم و معارف منافی توحید وجودی این فقیر را اضطراب تمام بود کہ در رائے این توحید امر دیگر عالی تر نمیدانست تا آنکہ محب تمام از روئے کار زائل گشتند و حقیقت کما یعنی منکشف گشت عالم پر خیمہ ایائے کمالات و مجال ظہور اسمانی است اما مظهر عین ظاہر نیست و ظل عین اصل نہ واضح ساختن این محبت را بنائے تفصیل در بیان اسباب قول بتوحید وجودی بیان سبب اول و سبب ثانی و این برود معلوم اند و داخل دائرہ علم۔ جمال کارے ندارند۔ بیان سبب ثالث این قسم ثالث از توحید اعلی است از دو قسم سابق و داخل دائرہ حال خطائے کشفی حکم خطائے اجتہادی دارد غتاب و ملاست از ان مرفوع است بلکہ یک درجہ صواب در حق او متحقق است مقلدان مجتہد حکم مجتہد دارند بر تقدیر خطا یک درجہ از صواب یا بند و مقلدان اہل کشف معذورینند بر تقدیر خطا از یک درجہ صواب محروم اند الہام بر غیر حجت نیست و قول مجتہد بر غیر حجت است تعلیل اہل کشف بر تقدیر احتمال خطا جائز است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۸۸	و تقلید مجتہد بر تقدیر احتمال خطا جائز است بلکہ واجب	۸۸	ہر مقامے را علوم و معارف دیگر و احوال و مواجید دیگر در مقامے ذکر و توجہ مناسب است	۹۲	این علم در حق شان مضر آنکہ عزیز خدایا وسیلہ و نیائے دینہ ساخته اند
۸۹	شہود بعضے از سالکان در مرایائے کونیه از علوم سابقہ است	۹۰	و در دیگرے تملات و نماز الٰہی	۹۳	دینا نزد حق تعالی ذلیل است و خوار عزیز خدا عزوجل انوار ساختن و ذلیل اورا سبحانہ عزت و ادن بنایت مستقیم است و فی الحقیقہ معارضہ است بحق سبحانہ تعالیٰ
۹۰	بیان شہود وحدت در کثرت و شہود احدیت در کثرت	۹۱	مقام اصحاب کرام از ہر دو جهت جدا بود	۹۴	تد ریس و افتاد و قسے نافع آید کہ خالصا لوجہ اللہ باشد و علامت این خلوی غیبت بودن است از دنیا و مافیہا
۹۱	لا مکانے ز ما و رائے مکان باید طلبید آنچه در آفاق و انفس ویدہ میشود آیات اویند	۹۲	این نسبت از گذشتہ اصحاب در مہدی بوجہ اتم خواہد یافت در اصحاب کرام	۹۵	عزیزے شیطان لعین را فاعل غیبیہ ہر آنرا پر سید لعین گفت علماء سودا این وقت درین کار با من مدد عظیم کرده اند و ازین مہم فارغ ساخته اند
۹۲	حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند کہ ہر چہ ویدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر اوست بکلمہ لائقی باید کرد	۹۳	این نسبت در اول قدم بظہور سے آمد و بمرور زمان بکمال میرسید	۹۶	الحق دیرین زمان بہرستی و دہا ہنتے کہ در امور شرعیہ واقع شدہ است از شومی علماء سوء است
۹۳	جواب داود از عبارات اکثر متلخچہ نقشبندیہ و چہ غیر ایشان کہ صریح اندر وحدت وجود و احاطہ و قرب و معیت ذاتیہ	۹۴	در ابتدا ظہور این نسبت مخصوص بہرکت صحبت سید البشر است اما تواند بود کہ از متابعان آن سرور نیز کسی را باین شرف سازند و صحبت او نیز در ابتدا سبب ظہور این نسبت گردد	۹۷	علمائے کہ از دنیا بے رغبت اند علماء آخرتہ دورتہ آتیاد بہترین تخلائق اند
۹۴	سوال چون در نفس الامر وجودات متعددہ با قرب و اخلاقی ذاتی نباشند و شہود وحدت در کثرت مطابق واقع نباشد پس حکم این بزرگوار	۹۵	علاقہ محبت و نسبت ہم پیروی با مور عارضہ گت نمیکرد	۹۸	فردا سیاہی ایشانرا بخون شہداء وزن خواہند کرد و پلہ سیاہی خواہد چربید
۹۵	کاذب باشد و ہو کماتری	۹۶	عقوبت تقدیر است کہ آن جماعہ آن او صلح خود را بد بدانند	۱۰۰	لوم العلماء عبادتہ در شان علماء آخرتہ اگر دنیا عزیز است آخرتہ خوار است و دنیا خوار است آخرتہ عزیز است
۹۶	جواب سوال مذکور و وضاحت آن باید دانست کہ اگر قبول وحدت وجود بودہ است از کشف بودہ است و اگر انکار است ہم از الہام است	۹۷	بیان پیردگی خلافت و جانشینی حضرت دہلی شیخ الہدای و تفصیل آن	۱۰۱	جمعے از مشائخ بود بعضے بیانات حقانہ صورت اہل دنیا بظاہر اختیار نمودہ اند و فی الحقیقت فارغ و آزاد اند
۹۷	جواب دیگر از سوال مذکور	۹۸	مکمل صناعتہ بتلاحق افکار است	۱۰۲	دیدن حضرت خواجہ بزرگ در بازار شمشیر کہ بیجاہ ہزار دینار کم و بیش را خرید و فروخت میکرد و یک لحظہ دل او از حق تعالی غافل نگشت
۹۸	مکتوب سی و دوم بہ مرزا حسام در بیان کمال کہ مخصوص با اصحاب کرام است و از اولیا کم کسی بان کمال مشرف شدہ است	۹۹	نسبتے کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ داشتند در زمان خواجہ عبدالخالق نہ بود و افتخات را اعتبار نہ ہند کہ خیالی اند شیطان دشمن قوی است	۱۰۳	عقوبت سی و چہارم نیز بہ ملا حاجی محمد در بیان جوہر خمسہ عالم امر بطریق بسط و تفصیل مہا ممکن
۹۹	و آن کمال فوق نسبت جذبہ و سلوک است و در بیان آنکہ کمال صناعت بتلاحق افکار است و زیادتی آن بتتابع انظار است	۱۰۰	بیان سلب کردن نسبت از بعضے اہل نسبت و در ذمہ تویم باقی ماندن آن	۱۰۴	فلسفی کہ از شریعت بے بہرہ است از حقیقت عالم امر بنا است بر تہ و جوب شعور ندارد نظر کوتاہ او مقصور بر عالم خلق است
۱۰۰	نسبت پیر اگر بہمان صرافت بماند موجب نقصان است مرید رشید تواند کہ از کمال سازد و مایا مناسب ذالک	۱۰۱	مکتوب سی و سیوم بہ ملا حاجی محمد در بیان ذمت علماء سو کہ بہ محبت دنیا گرفتار اند و علم را وسیلہ حصول دنیا ساخته اند و در مدح علماء از ما کہ از دنیا بے رغبت اند	۱۰۵	عالم امر بنا است بر تہ و جوب شعور ندارد نظر کوتاہ او مقصور بر عالم خلق است
۱۰۱	از عدم دریافت نسبت پیر و متگیر قدس سرہ پریدہ بودند مخدوم مشوح اشمال این مختار بطریق تحریر و تقریر مناسب نمی نماید جس فلن یا طول محبت در کار است	۱۰۲	مجتہد دنیا در رغبت در ان کلف چہرہ جمال شان است	۱۰۶	جماہر خمس کہ اثبات نمودہ است در عالم خلق اند الٰہی
۱۰۲	تا شاید بین تقویت آن از اہل فجور و ارباب فتور ہم سے آید	۱۰۳	تا شاید بین تقویت آن از اہل فجور و ارباب فتور ہم سے آید	۱۰۷	تا شاید بین تقویت آن از اہل فجور و ارباب فتور ہم سے آید

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۹۴	بیان حال نفس و عقل کہ فلسفیان از مجردات شمرده اند	۹۴	مقصود از سیر و سلوک تزکیہ نفس لہا رہاست تا از عبادت الہیہ باطلہ بخلتے میسر شود و بحقیقت جز یک مجبور بحق قبلہ توجہ نمایند	۹۹	الحال آرزوئے بجز احیائے سنتے از سنن نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوة و سلام و تحیة نامندہ است
۹۵	ابتدا عالم امر از مرتبہ قلب است تا مقام اخفی لطائف پنجگانہ عالم امر را جو اہر خمسہ گفتن گنجائش دارد	۹۵	مقاصد دینی ہر چند حسنات اند اما کار اہر را مغربین آرا سیدہ میدانند	۱۰۰	مے باید کہ باطن پسنبت خواجہا سمور و اشتہا ظاہر را بکلیت بمنجاخت سنن ظاہرہ متعلی و تتریزین دارند
۹۶	ادراک این جو اہر خمسہ و اطلاع بر حقائق اینہا نصیب کل تابعان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۹۶	مغربین را از لغزب آہنجان التذات است کہ از تنم اگر طلب بہشت است بوجہ است کہ محل رکنائے اوست تعالی و پناہ از دوزخ بواسطہ است کہ مقام مخطہ مولی است تعالی	۱۰۰	نماز پنجگانہ را در وقت اول ادا نما بدالآ عشار ز منستان درین امر فقیر بے اختیار است نیز باید کہ ہر متواخیر را در اوائے نماز گنجائش دہد بجز بشریت مستثنی است
۹۷	در عالم صغیر یعنی انسان نمونہ است از آنچه در عالم کبیر است و در عالم کبیر اصولین جو اہر ثابت است	۹۷	ہر چه از محبوب است نزد این بزرگواران مرغوب است و عین مطلوب حقیقت افعال اہیجا دست میدہد	۱۰۰	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در گرفتاری بذات بکت تعالی و تقدس کہ منزہ است از اعتبار اسما و صفات و ضیون و اعتبارات و در مذمت جماعہ نارسیدہ کہ چون را بیچون تصور کردہ بآن گرفتار ماندہ و در تفاوت اقدام اہل فنا کہ مرتب است بر آن تفاوت علوم و معارف و امثال آن ہر چه با دون ذات بکت است مبر غیر بہت اگر چه اسما و صفات باشند
۹۸	عرش مجید مبداء این جو اہر عالم کبیر است و رنگ قلب انسان و باین مناسبت قلب را عرش الدنیز گویند و باقی مراتب از جو اہر پنجگانہ فوق العرش اند	۹۸	در بیان آنکہ شریعت تشکیل جمیع سعادت دنیویہ و اخرویہ است و مطلب نیست کہ در حصول آن با ورائے شریعت احتیاج ہفت شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص تا این ہر سہ جزو متحقق نشود شریعت متحقق نشود	۱۰۰	معنی قول مکملین لا ہود لا غیر از ان ذات جز بہ سلوب تجریدے توان کرد ہر چه در ان مرتبہ اثبات است الحاد است ترجمہ قول خنقلے لیس کثلہ شی بزبان فارسی علم و شہود و معرفت را با و بجا نہ راہ نیست ہر چه سے پند و مے و اندو مے شناسند غیر او است پس نفی آن لازم است و در تحت لا الہ الا اللہ و اثبات آن ذات بیچون و بیچونہ بکلہ الا اللہ مے باید کرد این افہات اظہا بہ تقلید است آخر آہ تحقیق
۹۹	بودن قلب بمرخ میان ہر دو عالم در عالم صغیر قلب و عرش اگر چه در عالم خلق ظاہر اند اما از عالم امر اند نصیبی از بیچونی و بیچونی دارند	۹۹	در حصول آن با ورائے شریعت احتیاج ہفت شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص تا این ہر سہ جزو متحقق نشود شریعت متحقق نشود	۱۰۰	از ان ذوات جز بہ سلوب تجریدے توان کرد ہر چه در ان مرتبہ اثبات است الحاد است ترجمہ قول خنقلے لیس کثلہ شی بزبان فارسی علم و شہود و معرفت را با و بجا نہ راہ نیست ہر چه سے پند و مے و اندو مے شناسند غیر او است پس نفی آن لازم است و در تحت لا الہ الا اللہ و اثبات آن ذات بیچون و بیچونہ بکلہ الا اللہ مے باید کرد این افہات اظہا بہ تقلید است آخر آہ تحقیق
۱۰۰	اطلاع بر حقیقت این جو اہر خمسہ کمال ادبیا اندر اسلام است کہ مراتب سلوک تفصیل گذرانیدہ بہ نہایت نہایت رسیدہ اند	۱۰۰	طریق و حقیقت کہ موصوفہ بآن ممتاز اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثبات کہ اخلاص است	۱۰۰	از ان ذوات جز بہ سلوب تجریدے توان کرد ہر چه در ان مرتبہ اثبات است الحاد است ترجمہ قول خنقلے لیس کثلہ شی بزبان فارسی علم و شہود و معرفت را با و بجا نہ راہ نیست ہر چه سے پند و مے و اندو مے شناسند غیر او است پس نفی آن لازم است و در تحت لا الہ الا اللہ و اثبات آن ذات بیچون و بیچونہ بکلہ الا اللہ مے باید کرد این افہات اظہا بہ تقلید است آخر آہ تحقیق
۱۰۱	کسی را کہ نظر بصیرت بہرتبہ و جوہر واکتائند اصول این جو اہر را مطالعہ دان موطن نیز نامید و این جو اہر صغیرہ و کبیرہ را مدنگ ظلال آن جو اہر حقیقیہ معلوم فرماید	۱۰۱	از تجلیات سہ گانہ گذرانیدہ از ہزاران یکے را بدولت اخلاص و مقام رضامندی کوتہ اندیشان احوال و مواجید را از مقام مے شمرند و از کمالات شریعت محرم میانند آسے حصول مقام اخلاص و وصول بہرتبہ رضامنت بطلی این احوال و مواجید بہت پس اینہا از مہدات مطلوب باشند و مقدمات مقصود	۱۰۱	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۲	بیان نمودن سبب منع از اظہار حقائق عالم بیان شمسہ از جو اہر خمسہ مقدسہ علیا	۱۰۲	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۲	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۳	ابتدا آن جو اہر علیا از صفات اضافیہ است و قلب را با نہا تعلق است	۱۰۳	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۳	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۴	فوق آن صفات حقیقیہ اند کہ روح را از تجلیات اینہا نصیب است	۱۰۴	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۴	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۵	بقیہ اینہا کہ فوق صفات حقیقیہ اند داخل دائرہ ذات اند	۱۰۵	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۵	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۶	تعریف تجلیات ذاتیہ	۱۰۶	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۶	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۷	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۷	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۷	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد
۱۰۸	در بیان محبت ذاتی کہ تمام دایلام در ان مقام بہر بہت	۱۰۸	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد	۱۰۸	مکتوب سی و ہشتم نیز شیخ محمد قبری در تجریدے بر اتباع سنت سنیہ طریق این بزرگواران کبریت حرمت مدتہا از علوم و معارف و از احوال متعلقات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد و کرد

نمبر	مضمون کتاب	نمبر	مضمون کتاب	نمبر	مضمون کتاب		
۱۰۱	بیان تفاضل اقدام منتهیان در معرفت کہ مبنی است بر تفاوت اقدام در فنا بایستے از بیجا مصلی و نامرادی دلی استقامت خود سے نوشتم۔ و از دوستان مدعی طلب سے کروم ہمت بلند نمیکردارو کہ بیابا ہے سفیلہ	۱۰۲	تحصیل مقامات عشرہ سے باید کرد فناوی است مقامات و مبادی آن کسب لفظی بعضے را بے کسب مقامات و ریاضات و مجاہدات بر حقیقت فنا مشرف سازند و نہایت النہایات باز دارند یا بہر تکمیل بعالم بازگردانند	۱۰۳	سؤل علماء صلوٰہ کہ بقنا مشرف نشدہ اند بترک خلاصہ عامی باشند و ہر کما تری و جواب آن مکتوب سی و ہفتم نیز بیخ چتری در بیان آنکہ ہر کار بر قلب است از اعمال صوری و عبادات رسمی کار سے نئے کشاید سلامتی قلب و اعمال صالحہ ہر دو در کارند احوال قلبی بے اعمال صالحہ بدنی محالست موردان اینوقت باین قسم ادعا مینمایند مکتوب چہلم نیز بیخ چتری در بیان تحصیل مقام اخلاص الخ	۱۰۴	التفات نماید اگر میگوید از و میگوید اگر چه بیخ نمیکوید شہود ذاتی کہ در عبارات بعضی اکابر واقع شدہ است نارسیدگان را فہم آن محالست بیان نہ فہمیدن توحید و جود وی از ہوا الظاہ ہو الباطن و موافقت بعلم اندرین معنی و بودن درستی اینہا فوق درستی ارباب توحید آنچہ برین کس لازم است وہاں مکلف استمال اومر و انتہا از تو اہی اخلاص بے فنا و بے محبت ذاتیہ صورت نمی زند
	بعد از طی منازل سلوک و جذبہ معلوم کہ مقصود ازین میر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است شریعت را در جزوات علم و عمل و اخلاص طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث حقیقت کار این است فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب و خیال آر میگذاند از کمالات شریعت چہ دانند بترتبات صوفیہ مغرورانہ و باحوال و مقامات مفتون۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین و واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین						

## هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ

بصیرت اول۔ قال اللہ تعالیٰ الْاٰیَاتِ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا حَزَنٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَہُمْ  
الْبَشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلُ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ و فی صحیح البخاری عن ابی ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالیٰ قال من عادی لی ولیاً فقد  
اذنتہ بالحرب و ما تقرب الی عبدی بشئ احب الی من اقرضت علیہ و ما یزک عبدی یقرب الی بالتواضع  
حسبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ الذی یمس بہا و رجل لقی  
یمشی بہا و ان سألنی اعطیتہ و لاین استعاذ فی لاعید نہ۔

بصیرت دوم۔ باید دانست کہ کشف اہل العبادت و درست است و لیکن در بعض اوقات حقیقت الامر را بطریق اجمال درسی یا  
در بعض اوقات بتفصیل و در بعض اوقات بشیء و در بعض اوقات بغیر محاب۔ و متبعان کلام صوفیہ ناچار انداز و استنن اجمال  
و تفصیل و اغماض نظر از مخالفتہ کہ قائل را در میان کلام محیل و کلام مفصل سے باشند و نیز راستنی است کہ حقائق اجمالیہ کہ بر اہل الصفا  
بیشتر و چون لغت و عرف از تعبیر آن کوتاہ است این طائفہ لفظی از کتاب دست کہ حسب فن اشارہ و اعتبار بر آن عمل توان کرد و میگیرند و آنرا  
عنوان آن حقائق اجمالیہ فائزہ بر قلب ایشان میگردد و مندوخن با آن مربوط میسازند و آن معارف خامضہ را در پردہ آن لفظ او امیر نمایند۔  
مطالعہ کنندگان متفرس را لازم کہ از خصوصیت این لفظ اغماض کنند و بطرح نظر خود بہان حقیقت اجمالیہ و معرفت خامضہ سازند چنانکہ



در صورت ولایت آمدن گویا محض اعتراض بقصد نیاب و ظفار و ذنب آمد و بچه ندارد۔ و یا تشابهات کلام ایشان بر وفق محکمت کلام شان تاویل کنند و یا عالم السر والعلانیہ و گذارند و معذور دارند چرا که این قوم را عذر مانع بسیار عارض میشوند گاه و در غلبه حال عبارات ایشان بر ادوات ایشان مساعدت نمی کنند و گاه اطلاع بر اصطلاح ایشان بیسرنمے آید و گاه در معلومات بنا بر غلط و ہم و خیال خطا واقع می شود و در آن خطا مثل خطا اجتہادی معذور اند بلکه یک درجه صواب یابند۔

**بصیرت سوم۔** بدانکه بعد از ہزار سال از ہجرت نبوی علی صاحبہا الف الف صلوة و سلام و تحیہ فتح دورہ دیگر شده است کہ بعض اعتبارات اجمال فیوض متقدم است و بعض اعتبارات تفصیل فیوض سابقہ۔ و حضرت شیخ مجد و قدس سرہ اراض این دورہ اند بسا معارف مختلفہ این دورہ از زبان شیخ بطریق رمز و ایما سرزده و بسیارے از علوم غیر متعارفہ کہ در قرون اولی مشہودہ با تخریر شیوخ داشته و بعد قرون ثلثہ در پردہ کمون رفتہ از جناب ایشان بظہور پیوستہ بجهت خصوصیت طینت مطہرہ حضرت ایشان کہ از بقیہ طینت مقدسہ حضرت رسالت مآب بودہ و شیخ قطب ارشاد این دورہ است و بر دست وے بسیارے از گران با دیہ طبیعت و بدعت خلاص شدہ تعظیم حضرت شیخ مجد و تعظیم حضرت مدورادوار و کمون کائنات است و شکر نعمت حضرت شیخ شکر نعمت منیض اوست تعالی و تقدس۔  
**بصیرت چهارم۔** اگر پیشتر شود مجلدات ثلثہ مکاتیب حضرت ایشان را قدس اقدس سر ہم الا قدس مطالعہ باید نمود کہ این از برائے رفع توہمات فاسدہ و از آلہ خیالات باطلہ اقرب ترین طرف است۔

**بصیرت پنجم۔** خواجہ محمد ہاشم جامع مجلد ثالث مکتوبات شریف و خطبہ از حضرت امام ربانی نقل سے فرمایند کہ دوش ندا در واوند و ظاہر ساختند کہ این ہمہ علوم کہ نوشتہ بل بہر چه در گفتگو سے تو آندہ ہمہ مقبول و مرضی است و اشارت بنوشته آسن کردہ فرمودند این ہمہ ما گفته ایم و بیان ما است و در آن وقت آن علوم را بنظر من داشتند و من بربیک یک اجمالاً و تفصیلاً نظر میکردم بسا علومیکہ وقتے مراد را نہا تر دوسے بود و ہمہ را در آن حکم داخل یا فتم۔

**بصیرت ششم۔** جملہ عدو مکاتیب حصہ اول جیل است۔ منجملہ از انہا است مکتوب اولین عرضہ انتہا است بہ پیر بزرگوار حضرت خواجہ محمد الباقی قدس سرہ۔ و مکتوب بست و یکم بنام شیخ محمد کی۔ و مکتوب بست و دوم بنام شیخ عبد المجید۔ و مکتوب بست و سوم بنام شیخ عبد العزیز المشہور بنام خانان۔ و مکتوب بست و چهارم بنام محمد قلیچ خان۔ و مکتوب بست و پنجم بنام خواجہ جهان۔ و مکتوب بست و ششم سی و سوم و چهارم سی و پنجم سی و ششم بنام حاجی محمد لاہوری۔ و مکتوب بست و ہفتم بست و ہشتم بنام خواجہ عک۔ و مکتوب بست و نہم سی و ام بنام شیخ نظام تھانیری و مکتوب سی و یکم بنام شیخ صوفی و مکتوب سی و دوم بنام مرزا حسام الدین احمد و مکتوب سی و پنجم سی و ہشتم سی و نہم و چہلم بنام شیخ محمد خیری صدر و ریافتہ ۶

خاکسار نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرتہری چوک فرید سجدت شیخ بڈامرحوم

حسب قانون رستم ۱۸۷۶ء رتبہ بری کنایہ شد بلا اجازت محنتی احد سے قصد طبع نفرماید و ہر قدر نجات کہ مطلوب باشد از نشان بالاطلب فرماید

صحة طهارة فيما كتب فيه

بسم الله الرحمن الرحيم  
وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٤٠

حصه اول از

وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٤٠

وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٤٠

از  
شهر ربيع الثاني سنة ١٢٤٠

بسم الله الرحمن الرحيم  
وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٤٠

مطبع دار الفکر اسلام آباد





Handwritten marginal notes at the top of the page, including the number '2' and various religious and philosophical phrases.

Main body of handwritten text in Arabic script, discussing religious concepts and the status of various figures. Key phrases include 'و مطلق بود و باین تجلی مشرف ساخته اند' and 'و صارت تلك التجليات كان لم يكن شيئا من ذلك'.

Vertical handwritten marginal notes on the right side of the page, providing commentary or additional information related to the main text.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, continuing the discussion or providing further context.











تو در مقام طبیعت و در مرتبه ذوق  
بزرگه احوال و انطباق و اغراض و  
افراد و اقوات و احوال و احوال و اغراض و  
اصناف انوار و احوال و اغراض و اغراض و  
استعداد انوار و اغراض و اغراض و اغراض و  
هم نشناختند و احوال و اغراض و اغراض و اغراض و  
و ایشان چه بسیارند و اغراض و اغراض و اغراض و  
ابن صل و تقدیر و اغراض و اغراض و اغراض و  
انفجارت - در امام محمد و اغراض و اغراض و اغراض و  
از حضرت علی رضی الله تعالی عنه  
روایت کرده است که گفت علی  
رضی الله تعالی عنه شریفتر از سوره

و آن قابلیت محمدیه بر نرخ است میان ذات جل سلطانه و میان این قابلیت متعدد و  
و حکم آن بعضی بواسطه آنست که او را در خانه صفات قدرگاه است و بس و نهایت عروج آن  
خانه تا بیان قابلیت است لاجرم آن را بیان سرور نسبت کرده علیه الصلوة والسلام و التمجیة  
و چون این قابلیت انصاف برگزرم نفع نمیشود و آن بعضی نیز حکم کرده بآنکه حقیقت محمدی  
همیشه حاصل است و الا قابلیت محمدیه را علی مظهرها الصلوة و التمجیة که مجرد اعتبار است  
در ذات جل شانہ ارتفاع از نظر ممکن است بلکه واقع است و قابلیت انصاف اگر چه  
نیز اعتبار است اما بواسطه برزخیت رنگ صفات گرفته که در خارج موجود اند و وجود زائد  
و ارتفاع او از امکان برآمده لاجرم حکم میکنند بوجود آن حائل و اما امثال این  
علوم که منشأ آن جامعیت اصالت و ظلیت است بسیار وار و میشوند اکثر آنها  
در پرچهای کاغذ نوشته می شود و مقام طبیعت منشأ و قائل علوم مقام ظلی است  
و مرتبه فرویت واسطه ورود معارف و ابره اصل امتیاز میان ظلی  
و اصل بے اجتماع این دو دولت نیست لہذا بعضی از مشایخ قابلیت  
اولی را که تعین اولی می گویند زاید بر ذات میدانند و تجلی ذاتی شہود  
آن قابلیت را می انگارند و الحق ما حَقَّقْتُ وَاَلَا مَرَّ مَا وَضَعْتُ وَاللَّهِ سُبْحَانَا  
يُحِقُّ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ رِسَالَهُ كَمَا بَنَسُوهُ  
ماور شده بود با تمام آن موفق نمی شود و همان  
مسووما اقتاده اند تا حکمت الہی جل سلطانه  
بدرین توقف چه بوده باشد زیاد گشتاخی  
از ادب دور است

مسئله الصلوة و التمجیة  
بعضی در احوال بنام میباشند  
و آن چیل میزند که هر کس بگوید  
من آرزو میخوام که در جلا و  
روزگار بگردد و او را بیشتر وجود  
ایشان و بکرت ایشان باران  
یعنی باران بکرت ایشان می باران  
و او در ستاننده بیشتر و در مقام  
کشیدگی می شود بسیار سی ایشان  
بدر نشان اگر در زاننده بیشتر  
ابن شام بکرت ایشان عذاب  
تخصیص این نام بکرت ایشان  
جو در است و الا بکرت و حضرت ایشان  
هم عالم ایشان است حضرت ایشان  
بشمارد و حضرت ایشان  
و آنچه این است و الا بکرت و حضرت ایشان  
رضی الله عنہم و حضرت ایشان  
نفس قوی همه عارفان است حضرت ایشان  
قلی هم عارفان است حضرت ایشان  
علی حیدر و له ثلثه قلبی  
مکابیل و له واحد قلبی  
اقبل کلما مات واحد  
مکان من الجنة و کلما مات من  
من الجنة ابدل الله مکانه من الجنة  
واحد ابدل الله مکانه من الجنة  
و کلما مات واحد من الاربین  
ابدل الله مکانه من الجنة  
کلما مات واحد من الثمانین  
ابدل الله مکانه من الجنة  
کلما مات واحد من المائین  
ابدل الله مکانه من الجنة  
ابدل الله مکانه من الجنة  
بدرع البلاد عن هذه الامة قال  
بعض العارفين لم يبدت كبري  
الله على قلبه اذ لم يخلق الله  
احدا على الاثر او و اشرن  
من عالمي الخلق والارواح و اشرن  
والطف من قلبه على الله عليه  
واله و مس لہ

و الا بکرت ایشان عذاب  
تخصیص این نام بکرت ایشان  
جو در است و الا بکرت و حضرت ایشان  
هم عالم ایشان است حضرت ایشان  
بشمارد و حضرت ایشان  
و آنچه این است و الا بکرت و حضرت ایشان  
رضی الله عنہم و حضرت ایشان  
نفس قوی همه عارفان است حضرت ایشان  
قلی هم عارفان است حضرت ایشان  
علی حیدر و له ثلثه قلبی  
مکابیل و له واحد قلبی  
اقبل کلما مات واحد  
مکان من الجنة و کلما مات من  
من الجنة ابدل الله مکانه من الجنة  
واحد ابدل الله مکانه من الجنة  
و کلما مات واحد من الاربین  
ابدل الله مکانه من الجنة  
کلما مات واحد من الثمانین  
ابدل الله مکانه من الجنة  
کلما مات واحد من المائین  
ابدل الله مکانه من الجنة  
ابدل الله مکانه من الجنة  
بدرع البلاد عن هذه الامة قال  
بعض العارفين لم يبدت كبري  
الله على قلبه اذ لم يخلق الله  
احدا على الاثر او و اشرن  
من عالمي الخلق والارواح و اشرن  
والطف من قلبه على الله عليه  
واله و مس لہ

مکتوب پنجم در بیان آنکه رساله سلسله الاحرار کلامی است که در فضیلت و توقیر و منزلت ایشان است شرح فرموده کسی که از ایشان است

# مکتوب پنجم

در سفارش خواجه برمان الدین کیلی از مخلصان بود با بیان بعضی احوال او نیز به پیر بزرگوار خود نوشتند عرض داشت **احقر الخدمه آنکه رساله در بیان طریقت حضرت خواجهان قدس الله تعالی اسرار هر نوشته ارسال داشته است بنظر مبارک خواهد در آمد هنوز مسوده ۱**

خواجه برمان بسرعت را ہی شدند فرجه ما من آن نشد **بختل** که بعضی علوم دیگر هم آن ملحق شوند روزی رساله سلسله الاحرار بنظر در آمد دوران **اشناء** بخاطر فاتر رسید که بایشان عرض داشت **کینم تا خود چیز** در باب بعضی علوم آن رساله نویسنده یا بفقیرم کنند تا چیز در آن باب تولید این خاطر خیل **قومی گشت** متصل آن بعضی از علوم این مسوده فائض گشتد و فی الجمله **مغذرت** بعضی علوم آن رساله در ضمن آن مبین گشت اگر همین مسوده را تکمله آن رساله سازند گنجایش دارد و اگر بعضی علوم مناسبه را از آن انتخاب نموده بان رساله ملحق سازند هم جوی دارد زیادت جرات از اوب و راست خواجه برمان درین مدت کار خوب کردند و از سیر پیوم که مناسب مقام جذبه است نیز نصیب یافتند خاطر بواسطه مهمند و معاش صوبه مالو مشغولش وقت میشد در ملازمت رسیده اند هر چه ام خواهند فرمود مبارک خواهد بود

# مکتوب ششم

در بیان حصول جذبه و سلوک و تربیت یافتن بهر دو صفت جمال و جلال در بیان فنا و بقا و ما يتعلق بذلک در بیان فوقیت نسبت نقشبندی نیز به پیر بزرگوار خود نوشتند **اندک عرض داشت** کترین بندگان احمد آنکه مرشد علی الاطلاق **جل شانه** به برکت توجه عالی بهر دو طریق جذبه و سلوک

مکتوب پنجم در بیان آنکه رساله سلسله الاحرار کلامی است که در فضیلت و توقیر و منزلت ایشان است شرح فرموده کسی که از ایشان است

مکتوب ششم در بیان آنکه رساله سلسله الاحرار کلامی است که در فضیلت و توقیر و منزلت ایشان است شرح فرموده کسی که از ایشان است

در بیان آنکه رساله سلسله الاحرار کلامی است که در فضیلت و توقیر و منزلت ایشان است شرح فرموده کسی که از ایشان است



عبدالرحمن بن عبدالمطلب  
عبدالمنعم بن عبدالمطلب  
عبدالمطلب بن عبدالمطلب  
عبدالمنعم بن عبدالمطلب  
عبدالرحمن بن عبدالمطلب  
عبدالمنعم بن عبدالمطلب  
عبدالرحمن بن عبدالمطلب  
عبدالمنعم بن عبدالمطلب  
عبدالرحمن بن عبدالمطلب  
عبدالمنعم بن عبدالمطلب

توضیح ظاہر با خلق بود بحقیقت با حق سجاده باشد و ایشان را اسطفاً آثار قدرت و حکمت ببیند - وفات حضرت خواجہ علاء الدین قدس سرہ بعد از نماز صبح چہار شنبہ ہجرت ۷۸۲ھ  
 ہر گاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار کیے یا وومی را باین نسبت مشرف سازند از  
 سلاسل دیگر چه گوید این نسبت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی است قدس سرہ و متمم و مکمل  
 آن حضرت خواجہ خواجہا است اعنی حضرت خواجہ بہاء الدین المعروف بہ نقشبند قدس سرہ و از خلفاء  
 ایشان حضرت خواجہ علاء الدین باین دولت مشرف شدہ بودند شے این کا دولت اکنون با کرا  
 عجب کاریست اولاً ہر بلا و مصیبت کہ واقع میشد باعث سرور و فرحت میشد و ہل من مزید  
 میگفت و ہر چہ از امنتہ و نوبہ کم شد خوش می آمد و این قسم را آرزو میکرد و حالاکہ بعالم اسباب فرو  
 آوردند و نظر بر عجز و افتقار خود افتاد اگر اندک ضررے لاحق میشد و در اول و ہلہ نوعی از حزن پیدا  
 ہر چند سرعت زائل میشد و پیچ نے ماند و همچنین اگر و عالمے کرد از برائے دفع بلا و مصیبت  
 مقصود از و نہ رفع آن بود بلکہ امتثال امر آذ عونی بود حالاً مقصود از و عارف بلیتہ و مصائب است  
 و خوف و حزنیکہ زائل شدہ بودند باز رجوع کردند و معلوم شد کہ آن از سکر بود و در صحویر حیرت عوام  
 الناس را ہست این را ہست از عجز و افتقار و خوف و حزن و غم و شادی و رابتدایم کہ مقصود از  
 و عارف بلا نبودل را این معنی خوش نمی آمد لیکن حال غالب بود بخاطر میگذشت کہ دعاء انبیاء  
 ازین قبیل نبود کہ حصول مراد بخوانند حالاکہ بآن حالت مشرف ساختند و حقیقت کار را واضح  
 گردانیدند معلوم شد کہ دعاء انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیات از سر عجز و افتقار و خوف و حزن  
 بود نہ بجز و امتثال مرتبے امور کہ رو میدہد بحسب مرگاہ گاہ بعرض آن گستاخی سے نماید

### مکتوبہ متمم

در بیان بعضی از احوال غریبہ خوبا بعضے استفسار ثائے ضروری نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند  
 عرضداشتن کترین بندگان احمد آنکہ مقامیکہ فوق متحد و پود روح خود را بطریق عروج در آنجا

این مکتوبہ متمم است و در بیان بعضی از احوال غریبہ خوبا بعضے استفسار ثائے ضروری نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند  
 عرضداشتن کترین بندگان احمد آنکہ مقامیکہ فوق متحد و پود روح خود را بطریق عروج در آنجا

۴ ہجرت صدر و درود و دست و روضہ مطہر و ایشان در وہ نوخیزان است ۱۲ لغات مع الاختصار  
 فورا اسرار و توفیقی اشارت است بآنکہ کہ در صورتہ اوسن و بارہ دست و چارم واقع است کہ و قال و کما کہ و عونی استیجاب لکلمہ اللہ یعنی گفتہ پیر و در گذار شاہد عاکبہ بن ابی سہل من تا بول کہ دعا سے نماز ۱۲ صحیحہ سلسلہ اللہ و ابقاؤہ

توضیح

توضیح ظاہر با خلق بود بحقیقت با حق سجاده باشد و ایشان را اسطفاً آثار قدرت و حکمت ببیند - وفات حضرت خواجہ علاء الدین قدس سرہ بعد از نماز صبح چہار شنبہ ہجرت ۷۸۲ھ  
 ہر گاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار کیے یا وومی را باین نسبت مشرف سازند از  
 سلاسل دیگر چه گوید این نسبت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی است قدس سرہ و متمم و مکمل  
 آن حضرت خواجہ خواجہا است اعنی حضرت خواجہ بہاء الدین المعروف بہ نقشبند قدس سرہ و از خلفاء  
 ایشان حضرت خواجہ علاء الدین باین دولت مشرف شدہ بودند شے این کا دولت اکنون با کرا  
 عجب کاریست اولاً ہر بلا و مصیبت کہ واقع میشد باعث سرور و فرحت میشد و ہل من مزید  
 میگفت و ہر چہ از امنتہ و نوبہ کم شد خوش می آمد و این قسم را آرزو میکرد و حالاکہ بعالم اسباب فرو  
 آوردند و نظر بر عجز و افتقار خود افتاد اگر اندک ضررے لاحق میشد و در اول و ہلہ نوعی از حزن پیدا  
 ہر چند سرعت زائل میشد و پیچ نے ماند و همچنین اگر و عالمے کرد از برائے دفع بلا و مصیبت  
 مقصود از و نہ رفع آن بود بلکہ امتثال امر آذ عونی بود حالاً مقصود از و عارف بلیتہ و مصائب است  
 و خوف و حزنیکہ زائل شدہ بودند باز رجوع کردند و معلوم شد کہ آن از سکر بود و در صحویر حیرت عوام  
 الناس را ہست این را ہست از عجز و افتقار و خوف و حزن و غم و شادی و رابتدایم کہ مقصود از  
 و عارف بلا نبودل را این معنی خوش نمی آمد لیکن حال غالب بود بخاطر میگذشت کہ دعاء انبیاء  
 ازین قبیل نبود کہ حصول مراد بخوانند حالاکہ بآن حالت مشرف ساختند و حقیقت کار را واضح  
 گردانیدند معلوم شد کہ دعاء انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیات از سر عجز و افتقار و خوف و حزن  
 بود نہ بجز و امتثال مرتبے امور کہ رو میدہد بحسب مرگاہ گاہ بعرض آن گستاخی سے نماید











و قدرت را بمعنی صحت فعل و ترک یقین تصور مینمایند بمعنی ان شاء فعل و ان لم یفعل  
 لم یفعل که شرطیه ثانی متمنع باشد حکما قال الحكماء و بعض الصوفیه زیرا که  
 این سخن با یجاب میگذرد و موافق اصول حکما است و مسئله قضا و قدر را بطور علمای میدانند  
 فلما لك ان يتصرف في ملكه كيف يشاء و قابلیت و استعداد را بیچ و دخل نمیدهد که  
 با یجاب میگذرد و هو سبحانه مختار فقال لما يريد على هذا القياس چون  
 عرض حال از جمله ضروریات بنابر آن تجزات آن گستاخی نموده - ع بنده باید که حد خود را نداند

## مکتوب نهم

و بیان احوالیکه بمقام فرود آمدن مناسبت دارند نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند  
 عرض داشت بدیر سیاه رو و تقصیر بد خو مغرور وقت و حال مفتون وصل  
 و کمال کارش همه نافرمانی واری مولی است و عملش همه ترک عزیمت و اولی است نظرگاه  
 خلق را آراسته و منظر حق تعالی و تقدس را خواب ساخته همش مقصور بر ظاهر آرائی است  
 باطنش ازین رگبدر همواره بر سوالی است قال او منافی حال اوست و حال او منینی  
 بر خیال او ازین خواب و خیال چه آید و ازین قال و حال چه گشاید و بار و خسارت  
 تقدیر وقت است غماوت و ضلالت برگرفت دست مبتدا فساد و شرارت نشأ  
 ظلم و محصیت با تجمله عیوب مجسمه است و ذنوب مجتمعه خیرات اولائق لعن و رد و خنا  
 او شایان لعن و طرورت قادی القرآن و القرآن یلعنه و رحن او گواه عدل است  
 و کم من صائم لیس له من صیامه الا الظمأ والجوع و رشان او شاید صدق فویل  
 لمن كان هذا حاله و منزله و حاله و درجه استغفار ذنب کسائر الذنوب بل اشد

است بنابر قدرت حق با جان بدینی خلق  
 و درین سخن صحت فعل و ترک یقین تصور مینمایند بمعنی ان شاء فعل و ان لم یفعل لم یفعل که شرطیه ثانی متمنع باشد حکما قال الحكماء و بعض الصوفیه زیرا که این سخن با یجاب میگذرد و موافق اصول حکما است و مسئله قضا و قدر را بطور علمای میدانند فلما لك ان يتصرف في ملكه كيف يشاء و قابلیت و استعداد را بیچ و دخل نمیدهد که با یجاب میگذرد و هو سبحانه مختار فقال لما يريد على هذا القياس چون عرض حال از جمله ضروریات بنابر آن تجزات آن گستاخی نموده - ع بنده باید که حد خود را نداند

و درین سخن صحت فعل و ترک یقین تصور مینمایند بمعنی ان شاء فعل و ان لم یفعل لم یفعل که شرطیه ثانی متمنع باشد حکما قال الحكماء و بعض الصوفیه زیرا که این سخن با یجاب میگذرد و موافق اصول حکما است و مسئله قضا و قدر را بطور علمای میدانند فلما لك ان يتصرف في ملكه كيف يشاء و قابلیت و استعداد را بیچ و دخل نمیدهد که با یجاب میگذرد و هو سبحانه مختار فقال لما يريد على هذا القياس چون عرض حال از جمله ضروریات بنابر آن تجزات آن گستاخی نموده - ع بنده باید که حد خود را نداند

و درین سخن صحت فعل و ترک یقین تصور مینمایند بمعنی ان شاء فعل و ان لم یفعل لم یفعل که شرطیه ثانی متمنع باشد حکما قال الحكماء و بعض الصوفیه زیرا که این سخن با یجاب میگذرد و موافق اصول حکما است و مسئله قضا و قدر را بطور علمای میدانند فلما لك ان يتصرف في ملكه كيف يشاء و قابلیت و استعداد را بیچ و دخل نمیدهد که با یجاب میگذرد و هو سبحانه مختار فقال لما يريد على هذا القياس چون عرض حال از جمله ضروریات بنابر آن تجزات آن گستاخی نموده - ع بنده باید که حد خود را نداند

لیس له من صوم الا الجوع والعطش و در حدیثی که من صائم لیس له من صیامه الا الظمأ و الجوع و رشان او شاید صدق فویل لمن كان هذا حاله و منزله و حاله و درجه استغفار ذنب کسائر الذنوب بل اشد





مکتوب از خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی، صاحب کتب خانہ، لاہور، پاکستان۔

پیش از خرید  
در کتاب خود  
ببیند  
مکتوب از خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی، صاحب کتب خانہ، لاہور، پاکستان۔

بہر پیروز گوار خود نوشته اند عرض داشت احترام خدمت آنکہ مدتی است کہ از احوال خدمت آن عقبتہ علیہ  
اطلاع نداشتیم و مگر است بہت عجبی نیست اگر زندہ شود جان عزیزہ چون از ان پارچہ مانده پیابرسد  
میدانند کہ شاید این دولت حضوریت شیخ این بسکہ رسد ز دور بانگ جرمہ  
عجائب کار و بار است نہایت بعد را قرب نامیدہ اند و غایت فراق را وصل گفته اند  
گویا فی الحقیقت در ضمن این اشارت بنی قریب و وصال کرده اند۔

كيف الوصول الى سعاد وودونها قلل الجبال وودونها خيوف

پس خزن ابدی و فکر دائمی لاجرم و اسنگیر آمد مراد نیز آخر الامر بارادہ مرید مرید میباید شد  
و محبوب را محبت محب میباید گشت آن سرور دین و دنیا علیہ من الصلوٰت اکملها و من  
التحیات افضلها با وجود مقام مرادیت و محبوبیت از مجتہین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او  
چنین خبر و ادوہ اند کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الحزن دائم الفکر و ان سرور  
فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ما اودی عنی مثل ما اودیت جمان بار محبت تو اند کہ شید محبوبان را  
تکمل این بار دشوار است این قضیہ پایانی ندارد  
حائل عرض داشت شیخ الفخر نخوی از جذب و محبت دار و دیار آتم چند کلمہ بنجا و بان ایشان  
نویسانیدہ الغرض کہ شوق ملازمت ظاہر ساخته متوجہ آن حد و گذشتہ است اول العیاضی ارادہ ظاہر  
ساخت چون در آن باب از این حقیر تقاضا نمودم کہ وہ مجر و ملاقات راضی شدہ  
چند کلمہ نویسانیدہ زیادہ گستاخی از ادب دور است

# مکتوب بازوم

در بیان بعضی کثوف و حصول مقام دیدن قصور خود و متہم داشتن خود را در جمیع اعمال

مکتوب از خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی، صاحب کتب خانہ، لاہور، پاکستان۔

مکتوب از خواجہ شمس الدین عظیمی راجستھانی، صاحب کتب خانہ، لاہور، پاکستان۔

بدر حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

و اقوال و ظهور کلام شیخ ابوسعید ابوالخیر کہ گفته است عین نمی ماند اثر کجا ماند و بیان  
 احوال بعضی یاران نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند **عرضه اشیت** کمترین بندگان احمد  
 آنکه مقامیکه سابقا خود را دران دیده بود چون حسب الامر العالی با ملاحظه نمود و عبور خلفاء  
 ثلثه رضوان الله تعالى علیهم و در آن مقام در نظر آمد اما چون مقام و استقرار در آنجا داشت  
 در رفته اولی بنظر نه در آمدند چنانکه از آئمه اهل بیت غیر از امامین و امام زین العابدین  
 رضی الله تعالی عنہم اجمعین در آن مقام استقرار و ثبات ندارند لیکن عبور در آن  
 واقع شده است بدقت نظر میتوان یافت و آنکه اول خود را بان مقام نامناسب  
 میدید بی مناسبتی و نوع است یکی آنکه بواسطه عدم ظهور طریقی از طریق بی مناسبتی  
 طاری میشود چون راهی با نمودن آن بی مناسبتی بر طرف میشود و دیگر بی مناسبتی مطلق  
 است که به هیچ وجه قابل زوال نیست و راهها که موصل آن مقام اند و دانند که ثابت  
 ندارند یعنی در نظر و راسی آن دو طریق طریق دیگر ظاهر نمیشود یکی وید نقص و قصور است  
 و نیات خود را متمهم داشتن است در خیرات با قوت جذب دیگر صحبت شیخ مکملی  
 مجذوبی سلوک تمام کرده حضرت حق سبحانه و تعالی البطویل عنایت حضرت ایشان طریق  
 اول را بقدر استعداد عنایت فرموده است هیچ عملی از اعمال خیر بوقوع نمی آید  
 مگر آنکه خود را دران عمل متمهم میسازد بلکه تا زمانیکه بوجه تمہیت نه نهد بقرار و بی آرام میباشد  
 نزد خود چنان میداند که هیچ عملی از وی صادر نمی شود که قابل کتابت ملائکه عین باشد  
 و میداند که صحیفه عین از اعمال خیر خالی است و کتب آن عطل و بیکار اند خود شایان آنحضرت  
 جل و علا که بوده باشد و هر که در عالم است حتی که کافر فرنگ و مجذوب از خود بوجه  
 بهتر میداند و بدترین همه اینها خود را می انگارد و وجهت جذب به هر چند تمامی سیرالی السد

بدر حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

بدر حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما  
 حضرت مولانا غلامرضا اصفہانی حضرت صاحبزادگان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

مردمان جانان قدس سره با ختم سیرت و معصومیت تعالی



فان الشیخ قدس سره کما قال بذات المقام... وبقا قال بحین... واما قال وصلت وخصت... واما قال وصلت وخصت... واما قال وصلت وخصت...

من المیزان القاصرین عن حوافر... فانه من زوال الاقام و لا یکن... من المیزان القاصرین عن حوافر... فانه من زوال الاقام و لا یکن... من المیزان القاصرین عن حوافر...

و ثبات و بالائی آن مقام بیچ مقامی مفہوم نہیں و الا مقام حضرت رسالت خاتمیت... علیہ من الصلوٰات اتمھا و من التیمات اکملھا و محاذی مقام حضرت صدیق رضی اللہ... تعالیٰ عنہ مقامی و بیک نورانی بس شگرت کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بو و ظاہر شد و اندکے... از ان مقام ارتفاع داشت چنانکہ صفہ را از روی زمین بلند میسازند و معلوم شد کہ... آن مقام مقام محبوبیت است و آن مقام رنگین و منقش بو و خود را ہم بالنگاس آن مقام رنگین و... منقش یافت بعد از ان بہمان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہو یا قطعہ ابر و آفاق... منتشر و بدو بعضی اطراف را در گرفت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام صدیق اندر رضی اللہ تعالیٰ... عنہا خود را در مقام محاذی آن مییابد کیفیت کہ معروض داشت و بجز ترک اشتغال باین... عمل مرضی نمی نماید کیف و حال آنکہ عالم گرداب ضلالت غرق میشود و کسی کہ در خود قوت... بر آرون از ان گرداب مییابد چگونه خود را معاف دارد ہر چند کار و بجز و پیش داشته باشد... اشتغال باین عمل ضروری است و مرضی است اما بشرط آنکہ از بعضی وساوس و وسوسہ... کہ در اثناے این عمل رو بہند استغفار را لازم باید داشت بہمین شرط داخل رضا میشود... بی ملاحظہ این شرط داخل رضائی شو و در تہمی ایستد اما در مادہ حضرت خواجہ نقشبند و حضرت... خواجہ علاؤ الدین عطار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما بی آنکہ این شرط را ملاحظہ کردہ شو و مرضی... و عمل این کہتر الحال بی ملاحظہ آن شرط گاہے داخل است و گاہے در تہمی ایستد بیک... در نفحات و در سخنان حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر مذکور است کہ عین نبی ماند اثر کجا ماند لا تقبی... ولا تذکر این سخن در اول نظر مشکل نمود کہ حضرت شیخ محی الدین و تابعان ایشان بر آنند کہ زوایا... عین کہ معلومی است از معلومات المد سجانہ مجال است و الا انقلب العدم جہلاً و چون عین... زائل نشو و اثر کجا رود و بہین طور در ذہن این سخن مشکین شدہ بو و سخن حضرت شیخ ابوسعید... قرار دہات گیرندہ

عین نبی ماند اثر کجا ماندین قول شیخ ابوسعید ابوالخیر کجا سوال ہونہر عمر پرورد فرمودہ بو و چون این قول را شنیدند نعرہ بزد و زمین اقرار و رزد ہنرم بجاگ رفت... از نفحات... از تقنیف مولانا نور الدین علیہ السلام... ان امویانی نفس ہرہ و بیجان ہوا... ان امویانی نفس ہرہ و بیجان ہوا... ان امویانی نفس ہرہ و بیجان ہوا...

علاؤ الدین عطار از کیا صاحب صاحب... علاؤ الدین عطار از کیا صاحب صاحب... علاؤ الدین عطار از کیا صاحب صاحب...









چنان معلوم گشت که سابقاً آنچه از فناء صفات مبداء الستم فی الحقیقت فنا سے  
 خصوصیت صفات و مابہ الامتیاز آنها بود که در ضمن وحدت مندرج شده بودند و  
 خصوصیات زائل گشته بودند احوال اصل صفات و لو كانت علی سبیل الابدماج  
 و الابدماج نیز بر طرف شده و قهرمان احدیت هیچ چیز را نگذاشته و تمیز کے کہ از  
 مرتبه علم جملی یا تفصیلی حاصل شده بودند و تمام نظر بر خارج آمدہ <sup>۱۱</sup> کان اللہ و لم یکن معہ  
 شیء و هو الان کما کان این زمان مطابق حال گشته و سابقاً علم بضمون این  
 حدیث بودند حال امید میدارو کہ بر صحت و سقم متنہ خواهند ساخت و دیگر چنان می نماید کہ  
 مولانامی قاسم علی راز از مقام تکمیل نصیبی هست همچنین بعضی یاران این جای را  
 نیز از ان مقام نصیبی معلوم میشوند و اللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال ۴

## مکتوب دوازدهم

در بیان حصول مقام فنا و بقا و حصول ظهور و وجه خاص هر شئی و حقیقت سیر فی البدن  
 و تجلی ذاتی برقی و جز آن نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرض داشت کترین بندگا  
 احمد بذروه عرض میرساند از تفصیرات خود چه عرض نماید ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء  
 لم یکن و لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم علومی که تعلق بمقام فنا فی البدن و البقاء  
 داشتند حق سبحانہ بنیات خود منکشف ساخت و همچنین معلوم کرد کہ وجه خاص هر شئی  
 چیست و سیر فی البدن چه معنی است و تجلی ذاتی برقی چه می باشد و محمدی الشرب کیت و  
 امثال آن دور هر مقامی لوازم و ضروریات آن را می نمایند و میگزرانند و کم چیزی مانده باشد  
 کہ اولیاء اللہ آن را نشان داده اند در راه فرو گزارند و نمایند قیل من قیل بلا عجلۃ

در بیان حصول مقام فنا و بقا و حصول ظهور و وجه خاص هر شئی و حقیقت سیر فی البدن و تجلی ذاتی برقی و جز آن نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرض داشت کترین بندگا احمد بذروه عرض میرساند از تفصیرات خود چه عرض نماید ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن و لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم علومی که تعلق بمقام فنا فی البدن و البقاء داشتند حق سبحانہ بنیات خود منکشف ساخت و همچنین معلوم کرد کہ وجه خاص هر شئی چیست و سیر فی البدن چه معنی است و تجلی ذاتی برقی چه می باشد و محمدی الشرب کیت و امثال آن دور هر مقامی لوازم و ضروریات آن را می نمایند و میگزرانند و کم چیزی مانده باشد کہ اولیاء اللہ آن را نشان داده اند در راه فرو گزارند و نمایند قیل من قیل بلا عجلۃ

و در علم باطن نیز بالمشهور هر چه در عالم کبریا است که در عالم انسانی از او پدید می آید و در علم باطن نیز بالمشهور هر چه در عالم کبریا است که در عالم انسانی از او پدید می آید

















بسیار بیان بودی... در حدیثی که در بیان حضرت...

بالتماس بعضی یاران پیشتر شده التماس نموده بودند که نصاب بنویسید که در طریقه نافع باشد  
و مقتضای آن زندگانی کرده شود الحق رساله غیر مکرر کثیر البرکات است بعد از تحریر آن  
چنان معلوم شد که حضرت رسالت خاتمیت علیه الصلوٰۃ والسلام والتجیة بانجم کثیر از  
مشایخ ائمت خود حاضرند و همین رساله را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش  
آن را بوسه میکنند و به مشایخ پیدمایند که این نوع معتقدات می باید حاصل کرد.  
و جماعه که باین علوم مستعد گشته بودند نورانی و ممتاز اند و عزت الوجود و روبروی  
آن سرور علیه الصلوٰۃ والسلام والتجیة ایستاده اند و القصة بطوطها و در همان مجلس  
باشاعت این واقعه خفیر را فرمودند - سخ با کریمان کارها و شوار نیست  
از آن روز که از ملازمت بر آمده است بواسطه سبیل بفقو بمقام ارشاد چندانی مناسبت  
ندارد و چند گاه خود همت آن بود که در گوشه خزیده شود و مردم در صحبت همچو بر و شیر و نظر  
می در آمدند عزیمت مصمم شده بود اما استخاره موافق نی افتاد و عروج در بدایح تو  
بغایة الغایة هر چند غایت ندر و پیشتر شد و میشود و میسر نمی آید کل یوم هو فی شان  
بر مقامات جمیع مشایخ الاما شاء الله تعالی گذرانیدند

گلے بر و نذیرین و بلیزه نیست بدان درگاه والادست بروت  
درین میان اگر توسط روحانیات مشایخ را فدا و نمایم بطول انجامد با جمله از جمیع مقامات  
اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چه نویسد قبل من قبل بلا علة  
چندان وجوه ولایت و کمالات آنرا و نمودند که چه در تحریر آید در ششم ذی الحج و در راج  
نزول تا مقام قلب فرو آوردند و این مقام مقام تکمیل و ارشاد است اما هنوز چیزها  
از مشتمم و کتبیل از برائے این مقام در کار است تا که پیشتر شود امر آسان نیست

در حدیثی که در بیان حضرت... در حدیثی که در بیان حضرت... در حدیثی که در بیان حضرت...

و در مقام جلال... در مقام جلال... در مقام جلال...

که تو قبل من قبل بلا علة... که تو قبل من قبل بلا علة... که تو قبل من قبل بلا علة...











علازما نویسنده و...  
ایشان پروردگار منند  
وین قول نشان است  
عجب لطیف از بیانات  
معدس و در جوی که  
نیت سلسله مضامین  
خط می کشند بر حرف  
عاشق است که  
عنه ذلک این بیان  
بفتح و بین جمله  
نظم از این است  
در آن است

و آنرا بر پنج اعلیاء فرمودند که هیچ وجه به اصول ظاهر شریعت غر مخالفت لازم نیاید  
و از نقص ایجاب و تشابه خبر بر او منزه است و در خصوص تشابه قمر لیلۃ البدر است  
عجب است که با وجود عدم مخالفت با اصول شریعت این مسئله را چرپوشیده  
داشتند اند اگر تشابه مخالفت میداشت اخفا و شتر مناسب بود و لایسأل عما یفعل  
کرا زمره آنکه از بسیم تو کشاید زبان خبر به تسلیم تو  
علوم و معارف در رنگ ابر نیسان میریزند که قوت بدر که از تحمل آن عاجز میشو و قوت  
بدر که مجرد تعبیر است و الا لا یحمل عطایا بالملک الامطایا اول شوق آن بود که  
این علوم غریبه را در قید کتاب آورده شود اما توفیق نمی یافت و ازین مکرر بار بود آخر الامر تسلی  
فرمودند که مقصود از افاضه این علوم حصول ملکه است نه یاد کردن این علوم چنانچه طلبه علوم  
تحصیل علوم بر آن میکنند که ملکه مولویت بهم رسانند نه آنکه حفظ اصول صرف و نحو  
و غیره بمانند بعضی از علوم بعضی میرساند قل الله سبحانه تبارک و تعالی لیس کثیره شی  
وهو السميع البصیر اول کلام اثبات تشریح محض است کما هو الظاهر وقوله سبحانه  
وهو السميع البصیر مبتم و مکمل للتشذیه بایش آنت که چون ثبوت سمع و بصیر عالم را  
موجب ثبوت مالمه است و لوفی الجملة نفی الله سبحانه عنهم السمع والبصر لدفع هذا  
الوهیم یعنی سمیع و بصیر است جل شانده و سمع و بصیر که در خلایق مخلوق است در رویت و  
سمع هیچ مدخلی ندارد و همچنانکه حق سبحانه و تعالی خلق سمع و بصیر میکند خلق سماع و رویت  
میکند بعد خلق آن و وصفت بطریق جرری العاده من غیر تاثیر لصفاتهم و لو قلنا  
بالتاثير فالتاثير فيها ایضا مخلوق پس چنانکه ذوات ایشان جماعه محض است صفات  
ایشان نیز جماعه محض است در رنگ آنکه قادری بحض قدرت خویش در رنگ کلام خلق

علازما نویسنده و...  
ایشان پروردگار منند  
وین قول نشان است  
عجب لطیف از بیانات  
معدس و در جوی که  
نیت سلسله مضامین  
خط می کشند بر حرف  
عاشق است که  
عنه ذلک این بیان  
بفتح و بین جمله  
نظم از این است  
در آن است  
بدر آن این است  
و بصیرت او در بیان  
این است که در بیان  
گویند و صفات  
که قول اولی است  
بینه صفت بر او  
و نه قول بر او  
عجب است که  
گفته است که در بیان  
عنه ذلک این بیان  
بفتح و بین جمله  
نظم از این است  
در آن است

وین قول نشان است  
عجب لطیف از بیانات  
معدس و در جوی که  
نیت سلسله مضامین  
خط می کشند بر حرف  
عاشق است که  
عنه ذلک این بیان  
بفتح و بین جمله  
نظم از این است  
در آن است









له نور زینج انفع  
 بجزیل کردن از حق  
 اشارت است بقول  
 او بجاندا تا رخ البصر  
 واطنی که در صورت انجم  
 واقع شده است یعنی  
 سجدی که چشم خواجه  
 در تقصد نماز نمود  
 مع خیا که در آن  
 که نور او قبل از آن وقت  
 یعنی پیش از آن وقت  
 و این موت عبارت  
 از عدل لطافت است

# مکتوب بست و یکم

## مترجم از مصحح

ارسل الى الشيخ محمد المكي ولد موسى  
 الحاج القاري اللاهوتي في بيان  
 درجات الولاية لاسيما الولاية  
 المحمدية على صاحبها الصلوة والسلام  
 والتحية ومدح الطريقة النقشبندية  
 العلية قدس الله تعالى اسرار  
 صاحبها وعلو نسبتهم وفضلها  
 على سائر الطرق وان حضورهم  
 دائم وصل المکتوب الشريف  
 اللطيف العبد الضعيف الخفيف  
 عظم الله تعالى اجركم ويسر سبيلكم  
 اذركم وشرح صدركم وتقبل  
 عنكم بحرمه سيد البشر  
 المطهر عن زيج البصر عليه وعلى آله  
 من الصلوات افضلها ومن التسليما  
 اكملها اعلموا اخواني ان الموت

مکتوب بست و یکم بشیخ محمد مکی پسر  
 حاجی قاری موسی لاهوری صدور  
 یافته در بیان درجات ولایت خصوصاً  
 ولایت محمدی علی صاحبها الصلوة  
 والسلام والتحیة وورد آحادی طریقه  
 نقشبندیه علیته قدس الله تعالى اسرار  
 صاحبها و در بیان علو نسبت این  
 بزرگواران و فضیلت آن بر سائر  
 طرق و در بیان آنکه حضور ایشان دائمی  
 است مکتوب شریف لطیف که بنام این  
 بنده ضعیف خفیف نوشته بودند رسید الله  
 تعالی اجر شمارا عظیم گرداند و او بجانده کار شمارا  
 آسان کند و بیمنه شمارا کثاوه سازد و عند شمارا  
 قبول فرماید بجزمت بید البصر المطهر عن زيج البصر  
 علیه و علی من الصلوات افضلها و من التسليما  
 اکملها برادران بدانید تا زمان موتی

است از لطافت است  
 بلای آن نفس آفاق  
 کرده بقام طلب  
 میسر در درو آفاق  
 بنام روح در سر  
 بنام سر در چهار  
 بنام خفی در پنج  
 بنام خفی بی بی  
 آفاق تصدیق  
 عالم قدس بنیاد  
 و لطیف قاسم بنیاد  
 این در بنیاد طریق  
 حوال است در درون  
 بوی مقام و درون  
 غارت حس و حرکت  
 در قالب باقی بیمانه  
 در سبب این از بیان  
 در سبب این از بیان  
 در سبب این از بیان  
 در سبب این از بیان

تعالی سلمه الله  
 العظیم  
 ذوالقدر  
 من بنیاد الله  
 فضل الله  
 و ذوالقدر  
 و تینا الا فاضله  
 قیما الا فاضله  
 میسرات  
 الله عن  
 المصنوع  
 الاضطر الاضطر  
 الضعيف







عَنْ حَضْرَتِ الذَّاتِ جَلَّ سُلْطَانُهُ يَكُونُ  
 فِي زَمَانٍ يَسِيرٍ كَالْبَرْقِ ثُمَّ يَتَبَدَّلُ حُجْبُ  
 الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَيُسْتَرْسَطُونَ أَوَّلَ  
 الذَّاتِ تَعَالَى فَيَكُونُ الْحُضُورَ الذَّالِمَةَ  
 كَالْبَرْقِ وَالْغَيْبَةَ الذَّائِمَةَ كَثِيرَةً جِدًّا  
 وَعِنْدَ أَكْبَرِ الْمَشَائِخِ التَّقْسِيمُ بِذِي قَدَسٍ  
 اللَّهُ تَعَالَى أَسْرَارُهُمْ هُوَ الْحُضُورُ الذَّالِمَةُ  
 دَائِمًا وَلَا عِبْرَةَ عِنْدَهُمْ لِلْحُضُورِ الزَّائِلِ  
 الْمَتَبَدِّلِ بِالْغَيْبَةِ فَيَكُونُ كَمَا هُوَ لِأَنَّ  
 الْأَكْبَرَ فَوْقَ جَمِيعِ الْكَمَالَاتِ وَيُسَبِّتُهُمْ  
 فَوْقَ جَمِيعِ النَّسَبِ كَمَا وَقَعَ فِي عِبَارَاتِهِمْ  
 إِنْ نَسَبْنَا فَوْقَ جَمِيعِ النَّسَبِ وَأَرَادُوا  
 بِالنِّسْبَةِ الْحُضُورَ الذَّالِمَةَ الدَّائِمَةَ وَاعْجَبُ  
 مِنْ ذَلِكَ أَنَّ النِّهَايَةَ فِي طَرِيقَةِ هَوْلَاءِ  
 الْكَمَلِ مَنَدَرَجَةٌ فِي الْبِدَايَةِ وَاقْتَدَاهُمْ  
 فِي ذَلِكَ بِصَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 وَعَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ فَانْقَسَمُوا فِي أَوَّلِ  
 صَحْبَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحِجَّةُ  
 نَالُوا مَا يَتَّبِعُونَ فِي النِّهَايَةِ وَذَلِكَ

بَعْدَ مَمْنُونِ الْأَوْلِيَاءِ الْكَلَامِ

از حضرت ذات جل سلطانہ مانند  
 برق بزمان سپری باشد بعد ازین حجب  
 اسماء و صفات انداخته شود و سطوات  
 النوار ذات تعالی مستور ساخته شود پس  
 حضور ذاتی مثل برق یک لمحہ باشد و  
 غیبت ذاتیہ زیادہ تر و پیش اکابر نقشبندیہ  
 قدس اللہ تعالی اسرارہم این حضور ذاتی  
 دائمی است و نزد این بزرگواران حضور  
 زائل متبدل بالغیب را اعتبار نیست  
 پس کمال این اکابر فوق جمیع کمالات  
 و نسبت ایشان فوق جمیع نسب چنانکہ  
 در عبارات شان واقع شدہ است نسبتنا  
 فوق جمیع النسب و از نسبت حضور ذاتی دائمی  
 مراد وائتہ اند و عجیب ترین این ہمہ آنکہ در  
 طریقہ این کمل نہایت و در بدایت مندرج است  
 و اقتداء ایشان درین امر صحابہ رسول اللہ  
 است صلوات اللہ تعالی علیہم و سلم و بارک و بزرگوار  
 ایشان و راول صحبت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 و حججہ چیز یافتند کہ در نہایت کار میسر کرد و این

مکتوبات امام ربانی  
 در اول

بِأَنَّ رَاجِ النَّهْيَةِ فِي الْمُبْدِئَةِ فَكَمَا كَانَتْ وَكَلَايَةَ  
 مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 فَوْقَ جَمِيعِ وَآيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامَاتُ كَذَلِكَ كَانَتْ وَكَلَايَةُ هُوَ الْكَوْنُ  
 فَوْقَ جَمِيعِ وَآيَاتِ الْأَوْلِيَاءِ قَدْ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى  
 أَسْرَارَهُمْ كَيْفَ وَارْتِوَاءُ لَيْسَ مَسْئُومَةً إِلَى  
 الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ نَعْمَ لِأَفْرَادِهِ مِنْ كَمَلِ الْمَشَائِخِ  
 قَدْ حَصَلَتْ هَذِهِ النِّسْبَةُ لَكِنْ بِاِقْتِسَابٍ مِنْ وَرَائِهِ  
 الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمَا أَخْبَرَ أَبُو سَعِيدٍ  
 عَنْ دَوَامِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ وَصَلَتْ جُبَّةُ  
 الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلِ هَذَا الشَّيْخِ  
 أَبُو سَعِيدٍ كَمَا نَقَلَ صَاحِبُ النَّفَحَاتِ وَالْغُرُفِ  
 مِنْ أَطْهَارِ بَعْضِ كَمَالَاتِ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ الْعَلِيَّةِ  
 الْقَشْبَنَدِيَّةِ تَرَعِبَ الطَّلَابُ أَلِ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ وَالْأَمْرُ  
 مَا وَوَلْتَرَجُّمَ كَمَا لَا يَفْقَهُ الْمَوْلُودُ فِي الْمَثْنُونِ  
 شرح اوجیف است با اہل جہان  
 پھو راز عشق باید در بہان  
 یک گفتم وصف او تارہ بر بند  
 پیش از ان کہ فوت آن حشر تہذیب  
 وَاَلَا حَمْدُكَ يَا حَمْدُكَ يَا حَمْدُكَ  
 وَاَلَا حَمْدُكَ يَا حَمْدُكَ يَا حَمْدُكَ

بسبب اندر راج نہایت است و در بدایت پس چنانکہ  
 ولایت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم  
 فوق جمیع ولایات انبیاء و رسل است علیہم الصلوٰت  
 و التسلیمات بحین ولایت این اکابر فوق جمیع  
 ولایات اولیاء است قدس اللہ تعالی اسرارہم  
 چگونه فوق نباشد حال آنکہ ولایت ایشان  
 منسوب است بصدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ آری بعضی  
 افراد از کمال مشائخ حصول این نسبت متحقق  
 و لیکن این حصول باقتباس است از ولایت  
 صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ چنانکہ شیخ ابوسعید از  
 دوام این حدیث خبر داده و جبہ حضرت صدیق اکبر  
 رضی اللہ تعالی عنہ شیخ ابوسعید مذکور ریبہ چنانچہ  
 صاحب نفحات آورده است و غرض از اظہار  
 بعض کمالات این طریقہ علیہ نقشبندیہ ترغیب  
 طالبان است باین طریقہ علیہ ورنہ مرابشرح کمالات  
 این طریقہ چہ نسبت مولای روم در مثنوی فرمودہ  
 شرح اوجیف است الخ  
 بر شہاباد اسلام و نیز کوتاہ بدی است

دو اول  
 کتب و کتابت نام ربانی  
 حصہ اول

از سلاسل دیگر  
 در زمان ارتقاء در شاخہ کتب و کتابت اول مذکور شدہ



له نور جلا

بالکرم از ذلک

با کرم روشن

بافتن

نور سقاات بکرم

منزل کردن

نور لطافت

بفتح نور اول

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

نور سقاات

# مکتوب دوم (۲۲)

# ترجمه از مصحح

أَرْسِلَ إِلَى الشَّيْخِ عَبْدِ الْجَمِيدِ بْنِ الشَّيْخِ  
 مُحَمَّدِ الْمُفْتِيِّ الدَّاهُورِيِّ فِي بَيَانِ وَجْهِ التَّعْلُقِ  
 بَيْنَ الرُّوحِ وَالنَّفْسِ وَبَيَانِ عُرُوجِهِمَا  
 وَنَزُولِهِمَا وَأَيَّارِ الْفَنَاءِ الْجَسَدِيِّ وَالرُّوحِيِّ  
 وَبَقَائِهِمَا وَبَيَانِ مَقَامِ الدَّعْوَةِ وَالْفَرْقِ  
 بَيْنَ الْمُسْتَهْلِكِينَ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالرَّحِيمِينَ  
 إِلَى الدَّعْوَةِ سَبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ النُّورِ  
 وَالظُّلْمَةِ وَقَرَنَ اللَّامَكَاتِ الْمُتَبَرِّجِي عَنِ  
 الْجَمَةِ مَعَ الْمَكَاتِ الْحَاصِلِ فِي الْجَمَةِ  
 فَحَبَّبَ الظُّلْمَةَ إِلَى النُّورِ فَعَشِيَ بِهَا وَأَمْتَرَجَ  
 مَعَهَا بِكَمَالِ الْمَحَبَّةِ لِيَزِدَ أَدْبَهُ التَّعْلُقِ  
 جَلَاءً وَتَكْمُلَ بِجَاوِرَةِ الظُّلْمَةِ صَفَاءً  
 كَالْمِرْآةِ إِذَا أُرِيدَ صِقَالُهَا وَقَصِدَ  
 ظُهُورُ لَطَائِفِهَا تَرَبَّتْ أَوْلَا لِيُظْهِرَ  
 بِجَاوِرَةِ الظُّلْمَةِ التَّرَابِيَةَ صَفَاءً هَا  
 وَيَزِدُ أَدْبَهُ التَّعْلُقِ الْكثَافَةَ الطَّيْبَةَ بِهَاءِ هَا

مکتوب بست و دوم بشیخ عبدالجمید  
 پسر شیخ محمد مفتی لاهوری صدور یافته  
 در بیان جهت تعلق میان روح و نفس و  
 بیان عروج و نزول اینان و بیان فنا جسدی  
 و روحی و بقای ایشان و بیان مقام دعوت  
 و بیان فرق میان آنانکه از اولیاء مستهلک اند  
 و آنانکه بمقام دعوت راجع پاک است و منزله  
 و آنستکه نور را با ظلمت جمع کرد و لامکانی را که از  
 جهت برمی است با مکانی که در جهت است  
 همقرین ساخت و ظلمت را بنظر نور محبوب گردانید  
 پس آن نور فریفته شد بروی و بحال محبت  
 اختلاط کرد با وی تا باین تعلق افزون گردد و جلا او  
 و مجاورت ظلمت کامل شود صفائی او همچو آینه که چون  
 صفالتش خواهند و اظهار لطافتش را قصد کنند  
 او شغال بود که در نزد تالیب مجاورت ظلمت تریه صفائی  
 ظاهر و بیاض تعلق کثافت طینیه بهاء او افزون شود

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر

مکتوبات امام باقر



با کسل وجوه تیسرا ندرین وقت ظلمت  
 بدامن او خواهد آویخت و در غلبات انوار  
 او مندرج خواهد شد و در آن زمان که  
 این استغراق بدین حد انجامد که متعلق  
 ظلمانی خودش را به هیچ فراموش سازد  
 و از ذات و توابع وجود خود کلیتاً بی خبر ماند  
 و در مشاهده نور انوار مستهک شود و حضور مطلوب  
 او را از رومی استار حاصل گرد و بقا جسمی  
 و روحی مشرف خواهد گردید و اگر نیز میسر شد  
 او را بقا بدین مشهور و بعد از فنا در آن پس هر دو  
 جهت بقا و فنا بتمام و کمال او را حاصل شد  
 و اکنون اطلاق اسم ولایت بر آن راست آمد  
 پس در این صورت حالتش از دو امر خالی نیست  
 استغراق صرف است و مشهور خود کلیتاً و تهلاک  
 محض است و روی علی الدوام یا رجوع است  
 بدعوت خلق بحضرت حق عز سلطانہ بنهیجیکه  
 باطنش بحق سبحانہ باشد و ظاہرش بخلق  
 و اندرین وقت نور از دست ظلمت که  
 در او مندرج است و متوجہ

إِلَى الْجَنَابِ الْمُقَدَّسِ بِأَكْمَلِ وَجْهِهِ  
 تَبِعَهُ الظُّلْمَةُ وَانْدَجَّتْ فِي  
 غَلَبَاتِ النُّورِ فَإِذَا بَلَغَ هَذَا الْإِسْتِغْرَاقَ  
 إِذَا نَسِيَ الْمُنْتَلِقَ الظُّلْمَانِي رَأْسًا  
 وَجَهْلَ نَفْسَهُ وَتَوَالِيحَ وَجُودِهِ كَلِيَّةً  
 فَاسْتَهْلِكَ فِي مُشَاهَدَةِ نُورِ الْأَنْوَارِ  
 وَحَصَلَ لَهُ حُضُورُ الْمَطْلُوبِ وَرَأَى  
 الْأَسْتَارَ شَرَفَ بِالْفَنَاءِ الْجَسَدِي  
 وَالرُّوحِي وَإِنْ حَصَلَ لَهُ الْبَقَاءُ بِذَلِكَ  
 الْمَشْهُودِ أَيْضًا بَعْدَ الْفَنَاءِ فِيهِ فَقَدْ  
 تَمَّتْ لَهُ جِهَتَا الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَصَحَّ  
 عَلَيْهِ إِطْلَاقُ اسْمِ الْوَلَايَةِ فَحَيْثُ  
 لَا يَخْلُو حَالَهُ مِنْ أَمْرَيْنِ أَمَّا الْإِسْتِغْرَاقُ  
 فِي الْمَشْهُودِ بِالْكَلِيَّةِ وَالْإِسْتِهْلَاكُ  
 فِيهِ عَلَى الدَّوَامِ وَإِنَّمَا الرَّجُوعُ إِلَى  
 دَعْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ سُلْطَانُهُ بِأَنْ  
 يَصِيرَ بَاطِنُهُ مَعَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ  
 ظَاهِرُهُ مَعَ الْخَلْقِ فَيُنْتَخِصُ النُّورُ  
 مِنَ الظُّلْمَةِ الْمُنْدَرِجَةِ فِيهِ الْمَتَّوَجِّهِ

بالتذكير كما في سائر نسخ القلبيّة المعجزة عندنا من رفعه عن السور الثاني عشر عليه في قولكم بحسب ما علم انه نفس الظلمة والله اعلم وعلم انه في قوله تعالى انما يرجعون الى الحق

مستوبات مام بان زمان حصول

إِلَى الْمَطْلُوبِ وَيَصِيرُ بِهَذَا التَّخْلِصِ مِنْ  
 اصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُوَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي  
 الْحَقِيقَةِ يَمِينٌ وَلَا شِمَالٌ لَكِنَّ الْيَمِينَ  
 أَوْلَى بِحَالِهِ وَالنَّسَبُ بِكَمَالِهِ لِجَامِعِيَّتِهِ الْجَمَّةِ  
 الْخَيْرِيَّةِ مَعَ اشْتِرَاكِهَا فِي الْيَمِينِ وَالْبَرَكَةِ  
 كَمَا وَقَعَ فِي شَايِهِ عَزَّ شَانَهُ كَلَّمَ أَيَّدِيهِ يَمِينٌ  
 وَتَنْزِلُ تِلْكَ الظُّلْمَةُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ  
 فِي مَقَامِ الْعِبَادَةِ وَأَدَاءِ الطَّاعَةِ  
 وَنَعْنَى بِالنُّورِ الْأَمَكَانِي الرَّوْحَ بَلْ خُلَاصَتَهُ  
 وَبِالظُّلْمَةِ الْمُقَيَّدَةَ بِالْجَهَةِ النَّفْسِ  
 وَكَذَلِكَ الْمَرَادُ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَإِنْ قَالَ  
 قَائِلٌ إِنَّ لِلْأَوْلِيَاءِ السُّتَهْلِكِينَ أَيْضًا  
 سُعُورًا بِالعَالِمِ وَتَوَجُّهًا إِلَيْهِ وَاخْتِلَافًا  
 مَعَ بَنِي نُوحٍ فَمَا مَعْنَى الْإِسْتِهْلَاكِ  
 وَالتَّوَجُّهِ بِالْكَلِمَةِ عَلَى الدَّوَامِ وَالفَرْقِ  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَرْجُوعِينَ إِلَى الْعَالَمِ  
 لِلدَّعْوَةِ قُلْنَا إِنَّ الْإِسْتِهْلَاكَ وَالتَّوَجُّهَ  
 بِالْكَلِمَةِ عِبَارَةٌ عَنْ تَوَجُّهِ الرَّوْحِ وَ  
 النَّفْسِ مَعَ ابْتِدَاءِ الدَّرَاجِ النَّفْسِ فِي النُّورِ الرَّوْحِ

عنه قال السرب رواد المسلم عن عهد الله ابن عمر والترمذي عن ابن هيريرة بلفظ وكلماتي ربي يمين مباركة ۱۲

بمطلوب خود رمانی یابد و بدین رمانی از صحابه  
 یمن گردد و او را اگر چه فی الحقیقت نه یمن است  
 و نه شمال <sup>راست</sup> ولیکن یمن بحال او اولی است  
 و بحال او انسب به سبب جامعیت آن  
 جهت خیریت ربا وجود اشترک هر دو در  
 یمن و برکت چنانچه در شان آن عز شانه واروا  
 کلتایدیہ یمن و آن ظلمت از من نور در مقام  
 عبادت و اداء طاعت فرود آید و مراد از ان  
 نور لامکانی روح است بلکه خلاصه او از  
 ظلمت مفیده بهجت نفس و یمن است مراد  
 از باطن و ظاهر اگر کسی گوید که اولیاء  
 مستهلکین را نیز شعور است بعالم و توجه است  
 بان و اختلاط است با بنی نوع خود پس معنی  
 استهلاک و توجه تام علی الدوام چیست  
 و چه فرق است میان شان و میان مرجوز  
 بعالم از برای دعوت گوئیم که استهلاک  
 و توجه تام عبارت است از  
 توجه روح و نفس معا بعد  
 از اندراج نفس در انوار روح

و در اول  
 کتب ما نام رمانی به  
 حصول

















پیچیدگی بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان

در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان

در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان

در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان

وَالْعَاقِلُ لَا يَقْبِسُ أَحَدًا مَّا عَلَى الْآخِرِ  
 فَالْقِسْوَةُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُغَيَّرَ هَذَا الْإِسْمُ وَ  
 يُبَدَّلُ لَهُ بِاسْمِ خَيْرٍ مِنْهُ وَيَلْقَبُ بِالْإِسْلَامِيِّ  
 فَإِنَّهُ مُوَافِقٌ لِحَالِ الْمُسْلِمِ وَمَقَالِهِ وَانْتِسَابُ إِلَى  
 الْإِسْلَامِ الَّذِي هُوَ الَّذِي هُوَ الرَّضِيُّ عِنْدَ  
 اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَعِنْدَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاجْتِنَابُ عَنِ النَّهْيَةِ  
 الَّتِي أَمَرَ نَبَاؤُهَا تَقَاتُهَا الْقَوْمُ مِنْ مَوَاضِعِ التَّهْمِ  
 كَلَامٌ صَادِقٌ لِأَخْبَارِ عَلَيْهِ قَالَ سُبْحَانَهُ  
 وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ  
 وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ تَبَعَ الْهَدْيَ

و صاحب پیش یکے را برویگرے قیاس  
 نمی کند پس از جانب من با و التماس نماید  
 که این اسم را تغییر دهد و با اسمی بهتر ازین تبدیل کند و  
 خود را لقب اسلامی ملقب سازد زیرا که این بحال و  
 مقال مسلمان موافق است و انتساب است با اسلام  
 که است دین رضی نزد حق سبحانه و نزودرسول و علیه  
 الصلوة والسلام و اجتناب است از نهی که ما  
 ماموریم با حذر از او و القوامین موضح التهم  
 کلامی است صادق که برویچ غبار می نیست  
 و موود حق سبحانه و ستمینه بنده مسلمان بهتر است از مشرک  
 و سلام باد بر کسیکه تابع هدای است

انقلابی  
 التجاری  
 اخبار است  
 است در سوره  
 تفسیر  
 است در سوره

در سوال  
 کتابیات  
 در سوال

# کتابت چهارم

# ترجمه از صحیح

أَرْسَلَ إِلَى مُحَمَّدٍ قَلْبُ خَانَ وَبَيَّانَ  
 أَنَّ الصَّوْفِيَّ كَأَنَّ بَأْسًا وَأَنَّ تَعْلُقَ الْقَلْبِ  
 لَا يَكُونُ بِالْكَثْرَةِ وَاحِدًا وَأَنَّ ظُهُورَ  
 الْمَحَبَّةِ الذَّاتِيَّةِ يَسْتَلْزِمُ اسْتِوَاءَ الْأَيْلَامِ  
 وَالْإِنْعَامِ مِنَ الْمَحْبُوبِ وَالْفَرْقَيْنِ عِبَادَةَ الْقَرِيبِ

کتابت چهارم به محمد قلیج خان صد در یافته در  
 بیان آنکه صوفی کائن است و باسن و بهرین قلب  
 اکثرے از یک تعلق نگیرد و بدرتیکه ظهور محبت  
 ذاتیه استواء ایلام و انعام محبوب را می خواهد  
 و میان فرق میان عبادت مقرر بین

در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان  
 در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان  
 در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان  
 در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان

لعل التذکیر عن التاویل ما فاضه

در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان  
 در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان  
 در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان  
 در بیان بیست و چهارم از باب بیست و چهارم در بیان

عنه هائل

حلیت روانه

النجار علی السلام

قد اتسبه

الشیخ قدس سره

تعالی سوره

واقاض علینا

الفقر من

نیوضه الفد

در حجاب

دینبول

کتوبات نام بریان

حصول

وَعِبَادَةِ الْأَبْرَارِ وَكَذَٰلِكَ ابْنِ الْأَوْلِيَاءِ  
 الْمُسْتَهِلِّينَ وَبَيْنَ الْأَوْلِيَاءِ الْمَرْجُوعِينَ  
 الْمَدْعُونَ الْخَلْقِ سَلَّمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ  
 وَعَافَاكُمْ مَجْرَمَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامَاتُ  
 الْمُرْتَمِعَ مِنْ أَحَبِّ فَطَوَّبِي لِمَنْ لَمْ يَمِيقِ  
 لِقَلْبِهِ حُبًّا الْأَمَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَلَمْ يَرِدْ  
 الْأَوْجُهُ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ فَيَكُونُ هُوَ  
 مَعَ اللَّهِ جَلَّ سُلْطَانُهُ وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهُ  
 مَعَ الْخَلْقِ وَأَشْتَعَلَ بِهِمْ صُورَةٌ وَهُوَ  
 شَانُ الصُّوْفِيِّ الْكَائِنِ الْبَائِنِ أَيْ الْكَائِنِ  
 مَعَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَالْبَائِنِ مِنَ الْخَلْقِ  
 حَقِيقَةٌ أَوِ الْمَرَادُ الْكَائِنُ مَعَ الْخَلْقِ صُورَةٌ  
 وَالْبَائِنُ مِنْهُمْ حَقِيقَةٌ وَالْقَلْبُ لَا يَتَعَلَّقُ  
 مَحَبَّتَهُ بِالْكَثَرِ مِنْ وَاحِدٍ فَمَا لَمْ يَزَلْ تَعَلَّقَهُ  
 الْحَبِّي بِذَلِكَ الْوَاحِدِ لَمْ يَتَعَلَّقْ بِمَا  
 سِوَاهُ مَحَبَّتَهُ وَمَا يَرَى مِنْ كَثْرَةِ مَرَادَاتِهِ  
 وَتَعَدُّ وَتَعَلَّقَ مَحَبَّتِهِ بِالْأَشْيَاءِ الْمُتَكَثِّرَةِ  
 كَالْمَالِ وَالْوَالِدِ وَالرِّيَاسَةِ وَالْمَدْحِ وَالرَّفْعَةِ

و عبادت ابرار و همچنین میان آنانکه از اولیا  
 مستهلکند و آنانکه مرجوع اندید عودت خلق -  
 حق سبحانه و تعالی شما را سلامت و اراد و  
 عافیت بخشاد بجزمت سید المرسلین علیه و علی  
 آله الصلوات و التسلیمات مرد با کسی است  
 که دوست داشت او را پس خوشحالی است کسی  
 که باقی نداشت در قلب خود هیچ محبتی مگر محبت  
 حق سبحانه و قصد نمود مگر وجه او تعالی و تقدس را  
 پس چنین کس با حق است جل سلطان اگر چه بظاهر  
 خود با خلق است و مشتغل با ایشان و این است  
 نشان صوفی کائن بائن یعنی در حقیقت کائن است  
 با حق سبحانه و بائن است از خلق یا مراد این است  
 که بصورت کائن است با خلق و بحقیقت بائن  
 است از ایشان و محبت قلب با کثری از یک  
 متعلق نشود پس ما و امیکه تعلق حبی او با آن  
 یک باقی است محبتش با سوا آن تعلق نه پذیرد  
 و آنچه بشناهد می آید از کثرت مرادات او و  
 تعلق محبت او با شیا کثیره  
 همچو مال و اولاد و ریاست و مدح و رفعت شان

تفاوتی ظاهر - تزیین

تفاوتی

عِنْدَ النَّاسِ قَتْمَةٌ أَيْضًا مَحْبُوبُهُ لَأَيُّوْنَ  
 إِلَّا وَاحِدًا وَهُوَ لِنَفْسِهِ وَ مَحَبَّةٌ  
 هُوَ لَأَيُّ فَرْعٌ مَحَبَّتِهِ لِنَفْسِهِ فَإِنَّ  
 هَذِهِ الْأَشْيَاءَ لَا يَرِيدُهَا إِلَّا لِنَفْسِهِ  
 لِأَنَّ نَفْسَهُمْ فَإِذَا زَالَتْ مَحَبَّتُهُ مَعَ  
 نَفْسِهِ زَالَتْ مَحَبَّتُهُمْ بِالتَّبَعِيَّةِ  
 أَيْضًا فَلِهَذَا قِيلَ إِنَّ الْحِجَابَ بَيْنَ الْعَبْدِ  
 وَالرَّبِّ هُوَ نَفْسُ الْعَبْدِ لِأَنَّ الْعَالَمَ فَإِنَّ  
 الْعَالَمَ فِي نَفْسِهِ غَيْرُ مَرَادٍ لِلْعَبْدِ حَتَّى  
 يَكُونَ حِجَابًا وَإِنَّمَا مَرَادُ الْعَبْدِ هُوَ  
 نَفْسُهُ فَلَا جَرَمَ يَكُونُ الْحِجَابُ هُوَ  
 الْعَبْدَ لِأَنَّ غَيْرُ مَرَادٍ لِمَنْ يَخْلُ الْعَبْدُ عَنْ  
 مَرَادٍ نَفْسِهِ كَلِيَّةٌ لَأَيُّوْنَ الرَّبِّ مَرَادُهُ  
 وَلَا يَسَعُ مَحَبَّتُهُ سُبْحَانَهُ فِي قَلْبِهِ  
 وَهَذِهِ الدَّوْلَةُ الْقُصُوفِي لَا تَحْتَقِقُ  
 إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ الْمَطْلُوقِ الْمَنْوُطِ بِالتَّجَلِّي  
 الدَّائِي فَإِنَّ رَفَعَ الظُّلُمَاتِ رَأْسًا  
 لَا يَتَّصِرُ إِلَّا بِطُلُوعِ الشَّمْسِ بِأَرْغَةِ  
 فَإِذَا حَصَلَتْ تِلْكَ الْمَحَبَّةُ الْمَعْبُورَةَ

نزد مردم اینجانیز محبوب او بجز شئی واحد  
 نیست و آن نفس اوست و محبت این  
 همه فرع محبت او است مر نفس خود را  
 زیرا که این همه را قصد نمی نماید مگر از برای  
 نفس خود نه از برای نفس شان پس چون  
 محبتش با نفس زائل گردد محبت شان هم تبعیث  
 زائل شود و از اینجا گفته اند که حجاب میان بنده  
 و حق سبحانه نفس اوست نه عالم چه عالم بالذات  
 مقصود او نیست تا حجاب گردد و مقصود او بجز  
 نفس او چیزی دیگر نیست پس لا جرم حجاب او  
 باشد نه غیر پس ما دامیکه بنده از مراد نفس  
 خود با کلیه پاک نگردد و حق سبحانه مرادش  
 نمی تواند شد و نه محبت حق را در قلب او  
 گنجایش و این دولت قصوی متحقق  
 نشود الا بعد از تحقق فنا مطلق که  
 منوط است تجلی ذاتی زیرا که از ازل ظلمات  
 بنامها متصور نیست مگر بعد از طلوع  
 آفتاب تمام و کمال پس سرگام  
 حاصل شد این محبت که معبر است

و از اینجا گفته اند  
 عصبی با سبب  
 نفس و با  
 خود منین

تفاوت این دو  
 حصول

عصبی  
 و تفکیک  
 یک آرزو  
 عیب است  
 زیرا در نقل  
 و قال  
 نفس از کمال  
 و با حجاب  
 تصور





وَكَلَّا إِنَّمَا يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ لِأَنَّهُمْ مَحَلٌّ  
 رِضَائِهِ سُبْحَانَهُ لَا يَحْطُوظُ النَّفْسِيَّمْ  
 وَإِنَّمَا يَسْتَعِيدُونَ مِنَ النَّارِ لِأَنَّهُمْ  
 مَحَلٌّ سَخِطِهِ تَعَالَى لَا يَدْفَعُ الْإِيلَامَ  
 عَنِ النَّفْسِيَّمْ لِأَنَّ هُوَ الْكَابِرُ  
 مُخْرَسُونَ عَنِ رِقِيَّةِ الْأَنْفُسِ وَ  
 صَارُوا خَالِصِينَ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ  
 وَهَذِهِ الرَّتْبَةُ أَعْلَى مِنْ بَيْنِ رُتَبِ الْمُقَرَّبِينَ  
 وَلِصَاحِبِ هَذِهِ الرَّتْبَةِ نَصِيبٌ تَامٌّ  
 مِنْ كَمَالَاتِ مَقَامِ النَّبُوَّةِ بَعْدَ تَحْقِيقِهِ  
 بِمَرْتَبَةِ الْوَلَايَةِ الْخَاصَّةِ وَمَنْ  
 لَمْ يَنْزَلْ إِلَى عَالِمِ الْأَسْبَابِ  
 فَهُوَ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ الْمُسْتَهِلِّينَ فَلَا نَصِيبَ  
 لَهُ مِنْ كَمَالَاتِ مَقَامِ النَّبُوَّةِ فَلَا يَكُونُ  
 أَهْلًا لِلتَّكْمِيلِ بِخِلَافِ الْأَوَّلِ رَزَقْنَا اللَّهُ  
 سُبْحَانَهُ مَحَبَّةً هُوَ إِلَّا كَابِرٌ مَحْرَمَةٌ سَيِّدِ  
 الْبَشَرِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَهٍ وَاتِّبَاعِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ  
 أَفْضَلُهَا وَمِنَ السَّلَامَاتِ أَكْمَلُهَا فَإِنَّ الْمُرَّةَ  
 مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَالسَّلَامَ أَوْلَى وَالْخَيْرَ

و همچنین بجز این نیست که طلب می نمایند  
 جنت را از جهت آنکه او محل رضای حق  
 سبحانه است نه از جهت حظوظ نفس و  
 استغازه مینمایند از نار به جهت آنکه محل سخط  
 اوست سبحانه نه از برای دفع ایلام از نفس  
 چه این بزرگواران از رقت نفس محتراند و  
 بحق سبحانه خالص و مخصوص و این مرتبه  
 از میان مراتب مقربین عالی تر است -  
 و صاحب این مرتبه را بعد از انصاف او بر مرتبه  
 ولایت خاصه نصیبی است تمام از کمالات مقام  
 نبوت و کسیکه بعالم اسباب فرود نه آمده است  
 پس او از اولیاء مستهلکین است  
 و او را از کمالات مقام نبوت بهره نیست  
 پس تکمیل و ارشاد را شایان نباشد  
 بخلاف اول حق سبحانه و تعالی مایان را  
 محبت این اکابر عطا فرماید بجزمت سید  
 البشر علیه و علی آله و اتباعه من الصلوات  
 افضلها و من التسلیمات اکملها چه مردمان  
 است که دوست داشته است او را و السلام اولاد و خیرا

که او شایان ارشاد و تکمیل است

چونت نسیب محبت

در تواتر اول  
 مکتوبات امام ربانی رحم  
 تصاویر اول



قال العلي القاري في المحديث القدسي  
للتسوية الفرق بين المحديث القدسي  
والقرآن ان الاول يكون بالعام او عام  
او بواسطة ميث بالخص فيجبره  
بلفظه وينسبه اليه والثاني  
لا يكون الا بانزال جديلا باللفظ  
العين وهو ايضا حكمه في اختلاف  
الاول فلا يكون حكمه في اختلاف  
بمعنى حق سبحانه وتعالى ارشاد زبدة  
م كما في ترويض الجليل في شرحه  
بملاقات من دون بلفظ ايشان

الْبَقِيَّةُ مِنَ الْقَصُودِ اِظْهَارًا لِأَضْطِرَّارِ  
وَضِيْقِ الْمَعِيْشَةِ لِابْنِ الْمَرْحُومِ الشَّيْخِ  
السُّلْطَانِ فَالْمَلْتَمَسُ مِنْ جَنَابِكُمْ مَدَدًا  
وَإِعَانَتَهُمْ فَإِنَّكُمْ حَرِيوْنَ بِذَلِكَ بَلْ  
مُؤَفَّقُوْنَ بِقَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ طَرًّا  
زَادَ اللَّهُ تَعَالَى تَوْفِيْقَكُمْ وَجَعَلَ الْخَيْرَ  
رِفِيْقَكُمْ وَالسَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ  
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى

بقية المرام اظهار اضطرار است وضيق  
معيشت مرد و پسران شیخ سلطان مرحوم  
پس از جناب شما امداد و اعانت او نشان  
مطلوب است که آن شایان شان شما  
بلکه حق سبحانه بقضائ حوائج جمیع مردم  
ذات شما را موفق گردانیده است حق سبحانه  
و تعالی شما را ازین بیشتر توفیق ارزانی فرماید و غیر  
رفیق شما گرداند و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی

# مکتوب سبستم

# ترجمه از مصحح

أُرْسِلَ إِلَى الشَّيْخِ الْعَالِمِ مَوْلَانَا  
حَاجِي مُحَمَّدٍ مَجْمَلِ الْأَهْوَرِيِّ فِي بَيَانِ أَنَّ  
الشُّوقَ يَكُونُ لِلْأَبْدَارِ دُونَ الْمُقَرَّبِينَ  
مَعَ عُلُومٍ تَنَاسِبُ هَذَا الْمَقَامَ تَبَيَّنَا  
اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى جَادَةِ  
الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبَيْهَا  
الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَرَدَّ فِي  
الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ الْأَطَالَ شُوقَ الْأَبْدَارِ

مکتوب بست و ششم بهولانا الشیخ العالم  
حاجی محمد لاہوری صدور یافته در بیان آنکه  
شوق البتہ ابرار را بود نہ مقربین را با علوم  
مناسبتہ این مقام حق سبحانه و تعالی با بیان  
بر جاوہ شریعت مصطفویہ علی صاحبہما  
الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ استقامت  
وثبات ارزانی فرماید - در حدیث  
قدسی وارد است الاطال شوق الابدار

مشاقق ترم - درم خوش گذشت  
مشعر عاشقان حیرتشان مجال  
در این عاشقان اوقاتشان  
قال العلامة محمد محمد المکی  
ذکره فی الاحیاء بلفظ  
لقد طال شوق الابدار  
قال العروقی فی تحریجه  
لما جد له اصلا الا ان  
صاحب الفردوس ذکره  
من حدیث ابی الدرداء  
و کبریا کوله ولله فی  
مسند الفردوس سنه  
من قول الشیخ الابدی موضع  
خبر لا علمی وقد ورد  
ان الله ذکر المشاققین الی  
وقال عن نفسه انه  
لا علمی به من الکشف  
ولمن رویه عن صحبته  
الان انه مدکر مشهور  
انفق مخلصا وکلیف  
محبو مطابق لحدیث  
من تقریب ذراعا  
تقریب الیه ذراعا  
الحدیث - انفق  
لصححه

وابعاه قللا سلمه الله

ح

فوله لانه انما

لکن لا اشتاق

محب لما

يشاق اليه

فاقله و

الاسباب

هم الموصوف

هذه الصفة

دون القبين

ويجتمعا

ان يكون

مكتوبات امام باقر

اصول

المنتخبين

راجع الى

الكتاب المفهوم

الى لِقَائِي وَاَنَا اليَهُمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا  
 اثبت الله سبحانه الشوق للابرار  
 لان المقربين الواصلين لا شوق لهم  
 لان الشوق يقتضي الفقد والفقد  
 في حقيهم مفقود الا يرى ان الشخص  
 لا يشناق الى نفسه مع اذراطه في  
 حبه لعدم تحقق الفقد في حقه  
 فالمقرب الواصل الباقي بالله سبحانه  
 الفاني عن نفسه حاله مع الله سبحانه  
 كمال الشخص مع نفسه فلا جرم  
 لا يكون المشتاق الا لابرار لانه يحب  
 فاقد و لغني بالابرار غير المقرب الواصل  
 سواء كان في الابتداء او في الوسط  
 ولو بقي منه مقدار حبة من خردلية  
 ولنعمة ما قيل في الشعر الفارسي  
 فراق دوست اگر اندک است اندک نیت  
 درون ویده اگر نیم مو است بسیار است  
 نقل عن الصديق الأكبر رضي الله تعالى  
 عنه انه رأى قارئاً يقرأ القرآن ويكفي

الى لِقَائِي وَاَنَا اليَهُمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا  
 حق سبحانه شوق را برابر نسبت نموده زیرا که  
 مقربین واصلین را شوقی نیمانند که شوق فقیران  
 مطلوب را متقاضی است و فقدان مطلوب  
 در حق شان مفقود چه ظاهر است که انسان  
 با وجود افراط محبت نفس خود با نفس اشتیاق  
 ندارد چرا که او را فقدان در حق خود متحقق نیست  
 پس مقرب واصل که بحق سبحانه باقی است و از  
 نفس خود فانی حالش به نسبت حق سبحانه  
 مماثل است بحال شخص نسبت نفس خود  
 لا جرم مشتاق نباشد مگر ابرار که ایشان اند  
 محب فاقد و مراد ابرار کسی است که مقرب واصل  
 نه بود و در ابتداء باشد یا در وسط اگر چه از وسط بقدر  
 وانه خردول باقی مانده باشد - وجه خوش گفته  
 است در شعر فارسی -  
 فراق دوست اگر اندک است اندک نیت  
 درون ویده اگر نیم مو است بسیار است  
 از حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه منقول است  
 که شخصی را دید قرآن میخواند و میگردد -

فراق دوست اگر اندک است اندک نیت  
 درون ویده اگر نیم مو است بسیار است  
 از حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه منقول است  
 که شخصی را دید قرآن میخواند و میگردد -



مورده قوله قدس سره لان التقربين الواصلين لا شوق لهم

زَالِ يَزْوَالِهِ لَا يُقَالُ إِنَّ مَرَاتِبَ  
الْوُصُولِ لَا تَقْطَعُ أَبَدًا الْأَيْدِينَ  
فَيَتَوَقَّعُ بَعْضُ تِلْكَ الْمَرَاتِبِ  
فَيَتَصَوَّرُ الشُّوقَ جِنْدًا لِأَنَّا نَقُولُ  
عَدَمُ الْقِطَاعِ مَرَاتِبِ الْوُصُولِ  
مَبْنِيٌّ عَلَى السَّيْرِ التَّفْصِيلِ الْوَاقِعِ  
فِي الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَالشُّيُونِ  
وَالْإِعْتِبَارَاتِ وَهَذَا السَّالِكُ  
لَا يَتَصَوَّرُ فِي حَقِّهِ رِغَابًا  
وَلَا يَزُولُ عَنْهُ الشُّوقُ أَبَدًا  
وَمَا خَنَّ بِصَدْوَةٍ هُوَ الْمُنْتَهَى  
الْوَاصِلُ الَّذِي قَطَعَ تِلْكَ الْمَرَاتِبَ  
بِطَرِيقِ الْجَمَالِ وَانْتَهَى إِلَى مَا  
لَا يُمَكِّنُ التَّعْبِيرَ عَنْهُ بِعِبَارَةٍ  
وَلَا يَشَارُ إِلَيْهِ بِإِشَارَةٍ فَلَا يَتَصَوَّرُ  
ثَمَّهُ تَوَقُّعَ أَصْلًا فَلَا جَرَمَ  
يَزُولُ عَنْهُ الشُّوقُ وَالطَّلَبُ  
وَهَذَا حَالُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ  
لِأَنَّهُمُ الَّذِينَ عَرَجُوا عَنْ ضِيْقِ الصِّفَاتِ

بزوالش زائل شده بود نیز حصول پیوست  
گفته نشود که مراتب وصول الی الدر  
تا ابد آباد انقطاعی نیست پس بعضی ازان  
مراتب و اما متوقع اند و درین وقت حصول  
شوق مرتب واصل را نیز متصور گشت  
زیرا که ما میگوئیم که عدم انقطاع مراتب  
وصول تنبی است بر تفسیری که واقع است درها  
وصفات و شیون و اعتبارات و نهایت وصول  
در حق این سالک متصور نیست و شوق از وی  
ابد زائل نمیکرد و کسیکه بالصدوی ایم  
همان واصل منتهی است که آن مراتب را  
بطریق اجمال طے کرده و منتهی گشته  
بنفاسیکه از تعبیر ممکن نیست بعبارتی  
و بسویش اشاره کرده نمی شود باشارتی  
پس آنجا توقع اصلا متصور نیست لاجرم  
شوق و طلب از زائل گردد و این  
حال خواص است از اولیاء  
زیرا که ایشانند که از ضیق  
صفات عروج نموده

صعود  
کتابیات نام برائی روح  
در زوال

طه تو رسد بهنقین نزدیک و مقابل در هر چیز و همانا بعضی تصور نمودن و در پیشان استل است غایت. لعمریه در قالی.

بسم الله الرحمن الرحيم

وَوَصَلُوا إِلَى الْحَضْرَةِ الذَّاتِ تَعَالَى وَقَدْ  
بِخِلَافِ السَّالِكِينَ فِي الصِّفَاتِ مُفَضَّلًا  
وَالسَّائِرِينَ فِي الشُّيُونِ نَاتٍ مَرْتَبًا  
فَانَّهُمْ مَحْبُوسُونَ فِي التَّجَلِّيَّاتِ  
الصِّفَاتِيَّةِ أَبَدًا لِأَيْدِيْنَ وَمَرَاتِبِ  
الْوُصُولِ فِي حَقِّهِمْ لَيْسَتْ إِلَّا الْوُصُولُ  
إِلَى الصِّفَاتِ وَالْعُرُوجُ إِلَى الْحَضْرَةِ  
الذَّاتِ تَعَالَى لَا يَتَّصِرُ إِلَّا بِالسَّيْرِ  
الْإِجْمَالِيِّ فِي الصِّفَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ  
وَمِنْ وَقَعَ سَيْرُهُ فِي الْأَسْمَاءِ  
بِالتَّفْصِيلِ حَيْسَ فِي الصِّفَاتِ  
وَالْإِعْتِبَارَاتِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنْهُ  
الشُّوقُ وَالطَّلَبُ وَلَمْ يَفَارِقْ عَنْهُ  
الْوَجْدُ وَالتَّوَجُّدُ فَاصْحَابُ الشُّوقِ  
وَالتَّوَجُّدِ لَيْسُوا إِلَّا اصْحَابُ التَّجَلِّيَّاتِ  
الصِّفَاتِيَّةِ وَلَيْسَ مِنَ التَّجَلِّيَّاتِ  
الذَّاتِيَّةِ لَهُمْ نَصِيبٌ مَادَامُوا  
فِي الشُّوقِ وَالْوَجْدِ فَإِنْ قَالَ  
قَائِلٌ مَا مَعْنَى الشُّوقِ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ

وَبِحَضْرَتِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ وَوَصُولِ يَافِتْنَه  
بِخِلَافِ آتَانَا كَمَا سَالَكْنَا أَنْدُورِصَفَاتِ  
بِالتَّفْصِيلِ وَسَائِرًا أَنْدُورِشِيُونَاتِ  
عَلَى التَّرْتِيبِ كَمَا إِيشَانِ وَرِجَلِيَّاتِ  
صِفَاتِيَّةِ تَنَا أَبَدًا لِأَيْدِيْنَ وَمَرَاتِبِ  
وَصُولِ وَرِجْتِ شَانِ غَيْرَ از وَوَصُولِ  
تَابِصِفَاتِ بِسِيحِ نَيْسَتْ وَعُرُوجِ تَا حَضْرَتِ  
ذَاتِ تَعَالَى تُمْكِنُ نَيْسَتْ مَكْرَبِ إِجْمَالِي  
وَرِصِفَاتِ وَاعْتِبَارَاتِ وَكَيْكِه  
سَيْرِشِ وَرَأْسًا بِالتَّفْصِيلِ وَاقِعِ  
شَدَه وَرِصِفَاتِ وَاعْتِبَارَاتِ مَحْبُوسِ  
مَانَدَه وَشُوقِ وَطَلَبِ از وَزَائِلِ مَكْرَبِيَه  
وَوَجْدِ وَتَوَجُّدِ از وَمَفَارِقَتِ نَمُودَه  
بِئِسْ نَبَاشَتِنْدَارِ بَابِ شُوقِ وَتَوَجُّدِ  
مَكْرَبِ اصْحَابِ تَجَلِّيَّاتِ صِفَاتِيَّةِ  
وَمَا وَامِيكِه دَرِ شُوقِ وَوَجْدِ اَنْدَازِ  
تَجَلِّيَّاتِ ذَاتِيَّةِ إِيشَانِ رَابِرَه نَيْسَتْ  
اگر كَسِي كُوِيْدِ كِه چِيَسْتِ مَرَاوَزِ  
مَشْتَقِ بُوْدِنِ حَقِّ سَبْحَانَهُ

ص ۵۵ در اوردن بندهای در کتب است

در اصول  
کتابیات علم ربانی در  
اصول

عنه قوله فان قال قائل انما راد على قوله في الحديث المذكور وانا انما هم لامش شوقا ۱۷



وَلَيْسَ مِنْهُ سُبْحَانَهُ مَفْقُودٌ  
 شَيْئًا قُلْتُ ذَكَرَ الشُّوقَ هَهُنَا  
 يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ قَبِيلِ  
 صِنْعَةِ الْمُشَاكَلَةِ وَذَكَرَ الشَّدَّةَ  
 فِيهِ بِاعْتِبَارِ أَنَّ كُلَّ مَا يَنْسَبُ  
 إِلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ فَهُوَ شَدِيدٌ  
 وَغَالِبٌ عَلَى مَا يَنْسَبُ إِلَى الْعَبْدِ الضَّعِيفِ  
 هَذَا الْجَوَابُ عَلَى طَرِيقَةِ الْعُلَمَاءِ  
 وَلِلْعَبْدِ الضَّعِيفِ فِي جَوَابِهِ وَجْهٌ  
 أُخْرَتَنَا سَبُّ طَرِيقَةِ الصُّوفِيَّةِ  
 وَلَكِنَّ تِلْكَ الْجَوَابَةَ تَقْتَضِي  
 نَحْوًا مِنَ السُّكْرِ وَبِدُونِ الشُّكْرِ  
 لَا يَحْسُنُ بَلْ لَا يَجُوزُ لِأَنَّ السُّكَارَى  
 مَعْدُورُونَ وَأَرَبَابُ الصُّحُوفِ مَسْئُولُونَ  
 وَحَالِي الْأَنْ الصُّحُوفُ الصَّرْفُ فَلَا يَلِيقُ  
 بِحَالِي ذِكْرُهَا. هَذَا الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى نَبِيِّهِ دَائِمًا وَسَرْمَدًا

بجواب

حالانکه از وسبجانہ چیزے مفقود  
 نیست گویم محتمل است کہ آوردن  
 لفظ شوق اینجا از قبیل صنعت  
 مشاکلت بود و ذکر شدت در  
 حدیث بدین جهت باشد کہ ہر چه  
 بخداوند عزیز جبار نسبت کردہ شود  
 شدید و غالب بود بر آنچه بہ بندہ  
 ضعیف اضافت نمودہ آید و این جواب  
 است بطریق علماء و این بندہ ضعیف  
 را در جواب اشکال مذکور وجوہات دیگر اند  
 مناسب بطریقہ صوفیہ ولیکن بیان آن وجوہات  
 نوعی از سکر می خورند و بدون سکر ذکرشان  
 مستحسن بلکہ جائز نیست چہ سکارے  
 معذور اند و ارباب صحوف سوال  
 و بالفعل حال من صحوف است پس فکر  
 آن وجوہات مناسب حال من نیست  
 هذا - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ دَائِمًا وَسَرْمَدًا

مداول  
 کتب و نام بیان در  
 در سوال

بجواب

۱۳۳۲ ۱۳۳۱ ۱۳۳۰ ۱۳۲۹ ۱۳۲۸ ۱۳۲۷ ۱۳۲۶ ۱۳۲۵ ۱۳۲۴ ۱۳۲۳ ۱۳۲۲ ۱۳۲۱ ۱۳۲۰ ۱۳۱۹ ۱۳۱۸ ۱۳۱۷ ۱۳۱۶ ۱۳۱۵ ۱۳۱۴ ۱۳۱۳ ۱۳۱۲ ۱۳۱۱ ۱۳۱۰ ۱۳۰۹ ۱۳۰۸ ۱۳۰۷ ۱۳۰۶ ۱۳۰۵ ۱۳۰۴ ۱۳۰۳ ۱۳۰۲ ۱۳۰۱ ۱۳۰۰ ۱۲۹۹ ۱۲۹۸ ۱۲۹۷ ۱۲۹۶ ۱۲۹۵ ۱۲۹۴ ۱۲۹۳ ۱۲۹۲ ۱۲۹۱ ۱۲۹۰ ۱۲۸۹ ۱۲۸۸ ۱۲۸۷ ۱۲۸۶ ۱۲۸۵ ۱۲۸۴ ۱۲۸۳ ۱۲۸۲ ۱۲۸۱ ۱۲۸۰ ۱۲۷۹ ۱۲۷۸ ۱۲۷۷ ۱۲۷۶ ۱۲۷۵ ۱۲۷۴ ۱۲۷۳ ۱۲۷۲ ۱۲۷۱ ۱۲۷۰ ۱۲۶۹ ۱۲۶۸ ۱۲۶۷ ۱۲۶۶ ۱۲۶۵ ۱۲۶۴ ۱۲۶۳ ۱۲۶۲ ۱۲۶۱ ۱۲۶۰ ۱۲۵۹ ۱۲۵۸ ۱۲۵۷ ۱۲۵۶ ۱۲۵۵ ۱۲۵۴ ۱۲۵۳ ۱۲۵۲ ۱۲۵۱ ۱۲۵۰ ۱۲۴۹ ۱۲۴۸ ۱۲۴۷ ۱۲۴۶ ۱۲۴۵ ۱۲۴۴ ۱۲۴۳ ۱۲۴۲ ۱۲۴۱ ۱۲۴۰ ۱۲۳۹ ۱۲۳۸ ۱۲۳۷ ۱۲۳۶ ۱۲۳۵ ۱۲۳۴ ۱۲۳۳ ۱۲۳۲ ۱۲۳۱ ۱۲۳۰ ۱۲۲۹ ۱۲۲۸ ۱۲۲۷ ۱۲۲۶ ۱۲۲۵ ۱۲۲۴ ۱۲۲۳ ۱۲۲۲ ۱۲۲۱ ۱۲۲۰ ۱۲۱۹ ۱۲۱۸ ۱۲۱۷ ۱۲۱۶ ۱۲۱۵ ۱۲۱۴ ۱۲۱۳ ۱۲۱۲ ۱۲۱۱ ۱۲۱۰ ۱۲۰۹ ۱۲۰۸ ۱۲۰۷ ۱۲۰۶ ۱۲۰۵ ۱۲۰۴ ۱۲۰۳ ۱۲۰۲ ۱۲۰۱ ۱۲۰۰ ۱۱۹۹ ۱۱۹۸ ۱۱۹۷ ۱۱۹۶ ۱۱۹۵ ۱۱۹۴ ۱۱۹۳ ۱۱۹۲ ۱۱۹۱ ۱۱۹۰ ۱۱۸۹ ۱۱۸۸ ۱۱۸۷ ۱۱۸۶ ۱۱۸۵ ۱۱۸۴ ۱۱۸۳ ۱۱۸۲ ۱۱۸۱ ۱۱۸۰ ۱۱۷۹ ۱۱۷۸ ۱۱۷۷ ۱۱۷۶ ۱۱۷۵ ۱۱۷۴ ۱۱۷۳ ۱۱۷۲ ۱۱۷۱ ۱۱۷۰ ۱۱۶۹ ۱۱۶۸ ۱۱۶۷ ۱۱۶۶ ۱۱۶۵ ۱۱۶۴ ۱۱۶۳ ۱۱۶۲ ۱۱۶۱ ۱۱۶۰ ۱۱۵۹ ۱۱۵۸ ۱۱۵۷ ۱۱۵۶ ۱۱۵۵ ۱۱۵۴ ۱۱۵۳ ۱۱۵۲ ۱۱۵۱ ۱۱۵۰ ۱۱۴۹ ۱۱۴۸ ۱۱۴۷ ۱۱۴۶ ۱۱۴۵ ۱۱۴۴ ۱۱۴۳ ۱۱۴۲ ۱۱۴۱ ۱۱۴۰ ۱۱۳۹ ۱۱۳۸ ۱۱۳۷ ۱۱۳۶ ۱۱۳۵ ۱۱۳۴ ۱۱۳۳ ۱۱۳۲ ۱۱۳۱ ۱۱۳۰ ۱۱۲۹ ۱۱۲۸ ۱۱۲۷ ۱۱۲۶ ۱۱۲۵ ۱۱۲۴ ۱۱۲۳ ۱۱۲۲ ۱۱۲۱ ۱۱۲۰ ۱۱۱۹ ۱۱۱۸ ۱۱۱۷ ۱۱۱۶ ۱۱۱۵ ۱۱۱۴ ۱۱۱۳ ۱۱۱۲ ۱۱۱۱ ۱۱۱۰ ۱۱۰۹ ۱۱۰۸ ۱۱۰۷ ۱۱۰۶ ۱۱۰۵ ۱۱۰۴ ۱۱۰۳ ۱۱۰۲ ۱۱۰۱ ۱۱۰۰ ۱۰۹۹ ۱۰۹۸ ۱۰۹۷ ۱۰۹۶ ۱۰۹۵ ۱۰۹۴ ۱۰۹۳ ۱۰۹۲ ۱۰۹۱ ۱۰۹۰ ۱۰۸۹ ۱۰۸۸ ۱۰۸۷ ۱۰۸۶ ۱۰۸۵ ۱۰۸۴ ۱۰۸۳ ۱۰۸۲ ۱۰۸۱ ۱۰۸۰ ۱۰۷۹ ۱۰۷۸ ۱۰۷۷ ۱۰۷۶ ۱۰۷۵ ۱۰۷۴ ۱۰۷۳ ۱۰۷۲ ۱۰۷۱ ۱۰۷۰ ۱۰۶۹ ۱۰۶۸ ۱۰۶۷ ۱۰۶۶ ۱۰۶۵ ۱۰۶۴ ۱۰۶۳ ۱۰۶۲ ۱۰۶۱ ۱۰۶۰ ۱۰۵۹ ۱۰۵۸ ۱۰۵۷ ۱۰۵۶ ۱۰۵۵ ۱۰۵۴ ۱۰۵۳ ۱۰۵۲ ۱۰۵۱ ۱۰۵۰ ۱۰۴۹ ۱۰۴۸ ۱۰۴۷ ۱۰۴۶ ۱۰۴۵ ۱۰۴۴ ۱۰۴۳ ۱۰۴۲ ۱۰۴۱ ۱۰۴۰ ۱۰۳۹ ۱۰۳۸ ۱۰۳۷ ۱۰۳۶ ۱۰۳۵ ۱۰۳۴ ۱۰۳۳ ۱۰۳۲ ۱۰۳۱ ۱۰۳۰ ۱۰۲۹ ۱۰۲۸ ۱۰۲۷ ۱۰۲۶ ۱۰۲۵ ۱۰۲۴ ۱۰۲۳ ۱۰۲۲ ۱۰۲۱ ۱۰۲۰ ۱۰۱۹ ۱۰۱۸ ۱۰۱۷ ۱۰۱۶ ۱۰۱۵ ۱۰۱۴ ۱۰۱۳ ۱۰۱۲ ۱۰۱۱ ۱۰۱۰ ۱۰۰۹ ۱۰۰۸ ۱۰۰۷ ۱۰۰۶ ۱۰۰۵ ۱۰۰۴ ۱۰۰۳ ۱۰۰۲ ۱۰۰۱ ۱۰۰۰ ۹۹۹ ۹۹۸ ۹۹۷ ۹۹۶ ۹۹۵ ۹۹۴ ۹۹۳ ۹۹۲ ۹۹۱ ۹۹۰ ۹۸۹ ۹۸۸ ۹۸۷ ۹۸۶ ۹۸۵ ۹۸۴ ۹۸۳ ۹۸۲ ۹۸۱ ۹۸۰ ۹۷۹ ۹۷۸ ۹۷۷ ۹۷۶ ۹۷۵ ۹۷۴ ۹۷۳ ۹۷۲ ۹۷۱ ۹۷۰ ۹۶۹ ۹۶۸ ۹۶۷ ۹۶۶ ۹۶۵ ۹۶۴ ۹۶۳ ۹۶۲ ۹۶۱ ۹۶۰ ۹۵۹ ۹۵۸ ۹۵۷ ۹۵۶ ۹۵۵ ۹۵۴ ۹۵۳ ۹۵۲ ۹۵۱ ۹۵۰ ۹۴۹ ۹۴۸ ۹۴۷ ۹۴۶ ۹۴۵ ۹۴۴ ۹۴۳ ۹۴۲ ۹۴۱ ۹۴۰ ۹۳۹ ۹۳۸ ۹۳۷ ۹۳۶ ۹۳۵ ۹۳۴ ۹۳۳ ۹۳۲ ۹۳۱ ۹۳۰ ۹۲۹ ۹۲۸ ۹۲۷ ۹۲۶ ۹۲۵ ۹۲۴ ۹۲۳ ۹۲۲ ۹۲۱ ۹۲۰ ۹۱۹ ۹۱۸ ۹۱۷ ۹۱۶ ۹۱۵ ۹۱۴ ۹۱۳ ۹۱۲ ۹۱۱ ۹۱۰ ۹۰۹ ۹۰۸ ۹۰۷ ۹۰۶ ۹۰۵ ۹۰۴ ۹۰۳ ۹۰۲ ۹۰۱ ۹۰۰ ۸۹۹ ۸۹۸ ۸۹۷ ۸۹۶ ۸۹۵ ۸۹۴ ۸۹۳ ۸۹۲ ۸۹۱ ۸۹۰ ۸۸۹ ۸۸۸ ۸۸۷ ۸۸۶ ۸۸۵ ۸۸۴ ۸۸۳ ۸۸۲ ۸۸۱ ۸۸۰ ۸۷۹ ۸۷۸ ۸۷۷ ۸۷۶ ۸۷۵ ۸۷۴ ۸۷۳ ۸۷۲ ۸۷۱ ۸۷۰ ۸۶۹ ۸۶۸ ۸۶۷ ۸۶۶ ۸۶۵ ۸۶۴ ۸۶۳ ۸۶۲ ۸۶۱ ۸۶۰ ۸۵۹ ۸۵۸ ۸۵۷ ۸۵۶ ۸۵۵ ۸۵۴ ۸۵۳ ۸۵۲ ۸۵۱ ۸۵۰ ۸۴۹ ۸۴۸ ۸۴۷ ۸۴۶ ۸۴۵ ۸۴۴ ۸۴۳ ۸۴۲ ۸۴۱ ۸۴۰ ۸۳۹ ۸۳۸ ۸۳۷ ۸۳۶ ۸۳۵ ۸۳۴ ۸۳۳ ۸۳۲ ۸۳۱ ۸۳۰ ۸۲۹ ۸۲۸ ۸۲۷ ۸۲۶ ۸۲۵ ۸۲۴ ۸۲۳ ۸۲۲ ۸۲۱ ۸۲۰ ۸۱۹ ۸۱۸ ۸۱۷ ۸۱۶ ۸۱۵ ۸۱۴ ۸۱۳ ۸۱۲ ۸۱۱ ۸۱۰ ۸۰۹ ۸۰۸ ۸۰۷ ۸۰۶ ۸۰۵ ۸۰۴ ۸۰۳ ۸۰۲ ۸۰۱ ۸۰۰ ۷۹۹ ۷۹۸ ۷۹۷ ۷۹۶ ۷۹۵ ۷۹۴ ۷۹۳ ۷۹۲ ۷۹۱ ۷۹۰ ۷۸۹ ۷۸۸ ۷۸۷ ۷۸۶ ۷۸۵ ۷۸۴ ۷۸۳ ۷۸۲ ۷۸۱ ۷۸۰ ۷۷۹ ۷۷۸ ۷۷۷ ۷۷۶ ۷۷۵ ۷۷۴ ۷۷۳ ۷۷۲ ۷۷۱ ۷۷۰ ۷۶۹ ۷۶۸ ۷۶۷ ۷۶۶ ۷۶۵ ۷۶۴ ۷۶۳ ۷۶۲ ۷۶۱ ۷۶۰ ۷۵۹ ۷۵۸ ۷۵۷ ۷۵۶ ۷۵۵ ۷۵۴ ۷۵۳ ۷۵۲ ۷۵۱ ۷۵۰ ۷۴۹ ۷۴۸ ۷۴۷ ۷۴۶ ۷۴۵ ۷۴۴ ۷۴۳ ۷۴۲ ۷۴۱ ۷۴۰ ۷۳۹ ۷۳۸ ۷۳۷ ۷۳۶ ۷۳۵ ۷۳۴ ۷۳۳ ۷۳۲ ۷۳۱ ۷۳۰ ۷۲۹ ۷۲۸ ۷۲۷ ۷۲۶ ۷۲۵ ۷۲۴ ۷۲۳ ۷۲۲ ۷۲۱ ۷۲۰ ۷۱۹ ۷۱۸ ۷۱۷ ۷۱۶ ۷۱۵ ۷۱۴ ۷۱۳ ۷۱۲ ۷۱۱ ۷۱۰ ۷۰۹ ۷۰۸ ۷۰۷ ۷۰۶ ۷۰۵ ۷۰۴ ۷۰۳ ۷۰۲ ۷۰۱ ۷۰۰ ۶۹۹ ۶۹۸ ۶۹۷ ۶۹۶ ۶۹۵ ۶۹۴ ۶۹۳ ۶۹۲ ۶۹۱ ۶۹۰ ۶۸۹ ۶۸۸ ۶۸۷ ۶۸۶ ۶۸۵ ۶۸۴ ۶۸۳ ۶۸۲ ۶۸۱ ۶۸۰ ۶۷۹ ۶۷۸ ۶۷۷ ۶۷۶ ۶۷۵ ۶۷۴ ۶۷۳ ۶۷۲ ۶۷۱ ۶۷۰ ۶۶۹ ۶۶۸ ۶۶۷ ۶۶۶ ۶۶۵ ۶۶۴ ۶۶۳ ۶۶۲ ۶۶۱ ۶۶۰ ۶۵۹ ۶۵۸ ۶۵۷ ۶۵۶ ۶۵۵ ۶۵۴ ۶۵۳ ۶۵۲ ۶۵۱ ۶۵۰ ۶۴۹ ۶۴۸ ۶۴۷ ۶۴۶ ۶۴۵ ۶۴۴ ۶۴۳ ۶۴۲ ۶۴۱ ۶۴۰ ۶۳۹ ۶۳۸ ۶۳۷ ۶۳۶ ۶۳۵ ۶۳۴ ۶۳۳ ۶۳۲ ۶۳۱ ۶۳۰ ۶۲۹ ۶۲۸ ۶۲۷ ۶۲۶ ۶۲۵ ۶۲۴ ۶۲۳ ۶۲۲ ۶۲۱ ۶۲۰ ۶۱۹ ۶۱۸ ۶۱۷ ۶۱۶ ۶۱۵ ۶۱۴ ۶۱۳ ۶۱۲ ۶۱۱ ۶۱۰ ۶۰۹ ۶۰۸ ۶۰۷ ۶۰۶ ۶۰۵ ۶۰۴ ۶۰۳ ۶۰۲ ۶۰۱ ۶۰۰ ۵۹۹ ۵۹۸ ۵۹۷ ۵۹۶ ۵۹۵ ۵۹۴ ۵۹۳ ۵۹۲ ۵۹۱ ۵۹۰ ۵۸۹ ۵۸۸ ۵۸۷ ۵۸۶ ۵۸۵ ۵۸۴ ۵۸۳ ۵۸۲ ۵۸۱ ۵۸۰ ۵۷۹ ۵۷۸ ۵۷۷ ۵۷۶ ۵۷۵ ۵۷۴ ۵۷۳ ۵۷۲ ۵۷۱ ۵۷۰ ۵۶۹ ۵۶۸ ۵۶۷ ۵۶۶ ۵۶۵ ۵۶۴ ۵۶۳ ۵۶۲ ۵۶۱ ۵۶۰ ۵۵۹ ۵۵۸ ۵۵۷ ۵۵۶ ۵۵۵ ۵۵۴ ۵۵۳ ۵۵۲ ۵۵۱ ۵۵۰ ۵۴۹ ۵۴۸ ۵۴۷ ۵۴۶ ۵۴۵ ۵۴۴ ۵۴۳ ۵۴۲ ۵۴۱ ۵۴۰ ۵۳۹ ۵۳۸ ۵۳۷ ۵۳۶ ۵۳۵ ۵۳۴ ۵۳۳ ۵۳۲ ۵۳۱ ۵۳۰ ۵۲۹ ۵۲۸ ۵۲۷ ۵۲۶ ۵۲۵ ۵۲۴ ۵۲۳ ۵۲۲ ۵۲۱ ۵۲۰ ۵۱۹ ۵۱۸ ۵۱۷ ۵۱۶ ۵۱۵ ۵۱۴ ۵۱۳ ۵۱۲ ۵۱۱ ۵۱۰ ۵۰۹ ۵۰۸ ۵۰۷ ۵۰۶ ۵۰۵ ۵۰۴ ۵۰۳ ۵۰۲ ۵۰۱ ۵۰۰ ۴۹۹ ۴۹۸ ۴۹۷ ۴۹۶ ۴۹۵ ۴۹۴ ۴۹۳ ۴۹۲ ۴۹۱ ۴۹۰ ۴۸۹ ۴۸۸ ۴۸۷ ۴۸۶ ۴۸۵ ۴۸۴ ۴۸۳ ۴۸۲ ۴۸۱ ۴۸۰ ۴۷۹ ۴۷۸ ۴۷۷ ۴۷۶ ۴۷۵ ۴۷۴ ۴۷۳ ۴۷۲ ۴۷۱ ۴۷۰ ۴۶۹ ۴۶۸ ۴۶۷ ۴۶۶ ۴۶۵ ۴۶۴ ۴۶۳ ۴۶۲ ۴۶۱ ۴۶۰ ۴۵۹ ۴۵۸ ۴۵۷ ۴۵۶ ۴۵۵ ۴۵۴ ۴۵۳ ۴۵۲ ۴۵۱ ۴۵۰ ۴۴۹ ۴۴۸ ۴۴۷ ۴۴۶ ۴۴۵ ۴۴۴ ۴۴۳ ۴۴۲ ۴۴۱ ۴۴۰ ۴۳۹ ۴۳۸ ۴۳۷ ۴۳۶ ۴۳۵ ۴۳۴ ۴۳۳ ۴۳۲ ۴۳۱ ۴۳۰ ۴۲۹ ۴۲۸ ۴۲۷ ۴۲۶ ۴۲۵ ۴۲۴ ۴۲۳ ۴۲۲ ۴۲۱ ۴۲۰ ۴۱۹ ۴۱۸ ۴۱۷ ۴۱۶ ۴۱۵ ۴۱۴ ۴۱۳ ۴۱۲ ۴۱۱ ۴۱۰ ۴۰۹ ۴۰۸ ۴۰۷ ۴۰۶ ۴۰۵ ۴۰۴ ۴۰۳ ۴۰۲ ۴۰۱ ۴۰۰ ۳۹۹ ۳۹۸ ۳۹۷ ۳۹۶ ۳۹۵ ۳۹۴ ۳۹۳ ۳۹۲ ۳۹۱ ۳۹۰ ۳۸۹ ۳۸۸ ۳۸۷ ۳۸۶ ۳۸۵ ۳۸۴ ۳۸۳ ۳۸۲ ۳۸۱ ۳۸۰ ۳۷۹ ۳۷۸ ۳۷۷ ۳۷۶ ۳۷۵ ۳۷۴ ۳۷۳ ۳۷۲ ۳۷۱ ۳۷۰ ۳۶۹ ۳۶۸ ۳۶۷ ۳۶۶ ۳۶۵ ۳۶۴ ۳۶۳ ۳۶۲ ۳۶۱ ۳۶۰ ۳۵۹ ۳۵۸ ۳۵۷ ۳۵۶ ۳۵۵ ۳۵۴ ۳۵۳ ۳۵۲ ۳۵۱ ۳۵۰ ۳۴۹ ۳۴۸ ۳۴۷ ۳۴۶ ۳۴۵ ۳۴۴ ۳۴۳ ۳۴۲ ۳۴۱ ۳۴۰ ۳۳۹ ۳۳۸ ۳۳۷ ۳۳۶ ۳۳۵ ۳۳۴ ۳۳۳ ۳۳۲ ۳۳۱ ۳۳۰ ۳۲۹ ۳۲۸ ۳۲۷ ۳۲۶ ۳۲۵ ۳۲۴ ۳۲۳ ۳۲۲ ۳۲۱ ۳۲۰ ۳۱۹ ۳۱۸ ۳۱۷ ۳۱۶ ۳۱۵ ۳۱۴ ۳۱۳ ۳۱۲ ۳۱۱ ۳۱۰ ۳۰۹ ۳۰۸ ۳۰۷ ۳۰۶ ۳۰۵ ۳۰۴ ۳۰۳ ۳۰۲ ۳۰۱ ۳۰۰ ۲۹۹ ۲۹۸ ۲۹۷ ۲۹۶ ۲۹۵ ۲۹۴ ۲۹۳ ۲۹۲ ۲۹۱ ۲۹۰ ۲۸۹ ۲۸۸ ۲۸۷ ۲۸۶ ۲۸۵ ۲۸۴ ۲۸۳ ۲۸۲ ۲۸۱ ۲۸۰ ۲۷۹ ۲۷۸ ۲۷۷ ۲۷۶ ۲۷۵ ۲۷۴ ۲۷۳ ۲۷۲ ۲۷۱ ۲۷۰ ۲۶۹ ۲۶۸ ۲۶۷ ۲۶۶ ۲۶۵ ۲۶۴ ۲۶۳ ۲۶۲ ۲۶۱ ۲۶۰ ۲۵۹ ۲۵۸ ۲۵۷ ۲۵۶ ۲۵۵ ۲۵۴ ۲۵۳ ۲۵۲ ۲۵۱ ۲۵۰ ۲۴۹ ۲۴۸ ۲۴۷ ۲۴۶ ۲۴۵ ۲۴۴ ۲۴۳ ۲۴۲ ۲۴۱ ۲۴۰ ۲۳۹ ۲۳۸ ۲۳۷ ۲۳۶ ۲۳۵ ۲۳۴ ۲۳۳ ۲۳۲ ۲۳۱ ۲۳۰ ۲۲۹ ۲۲۸ ۲۲۷ ۲۲۶ ۲۲۵ ۲۲۴ ۲۲۳ ۲۲۲ ۲۲۱ ۲۲۰ ۲۱۹ ۲۱۸ ۲۱۷ ۲۱۶ ۲۱۵ ۲۱۴ ۲۱۳ ۲۱۲ ۲۱۱ ۲۱۰ ۲۰۹ ۲۰۸ ۲۰۷ ۲۰۶ ۲۰۵ ۲۰۴ ۲۰۳ ۲۰۲ ۲۰۱ ۲۰۰ ۱۹۹ ۱۹۸ ۱۹۷ ۱۹۶ ۱۹۵ ۱۹۴ ۱۹۳ ۱۹۲ ۱۹۱ ۱۹۰ ۱۸۹ ۱۸۸ ۱۸۷ ۱۸۶ ۱۸۵ ۱۸۴ ۱۸۳ ۱۸۲ ۱۸۱ ۱۸۰ ۱۷۹ ۱۷۸ ۱۷۷ ۱۷۶ ۱۷۵ ۱۷۴ ۱۷۳ ۱۷۲ ۱۷۱ ۱۷۰ ۱۶۹ ۱۶۸ ۱۶۷ ۱۶۶ ۱۶۵ ۱۶۴ ۱۶۳ ۱۶۲ ۱۶۱ ۱۶۰ ۱۵۹ ۱۵۸ ۱۵۷ ۱۵۶ ۱۵۵ ۱۵۴ ۱۵۳ ۱۵۲ ۱۵۱ ۱۵۰ ۱۴۹ ۱۴۸ ۱۴۷ ۱۴۶ ۱۴۵ ۱۴۴ ۱۴۳ ۱۴۲ ۱۴۱ ۱۴۰ ۱۳۹ ۱۳۸ ۱۳۷ ۱۳۶ ۱۳۵ ۱۳۴ ۱۳۳ ۱۳۲ ۱۳۱ ۱۳۰ ۱۲۹ ۱۲۸ ۱۲۷ ۱۲۶ ۱۲۵ ۱۲۴ ۱۲۳ ۱۲۲ ۱۲۱ ۱۲۰ ۱۱۹ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۶ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰

عنه قال في التخصيص منه المشاكلة وذكر الشئ بلفظ غيره لوقوعه في محبته تحقرا وتقديرا فالاول كقوله قالوا اقتحم شيئا خذ لك طبعه تظنت طبعوا الى

# کتاب نسبت و تم

بخواجہ عمک صدور یافته در بیان مداحی طریقه علیہ نقشبندیہ و علو نسبت این بزرگواران  
 قد سر الله تعالیٰ اسرارهم للحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ مرحمت نامہ  
 گرامی کہ از روی کرم نامزد این مخلص ساخته بودند و در آن <sup>میشیخ و مسرورگر و بد سلامت</sup>  
 باشند نمی خواهد کہ تقدیر ایشان بدید بغیر آنکہ مداحی این سلسلہ علیہ نقشبندیہ نامہ  
 مخدوماد و عبارات اکابر این سلسلہ علیہ قد سر الله تعالیٰ اسرارهم واقع شده است  
 کہ نسبت مافوق بہ نسبتها است از نسبت حضور و آگاہی خواسته اند و حضور کی  
 نزد ایشان معتبر است حضور بے غیبت است کہ تعبیر از ان بیادداشت نموده اند پس  
 نسبت این عزیزان عبارت از یادداشت باشد و یادداشت کہ بفہم قاطرین فقیر قرار یافته  
 است مبتنی برین تفصیل است تجلی ذاتی عبارت از ظهور حضور حضرت ذات است  
 تعالیٰ و تقدس و حضور آن سبحانہ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون و اعتبارات و آن  
 تجلی را برقی گفته اند یعنی لمح لیس ارتفاع شیون و اعتبارات متحقق میشود و باز پرده شیون  
 و اعتبارات متواری میگردد پس برین تقدیر حضور بے غیبت متصور نباشد بلکہ لمح لیس  
 حضور است و اغلب اوقات غیبت پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد  
 و حال آنکہ این تجلی را شاخ سلاسل دیگر نہایت نہایت گفته اند و ہر گاہ این حضور دوام پذیر  
 و اصلا استتار قبول نکند و ہوارہ بے پردہ اسما و صفات و شیون و اعتبارات متجلی شود  
 حضور بے غیبت خواهد بود پس نسبت این اکابر با نسبتہائے دیگران قیاس باید نمود

مجموعہ کتابت اشرفیہ پاتہ و سلام بندگان اطفال و تقدس کہ بزرگیدہ است ایشانرا ۱۲ ص ۱۰۰

تذکرہ اولیاد و اولاد حضرت  
 بیان حضور بے غیبت

کتابیات امام ربانی  
 حصار اول  
 سنجہ تجلی ذاتی

این غایب قاصد... صفحہ ۱۰۰... از باب اول... در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره...

و بے تکلف فوق ہمہ باید داشت این قسم حضور اگر چه پیش اکثر مردم مستبعد نماید اما نه  
 هینئاً لا زبَابِ النَّعِيمِ لَعِيمًا <sup>۱</sup> وَلِلْعَاشِقِ الْمُسْكِينِ مَا يَجْتَمِعُ <sup>۲</sup>  
 این نسبت علیہ برہمی غایت پیدا کرده است کہ اگر فرضاً پیش ارباب ہمین سلسلہ بزرگ  
 گفته شود و محتمل کہ اکثر آنها در مقام انکار آیند و باور ندارند نسبت کہ الحال در میان  
 ارباب این خانواده بزرگ متعارف شدہ است عبارت از حضور حق است سبحانہ و شہود  
 او تعالی بر وہی کہ از وصف شادہی و شہودی منزہ باشد و تو جہی است متعرا از جہات بستہ  
 متعارفہ اگر چہ بہت فوق متوہم باشد و بظاہر دوام پذیر و این نسبت در مقام جذبہ فقط نیز  
 متحقق میگردد و فوقیت آنرا وہی ظاہر نیست بخلاف یادداشت بمعنی سابق کہ حصول آن  
 بعد از تمامی جہت جذبہ و مقامات سلوک است و علو و رجبہ آن بر هیچ احدی مخفی نیست اگر خفا  
 بہت و حصول اوست پس حاسد اگر از خدا نکند نماید و ناقصی از نقص خود محو نماید معذور است  
 قاصدے گر کند این طائفہ را طعن قصو <sup>۳</sup> حاشیہ بشد کہ بر ارم بزبان این گلہ را <sup>۴</sup>  
 ہمیشہ تیران جهان بستہ این سلسلہ اند <sup>۵</sup> روبرو از جلیہ چسان بگسلد این سلسلہ را <sup>۶</sup>  
 وَالسَّلَامُ اَوْلَا وَاخِرًا

در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره...

مکتوبات امام ربانی رحم

در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره...

# کتاب سبب ششم (۲۸)

نیز بخواجه عمک صدور یافته در علو حال آنا ببارتے تحریر یافته است کہ موہم منزل  
 و تبعث است مرحمت نامہ گرامی کہ از روی کرم نامزد و این مخلص ساخته بودند پور و آن  
 پیشہ گر دید و ببطالعہ آن مشرف گشت چہ نعمتی است کہ آزادان یا دیگر قماران کنند و چہ شہادہ  
 دولتست کہ رسیدگان عنخوارگی مجوران نمایند پچارہ مجور چون خود را شایان وصال نیا  
 موہم بر جہدہ <sup>۱</sup> بدالی گرفتندہ و گذارندہ شدہ <sup>۲</sup>

در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره... در معرفت... کتب معتبره...















عین غایت عبادت از جانب بند و از جانب تامل تا نزد دست ذات و صفات از جانب مولای تامل و تقدس عین غایت عبادت از جانب بند و از جانب تامل تا نزد دست ذات و صفات از جانب مولای تامل و تقدس

لهذا نهایت مراتب ولایت مقام عبودیت است در درجات ولایت فوق عبودیت  
مقامی نیست درین مقام خود را با مولای خود بیچ مناسب نمی یابد الا الاحتیاج  
من جانبیه و الاستغناء الا ان ذاقا وصفه من جانب الوالی تعالی و تقدس  
نه آنست که ذات خود را با ذات او تعالی و صفات خود را با صفات او عزت سلطانه و افعال  
خود را با افعال او سبحانه به بیچ وجه مناسب و اند اطلاق ظلیت هم از جمله مناسبات است  
ازین هم تنزه مینمایند او را سبحانه خالق و خود را مخلوق میدانند پیش ازین بیچ چیز جرات  
نمی نمایند توحید فعلی که جمعی را زور آشکارا راه دست میدهد و فاعل جز حق را سبحانه نمی یابند  
این بزرگواران میدانند که خالق این افعال کیفیت نه بسیار آن افعال که این سخن خود نزود  
که بزند قدر رساند این را بمشالی واضح گردانیم مثلا شعبده بازی در پرده نشسته صورتها  
جماد چند را در حرکت می آرد و افعال غریبه و رانها ایجاد مینماید جماعه که حدید البصر اند میدانند که  
جاعل این افعال دران صورتها می جمادیه آن شخص پرده نشین است اما بسیار این افعال  
همان صور اند لهذا میگویند که صورت متحرک است نیگویند که شعبده باز متحرک است نفس الامر  
درین حکم محقق اند شرائع انبیا علیهم الصلوات و التسلیمات بهمین حکم ناطق اند حکم  
بوحث فعل از جمله سکریات است بل الحق الصریح ان الفاعل متعدد و خالق  
الافعال واحد و همچنین است کلامی که در توحید وجود گفته اند بنمای آن سکر وقت و  
غلبه حال است علامت درستی علوم لدنیه مطابقت است با صریح علوم شرعیه اگر  
سرموتجاوز است از سکر است و الحق ما حقه العلماء من اهل السنه و الجماعه  
و مایسوی ذلك اما زندقه و الحاد و سکر وقت و غلبه حال و این تمام  
مطابقت در مقام عبودیت میسر است در ماورائی این نجومی از سکر متحقق است

از جمله مناسبات است ازین هم تنزه مینمایند او را سبحانه خالق و خود را مخلوق میدانند پیش ازین بیچ چیز جرات نمی نمایند توحید فعلی که جمعی را زور آشکارا راه دست میدهد و فاعل جز حق را سبحانه نمی یابند این بزرگواران میدانند که خالق این افعال کیفیت نه بسیار آن افعال که این سخن خود نزود که بزند قدر رساند این را بمشالی واضح گردانیم مثلا شعبده بازی در پرده نشسته صورتها جماد چند را در حرکت می آرد و افعال غریبه و رانها ایجاد مینماید جماعه که حدید البصر اند میدانند که جاعل این افعال دران صورتها می جمادیه آن شخص پرده نشین است اما بسیار این افعال همان صور اند لهذا میگویند که صورت متحرک است نیگویند که شعبده باز متحرک است نفس الامر درین حکم محقق اند شرائع انبیا علیهم الصلوات و التسلیمات بهمین حکم ناطق اند حکم بوحث فعل از جمله سکریات است بل الحق الصریح ان الفاعل متعدد و خالق الافعال واحد و همچنین است کلامی که در توحید وجود گفته اند بنمای آن سکر وقت و غلبه حال است علامت درستی علوم لدنیه مطابقت است با صریح علوم شرعیه اگر سرموتجاوز است از سکر است و الحق ما حقه العلماء من اهل السنه و الجماعه و مایسوی ذلك اما زندقه و الحاد و سکر وقت و غلبه حال و این تمام مطابقت در مقام عبودیت میسر است در ماورائی این نجومی از سکر متحقق است

تعالی علیه الله لعمره یا سکر است از سکر است و الحق ما حقه العلماء من اهل السنه و الجماعه و مایسوی ذلك اما زندقه و الحاد و سکر وقت و غلبه حال و این تمام مطابقت در مقام عبودیت میسر است در ماورائی این نجومی از سکر متحقق است

گر گویم شرح این بجز شود

فَتَخَصَّ مِنْ خَوَاجَةِ تَقَشُّبِنْدِ قَدَّسَ اللهُ تَعَالَى لِبَيْتَةِ الْأَقْدَاسِ سُؤَالَ كَرِيمٍ مَقْصُودٍ مِنْ سُلُوكِ  
 حَيْثُ فَرَمُوْنَدَ تَا مَعْرِفَتِ اِجْمَالِي تَفْصِيْلِي كَرُوْدِ وَاسْتِدْلَالِي كَشْفِي شُوْدِ تَفَرُّوْمُوْنَدَ تَا مَعْرِفَتِ  
 زَايِدِ بَر مَعَارِفِ شَرْعِيَّةِ حَاصِلِ كُنْدَا كَرِجِهْ دَر رَاهِ اُمُوْرِ زَايِدِهْ پِيْدَا مِيْشُوْنَدَا تَا اِگْرَهْ نِهَائِيْتِ كَا  
 رَسَا نُنْدَا اَنْ زُوَايِدِ هِيَا بِهِيَا مَثْبُوْر مِيْگِرُوْنَدِ وَ هِمَا ن مَعَارِفِ شَرْعِيَّةِ بَر وَجْهِ تَفْصِيْلِ مَعْلُوْمِ مِيْگِرُوْنَدِ  
 وَ اَزْ ضَيْقِ اسْتِدْلَالِ بَهْ قَضَائِي اِطْلَاقِ كَشْفِ مِيْ اِيْنِدِ بَعِيْنِي هِمَا نَا كُنْدِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَ السَّلَامُ اَنْ عِلُوْمِ رَا اَزْ وَجْهِ اِخْتِصَارِ وَايْنِ بَزُرْ كُوَا رَا نِ بَطْرِيْقِ اِهَامِ اَنْ عِلُوْمِ رَا اَزْ اِصْلِ  
 اِخْتِصَارِ كُنْدِ عِلْمَاءِ اِيْنِ عِلُوْمِ رَا اَزْ شَرَا حِ اِخْتِذْ كَرُوْدِهْ بَطْرِيْقِ اِجْمَالِ اَوْرُوْدِهْ اَنْ هِمَا نِ عِلُوْمِ چَا نَا كِهْ  
 اَنْبِيَا اَعْلِيَّيْهِمُ الصَّلَاةُ وَ النَّسِيْلَاتُ حَاصِلِ بُوْدِ تَفْصِيْلًا وَ كَشْفًا اِيْشَانِ رَا نِيْزِ هِمَا نِ بَعْ  
 حَاصِلِ مِيْشُوْدِ اَصَالَتِ وَ بَعِيْتِ دَر مِيَا نِ اسْتِ بَايْنِ قِسْمِ كِمَالِ اَزْ اَوْلِيَا اَكْتَلِ بَعْضِ  
 اِيْشَانِ اَزْ بَعْدِ اَزْ قُرُوْنِ مَثْبُوْر وَا ز مِيْنَهْ مَثْبُوْر عِدِهْ اِنْخَابِ مِيْ فَرَا مِيْنَدِ بَخَا طِرِ بُوْدِ كِهْ يَكِ مَسْئَلَهْ  
 اِجْمَالِي اسْتِدْلَالِي مَفْصَّلِ بِنُوَيْسِمِ اَمَا كَا غَذْ كُوْتَا هِيْ كَرُوْدِ شَايِدِ حَكْمَتِ خَدَا وَ نَدِي حَلِ سُلْطَانَهْ  
 دَرِيْنِ بُوْدِهْ بَاشَد - وَ السَّلَامُ +

عبارت گردد و اولاد  
 روشن در آفتاب  
 پیوسته آید و بخاند  
 بیست و هفت روز  
 در خوار و ناخوار  
 عین  
 در قرن  
 در دست می سال  
 در وقت  
 با صد سال  
 این است  
 علی و علی از  
 در علم  
 عین و زمان  
 عقل و سال  
 اینست  
 صلوات  
 صلوات  
 صلوات

# کتابسی و حکم (۳۱)

به شیخ صوفی صد در یافته در بیان حقیقت ظهور توحید و جودی و قرب و معیت ذاتی او  
 تَعَالَى وَ تَقَدَّسَ وَ گزشتن ازین مقام با بعضی اسوله و آنچه که تعلق ب تحقیق این مقام  
 دارند بِنَا اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَلٰی مَتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيٍّ وَ عَلَيْهِمُ  
 وَ عَلِيٍّ مِنْ الصَّلَاةِ اَفْضَلُهَا وَ مِنْ النَّسِيْلَاتِ اَكْمَلُهَا شخصی که در مجلس شریف ایشان بود





این بحث بشالے واضح گرد و مثلاً عالی ذوق نے خواست کہ کمالات متنوعه خود را در  
 عرصه ظهور جلوه دهد و خفایائے مستحسنة خود را در معرض وضوح آرد و ایجاد حروف و اصوات  
 نمود و در مرایے آنها آن کمالات مخفیہ را ظاہر ساخت درین صورت نتوان گفت کہ  
 این حروف و اصوات کہ مجالے و مرایے آن کمالات مخفیہ شدہ اند عین آن کمالات اند  
 یا محیط آن کمالات اند بالذات یا قریب اند بانہا بالذات یا معیت ذاتیہ دارند بلکہ نسبت  
 در میان ایشان والیت و مدلولیت است حروف و اصوات دوال پیش نیستند  
 بران کمالات و آن کمالات بر صرافت اطلاق خود اند آن نسبتاً کہ سدا شدہ است از رو  
 اوام و خیالات است فی الحقیقہ از ان نسبتاً بیچ ثابت نیست لیکن چون در میان آن کمالات  
 و این حروف و اصوات مناسبت ظاہریہ و منظریت و مدلولیت و والیت متحقق است ہمین مناسبت  
 بعضی را بواسطہ بعضی عوارض باعث حصول آن نسبتائے و ہمبہ میگردد و نفس الامر آن کمالات  
 از جمیع این نسبت معرا و تمیز است و ما نحن فیہ نیز غیر از علاقہ والیت و مدلولیت و ظاہریہ و منظریت  
 نیست عالم علم بر وجود صانع خود است تعالی و تقدس و مظهر است مظهر کمالات اسمائی  
 و صفائی اور اسما نہ و ہمین علاقہ بعضی را بواسطہ بعضی عوارض باعث بعضی احکام و ہمبہ  
 میگردد و بعضی را کثرت مراقبات توحید برین احکام می آرد کہ صورت آن مراقبات  
 در متخلفہ نقش مے بندد و بعضی دیگر را علم توحید و تکرار آن بخوی از ذوق بان احکام  
 می بخشد و این ہر دو صورت توحید معلول اند و داخل دایرہ علم بحال کاری ندارند و بعضی  
 دیگر را منشأ این احکام غلبہ محبت است کہ بواسطہ استیلا بہ محبت محبوب غیر محبوب از نظر  
 محب می خیزد و جز محبوب بیچ نمی بیند نہ آنکہ در نفس الامر غیر محبوب بیچ نیست کہ آن  
 مخالف حس و عقل و شرع است و گاہے ہمین محبت باعث حکم با حاطہ و قرب ذاتی میگردد  
 چہ حس و عقل و شرع بوجود اشیا حکم میکنند

و سوال  
 کتابت المربانی  
 حصول

در بیان اسباب تولد توحید روحی

و این قسم توحیداً علی از دو قسم سابق است و داخل دایره حال هر چند مطابق نفس الامر و موافق شریعت نیست و تطبیق آن بشریعت و نفس الامر تکلیف محض است و رنگ تکلفاً بارده فلسفیه که اسلامین اینها میخوانند که اصول فاسده خود را بقوانین شرعی مطابقت سازند کتاب اخوان الصفا و مثل آن ازین قبیل است غایت مافی الباب خطائی کشفی حکم خطا<sup>نهایت آنجا اندرین باب است</sup> اجتهادی دارد که ملامت و عتاب از آن مرفوع است بلکه یک درجه از درجات صواب در حق او مستحق است این قدر تفاوت دارند که مقلدان مجتهد حکم مجتهد دارند و درجه از درجات صواب بر تقدیر خطا نیز مییابند بخلاف مقلدان اهل کشف که معذور نیستند و از درجه صواب بر تقدیر خطا محروم اند چه الهام و کشف بر غیر حجت نیست و قول مجتهد بر غیر حجت است پس تقلید اول بر تقدیر احتمال خطا جائز نباشد و تقلید ثانی بر تقدیر احتمال خطا جائز است بلکه واجب و شهودی از سالکان که در مابای تعذبات کونیه است نیز از قبیل احکام سابق است و این شهود و راهشود و وحدت در کثرت یا شهود و احدیت در کثرت نامیده اند زیرا که واجب کسبیه یکی از عوارض هر گانه مذکور است و وجودی آیند<sup>جواب است از سوال مقدمه تقریر در ظاهر است</sup> تعذبات<sup>آینده</sup> خلوقات<sup>مجتهد</sup> است و تقاضای<sup>علت است قول در اقص</sup> تعالی و تقدس که بیچون و بیچگونه است هرگز در مابای<sup>چون</sup> گنجی و در مجالی چندی نیاید لامکانی در مکان گنجایش ندارد و بیچون را بیرون دایره چون باید حجت لامکانی را ماورائے مکان باید طلبید آنچه در آفاق و انفس دیده میشود آیات او بند سجانه و تعالی و تقدس قلب دایره ولایت یعنی حضرت خواجه نقشبند قدس سر الله تعالی سره الاقدس فرموده اند که هر چه دیده شد و شنیده شد و دانسته شد آن همه غیر است بحقیقه کلمه لافعی آن باید که ولایت در تنگنا صورت معنی چگونه گنجد<sup>در کلمه کدایان سلطان چه کار دارد</sup> صورت پرست غافل معنی چه و انداخر<sup>کو با جمال جانان پنهان چه کار دارد</sup> اگر گویند که در عبارات اکثر مشایخ چه نقشبندیه و چه غیر ایشان واقع شده است که صریح است

نقطه

حصول کتب نام بانی هم در اول

است

نقطه







واحوال و تواجید دیگر در مقامی مناسب ذکر و توجیه است و در مقام دیگر تکالیف و نماز است مقامی  
 مخصوص بجزیه است و مقامی بسلوک و مقامی باین هر دو دولت متمیز است و مقامی است  
 که از هر دو جهت جذب و سلوک جدا است نه جذب را با وسایط و نه سلوک را با آن تعلقی این مقام  
 بس شکر است اصحاب آن سرور علیه و علی الله و علیهم من الصلوات افضلها  
 و من السلیمات اکملها باین مقام متمیز اند و باین دولت عظمی مشرف صاحب این مقام  
 امتیاز تمام است از آداب مقامات دیگر و مشابهت با یکدیگر کمتر و از بدخلاف آداب مقامات  
 دیگر که با یکدیگر مشابهت دارند و لوی بوجه دون وجه این نسبت از گزشت اصحاب  
 کرام و حضرت مهدی علیهم السلام بروجه اتم ظهور خواهد یافت انشاء الله تعالی از شاخ  
 طبقات رحیم المد سبحانه کم کسی ازین مقام خبر داده است فکیف که از علوم و معارف آن سخن  
 کرده باشد ذلک فضل الله یؤتیہ من یشاء والله ذو الفضل العظیم غایت مافی الباء  
 اصحاب کرام را این نسبت عزیز الوجود و راول قدم بظهور می آمد و برور بحمال میرسد  
 و دیگرے را اگر باین دولت مشرف می سازند و بر قدم نسبت اصحاب کرام تربیت دهند  
 بعد از قطع منازل جذب و سلوک و طی علوم و معارف آنها باین دولت عظمی مستعد  
 خواهد گشت و را بنده ظهور این نسبت مخصوص ببرکت صحبت سید البشر است علیه و علی  
 الله الصلوات و النجیات و البرکات و السلیمات اما تواند بود که از متابعان او نیز کسی را  
 باین برکت مشرف سازند تا صحبت او نیز را بتداسب ظهور این نسبت علیه گردد  
 فیض روح القدس آری باز مد و فرماید و دیگران هم بکنند آنچه میسما میگرد  
 درین وقت درین نسبت هم اندراج النهایه فی البدایه متحقق شود چنانکه در صورت تقدم  
 جذب بر سلوک متحقق است زیاده برین بیان گنجایش ندارد۔ لثعر

این نظر حق است همان غایت میزاید بر کفر اخلاقی همان خداوند فضل عظیم است۔ باین کبریه است تا قدر در سوره حمد و پارہ قدس ۱۲

در معارف  
کلیات امامزادگان  
حصه اول



مشغولی بگوید و احوال بعضی را به ما رساند که ما را تاب حضور طلبیدن و مشغولی گفتن و احوال پریشان  
 نیست فقیر دین باب هم متوقف بود چون ضرورت شد فقیر هم آنقدر تجویز نمود این قسم تبلیغ از  
 جنس سفارت محض است علی الخصوص که مبتنی بر ضرورت باشد وَالضَّرُورَةُ لِقَدَرِ لِقَدَرِهَا  
 پس آن سفارت هم مخصوص بزبان حیوة ایشان باشد بعد از آن حال ایشان مشغولی گفتن  
 و حال طالبان پریدن داخل خیانت است نوشته بودند که نسبت پر دستگیر باقی ماند  
 یعنی زیادتی و نقصان نه پذیرد و تا تکمیل صناعت تکلیف افکار است خوب که سیویه  
 وضع کرده بود افکار متاخران آزاده چند زبانه ساخته اند بهمان صرافت مانند خود عین  
 نقص است نسبتی که حضرت خواجہ نقشبند داشتند در زمان حضرت خواجہ عبدالخالق بنو و قدس  
 اللَّهُ تَعَالَى سِرَّهُمَا وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ عَلَى الْخُصُوصِ كَهَ حَضْرَتِ خَواجِه مَادِر صِدِّ وَتَكْمِيلِ بِنِ  
 نسبت بوده اند و آنرا تمام نمیدانند اگر حیوة و فامیکرد بار اوده خداوندی جل سلطان  
 این نسبت را تا بجای می بردند سعی کردن در عدم زیادتی آن مناسب نیست و فقیر نمیداند  
 که این نسبت چه طور باقی خواهد ماند شما خود نسبت علامه در دید نسبت ایشان ماس  
 ندار و این سخن مکرر در حضور ایشان مشخص شده بود شیخ الہدای فقیر نسبت را چه دانند که صیت  
 نحوی از حضور قلبی داشت دیگر آنرا هم معلوم است که چه حالت است بر پا دارند آن نسبت  
 کیست و انما یندنا فقیر ہم مہد آنکس باشد واقعات را اعتبار ننهند که خیالی اند صدقی ندارند  
 شیطان دشمن قویست از تشویلات او امن متعسر است بِالْأَمْنِ عَصَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَازْتَلَبَ  
 نسبتہائے مکتبہ نوشته بودند و ما آن سلب کردن با اختیار نبود چنانکہ در حضور مذکور شدہ بود  
 الحال ہم آن سلب بر حال خود است زائل نشدہ آنرا زائل تصور کردن خیال است آواز کہ  
 از وی شنوند بان حالت کاری ندارد و اگر می را کہ سر و پیاوند و انتش از وی زائل مے کرد و

طاعت ۱۲ روبرو خود  
 یعنی ضرورت با اندازه ضرورت گذر می شود  
 بکمال رسانیدن علم معرفت  
 جمع فکر  
 علم نحو  
 بقضای خود  
 سوادگی یعنی علامه  
 بجا رده  
 در کتب  
 واپس گرفتن  
 از جواب است  
 آتش پاره کلان که بر لبی جمره گویند  
 ۱۲

و در اول  
 کتب انام بنانی  
 حداد



عالمان بستند این دین حق را  
 با برهان آریانه بر طبق علم  
 خاتم النبیین صلوات الله علیه  
 و تشبیه حادین و زور قوی  
 عالمان بستند این دین حق را  
 با برهان آریانه بر طبق علم  
 خاتم النبیین صلوات الله علیه  
 و تشبیه حادین و زور قوی

و بدترین مخلوقات پس عزیز خدای عزوجل خوار ساختن و ذلیل اورا سبحانه عزت و ادون  
 بغایت مستتج است و فی الحقیقت معارضه است بحق سبحانه و تعالی و تدریس و اقتاد وقتي نافع  
 آید که خالصا لوجه الله سبحانه باشد و از شائبه حب جاه و ریاست و حصول مال و رفعت جالی  
 باشد و علامت این خلوت زید و دنیا است و بے رغبت بودن است از دنیا و باقیها علمای که  
 باین بلا مبتلا اند و به محبت این دینیه گرفتار از علماء دنیا اند ایشانند علماء سوره و شرار مردم و تصور  
 دین و حال آنکه ایشان خود را مقتدائی دین میدانند و بهترین خلایق می انگارند و میسبون  
 اَلْقَمُّ عَلَى شَيْءٍ اِلَّا اَنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ و اَسْتَحُوذُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنسَاهُمْ  
 ذَكَرَ اللهُ اُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ اِلَّا اَنَّا حِزْبُ النَّاسِرُونَ هُمُ الْخَاسِرُونَ عزیز  
 شیطان بعین را و بد که فارغ نشسته است و از تضلیل و اغوا خاطر جمع ساخته انگریز  
 آنرا پس سید بعین گفت که علماء سوء این وقت درین کار با من خود مدویم گردند و مرا  
 ازین مهم فارغ ساختند و الحق درین زمان هر هسته و مدانته که در امور شرعیه واقع شده است  
 و هر فتورے که در ترویج کلمت و دین ظاهری شده است همه از شومی علماء سوء است و فساد  
 نیات ایشان آری علماء که از دنیا بے رغبت اند و از حب جاه و ریاست و مال و رفعت  
 آزاد از علماء آخرت اند و ورثه انبیا اند علیهم الصلوات و التسلیمات و بهترین خلایق  
 ایشانند که فدائے قیامت سیاهی ایشانرا بخون شهادتے فی سبیل الله وزن خواهند کرد  
 و پله این سیاهی خواهد چربید و قوم العلماء عبادت و در شان ایشان متحقق است ایشانند که  
 جمال آخرت در نظر شان مستحسن آمده و قباحیت و نیا و شنیاعت آن مشاهد گشته آنرا بنظر بقا  
 دیدند و این را بدافع زوال تقسیم یافتند لاجرم خود را بیاتی سپردند و از فانی باز داشتند و  
 عظمت آخرت ثمره شهود عظمت جلال لایزال است و ذلیل داشتن دنیا و باقیها از لوازم  
 بهر صورت اول فتوح بیست بزرگ و قدر ۱۲

شیطان پس از روشن  
 ساخت از فانی ایشان  
 یا فرار از این جا و کفر  
 شیطان است  
 باینکه تحقیق کفر  
 شیطان ایشانند  
 زیرا کاران باینکه این  
 که در واقع است در باره  
 در سماع اسرار و مجادله  
 صلوات الله علیه  
 علامت خود را می سرب  
 کمالات سبزه را بدین  
 قول ایشان است باینکه  
 که اگر در راه عالم غزالی  
 علامت قاطع در اجاز خود  
 زود غافل بنیضیخ آنرا در راه  
 علامت بن عبد البر در حدیث  
 حضرت ابی در در فضیله  
 تعالی غنم علماء و انی این  
 فزوده و شایع الاغتر که اول  
 این را غیر از این در انقلاب  
 از طریق حضرت ابن عباس  
 و نیز این جوری و دینی  
 اینی خلاصه ۱۱ صلوات

در عبادت حدیده ۱۲  
 بکبر بر طبق علم بر این پایه  
 بکنای عالم بر تمام قام  
 بیستم مرتبت از کلمات است  
 بل عالم بگوید که اینان از  
 دشمنان نظام است  
 است علامت حق گوید  
 آنچه میفرمودم آنچه  
 نکرده بیارت و نکرده  
 که اول در اجازت  
 نجات بکس از حق  
 ظهوری از این پایه  
 و در دین علماء از صلا







على حسب الامكان واكتشايتم مطالعة اصول اين جواهر را در ان موطن نيز نمايد و اين جواهر  
 صغيره و كبيره را در رنگ ظلال آن جواهر حقيقيه معلوم فرمايد رخ اين كار و ولست كنون تا كراريد  
 ذلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ منع از اظهار حقايق عالم امر بوسط  
 وقت آنعالى مكنونه است تا هر كوتة نظر از انجا چه فراگيرد و اسخان در علوم كه بشرف و ما  
 اَوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا مشرف اندازين ماجرا آگاه اند رخ هينئذ لا زيار النعم نعمها  
 صلوات نيت كه از پرده برون افتد راز - و زنده در مجلس زندان خبري نيت كه نيت  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ مِنَ الصَّلَاةِ  
 وَالتَّسْلِيمَاتِ اتمها و اذوها ثانيا بخاطر آمد كه شمس از جواهر مقدسه عليها نيز به تحوير آورده شود  
 بايد دانست كه ابتدا آن جواهر از صفات اصافيه است كه كمال از رخ اند من الوجوب  
 والامكان و فوق اينها صفات حقيقيه كه روح لا از تجليات اينها نصيب است و قلب را  
 بصفات اصافيه تعلق است و بتجليات اينها مشرف است و يقينه اين جواهر عليها كه فوق  
 صفات حقيقيه اند داخل وايره حضرت ذات اند تعالى و تقدس لهذا تجليات اين مراتب  
 سه گانه را تجليات ذاتيه ميگويند سخن از انجا راندين مصلحت نيت - رخ  
 قلم اينجا رسيد و سر بشكست

صداق  
 مکتوبات امام باقر  
 در باره سبحان الذي  
 صلوات و صلوات  
 و انعام و نوره  
 صلوات و صلوات  
 فخر و فخر  
 قدرت و رحمت  
 كلام و كلام  
 مكنون و مكنون  
 قائله

# مکتوبات سنی و پنجم (۳۵)

نيز ببيان حاجي محمد لاهوري صدر و ريفت در بيان محبت ذاتي كه انعام و ايلام در انتقام  
 برابر است بجاننا الله سبحانه و اياكم عن زليغ البصر بحرمت سيد البشر  
 عليه و على اله الصلوات و التسليمات مقصود از سير سلوك تزكيه نفس اماره است

صحت بجان و تعالی با این و از میل کردن چشم بوسه غیر خود بهات بخند بظنیل سرور آریسان علی العلو و السلام و صلوات الله علیهم







ببین که زمین ذات است  
در تمام اوقات و احوال  
ببین که زمین ذات است  
ببین که زمین ذات است

# مکتوب سی و هشتم

نیز شیخ محمد چترمی صد و ریافت در گرفتاری بذات بخت تعالی و تقدس که منزله است  
 از اعتبار اسما و صفات و شیون و اعتبارات و در مذمت جماعه نارسیدگان که چون رای چون  
 تصور کرده بان گرفتار مانده اند و در تفاوت اقدام اهل فنا که مترتب است بران تفاوت  
 علوم و معارف و امثال آن مکتوب شریف رسید موجب فرحت گشت حق سبحانه و تعالی همواره  
 با خود دارد و یک لحظه با غیر خود نگذارد هر چه ما دون ذات بخت است تعالی شانه معبر بغیر است  
 اگر چه اسما و صفات باشد و آنکه شکلمین صفات را لا مود و لا غیره گفته اند معنی دیگر دارد و از غیر غیر  
 خواسته اند و بان معنی نفی کرده اند نه معنی مطلق و نفی خاص مستلزم نفی عام نیست و از ان  
 ذات عن سلطانة جزیه سلوک تعبیر نمی توان کرد و دران مرتبه هر چه اثبات است الحاد است و بهتر  
 تعبیرات و جامع ترین عبارات لیس کتله شئی است که زبان فارسی ترجمه آن همچون  
 و بیچگونه است و علم و شهود و معرفت را با و سبحانه راه نیست هر چه می بینند و می دانند می شناسند  
 غیر اوست تعالی بانها گرفتاری گرفتاری بغیر اوست پس نفی آن لازم باشد و در تحت کلمه  
 لا اله در آورده اثبات آن ذات بیچون و بیچگونه را بکلمه الا الهی می باید کرد و این اثبات  
 اولیه تقلید است و آخر آیه تحقیق و بعضی آریاب سلوک به نهایت کار نرسیده چون رای چون تصور  
 کرده اند و شهود و معرفت را با و راه داده اند آریاب تقلید براتب از نهایت اند چه تقلید اینها  
 مقتبس از مشکوٰۃ نور نبوت است علی صا حیهما الصلوات و التسلیمات که سهو و خطارا  
 با و راه نیست و مقتدای آن جماعه نارسیدگان کشف غیر صحیح است مصرعه  
 به بین تفاوت ره از کجا است تا کجا

قول ایشان لا اله الا الله  
 و لا غیره آنکه صفا  
 با بخت تعالی در امانه  
 بذات قائم اند  
 بنام  
 از صفات مستطاب  
 نفی غیرت مستطاب  
 نیست پس برین تفهیم  
 قول حضرت شکلمین  
 لا مود و لا غیره  
 از قول  
 غایب است اگر چه  
 اسما و صفات مستطاب  
 نیست  
 در تفهیم  
 عاج زنده جان کجا  
 بعضی از آریاب سلوک  
 من  
 میل الا بالعباد  
 عن معرفه ذی  
 لا یعرف الله الا الله  
 چسبند خاک با خاک است  
 عجز از کجا حد است  
 بعضی از آریاب سلوک

عنه نور مشکوٰۃ با کلماتی نفع کردن دران جزای و تزیین کنند و در خطای این خطا و در تمام اوقات و احوال  
 ام معقول ناقص است و علم آنکه معرفت از کس و دانش از کس و فایده گرفتن  
 میل الا بالعباد  
 عن معرفه ذی  
 لا یعرف الله الا الله  
 چسبند خاک با خاک است  
 عجز از کجا حد است  
 بعضی از آریاب سلوک



مخبر از انان پس بموضع کرمه بلی بگرید از...  
بهر شمار پیغام...  
یعنی بزمه...  
بجز مردی است...  
اعلیٰ از المومنان...  
که در جانی و سلم...  
از حدیث طویل...  
این تعداد است...  
آن از فرزند...  
که خلق است بجز...  
مؤمن است با هر...  
یعنی هر کس

اما هست بلند پایه و طینت سر پایه نمیکند از او که پائینهای و نینه و سر پائینهای بقلیته فرود آید بلکه  
الثقات نماید اگر سبک بود از و سبک بود اگر چه بیچ نیکوید و اگر سبک بود او را سبک بود اگر چه بیچ نمی باید  
اگر حاصله دار و او را دار و اگر چه بیچ ندار و او اگر وصل است او را وصل است اگر چه بیچ حاصل  
در عبارات بعضی اکابر قدس الله تعالی عنهم العلیة که شهود ذاتی واقع شده است معنی آن بر غیر  
آرباب کمال ظاهر نیست نارسیدگان را فهم آن معنی محال است

در نیابد حال پخته بسج خام پس سخن کوتاه باید و السلام  
عنوان نام را بکلمه هو الظاهر هو الباطن مرزن کرده بودند مخدوما هو الظاهر هو الباطن درت  
اما چند گاه است که فقیر ازین عبارت معنی توحید نمی فهمد و بعلماء در فهم معنی آن موفق است  
درستی اینها فوق درستی آرباب توحید معلوم گشت کل میسر لما خلق له مصرعه  
هر کس را بهر کار ساخته اند آنچه برین کس است و لابد است و بان مکلف امثال  
او امر و اینها از نواهی است ما ائتکم الرسول فخذوا و ما نهکم عنه فانتهوا و اتقوا الله  
و چون مامور با خلاص است و آن بمفنا صورت نمی بند و ولی محبت ذاتیه متصور نمیشود  
لا جرم تحصیل مقدمات فنا که مقامات عشره است می باید کرد اگر چه فنا مومنین محض است  
اما مقدمات و مبادی آن کسب تعلق دارد اگر چه بعضی باشند که به حقیقت فنا ایشان را  
مشرف سازند بے آنکه مقدمات آن نمایند و بریاضات و مجاہدات حقیقت خود را مصفا  
سازند و روح حال او از دو صورت خالی نیست یا بموقف المواقف او را باز دارند یا بهر  
تکمیل ناقصان بعالم باز گردانند بر تقدیر اول سیر او در مقامات مذکوره واقع میشود  
و از تفصیل تجلیات آسمانی و صفاتی بے خبر است و بر تقدیر ثانی چون او را بعالم باز  
گردانند سیر او بر تفصیل مقامات واقع میشود و تجلیات بے نهایت او را مشرف میسازند

باز پسیند از ان...  
در سبب از قدس...  
فنا یعنی سبک...  
یعنی توحید...  
عقله...  
در حقش...  
باین بیان...  
تفصیل در حق...  
در قرآن...  
مکتوبات امام ربانی...  
اصول

غوازیات...  
در وقت رجوع به عالم...  
صورت خالی نیست...  
رافتند عالیشان...  
توان تا شنید...  
و ما بهر دو تفصیل...  
مغنی غیر ریاضت...  
یعنی تفکیک از بقا...  
این زمین است...  
یعنی عینیت...  
غوازیات...  
در وقت رجوع به عالم...  
صورت خالی نیست...  
رافتند عالیشان...  
توان تا شنید...  
و ما بهر دو تفصیل...  
مغنی غیر ریاضت...  
یعنی تفکیک از بقا...  
این زمین است...  
یعنی عینیت...  
غوازیات...  
در وقت رجوع به عالم...  
صورت خالی نیست...  
رافتند عالیشان...  
توان تا شنید...  
و ما بهر دو تفصیل...  
مغنی غیر ریاضت...  
یعنی تفکیک از بقا...  
این زمین است...  
یعنی عینیت...

صورت مجاہدہ وارداتی الحقیقہ و کمال ذوق ولذت است بظاہر ریاضت است و باطن  
 تنعم ولذات مصرعہ این کار دولت است کنون تا کار رسد بہ کفۃ نشود کہ چون  
 اخلاص از جملہ مامورات واجبۃ الامتنال باشد و حقیقت آن بے فنا متحقق نہیں شود پس  
 علماء ابرار و صالحا اخبار کہ بحقیقت فنا مشرف نشدہ اند بہ ترک اخلاص عاصی باشند  
 زیرا کہ گوئیم کہ نفس اخلاص ایثار حاصل است اگرچہ در ضمن بعضی افراد اخلاص باشد  
 و بعد از فنا کمال اخلاص متحقق میشود و جمیع افراد و امثال مے باشد و لہذا کفۃ شدہ است  
 حقیقت اخلاص بی فنا صورت نمی بند و نہ گفت کہ نفس اخلاص بی فنا متحقق نمی شود۔

## کتاب سی و نهم

نیز بہ شیخ محمد چتری صدور یافت در بیان آنکہ مدار کار بر قلب است از مجر و اعمال  
 صوری و عبادات رسمی کارے نمی کشاید و امثال آن حق سبحانہ و تعالیٰ از ما وون  
 خود اعراضے و بہ جناب قدس خود قبالیے از زانی فرماید بجزمت سید البشر  
 المحرر عن ذیج البصر علیہ و علی اللہ الصلوات و السلیمات مدار کار بر قلب است  
 اگر دل بغیر و سبحانہ گرفتار است خراب و ابتر است از مجر و اعمال صوری و عبادات  
 رسمی کارے نمی کشاید سلامتی قلب از التفات بما سوائے او تعالیٰ و اعمال صالحہ کہ  
 ببدن تعلق دارند و شریعت بایمان آن امر فرمودہ ہے و در کار است دعوی سلامت قلب  
 بے ایمان اعمال صالحہ بدنیہ باطل است چنانکہ درین نشانیہ روح بی بدن غیر متصور است  
 احوال قلبی بی اعمال صالحہ بدنی مجالست بسیارے از طہران این وقت با این قسم دعوی ادعا  
 مینمایند بخانا اللہ سبحانہ عن معتقدانہم السوء بصدق تجیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و النجیۃ  
 و کہند کہ اعمال ما لا یستجاب لہا حینئذ ہذا

قال قال الله  
 قال الله الخالص  
 عن قائل و ما  
 ابرو الا ليعبدوا  
 الله مخلصين  
 له الدين حقا

عنه بغير كمال  
 اخلاص است  
 کہ بعد از آن  
 عبادت

کتاب سی و نهم  
 در معرفت

بفنا متحقق  
 بآن نہ سلطان  
 ہند نہ تکرار  
 ریبہ  
 قال  
 قال الله تعالیٰ  
 من انى الله قلب  
 من انى الله قلب  
 من انى الله قلب

کتاب سی و نهم  
 در معرفت





فہرست مضامین مکتوبات شریف امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اول (حصہ اول)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	عرش سے اوپر عروج کی مقدار کا بیان	۱	ہذا بصائر للناس
	اور مشائخ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات کا بیان۔	۴	خطبہ
	میں جب چاہتا ہوں عروج واقع ہو جاتا ہے۔	۶	پہلا مکتوب
	ملاقات علی کا حال۔		اپنے پیر بزرگوار کی طرف۔ ان حالات کے بیان میں جو اسم الظاہر سے مناسبت رکھتے ہیں۔
	دوسرے دوستوں کے احوال۔		تمام اشیاء کے اندر تجلی اسم الظاہر میں حق کا ظہور۔ خصوصاً عورتوں کے لباس میں بلکہ ان کے اجزاء میں۔
۱۲	دوسرا مکتوب		پر تکلف اور لذیذ کھانے میں حسن و لطافت کا مشاہدہ۔
	اپنے پیر بزرگوار ہی کی طرف ترقیات کے حصول کے بیان میں۔		باطن کا ان تجلیات کی طرف متوجہ نہ ہونا۔
	استخارہ کا حکم۔		اس تجلی کا نسبت تنزیہی کے مخالف نہ ہونا۔
	عنایات خدا تعالیٰ۔		ان تجلیات کا روپوش ہو جانا۔
	عالم صحو کی ابتداء اور بقا ربیع الآخر کے اخیر سے ہے۔		ایک خاص فنا کار و نما ہونا اور آثار اسلام کا ظہور اور شرک خفی کے نشانات کا مٹنا۔
	حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ کی تجلی ذاتی کی ابتداء۔		مجدد یعنی عرش عظیم کے اوپر عروج۔
	عجیب و غریب علوم اور عروج و نزول۔		مرتبہ اول۔
	جس قدر بقا اکمل ہوگی صحو زیادہ ہوگا۔		مرتبہ دوم۔
	کمال صحو انبیاء کرام کا حصہ ہے۔ اور ان کے معارف شراعی اور عقائد کہلاتے ہیں۔		مشائخ و ائمہ اہل بیت اور حضور علیہ السلام کے مقام خاص اور دیگر انبیاء کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات کا مشاہدہ۔
	حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کے معارف معارف شرعیہ کی تفصیل۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	اس میں ختم قرآن کی سنت کی وجہ۔ اس ماہ میں افطاری میں تعجیل اور سحری میں تاخیر کی وجہ۔ قابلیت اولیٰ کا بیان۔ محمدی البشر جماعت کے حقائق۔ قابلیت محمدی کی برزخیت۔ اس طرح کے علوم جن کا منشا اصالت کی اور ظلیت کی جامعیت ہے بہت وارد ہوتے ہیں قطبیت کا مقام، مقام ظلیت کے دقیق علوم کا منشا ہے اور فردیت کا مرتبہ دائرہ اصل کے معارف کے ورود کا واسطہ ہے۔ وہ رسالہ جس کے لکھنے کا حکم ہوا تھا اس کے لکھنے کی توفیق نہ مل سکی۔	۱۴	<b>تیسرا مکتوب</b> اپنے پیر بزرگوار ہی کی طرف دوستوں کے مقام خاص میں مجبوس اور بند ہو جانے کے بیان میں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے خویشوں میں سے ایک شخص کے حال کے بیان میں میر سید شاہ حسین نے اپنی مشغولیت میں یوں دیکھا... الخ۔
	<b>پانچواں مکتوب</b> اپنے پیر بزرگوار ہی کی طرف خواجہ برہان کی سفارش کے سلسلے میں۔ ایک رسالہ سلسلۃ الاحرار نظر پڑا... الخ۔ خواجہ برہان نے اس عرصہ میں خوب کام کیا ہے اور تیسری سیر سے حصہ پالیا ہے۔	۱۶	<b>چوتھا مکتوب</b> اپنے پیر بزرگوار ہی کی طرف ماہ عظیم القدر رمضان المبارک اور حقیقت محمدی کے بیان میں۔ اس ماہ مبارک کی قرآن مجید کے ساتھ خاص مناسبت ہے اور قابلیت اولیٰ قرآن کا ظل ہے رمضان شریف میں نزول قرآن کا سبب۔ اس ماہ مبارک کے تمام خیرات و برکات کے جامع ہونے کی وجہ۔ جس کسی کو بھی خیر و برکت پہنچتی ہے وہ اس ماہ مبارک کی برکات کے دریا کا ایک قطرہ ہے۔
۲۰	<b>چھٹا مکتوب</b> نیز اپنے پیر بزرگوار کی طرف جذبہ اور سلوک کے حصول اور جمال و جلال دونوں صفتوں		اس ماہ میں جمعیت کا حصول تمام سال جمعیت کے حصول کا ذریعہ ہے اور اس ماہ میں تفرقہ سارے سال کے تفرقے کا باعث ہے۔
۲۱			

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵	<p>اور مصائب کا رفع کرنا ہے۔ انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ کی دعا کس قبیلہ میں سے ہے۔</p> <p><b>ساتواں مکتوب</b></p> <p>اپنے پیر بزرگوار ہی کی طرف اپنے بعض احوال غریبہ کے بیان میں اپنے کچھ استفسارات کے ساتھ جو مقام (محدّد) عرش سے اوپر تھا اپنی روح کو عروج کے طور پر اس مقام میں پایا۔ اس مقام میں یوں متخیل ہوا۔ کہ یہ سارا جہان... الخ</p> <p>مختصر یہ کہ جو حالت پہلے کبھی کبھی نصیب ہوتی تھی اب ہر وقت حاصل ہے۔ اس کے بعد ایک بلند محل تھا۔ تحیۃ الوضو کی نماز ادا کرنا۔ ایک نہایت ہی بلند مقام میں ظاہر ہوا چارا کا بر نقشبند کو اس مقام میں دیکھا۔ اپنے آپ کو اول اس مقام سے دور پایا پھر آخر کو اس کے مناسب پایا۔ اس مقام تک پہنچنا اس واقعہ کے نتائج سے ہے کہ حضرت امیر کو دیکھا تھا۔ پھر اس طرح ظاہر ہوا کہ برے اخلاق ہر گھڑی الگ ہو رہے ہیں۔ دوسری عرض۔</p>	<p>کے ساتھ تربیت پانے اور فنا و بقا اور نسبت نقشبندیہ کی فوقیت کے بیان میں۔</p> <p>جذبہ اور سلوک اور اجمال و جلال کے ساتھ تربیت پانا اور دونوں کا ایک دوسرے کے عین ہونے کا بیان۔</p> <p>محبت ذاتی فنا کی علامت ہے۔ فنا کے وجود کے وقت کا بیان۔ اس کے باوجود اگر علم ہو تو وہ بھی اپنے میں ہے اور اگر شہود ہے تو وہ بھی اپنے میں۔ حضرت خواجہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اہل اللہ... الخ جب تک ان تین میں سے کسی ایک سے بھی باہر ہے فنا سے حصہ نہیں پاسکتا۔ اگرچہ اس سلسلہ کے اکابر سے بہت صدیوں کے بعد... الخ۔ یہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی نسبت ہے۔ اس کو مکمل اور تمام کرنے والے حضرت خواجہ بہاوالدین قدس سرہ ہیں۔ عجب معاملہ ہے پہلے ہر بلا و مصیبت جو واقع ہوتی تھی سرور و فرحت کا باعث تھی۔ مگر اب جبکہ عالم اسباب کی طرف نیچے لائے ہیں... الخ۔ اسی طرح اگر دعا کرتا تھا تو اس سے مقصود رفع بلا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اب دعا سے مقصود بلا</p>	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۲	<p>کہ یہ ایجاب تک لے جاتی ہے۔</p> <p><b>نواں مکتوب</b></p> <p>اپنے پیر بزرگوار کی طرف ان حالات کے بیان میں جو نیچے آنے کے مقام سے مناسبت رکھتے ہیں۔</p> <p>اپنی ذلت، کوتاہی اور انکساری کے دیکھنے کے بیان میں۔ اور اعمال میں کوتاہ ہونے کے بیان میں۔</p> <p>شرخیر کا آئینہ ہے۔</p> <p>عجیب کاروبار ہے اس مذمت نے مدح کے معنی پیدا کر دیئے۔</p> <p>مقام عبدیت تمام مقامات سے اوپر ہے</p> <p>بندگی سے لذت گیر ہونا محبوبوں کا خاصہ ہے۔</p> <p>محبوں کو مشاہدہ محبوب سے انس ہوتا ہے</p> <p>میدان محبوبیت اور بندگی کے شہسوار</p> <p>سردار دین و دنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔</p> <p>کمال شرو نقص سے مراد اس کا علم ذوقی ہے... الخ۔</p> <p>جب تک اس طرح اپنے آپ زمین پر نہ ڈالے اپنے مولا کے کمالات سے بے نصیب رہتا ہے۔</p> <p>ہر جذبہ میں محبوبیت کے کچھ معنی پائے</p>	۲۹	<p>تیسری عرض۔</p> <p>چوتھی عرض۔</p> <p>پانچویں عرض۔</p> <p><b>آٹھواں مکتوب</b></p> <p>نیز اپنے پیر بزرگوار کی طرف ان حالات کے بیان میں جو صحو و بقا سے تعلق رکھتے ہیں۔</p> <p>وحدت الوجود اور اس کے توابع سے مشرف کرنا استطاعت مع الفعل کا منکشف ہونا۔</p> <p>اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے قدم پر پاتا ہے۔</p> <p>کام علاج معالجہ سے گزر چکا ہے اب اس کی بزرگی ہی حجاب ہے۔</p> <p>علماء کے عقائد کی درستی کی صوفیاء کے ریاضات و مجاہدات پر فضیلت۔</p> <p>علماء اور طلبۃ العلوم کے ساتھ محبت کا اظہار اور توضیح تلویح کے مطالعہ کی چاہت۔</p> <p>حق سبحانہ و تعالیٰ کو جہان کا نہ عین جانتا ہے اور نہ اس متصل اور نہ منفصل۔</p> <p>مخلوق کی ذوات اور ان افعال و صفات کو حق تعالیٰ کا مخلوق جانتا ہے۔</p> <p>بندے کی قدرت کس معنی سے ہے۔</p> <p>قضا و قدر کے مسئلے کو علما کے طور پر جاننا۔</p> <p>قابلیت و استعداد کو کچھ دخل نہیں دیتا۔</p>

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	کوئی بھی نیک عمل وقوع پذیر نہیں ہو سکتا جب تک بندہ اس میں اپنے آپ کو متہم اور کوتاہ تصور نہ کرے۔	۳۸	جاتے ہیں۔ یہ بات نہیں کہ ہر شخص جس کا جذبہ سلوک پر مقدم ہے وہ ضرور محبوبوں میں سے ہے۔
	جو کچھ بھی جہان میں ہے حتیٰ کہ کافر فرنگ ملحد زندیق بندہ اپنے آپ سے اسے کئی طریقے بہتر جانتا ہے۔		<b>دسواں مکتوب</b>
	خواجہ احرار کی گفتگو کی مراد کا بیان۔		اپنے پیر بزرگوار کی طرف۔ قرب و بعد کے حصول کے بیان میں اور فرق و وصل کے غیر مشہور معنی۔
	ان مقامات کا ظہور جو ایک دوسرے سے اوپر ہیں۔		نہایت بعد کا نام قرب رکھا ہوا ہے۔
	حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے مقام کا مشاہدہ۔		مراد کو بھی مرید بننا پڑتا ہے۔
	حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے مقام کا مشاہدہ۔	۴۰	وہ دین و دنیا کے سردار مرادیت کے باوجود مریدین میں سے تھے۔
	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام کا مشاہدہ۔		<b>گیارہواں مکتوب</b>
	حضرت خواجہ نقش بند قدس سرہ کا ہر مقام میں ہمراہ ہونا۔		اپنے پیر بزرگوار کی طرف بعض کشفوں اور اپنے اعمال کو کم دیکھنے اور اعمال و اقوال میں اپنے آپ کو عیب ناک جاننے کے بیان میں۔
	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام سے اوپر کوئی مقام معلوم نہیں ہوتا سوائے حضور علیہ الصلوٰۃ کے مقام کے۔		بے مناسبتی دو قسم پر ہے۔ ایک تو طریقوں میں سے کسی طریقے کے ظاہر نہ ہونے کے باعث ہوتی ہے۔ اور دوسری مطلق بے مناسبتی ہے۔
	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام کے بالقابل ایک عجیب نورانی مقام تھا کہ ہرگز اس طرح کا مقام دیکھنے میں نہیں آیا۔ اپنے		وہ راستے جو اس مقام تک پہنچاتے ہیں دو ہیں ایک اپنی کوتاہیوں کو دیکھنا اور دوسرا شیخ کی صحبت۔
			پیر دستگیر کی عنایت کے طفیل بقدر استعداد طریق اول کا حصول۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	ناگوری کے حال کا بیان۔		آپ کو بھی اس مقام کے عکس کے طور پر رنگین اور منقش پایا۔
	خواجہ ضیاء الدین کے حال کا بیان۔		حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام میں ہونا۔
	مولانا شیر محمد کے لڑکے کا ذکر۔		ایک دوسری عرض اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں۔
	ایک خاص کیفیت کے ظہور اور فنائے ارادہ کا بیان۔		شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے اس قول کی تشریح کہ عین باقی نہیں رہتا اثر کہاں باقی رہے گا۔
	وحدت سے ماوراء ایک نظر اور اس کی تمثیل اصل صفات کا برطرف ہونا۔ اور احدیت کا غلبہ اور کان اللہ ولم یکن معہ شی کا حال کے مطابق ہونا۔		اس بات کے راز کا انکشاف اور اس کا دوام۔
	مولانا قاسم علی اور دوسرے دوستوں کو تکمیل کے مقام سے حصہ ہے۔		دوسری عرض کہ کوئی کتاب دیکھنے کو دل نہیں چاہتا سوائے اکابر کے اقدام کے ذکر کے۔
۵۲	<b>بارہواں مکتوب</b>		رفع امراض کے لئے توجہ کے اثر کا ظہور اور برزخ میں بعض مردوں کے حالات دریافت کرنا۔
	اپنے پیر بزرگوار کی طرف فنا و بقا کے حصول۔ اور وجہ خاص کے ظہور کے حصول۔ اور سیر فی اللہ اور تجلی ذاتی برقی وغیرہ کی حقیقت کے بیان میں۔		آپ کی اور آپ کے متعلقین کی طبائع عالیہ کا بعض لوگوں کی طرف سے تکالیف پہنچانے کے باوجود مکر نہ ہونا۔
	ان علوم کا انکشاف جو مقام فنا فی اللہ اور بقاء باللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔		بعض دوستوں کے حالات پیر بزرگوار کی خدمت میں عرض کرنا۔
	ہر شے کی وجہ خاص کا ظہور اور سیر فی اللہ کا معنی۔ اور تجلی ذاتی برقی کی حقیقت اور یہ کہ محمدی المشرق کون ہوتا ہے۔		شیخ نور کے حالات کا بیان۔
	ہر مقام کے لوازمات اور ضروریات کا		سید شاہ حسین کے حالات کا بیان۔
			میاں جعفر کے حالات کا بیان۔
			میاں شیخ، شیخ عیسیٰ، شیخ کمال اور شیخ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۵	<p>چودھواں مکتوب</p> <p>اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔ ان واقعات کے حصول کے بیان میں جو دورانِ راہ پیش آئے۔ اور بعض مسترشدین کے حالات کے بیان میں۔</p> <p>مرتبہ و جوب کا ظہور بد صورت سیاہ رنگ عورت کی صورت میں۔ اور مرتبہ احدیت کا ظہور دراز قامت مرد کی صورت میں۔</p> <p>موت کی آرزو کا پیدا ہونا۔ اور نظر میں ایسا محسوس ہوا کہ گویا میں ایک ایسا شخص ہوں۔ جو دریائے محیط کے کنارے کھڑا ہو۔ اس ارادے سے کہ اپنے آپ کو اس میں گرا دے۔ ایک خاص کیفیت کا ظاہر ہونا اس میں ذوق سے یوں محسوس کرنا کہ دل کو غیر حق کی چاہت نہیں رہی۔</p> <p>اس وقت نہ عرش رہا اور نہ فرش۔ صفات کلیہ و جوبیہ کا نظر آنا۔ اپنے یقین کا پرانے کپڑے کے رنگ میں نظر آنا ایک واقعہ کی تعبیر۔ جو چیز دائماً حاصل ہے وہ حیرت و اجنبیت ہے۔ بعض وقائع کی تعبیر سے عاجز رہنا۔ اس طریقہ علیہ سے شیخ طہ فرزند شیخ</p>	۵۳	<p>ظہور اور اولیاء اللہ کے معلومات و مشاہدات پر اطلاع۔</p> <p>اشیاء کی ذوات اور ان کی قابلیت کو خدا تعالیٰ کی مخلوق جاننا۔ وہ سبحانہ و تعالیٰ استعداد اور قابلیت کے تابع نہیں ہے۔</p> <p>تیسرے ہواں مکتوب</p> <p>اپنے پیر بزرگوار کو لکھا۔ اس راہ کی بے نہایتی علوم حقیقت کی علوم شریعت کے ساتھ مطابقت کے بیان میں۔</p> <p>مشائخ کے اس قول کے بیان میں کہ سیر الی اللہ پچاس ہزار سالہ راہ ہے اور اشیا میں سیر کے واقع ہونے۔ اور طالب ارشاد لوگوں کے غلو کرنے اور ان کے کام میں شروع ہونے کے بیان میں۔</p> <p>ہمہ از دست کا پلہ مقولہ ہمہ اوست سے بھاری جاننا۔ تمام کشفیات کا ظاہر شریعت کے مطابق ہونا۔ صوفیا کے بعض کشف کا خلاف شرع ہونا یا سہو کی بنا پر ہے یا سکر کے باعث اور یہ دونوں درمیان راہ کی باتیں ہیں۔ انتہا راہ کی نہیں۔ علماء اور صوفیہ کے درمیان فرق کا بیان۔</p>



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	روح و نفس دونوں جہتوں کی جامعیت کے بیان میں۔ اوپر سے فائدہ حاصل کرنا اور نیچے والوں کو فائدہ پہنچانا۔ اس برزخیت کے واسطے سے عطا کیا گیا ہے۔ بائیں ہاتھ سے مراد کے بیان میں۔ مقلب قلوب تک پہنچنا سلوک سے وابستہ ہے۔ کسی شخص کے ساتھ مقام کے تعلق کے معنی ایک رکے ہوئے عزیز کے حال کا بیان۔ مقامات جذبہ و سلوک کے درمیان منافات اور عدم منافات کا بیان۔		عبداللہ نیازی کا جو مشاہیر مشائخ سرہند میں سے ہیں۔ اظہار جذبہ عنایت بعض دوستوں کا بطریق رابطہ راہ فقر میں جانا۔ ملا قاسم علی، ملا مودود محمد و عبدالرحمن، شیخ نور اور ملا عبدالرحمن کا نقطہ فوق تک پہنچنا۔ ملا عبدالباری نے اس میں استغراقی پیدا کر لیا ہے۔ اور وہ مطلق منزہ ذات کو اشیاء میں صفت تزیہی سے دیکھتا ہے۔ پیر دستگیر کی دولت ہے جو طالبوں تک پہنچتی ہے۔ اس کمینہ کا اس فیض رسائی میں کچھ حصہ نہیں حضرت پیر دستگیر کے حضرت مجدد صاحب میں۔ معنی محبوبیت ثابت کرنے کے بیان میں۔
۶۳	<b>سولہواں مکتوب</b> یہ مکتوب بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا۔ عروج و نزول وغیرہ کے حالات کے بیان میں۔ اس رسالہ کے بیان میں جو بعض دوستوں کی فرمائش سے میسر آیا۔ اور حضرت خاتمیت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحمیہ کی بارگاہ میں اس کی مقبولیت۔ مجلس میں لوگوں کا شیر بہر کی طرح نظر آنا۔ مدارج قرب میں عروج اور مشائخ کرام کی روحانیت اور عنایات خداوندی کے طفیل تمام مشائخ کے مقامات پر سے گزارنا۔ اور وجوہ	۶۰	<b>پندرہواں مکتوب</b> یہ خط بھی اپنے مرشد بزرگوار کو لکھا۔ ان احوال کے بیان میں جو ہبوط و نزول کے مقامات سے متعلق رکھتے ہیں۔ نیز بعض پوشیدہ اسرار کا بیان۔ مدت تک اسے تلاش کرتا رہا لیکن اپنے آپ کو ہی پاتا رہا۔ بعد کو اس کا کام اس جگہ جا پہنچا کہ اگر اپنے آپ کو پایا تو بھی اسے ہی پایا۔ عین بقا میں فانی ہے۔ اور عین فنا باقی۔ لیکن... الخ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	ولایت ، شہادت ، اور صدیقیت کے مقامات میں فرق۔		ولایت کا ظہور اور مقام قلب تک نزول۔
	اس امر کی تحقیق کہ صدیقیت اور نبوت کے درمیان ایک مقام ہے جس کو قربت کہتے ہیں		مراد ہونے کے باوجود اس قدر زیادہ منازل طے کرنا ہوتی ہیں کہ مرید ساری عمر میں بھی معلوم نہیں کہ طے کر سکیں۔
	یہ مقام برزخیت کی لیاقت رکھتا ہے یا نہیں		افراد کے نہایت عروج کا بیان۔
	مقام قربت کی بلندی اور اس مقام میں وجود کا ذات پر زائد ہونا۔		اہل اللہ کے بارے میں بدگمانی رکھنے سے ضرور نقصان کا احتمال غالب ہے۔
	مقام صدیقیت مقام بقا میں سے ہے سلوک سے کیا مقصود ہے۔		غیرت خداوندی سے ڈرنا چاہیے۔
	مسئلہ قضا و قدر پر آگاہ ہونا۔ اور اصول شریعت کے ساتھ اس کی عدم مخالفت علوم و معارف کا بارش کی طرح برسانا اور افاضہ علوم کے مقصد کا بیان۔		فرق و جمع کا معنی۔
	اللہ تعالیٰ کے قول لیس کمثلہ شئی وہو السميع البصیر کا معنی۔	۶۷	فرق و جمع کے معنی میں اہل سکر کو خاطر قرار دینا۔
	ذوات مخلوقات کا جماد ہونا۔		ستر ہواں مکتوب
	مخلوقات کی صفات کا جماد ہونا۔		یہ خط بھی اپنے مرشد بزرگوار کو لکھا۔ بعض ایسے احوال کے بیان میں جو عروج و نزول کے تعلق رکھتے ہیں۔
	مخلوقات کے افعال کا جماد ہونا۔	۶۷	اٹھارواں مکتوب
	بندوں کے اعمال پر ثواب و عتاب کے مسئلے پر ایک سوال اور اس کا جواب۔		یہ خط بھی اپنے مرشد بزرگوار کو لکھا اس تمکین کے بیان میں جو تلویں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔
	گفتگو کے دراز ہو جانے پر اپنے پیر و مرشد سے عذر خواہی۔		جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے بہ برکت توجہات علیہ احوال کی رقیقیت سے آزادی عطا کی تو حیرت و پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ میں نہ رہا۔
	میاں شاہ حسین کا حال۔		حق الیقین سے مشرف کرنا۔ اور علم و عین کا ایک دوسرے کے لئے حجاب و پردہ نہ ہونا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	بلا اعتبار شے دیگر تجلی ذات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کے ساتھ مخصوص ہے اور تمام حجابات کا اٹھنا اور وصل عربان اور وجد حقیقی یہاں متحقق ہے اور اس نادر الوجود مقام سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل پیروی کرنے والوں کو حصہ وافر حاصل ہے۔ یہ تجلی ذاتی اکثر مشائخ کے نزدیک برقی ہے... الخ	۷۸	حضرت شیخ مجتہد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے اور شیخ نور اور اپنے ایک رشتہ جوان کا حال۔
	مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک تجلی ذاتی کا دائمی حضور ان بزرگوں کے نزدیک ابتداء انتہا میں درج ہے۔	۷۸	<b>انیسواں مکتوب</b> یہ مکتوب بھی اپنے پیرومرشد کو لکھا۔ بعض صاحب حاجت لوگوں کی سفارش کے سلسلہ میں۔
	اس معاملہ میں ان بزرگوں کی اقتداء صحابہ کرام سے ہے۔ جس طرح ولایت محمدی تمام انبیاء کرام کی ولایتوں سے فوقیت رکھتی ہے اسی طرح ان اکابر کی ولایت تمام اولیا کی ولایتوں کے فائق اور اعلیٰ ہے۔	۷۸	<b>بیسواں مکتوب</b> یہ مکتوب بھی بعض صاحب حاجت لوگوں کی سفارش کے سلسلہ میں اپنے پیرومرشد کو لکھا۔ خدمت میں لکھا۔
	دوسرے سلسلہ والوں کے بعض اکابر کو یہ ولایت حاصل ہوتی ہے لیکن ولایت صدیقیہ سے اخذ کر کے اس طریقہ علیہ کے بعض کمالات کے اظہار کی غرض و غایت۔	۷۹	<b>اکسیواں مکتوب</b> شیخ محمد مکی کی طرف۔ درجات ولایت خصوصاً ولایت محمدی اور نسبت نقشبندیہ کی بلندی اور ان کے دوام حضور کے بیان میں۔
۸۳	<b>بائیسواں مکتوب</b> شیخ عبدالجبار کی طرف۔ روح اور نفس کے تعلق اور عروج و نزول اور فنا و بقا روحی و جسدی اور مقام دعوت کے بیان		فنا اور موت کے بغیر جو موت جسمانی سے قبل ہے۔ جناب قدس جل و علا تک رسائی میسر نہیں آسکتی اور نہ باطل الہوں نجات مل سکتی ہے۔ اور نہ حقیقت اسلام اور کمال ایمان نصیب ہو سکتا ہے۔ اور یہ فنا ولایت میں قدم اول ہے۔ ولایت کے کئی درجے ہیں اور ہر نبی کے قدم پر ایک مخصوص ولایت ہے۔ اعلیٰ ترین ولایت وہ ہے جو ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۷	<p>سے ہیں... الخ۔</p> <p>تیسواں مکتوب</p> <p>خان خاناں کی طرف۔</p> <p>شیخ ناقص سے اخذ طریقہ سے منع کرنے کے بیان میں۔</p> <p>خداوند تعالیٰ حال سے خالی قال اور عمل سے خالی علم سے نجات عطا کرے۔</p> <p>اے برادر دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔</p> <p>جاننا چاہیے کہ بیج کا ضائع کرنا دو طرح ہے... الخ۔</p> <p>تو شیخ کامل اس طالب کی تربیت کرنے کے وقت... الخ۔</p> <p>صحبت کامل کبریت احمر ہے۔ اس کی نظر دو اور اس کا کلمہ شفا ہے۔</p> <p>تمہ۔ کفریہ لقب رکھنے سے روکنے کے بیان میں۔</p> <p>مسلمانوں کو لال کفر سے دشمنی رکھنے کا حکم ہے بعض مشائخ کی عبارات میں غلبہ سکر کے باعث مدح کفر میں جو کچھ وارد ہوا ہے۔ وہ ظاہر پر محمول نہیں۔</p> <p>کفر حقیقت نقص ہے۔</p> <p>ہوش والوں کو مستوں کی تقلید روا نہیں۔</p> <p>ہر چیز کا ایک موسم اور وقت ہے اسی موسم</p>	<p>میں اور فانی اور مخلوق کی طرف لوٹائے گئے۔</p> <p>اولیاء کرام کے درمیان فرق اور خدا تعالیٰ کے نور ظلمت اور لامکانی کو مکانی کے ساتھ جمع کرنے کا بیان۔ اور ان دونوں کے درمیان دوستی کا پیدا کرنا اور اس کا نتیجہ۔</p> <p>اس نور کا اپنے مقام اصلی کو بھول جانا اور اس کا نتیجہ۔</p> <p>اس نور کا اپنے مقام اصلی کی طرف رجوع کرنا اور اس کا ثمرہ۔ اور ظلمت کا اس نور کے تابع ہونا۔</p> <p>اس نور کا مطلوب حقیقی میں مستغرق ہونے کے بعد اپنے ظلمانی متعلق کو بھول جانا۔</p> <p>فنا کے بعد بقا کے حصول اور اسم ولایت کے اطلاق و استعمال کے جواز کی صورت میں یا تو استغراق تام ہوتا ہے۔ یا دعوت و ارشاد کے لئے مخلوق کی طرف رجوع ہوتا ہے۔</p> <p>روح کے لئے نہ داہنا ہے اور نہ بائیں۔ لیکن داہنا اس حال کے زیادہ لائق اور انسب ہے نور و ظلمت سے مراد۔</p> <p>سوال باوجود بقا و شعور اور توجہ اور اختلاط... الخ۔ اس بات کا بیان کہ نفس مجمل ہے۔ اور حواس وغیرہ اس کی تفصیل ہیں۔</p> <p>جاننا چاہیے کہ مستغرقین ارباب سکر</p>	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۵	<p>چچیسواں مکتوب</p> <p>خواجه جہان کو لکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء راشدین کی متابعت کی ترغیب کے بیان میں تمام کمالات روح و سر وغیرہ حضور کی متابعت سے وابستہ ہیں۔</p> <p>شیخ سلطان کے دو لڑکوں کے لئے سفارش</p>	۹۳	<p>میں وہ چیز موزوں ہوتی ہے۔</p> <p>لقب کفریہ کے تبدیل کرنے کا حکم۔</p> <p>مواضع تہمت سے بچنے کا حکم۔</p> <p>چوبیسواں مکتوب</p> <p>محمد قلیج خان کی طرف اس بیان میں کہ صوفی کائنات ہوتا ہے۔</p> <p>اور اس امر کے بیان میں کہ دل ایک سے زیادہ اشیاء سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔</p> <p>اور یہ کہ محبت ذاتی کا ظہور... الخ۔</p> <p>مقربین و ابرار کی عبادت کے درمیان فرق اس امر کی تشریح اور اثبات۔</p> <p>بندہ اور رب تعالیٰ کے درمیان حجاب صرف نفس ہے۔</p> <p>محبت ذاتی موجود ہونے کی صورت میں محبوب کی طرف سے انعام اور اس کی طرف سے تکلیف دونوں برابر ہو جاتے ہیں۔</p> <p>ابرار حق تعالیٰ کی عبادت، خوف، عذاب طمع ثواب کے لئے کرتے ہیں۔</p> <p>ابرار کی نیکیاں مقربین کی نسبت سیئات میں داخل ہیں۔</p> <p>بعض مقربین بھی عبادت خوف عذاب اور امید ثواب کے لئے کرتے ہیں لیکن... الخ</p> <p>ایسے لوگوں کو کمالات نبوت سے بھی حصہ حاصل ہے</p>
۹۷	<p>چھبیسواں مکتوب</p> <p>حاجی محمد لاہوری کی طرف۔ اس بیان میں کہ شوق ابرار کو ہوتا ہے۔ مقربین کو نہیں ہوتا</p> <p>حدیث قدسی الاطال شوق الا برار کا معنی۔</p> <p>ابرار سے کون لوگ مراد ہیں۔</p> <p>حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس قول کا معنی ہکذا کنا ولکن قست قلوبنا۔</p> <p>اپنے شیخ قدس سرہ کے اس قول کا نقل کرنا کہ واصل منتہی کو بھی کبھی گزشتہ شوق کی تمنی ہوتی ہے۔</p> <p>رفع شوق کا دوسرا مقام ہے۔</p> <p>واصل کے شوق کی طرف رجوع نہ کرنے پر سوال اور اس کا جواب۔</p> <p>سیر تفصیلی کی نہایت کسی کے لئے متصور نہیں</p> <p>بیان عدم تصور توقع در حق منتہی واصل جس نے ان مراتب کو اجمالی طور پر طے کیا ہے۔</p> <p>سالک لوگ سیر تفصیلی میں ہمیشہ تجلیات صفاتیہ میں بند رہتے ہیں۔</p>		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	ادائے فرائض میں سنت و مستحب کی رعایت کرنا ہزار سالہ نوافل سے بہتر ہے۔		حق تعالیٰ کی طرف مشتاق ہونے سے کیا مراد ہے۔ اس کا جواب۔
	منقول ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد نمازیوں کو دیکھا ایک شخص کو نماز میں نہ پایا... الخ۔	۱۰۱	ستائیسواں مکتوب خواجہ عمک کو لکھا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی مدح و ثنا میں۔
	آداب کی رعایت اور مکروہات سے بچنا اگرچہ تزییہ ہی ہو۔ ذکر و فکر اور مراقبہ و توجہ سے کئی مرتبے بہتر ہے۔		اسی سلسلہ کے اکابر کے اس قول سے مراد کہ ہماری نسبت تمام کی نسبت سے فائق ہے۔ یادداشت کے معنی۔ تجلی ذاتی کا معنی اور حضور بے غیبت کے معنی۔
	بطور زکوٰۃ ایک ٹکہ صدقہ کرنا پہاڑوں برابر صدقہ کرنے سے کئی درجے بہتر ہے۔		یہ نسبت نہایت ہی نایاب ہے۔
	نماز عشاء نصف اخیر میں ادا کرنا اور اسے نماز تہجد کا ذریعہ بنانا بہت ناپسندیدہ ہے حنفیہ کے نزدیک نماز عشاء رات کے نصف اخیر میں ادا کرنا مکروہ تحریمہ ہے۔	۱۰۲	اٹھائیسواں مکتوب خواجہ عمک کی طرف صادر فرمایا۔
	شوافع کے نزدیک رات کے نصف آخر میں ادا کرنا جائز ہی نہیں۔		حال کی بلندی کے بیان میں ایسے الفاظ سے جو تنزل و تبعذ کا وہم ڈالتے ہیں۔
	صرف و نر کی تاخیر سے بھی قیام لیل اور بیداری وقت سحر میسر آسکتی ہے۔	۱۰۳	انہیسواں مکتوب شیخ نظام تھانیسری کی طرف۔
	عشاء کی جو نمازیں رات کے نصف اخیر میں ادا کی ہیں انہیں قضا کر لیں۔		ادائے فرائض کی ترغیب اور سنن و مستحبات کی رعایت اور اس امر کے بیان کہ فرائض کے سامنے نوافل کو کم اہمیت دی جائے اور رات کے نصف اخیر میں نماز عشاء ادا کرنے سے روکنے اور مریدوں کے پیروں کو سجدہ کرنے سے روکنے وغیرہ کے بیان میں۔
	امام اعظم کو فی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستحب رہ جانے کی بنا پر چالیس سال کی نمازیں		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	<p>کہ مجھ جیسا اس کا کچھ بیان کر سکے۔ چون بے چوں کے متعلق کیا اظہار خیال کر سکتا ہے۔</p> <p>حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا ہے اہل اللہ فنا اور بقا کے بعد جو کچھ دیکھتے ہیں اپنے اندر دیکھتے ہیں۔</p> <p>تجلی صوری جیسی بھی ہو سیر آفاقی میں داخل ہے... الخ۔</p> <p>وجود عدم کی تعریف اکابر نقشبندیہ کے نزدیک وہ بقا جو فنا تم کے بعد ہے۔ زوال اور خلل سے محفوظ ہے۔</p> <p>وہ فنا اور بقا جو زوال پذیر ہے احوال اور تلویحات میں سے ہے۔</p> <p>انسان کی پیدائش سے مقصود بندگی کے وظائف ادا کرنا ہے۔</p> <p>عشق و محبت بھی مقاصد میں سے نہیں ہیں مراتب ولایت کی نہایت مقام عبدیت ہے اس کے اوپر کوئی مقام نہیں... الخ۔</p> <p>حضرت خواجہ نقشبند کا اس شخص کو جواب دینا جس نے دریافت کیا تھا کہ سلوک سے کیا مقصود ہے۔</p> <p>بعض زائد امور دوران راہ سامنے آتے ہیں نہایت پر پہنچ کر وہ سب غبار کی طرح اڑ جاتے ہیں۔</p>		<p>قضا کیس۔</p> <p>وضو کا مستعمل پانی امام اعظم کو فی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجس غلیظ ہے۔ فقہاء کرام نے اس کے پینے سے منع کیا ہے۔</p> <p>وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا شفا کہا گیا ہے وہ اگر کسی کو دیا جائے تو جائز ہے۔</p> <p>بعض دوستوں نے واقعہ میں دیکھا کہ حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کے وضو کا مستعمل پانی ضرور پیئیں ورنہ ضرر عظیم لاحق ہوگا... الخ۔</p> <p>مریدوں کے اپنے پیروں کو سجدہ کرنے کی مذمت و شاعت۔ اور اس سے سختی سے روکنا۔</p> <p>صوفیاء کے علوم احوال ہیں۔ اور احوال اعمال کے نتائج و ثمرات ہیں۔ اعمال کی درستی کے بغیر احوال کا حصہ نہیں مل سکتا... الخ۔</p> <p>جس طرح مجالس اہل سلسلہ میں کتب تصوف پڑھی جاتی ہیں فقہ بھی پڑھی جانی چائیں۔ تصوف جبکہ احوال سے تعلق رکھتا ہے اور قال میں نہیں آسکتا اگر اس کی کتابوں کا مطالعہ نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔</p> <p><b>تیسواں مکتوب</b></p> <p>شیخ نظام تھانیسری کو لکھا۔ شہود آفاقی اور انفسی وغیرہ کے بیان میں۔</p> <p>اس کی جناب کبریا اس سے بلند تر ہے</p>
	۱۰۹		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	حق سبحانہ و تعالیٰ کسی شے سے اتحا نہیں رکھتا انقلاب حقائق عقلا اور شرعاً محال ہے۔ تعجب ہے کہ شیخ محی الدین اور ان کے مقلبین ذات واجب تعالیٰ کو مجہول مطلق کہتے ہیں... الخ۔		جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ علوم وحی سے اخذ کیے اولیا کرام نے وہی علوم بذریعہ الہام اخذ کیے۔ علماء دین نے یہ علوم شرائع سے بطریق اجمال اخذ کئے ہیں۔
	توحید و جود کی منافی علوم و معارف کے ظہور کے وقت فقیر کو اضطراب تام لاحق تھا... الخ۔	۱۱۵	اکتیسواں مکتوب شیخ صوفی کی طرف لکھا توحید و جود کی حقیقت کے ظہور اور قرب و معیت ذاتی کے بیان میں اور بعض سوالات وجوہات کے بیان میں جو اس مقام سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسئلہ توحید و جود کی تحقیق۔ فقیر اس توحید کے مشرب سے از روئے علم حصہ وافر اور لذت عظیم رکھتا تھا۔ حضرت شیخ مجدد قدس سرہ کا حضرت خواجہ محمد الباقی کی خدمت میں حاضر ہونا۔ حضرت شیخ قدس سرہ پر از روئے حال اس توحید کا منکشف ہونا اور اس مقام کے علوم و معارف و دقائق کا ظہور۔ شیخ محی الدین عربی کے دقائق معارف کو ظاہر کرنا... الخ۔
	اس بحث کو ایک مثال سے واضح کرنا۔ توحید و جود کی قول کے اسباب و وجوہ سبب اول و ثانی کا بیان۔ تیسرے سبب کا بیان۔ توحید کی قسم ثالث کا بیان جو پہلی دونوں سے اعلیٰ ہے۔ خطائے کشفی خطائے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے۔ اس خطا پر کوئی عتاب و ملامت نہیں۔ بلکہ ایک درجہ ثواب ہے۔ مجتہد کی تقلید کرنے والے مجتہد کے حکم میں ہیں۔ اور خطا کی صورت میں ایک درجہ ثواب پاتے ہیں اور اہل کشف کی تقلید کرنے والے معذور ہیں اور خطا کی صورت میں ثواب سے محروم ہیں۔ الہام دوسرے کے حق میں حجت نہیں لیکن مجتہد کا قول دوسرے پر حجت ہے۔ اہل کشف کی تقلید خطا کی صورت میں جائز		اس توحید میں سکر وقت اور غلبہ حال کا بیان یہ حال مدت دراز تک رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس حال سے نکالا اور ترقی عطا کی نسبت احاطہ اور سر بیان اور قرب و معیت ذاتی کا پوشیدہ ہو جانا۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	اور اولیاء کرام میں سے کم ہی لوگ اس کمال سے مشرف ہوئے ہیں اور حضرت امام مہدی میں یہ کمال بروجہ اتم ظہور کر گیا۔		نہیں اور مجتہد کی تقلید خطا کی صورت میں بھی جائز بلکہ واجب ہے۔
	اس بات کا بیان کہ فن کا کمال بہت سے افکار کے ملنے پر ہوتا ہے۔		کائنات کے آئینوں میں بعض سالکوں کا شہود... الخ۔
	پیر کی نسبت اگر ایک ہی حال پر رہے تو موجب نقصان ہے۔ دانش مند مرید کو چاہیے کہ اسے کامل کرے۔		کثرت میں وحدت کے شہود اور احدیت کے کثرت میں شہود کا بیان۔
	آپ نے پیر دستگیر کی نسبت کے دریافت نہ ہونے کے متعلق پوچھا تھا... الخ۔		لامکانی کو مکان سے باہر تلاش کرنا چاہیے جو کچھ آفاق اور انفس میں دکھائی دیتا ہے وہ اس کے نشانات ہیں۔
	ہر مقام الگ اپنے علوم و معارف رکھتا ہے صحابہ کرام کا مقام ہر دو جہت سے الگ تھا ابتدا میں اس نسبت کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی برکت کے ساتھ مخصوص تھا۔		مشائخ نقشبندیہ وغیر نقشبندیہ کی ان عبارات کا جواب جو وحدت وجود اور قرب و معیت ذاتی صریح ہیں۔
	عام دوستوں کی لغزشوں سے عموماً اور شیخ الہدای کی لغزشوں سے خصوصاً درگزر کرنا۔		سوال جب نفس الامر میں وجود متعدد ہیں... الخ۔
	عارضی باتوں سے ہم پیر ہونے کی نسبت اور علاقہ محبت ٹوٹ نہیں جاتا۔		سوال مذکور کا جواب اور اس کی وضاحت۔
	معافی اور درگزر اس صورت میں ہے کہ وہ جماعت ان چیزوں کو خود برا جانے۔		وحدت الوجود کا قبول کرنا کشف کی بنا پر تھا اور اگر اس کا انکار ہے تو الہام کی بنا پر ہے۔
	شیخ الہدای کو خلافت اور جانشین بنانے کا بیان اور اس کی تفصیل۔		سوال مذکور کا ایک دوسرا جواب۔
	اس تبلیغ کا بیان جو سفارت محض کی جنس	۱۲۳	بتیسواں مکتوب
			مرزا حسام الدین کی طرف لکھا۔ اس کمال کے بیان میں جو صحابہؓ کے ساتھ مخصوص ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	علماء آخرت اور وارث انبیاء ہیں۔		سے ہے... الخ۔
	کل قیامت کے روز ان کی سیاہی کا خون شہدا کے مقابلے میں وزن کریں گے تو ان کے خون سے ان کی سیاہی زیادہ وزن رکھے گی		فن کی تکمیل بہت سے افکار جمع ہونے سے ہوتی ہے۔
	”علماء کا سونا بھی عبادت ہے“ یہ علماء آخرت کے حق میں ہے اگر دنیا عزیز ہے تو آخرت خوار ہے... الخ۔		وہ نسبت فقر جو حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ رکھتے۔ حضرت خواجہ عبدالخالق کے زمانہ میں نہیں تھی۔ واقعات پر کوئی اعتماد نہ کریں۔ کیونکہ یہ محض خیالات ہیں۔
	مشائخ کی ایک جماعت نے حقانی نیتوں کے تحت اہل دنیا کی بظاہر صورت اختیار کر رکھی ہے لیکن حقیقت میں دنیا سے فارغ اور آزاد ہیں	۱۲۸	بعض اہل نسبت کی نسبت سلب کرنے کا بیان
	حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا بازار منیٰ میں ایک تاجر کو دیکھنا... الخ۔		تینتیسواں مکتوب
۱۳۳	چونتیسواں مکتوب		ملا حاجی محمد لاہوری کو لکھا۔
	یہ مکتوب بھی حاجی محمد لاہوری کو لکھا۔		علماء سو کی مذمت کے بیان میں جو محبت دنیا میں گرفتار ہیں جنہوں نے علم کے حصول کو دنیا کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور علمائے زہاد کی مدح میں جو دنیا سے بے رغبت ہیں۔
	ممکن حد تک عالم امر کے جواہر خمسہ کا تفصیلی بیان۔		دین کی تائید و تقویت بعض اوقات اہل فجور اور ارباب فتور سے بھی ہو جاتی ہے۔
	فلسفی کہ شریعت سے بے بہرہ ہے عالم امر کی حقیقت سے بالکل نابینا ہے۔ وہ جو جواہر خمسہ ثابت کرتا ہے عالم خلق سے تعلق رکھتے ہیں عقل اور نفس کا حال جسے فلاسفہ مجردات میں شمار کرتے ہیں۔		یہ علم ان کے حق میں مضر ہے جنہوں نے اس کو میننی دنیا کے حصول کا ذریعہ بنا لیا ہے۔
	عالم امر کی ابتداء مرتبہ قلب سے ہے اور اس کی انتہا مقام اخفیٰ پر ہے... الخ۔		دنیا حق تعالیٰ کے نزدیک ذلیل خوار ہے ایک بزرگ نے شیطان لعین کو فارغ دیکھا تو اس راز کو دریافت کیا... الخ۔
			بلاشبہ اس زمانہ میں جو سستی اور مداہت امور دین میں ہو رہی ہے۔ وہ علماء سو کی وجہ سے ہے۔
			وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں وہی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	ذات میں داخل ہیں۔ تجلیات ذاتیہ کی تعریف۔ پینتیسواں مکتوب یہ مکتوب بھی حاجی محمد لاہوری کو لکھا۔ محبت ذاتی کے بیان میں۔ اس مقام میں انعام و ایلام برابر ہے۔ سیر و سلوک سے مقصود نفس امارہ کا تزکیہ ہے تاکہ آکہ باطلہ کی عبادت سے نجات میسر آئے مقررین تہذیب سے بھی اسی طرح لذت گیر ہوتے ہیں جس طرح انعام سے۔ اگر بہشت کی طلب ہے تو اس وجہ سے کہ وہ محل رضا ہے۔ جو چیز محبوب کی طرف سے آتی ہے وہ ان بزرگوں کو دل و جان سے مرغوب ہے اور عین مطلوب اخلاص کی حقیقت اس مقام پر میسر آتی ہے۔ محبت ذاتی کا بیان جس کے بغیر معاملہ خرابی میں ہے۔	۱۳۷	ان جواہر خمسه سے واقف ہونا اور ان کے حقائق سے مطلع ہونا حضور علیہ السلام کے کامل تابعین کو نصیب ہوتا ہے۔ عالم صغیر یعنی انسان میں ان تمام چیزوں کا نمونہ موجود ہے جو عالم کبیر میں پائی جاتی ہیں۔ عالم کبیر کے ان جواہر کا مبداء عرش مجید ہے جس طرح انسان کا دل ہے اسی لئے دل کو عرش اللہ کہتے ہیں۔ عالم کبیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان عرش برزخ ہے۔ عالم صغیر میں قلب دونوں عالموں کے درمیان برزخ ہے۔ ان جواہر خمسه سے واقفیت کامل اولیاء اللہ کو حاصل ہے۔ جس شخص کی نظر مرتبہ و جوب تک پہنچ جاتی ہے اسے ان جواہر خمسه کے اصول بھی نظر آجاتے ہیں۔ عالم امر کے حقائق ظاہر کرنے سے منع کرنے کا سبب جواہر خمسه مقدسہ کا کچھ قدرے بیان۔ ان بلند جواہر کی ابتداء صفات اضافیہ سے ہوتی ہے۔ اور قلب کا ان کے ساتھ تعلق ہے۔ ان سے اوپر صفات حقیقہ ہیں اور وہ دائرہ
۱۳۷	چھتیسواں مکتوب یہ مکتوب بھی حاجی محمد لاہوری کو لکھا۔ اس بیان میں کہ شریعت تمام اخروی اور دنیوی سعادتوں کی کفیل ہے۔ شریعت کے تین جزو ہیں: علم، عمل، اخلاص جب تک یہ موجود نہ ہو شریعت کا وجود نہیں ہو سکتا۔ طریقت اور حقیقت جس کے ساتھ صوفیا	۱۸	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	واجب تعالیٰ کی ذات بحت میں گرفتاری کے بیان میں جو اسماء و صفات کے اعتبار اور شیون و اعتبارات سے منزہ ہے۔		ممتاز ہیں دونوں شریعت کی خادم ہیں۔
	اور نارسیدہ جماعت کی مذمت میں متکلمین کے قول لاہو ولا غیر کا معنی اس ذات کو سلوب کے علاوہ کسی اور طرح تعبیر نہیں کیا جاسکتا		تینوں قسم کی تجلیات سے گزار کر ہزاروں میں سے ایک کو اخلاص اور رضا کے مقام تک پہنچاتے ہیں۔
	فارسی زبان میں خدا تعالیٰ کے قول لیس کمثلہ شئی کا ترجمہ۔	۱۳۹	کو تاہ اندیش لوگ احوال و مواجید کو مقاصد خیال کرتے ہیں۔ اور کمالات شریعت سے محروم رہتے ہیں... الخ۔
	علم، شہود اور معرفت کے لئے اس ذات سبحانہ کی طرف کوئی راہ نہیں۔		سینتیسواں مکتوب
	جو کچھ بھی لوگ جانتے یا دیکھتے یا پہچانتے ہیں وہ سب غیر خدا ہے اس کی نفی لازم ہے۔ یہ نفی اولاً تقلیداً اور آخر میں جا کر تحقیقاً۔		شیخ محمد چتری کو لکھا۔
	جن ارباب سلوک نے نہایت کا ارتکاب نہ پہنچنے کے باعث چوں کو بے چوں تصور کر لیا ہے ارباب تقلید کئی مرتبے ان سے بہتر ہیں۔		اتباع سنت کی تحریض و ترغیب کے بیان میں ان بزرگوں کا طریقہ کبریت احمر ہے۔
	ان کا مقتداء غیر صحیح کشف ہے۔		مدت دراز تک علوم و معارف اور احوال و مقامات بارش کی مانند برستے رہے... الخ۔
	یہ جماعت فی الحقیقت ذات کی منکر ہے		اب سنتوں میں سے کسی ایک سنت کے احیا اور زندہ کرنے کی ہی صرف آرزو ہے۔
	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول ما عبدناک حق عبادتک ولكن عرفناک حق معرفتک کا معنی۔		اپنے باطن کو خواجگان نقشبند کی نسبت سے معمور رکھنا چاہیے۔ اور اپنے ظاہر کو سنن ظاہرہ کی متابعت سے آراستہ رکھنا چاہیے۔
	عام و خاص اور مبتدی و منتہی کے درمیان فرق۔		پانچوں نمازیں اول وقت میں ادا کریں
	معرفت میں منتہی لوگوں کے قدموں کی	۱۴۱	سوائے موسم سرما کی عشاء کے۔
	ایک دوسرے پر فضیلت۔		اڑتیسواں مکتوب
			یہ مکتوب بھی شیخ محمد چتری کو لکھا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	<p><b>انتالیسواں مکتوب</b></p> <p>یہ مکتوب بھی شیخ چتری کو لکھا۔ کام کا دار و مدار قلب کی اصلاح پر ہے۔ صوری اعمال اور رسمی عبادات سے حقیقت معاملہ منکشف نہیں ہوتی۔ دل کی سلامتی اور اعمال صالحہ دونوں درکار ہیں قلبی احوال اعمال صالحہ کے بغیر میسر نہیں آسکتے۔ بغیر اعمال صالحہ دل کی درستی کا دعویٰ ملحد لوگ کرتے ہیں۔</p>		<p>میں چاہتا تھا کہ اپنی بے حاصلی اور نامرادی اور بے استقامتی کو لکھوں۔</p> <p>بلند ہمت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ سفلی مرتبوں کی طرف توجہ کرے۔</p> <p>بندہ اگر کچھ لکھتا ہے تو اسی کی طرف سے لکھتا ہے۔ اگرچہ کچھ نہیں کہتا۔</p> <p>شہود ذاتی جو بعض اکابر کی عبارات میں واقع ہوا ہے نارسیدہ لوگوں کے لئے اس کا سمجھنا محال ہے الفاظ ہواظہر ہواالباطن سے توحید و جود ہی نہ سمجھنے کا بیان۔ اور اس معنی میں علماء کے ساتھ موافقت جو کچھ ان لوگوں پر لازم و ضروری ہے یہ ہے کہ اوامر و نواہی کی بجا آوری میں کوشاں رہیں فنا اور محبت ذاتی کے بغیر اخلاص میسر نہیں آسکتا۔ مقامات عشرہ کو حاصل کرنا چاہیے۔</p> <p>فنا وہی چیز ہے مگر اس کے مقدمات اور مبادی کسب سے تعلق رکھتے ہیں۔</p> <p>بعض حضرات کو ریاضات و مجاہدات اور کسب مقدمات کے بغیر بھی حقیقت فنا سے مشرف کر دیا جاتا ہے پھر نہایت النہایات پر روک دیتے ہیں یا تکمیل کی خاطر عالم کی طرف واپس کرتے ہیں کیا وہ علما اور صلحا جو فنا سے مشرف نہیں ترک اخلاص سے گناہ گار ہونگے اس شبہ کا جواب۔</p>
۱۳۶	<p><b>چالیسواں مکتوب</b></p> <p>یہ مکتوب بھی شیخ محمد چتری کو لکھا۔</p> <p>مقام اخلاص کے حاصل کرنے کے بیان میں منازل جذبہ و سلوک طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر و سلوک سے مقصود مقام اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔</p> <p>شریعت کے تین اجزاء ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص۔ طریقت و حقیقت تیسرے جزو کے تکمیل میں شریعت کے خادم ہیں اصل بات یہی ہے۔ لیکن ہر ایک کی سمجھ یہاں نہیں پہنچتی اکثر لوگ خواب و خیال میں آرام کر رہے ہیں۔ کمالات شریعت کو کیا جانیں۔</p> <p>و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔ امین</p>		

## هَذَا بَصَائِرُ النَّاسِ

﴿یہ بصیرتیں (سوچ کی باتیں، صاحب ادراک) لوگوں کیلئے ہیں﴾

بصیرت اول: قال الله تعالى: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ هَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ه لَّهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ه  
(يونس ۶۲-۶۳)

سنو! بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (عمر بھر) پرہیزگاری کرتے رہے۔ ان کے لئے بشارت ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں نہیں بدلتیں اللہ تعالیٰ کی باتیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔  
(جمال القرآن)

وفى صحيح البخارى عن ابى هريره رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَّا بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ بِمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا بَرَّأ لِي عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَعْرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَإِنْ اسْتَأْذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ۔ الحديث (كتاب الدقاق، باب التواضع رقم ۶۱۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعہ میرا قرب چاہتا ہے ان میں سے سب سے زیادہ فرائض مجھے محبوب ہیں اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اسکی

آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

بصیریت دوم:- جاننا چاہیے کہ اہل اللہ کا کشف سچا اور درست ہوتا ہے بعض اوقات حقیقت الامر (حقیقی کیفیات) کو بالا اختصار اور کبھی بالتفصیل حاصل کرتے ہیں، بعض اوقات کچھ پردے میں اور کبھی بغیر حجاب۔ کلام صوفیاء کا تتبع کرنے والے اجمال و تفصیل کے جاننے سے مجبور ہیں کیونکہ قائل کے کلام مجمل اور کلام مفصل کے درمیان مخالفت کی وجہ سے چشم پوشی کرنا پڑتی ہے۔

نیز یہ بات جانی ہوئی ہے کہ جو حقائق اجمالیہ اہل اللہ پر ظاہر ہوتے ہیں جب ان کے بیان کرنے سے لغت و عرف عاجز ہیں تو یہ صوفیاء کی جماعت کتاب و سنت سے کوئی لفظ اشارہ فن کے اعتبار سے اس کو بیان کرنے کے لئے اختیار کرتی ہے اور ان حقائق اجمالیہ فائضہ کو اس عنوان سے ان قلوب پر وارد کرتے ہیں اور اپنی بات کو ان الفاظ کے ساتھ مربوط کرتے ہیں اور ان دور از فہم معارف کو اس لفظ سے ادا فرماتے ہیں۔ غور سے مطالعہ کرنے والوں کے لئے لازم ہے کہ اس لفظ کی خصوصیت سے چشم پوشی کریں اور اپنا مطمح نظر وہی حقیقت اجمالیہ اور دقیق معرفت کو بنائیں جیسا کہ ایک عربی محاورہ کی صورت میں سمجھا جاتا ہے رَأَيْتُ أَسَدًا يُرْبِئِي (میں نے ایک شیر کو تیر اندازی کرتے دیکھا) یہاں شیر کی کچلیاں، پنچے، اور دم نہ ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ (کیونکہ اس سے مراد ایک بہادر آدمی ہے جو تیر پھینک رہا ہے) یا ان کے کلام کے متشابہات کو ان کے محکم کلام (کلمات) کے موافق تاویل کریں یا ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں اور ان کو معذور جانیں کیونکہ ان اللہ والوں کے لئے بہت عذر ہیں جو پیش آتے ہیں۔ کبھی غلبہ حال میں ان کی عبارات ان کی مرادوں کا ساتھ نہیں دیتیں، اور کبھی ان کی اصطلاح پر اطلاع میسر نہیں ہوتی اور کبھی معلومات میں غلطی کی بنا پر وہم و خیال کی خطا واقع ہو جاتی ہے اور اس خطا میں (اس وقت) خطا اجتہادی کی طرح معذور ہوتے ہیں لیکن ایک درجہ ثواب پاتے ہیں۔

بصیرت سوم:- جاننا چاہیے کہ ہجرت نبی (علیٰ صاحبہا الف الف صلاة و سلام و تحیہ) کے ہزار سال بعد دوسرا دور شروع ہوا ہے بعض اعتبار سے سابقہ فیوضات کا اجمال ہے اور بعض اعتبار سے پہلے فیوض و برکات کی تفصیل ہے۔ حضرت شیخ مجدّد قدس سرہ اس دور کی بنیاد ہیں اس دور کے بہت سے خاص معارف شیخ موصوف کی زبان سے رمز و اشارہ کے طرز پر بیان ہوئے ہیں اور بہت سے علوم غیر متعارفہ جو قرون اولیٰ (جن کی خیر و بھلائی پر حدیث میں گواہی موجود ہے) میں شائع ہوئے تھے اور تین زمانوں (صحابہ، تابعین اور تبع تابعین) کے بعد پوشیدگی کے پردے میں چلے گئے تھے وہ جناب شیخ مجدّد علیہ الرحمۃ سے ظاہر ہوئے۔ اس خصوصیت کی وجہ سے کہ حضرت مجدّد الف ثانی کی طینت مطہرہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طینت مقدسہ کے بقیہ سے تھی۔ شیخ مجدّد ڈاس دور کے قطب ارشاد ہیں، آپ کے دست مبارک پر بہت گمراہ طبیعت، بدعت کے جنگل سے آزاد ہوئے حضرت شیخ مجدّد کی تعظیم تمام ادوار کے چلانے والے اور کائنات کے بنانے والے کی تعظیم ہے اور حضرت شیخ (حضرت مجدّد) کی نعمت کا شکر، ان کو فیض عطا کرنے والے اللہ پاک کا شکر ہے۔

بصیرت چہارم:- اگر میسر آئے تو حضرت شیخ قدس اللہ سرہ الاقدس کے مکاتیب کی تینوں جلدوں کا مطالعہ کرنا چاہیے

کیونکہ توہماتِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ کے دفع کرنے کا سب سے قریب ترین طریقہ ہے۔

**بصیرت پنجم:**۔ خواجہ محمد ہاشم جو مکتوبات کی تیسری جلد کے جامع (مرتب) ہیں اپنے مقدمہ میں حضرت امام ربانی سے نقل فرماتے ہیں کہ گذشتہ رات میرے باطن میں یہ نداوی (مجھے آواز آئی ہے) اور ظاہر کیا ہے کہ یہ تمام مکتوبات جو تو نے لکھے ہیں بلکہ جو کچھ بھی تیری گفتگو میں آیا ہے مقبول و پسندیدہ ہے، اور میرے لکھے ہوئے کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ سب کچھ ہم نے کہا اور ہمارا بیان ہے، اور اسی وقت وہ تمام علوم میرے سامنے رکھے اور میں نے ایک ایک بات پر اجمالاً اور تفصیلاً نظر ڈالی خاص کر ان علوم میں جن میں مجھے کسی وقت تڑد اور شک رہا تھا میں نے ان سب کو اس حکم میں داخل پایا۔

**بصیرت ششم:**۔ حصہ اول کے تمام مکتوبات کی تعداد چالیس ہے، پہلے بیس مکتوب اپنے پیر بزرگوار حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت میں عرضداشت ہیں۔ اکیسواں (۲۱) مکتوب شیخ محمد مکی کے نام اور بائیسواں (۲۲) مکتوب شیخ عبدالمجید کے نام اور تیسواں (۲۳) مکتوب شیخ عبدالرحیم المشہور خانِ خاناں کے نام اور چوبیسواں (۲۴) مکتوب محمد قلیج خاں کے نام اور پچیسواں (۲۵) مکتوب خواجہ جہاں کے نام اور چھبیسواں (۲۶) اور تیسواں (۳۳)، چونتیسواں (۳۴)، پنتیسواں (۳۵) اور چھتیسواں (۳۶) مکتوب حاجی محمد لاہوری کے نام اور ستائیسواں (۲۷)، اٹھائیسواں (۲۸) مکتوب خواجہ عمک کے نام، اور مکتوب اثنیسواں (۲۹)، تیسواں (۳۰) شیخ نظام تھائیسری کے نام، اور اکتیسواں (۳۱) مکتوب شیخ صوفی کے نام، اور بتیسواں (۳۲) مکتوب مرزا حسام الدین احمد کے نام اور سینتیسواں (۳۷)، اڑتیسواں (۳۸)، انتالیسواں (۳۹) اور چالیسواں (۴۰) شیخ محمد چتری کے نام لکھے گئے ہیں۔

خاکسار نور احمد غنی عنہ (حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ) پسروری ثم امرتسری چوک فرید مسجد شیخ بڈھامرحوم





درالمعرفت اس کے بعد واضح ہو کہ یہ کتاب محققین کے غوث، عارفین کے قطب، ولایت محمدی کی روشن دلیل، شریعتِ مصطفویٰ کی حجتِ اسلام اور مسلمانوں کے پیشوا ہمارے امام اور شیخ حضرت شیخ احمد (بن شیخ عبدالاحد قدس سرہ) فاروقی نقشبندی کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سلامت رکھے اور ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائے، آپ کے پاک نشانات والے مکتوبات گرامی کا یہ پہلا دفتر ہے جس کو اس پاکیزہ بارگاہ کی خاک پر بیٹھنے والوں (خادموں) میں سے ایک ادنیٰ ترین خادم حقیر فقیر یا محمد جدید بدخشی طالقانی نے اس اُمید پر جمع کر کے تحریر کیا ہے کہ اس کا نفع حق تعالیٰ جلّ اعلیٰ شانہ کے طالبوں کو پہنچے یہ حقیر اللہ تعالیٰ سے (ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے) حفاظت اور (اس کام کی تکمیل کی) توفیق مانگتا ہے۔

### حل لغات

أَضْعَاف : (الف کی زبر سے) جمع ضِعْف (خاد کی زیر سے) اس کے معنی مانند و مثل ہیں یعنی دو برابر، دو گنا (مراد کئی گنا زیادہ یا کثیر)۔

بِرَّة : (پہلے تینوں حرف پر زبر) یہ بار کی جمع ہے جس کے معنی نیکو کار ہیں۔

نُفَى : (پہلے حرف پر پیش اور دوسرے پر زبر) یہ نُفَى کی جمع ہے (پہلے پر زبر اور دوسرے پر زیر) معنی پرہیزگار۔

نُفَى : (پہلے حرف پر پیش اور دوسرے پر زبر) یہ نُفَى (پہلے پر زبر اور دوسرے پر زیر) کی جمع ہے معنی پاک۔

غَوْت : معنی فریاد رس۔

قُطْب : (پہلے حرف پر پیش ہے) ہر چیز کا دار و مدار، اصل اور سپہ سالار، کیونکہ فوج کا دار و مدار اسی پر ہوتا ہے۔

بُرْهَان : (پہلے حرف پر پیش) یعنی حُجَّتِ روشن اور قطعی دلیل۔

الفاروقی : خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب۔

النقشبندی : نقشبندی کی طرف نسبت ہے یعنی خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الحق والدین قدس سرہ کہ وہ سلسلہ علیہ نقشبندی یہ

کے امام و معتزلی ہیں۔ قدس اللہ اسرارہم۔

البضاعة : تاجروں کا وہ سرمایہ جس سے تجارت کرتے ہیں۔

البدخشی : بدخشی کی طرف نسبت ہے بدخشی بدخشان کا مخفف ہے (یہ افغانستان کا ایک صوبہ ہے)

الطالقانی : (لام پر زبر ہے) یہ طالقان کی طرف نسبت ہے یہ دو شہروں کا نام ہے ایک بلخ اور مرو کے درمیان اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ الشیخ احمد ..... بن شیخ عبدالاحد قدس سرہ ۱۲ ..... حضور مجدد الف ثانی بن شیخ عبدالاحد قدس سرہ ☆ الفاروقی ..... نسا ۱۲ ..... بلحاظ نسب

(آبائی تعلق) ..... ☆ النّقشَبندی ..... مشربا ۱۲ ..... بلحاظ طریقت (سلسلہ ارادت) ..... ☆ البضاعة ..... بکسر الباء ۱۲ ..... ب کی زیر

سے، معنی پونجی ..... ☆ رجا ..... بامید ۱۲ ..... امید سے، متوقع ہونا۔ .....

## پہلا مکتوب

ان احوال کے بیان میں جو (اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں) اسم الظاہر کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ اور توحید کی ایک خاص قسم کے ظہور اور ان عروجات کے بیان میں جو محمد (ع) کے اوپر واقع ہوئے ہیں اور بہشت کے درجات اور بعض اہل اللہ (اولیاء اللہ) کے مراتب کے ظاہر ہونے کے بارے میں اپنے بزرگ و محترم پیرومرشد کی خدمت میں تحریر کیا، جو کہ کامل، اور دوسروں کو کامل کرنے والے ہیں، ولایت کے درجات سے مشرف، اور ایسے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں جس کی ابتدا میں انتہائی مندرج ہے، اور پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ و امام حضرت شیخ محمد باقی نقشبندی احراری ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے پاکیزہ اسرار کو مزید پاکیزگی عطا فرمائے اور ان کو ان کی تمنا کے انتہائی درجے تک پہنچائے۔

**عرضداشت :-** آنجناب کا ادنیٰ ترین خادم، احمد آپ کی بلند بارگاہ میں عرض کرتا ہے اور آنجناب کے ارشاد گرامی کے مطابق اپنے پریشان حالات حضور کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کی گستاخی کرتا ہے کہ راہ سلوک طے کرنے کے دوران (حق سبحانہ و تعالیٰ اس خادم پر) اسم الظاہر کی تجلی کے ساتھ (مختلف مظاہر میں) جلوہ گر ہوا، یہاں تک کہ تمام اشیاء میں خاص تجلی کے

### حاشیہ متن

﴿ص ۳﴾ ۱۔ اسم الظاہر یہ ایک نام ہے اسمائے حسنیٰ الہیہ میں جن کو شمار کرنا (پڑھنا) اور یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا موجب ہے، اس بارے میں صحیح حدیث وارد ہے، عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان لله تعالیٰ تسعة وتسعين اسما مائة الا واحد اثن ا حصاها دخل الجنة، متفق علیہ۔ ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی ایک کم سو (۱۰۰) نام ہیں جو شخص انہیں شمار کرنا اور یاد رکھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا یعنی مقررین اور سابقین کے ساتھ۔

حدیث میں لفظ ا حصا آیا ہے اس سے مراد یاد کرنا ہے اور بعض نے کہا ہے شمار کرنے سے ان کے معنی کا علم اور ان پر ایمان اور جس ذات کے یہ نام ہیں اس کی تعظیم مراد ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ اس سے حسب طاقت انسانی ہر اسم کے تقاضے کے مطابق عمل مراد ہے۔ یعنی خدا کے ساتھ اس کے ہر اسم کے مطابق تعلق اور تعلق (مخلوق ہونا) مراد ہے۔ یعنی تعلق اسم ذات (اللہ) سے، اور تخلیق اسمائے صفات سے۔

از مشکوٰۃ و ترجمہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (معہ المعانی)

۲۔ ... مُخَدَّد اسم فاعل ہے تحدید مصدر سے یعنی عرش عظیم، جیسا کہ مکتوب دو سو پچاسی (۲۸۵) میں مذکور ہے: ”چہ عرشِ مُخَدَّد جہات و منجہائے ابعاد است“ (کیونکہ عرش تمام جہات کا گھرنے والا اور تمام ابعاد یعنی دوریوں کا منجہا ہے)۔

۳۔ ... محمد الباقی بن قاضی عبدالسلام قدس سرہ آپ کی ولادت کا بل شہر میں ۲/۱۷/۹۷۱ھ میں ہوئی اور وفات بروز ہفتہ ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۰۱۲ھ دہلی میں ہوئی۔

بیت: دان ز ہجرت بعد اثنا عشر بود سنین از وفات قطب دوراں نکیہ گاہ مسلمین

ہر کہ آید بر مزارش از سر صدق و یقین حاجش گردد روا ہم مقصد دنیا و دین

دیگر: سال تاریخ وصالش خسروے فی البدیہ نقشبند وقت گفت

ترجمہ:- معلوم ہونا چاہیے کہ قطب دوراں نکیہ گاہ مسلمین (حضرت خواجہ باقی باللہ) کا وصال شریف ۱۰۱۲ھ میں ہوا۔ جو کوئی بھی صدق دل اور یقین کامل کے ساتھ آپ کے مزار اقدس پر حاضر ہوگا۔ اس کے دین و دنیا کے مقاصد اور حاجات بر آئیں گی۔

دیگر ترجمہ:- میرے آقا (حضرت خواجہ باقی باللہ) کے وصال کی تاریخ کے سال کو فی البدیہ ”نقشبند وقت“ کہا ہے۔ آپ کے حالات و مناقب بڑی کتابوں (زبدۃ القامات اور حضرات القدس وغیرہ) میں موجود ہیں اور مزار آپ کا دہلی میں مشہور و معروف ہے۔ قدس سرہ العزیز۔

ساتھ علیحدہ علیحدہ ظاہر ہوا خاص طور پر عورتوں کے لباس میں (معلوم ہوا) بلکہ ان کے اعضاء میں جدا جدا ظاہر ہوا، اور میں اس گروہ کا اس قدر مطیع و فرمانبردار ہوا کہ کیا عرض کروں، اس قدر اطاعت و فرمانبرداری میں نہیں بے اختیار تھا۔ (اسم الظاہر کی تجلی کا) جو ظہور کہ اس لباس (یعنی طبقہ مستورات) میں ہوا ایسا اور کسی جگہ میں نہیں ہوا جس قدر عمدہ پاکیزہ خصوصیات اور عجیب و غریب خوبیاں اس لباس میں ظاہر ہوئیں اتنی کسی اور مظہر میں ظاہر نہیں ہوئیں، میں ان کے سامنے پگھل کر پانی پانی ہوا جاتا تھا اور اسی طرح اسم الظاہر کی تجلی کا ظہور ہر کھانے پینے اور پہننے کی چیز میں الگ الگ ہوا، جو عمدگی و خوبی، لذیذ اور پر تکلف کھانے میں تھی وہ کسی اور کھانے میں نہ تھی، اور پیٹھے پانی میں بھی دوسرے (یعنی کھاری) پانی کے مقابلہ میں یہی فرق تھا بلکہ ہر لذیذ و شیریں چیز میں خصوصیات کمال میں سے اپنے اپنے درجے کے مطابق الگ الگ ایک خصوصیت تھی، یہ خادم اس تجلی کی خصوصیات کو بذریعہ تحریر عرض نہیں کر سکتا اگر آجنگاب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتا تو شاید عرض کر سکتا لیکن ان تجلیات کی جلوہ گری کے زمانے میں یہ خادم رفیق اعلیٰ (یعنی محبوب حقیقی حق تعالیٰ جل شانہ) کی آرزو رکھتا تھا اور حتی الامکان ان ظہورات کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا لیکن چونکہ مغلوب الحال تھا اس لئے (اس تجلی کے اثرات سے متاثر ہوئے بغیر) کوئی چارہ نہ تھا اسی اثنا میں معلوم ہوا کہ یہ تجلی اس (سابقہ) نسبت تنزیہی کے مخالف نہیں اور باطن اسی طرح اس نسبت تنزیہی میں گرفتار ہے اور ظاہر کی طرف بالکل بھی متوجہ نہیں ہے۔ اور ظاہر کو جو کہ اس نسبت تنزیہی سے خالی اور بیکار تھا (اسم الظاہر کی) اس تجلی سے مشرف فرمایا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میں نے ایسا ہی پایا ہے

۴ ... الاحرارى خواجه عبداللہ اجرار کی طرف نسبت ہے جو نقشبندی بزرگوں کے اکابر میں سے ہیں،

۵ ... ذرّوہ (ذال کی زبر، زیر اور پیش سے، تینوں طرح پڑھا جاتا ہے) اس کا مطلب ہر چیز کا بالائی حصہ اور بالائے کوہان (کوہان کی چوٹی)۔

۶ ... متجلّی گنبت: یعنی حق سبحانہ تعالیٰ نے اس اسم خاص الظاہر کی مختلف تجلیوں کو بندہ پر جلوہ گر فرمایا۔

۷ ... قولہ در جمیع اشیاء: جان لو کہ یہ واقع اور اس حال کا بیان ہے جو راہ سلوک کے مسافر (سالک) کو دوران راہ (سلوک) حاصل ہوتا ہے۔ مرید کے لیے ضروری ہے کہ اپنے پیر کی خدمت میں (احوال) پیش کرے، اور مطلق اپنے اطلاق پر خاص ہو تو کوئی قید (پابندی) اس کی طرف راہ نہیں پاتی ہے، لیکن جب مراتب کی قید سے ظہور فرمائے تو اس کا عکس اس آئینہ کے رنگ میں مقید و محدود ظاہر ہوتا ہے، تو لازمی طور پر دید و دانش میں آتا ہے پس دید و دانش پر ہی اکتفا ہے، اس مقصود حقیقی کے عکسوں میں سے کسی عکس پر، بلند ہمت اخروٹ و منقہ سے سیر نہیں ہوتے۔

۸ ... قولہ مُحَسِّنَات: تحسین مصدر سے اسم مفعول ہے یعنی پسندیدہ چیزیں۔ مَظْهَر: میم کے زبر سے، ظاہر ہونے کی جگہ، تَفَاوُت: واو کی پیش سے یعنی درجات کے مطابق فرق یعنی حسب مراتب اور درجہ بدرجہ۔ در ملازمت عَلِيَّہ: یعنی حضرت پیر بزرگوار (خوارج باقی باللہ) کی خدمت عالی میں۔

۹ ... قولہ رفیق اعلیٰ: یعنی محبوب حقیقی حق تعالیٰ مرتبہ تجرود و صرافت خاص میں، رفیق کا لفظ اللہ تعالیٰ عَزَّ شَانَهُ پر بولا گیا ہے، حدیث شریف میں وارد ہے اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِى الْاَمْرِ (بے شک اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور حکم میں رفیق اور نرمی کو پسند کرتا ہے) ۱۲ لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

۱۰ ... قولہ مَهْمَا اَمَكُن: یعنی بقدر وسعت و طاقت اور امکان و گنجائش۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ کسوت ..... لباس ۱۲ ..... پہناؤ (جامہ۔ کپڑے) ..... ☆ نَسْأُ ..... زنان ۱۲ ..... خواتین، عورتیں ☆ منقاد ..... رام و کشیدہ

شدہ ۱۲ ..... مطیع، کھنچا ہوا ..... ☆ مضطر ..... بے اختیار ۱۲ ..... بے قرار ..... ☆ کسوت ..... لباس ۱۲ ..... پہناؤ (جامہ، کپڑے بدن

ذہانپنے کے) ..... ☆ ماوراء ..... غیر ۱۲ ..... بجز، سوا، علاوہ ..... ☆ ملتفت ..... متوجہ ۱۲ ..... رغبت کرنے والا، دھیان دینے

والا ..... ☆ جنگ ..... مخالفت ۱۲ ..... اختلاف کرنا، لڑائی، جھگڑا ..... ☆ نسبت ..... تنزیہی ۱۲ ..... بری چیزوں سے اور مخلوق کے

اوصاف سے پاک و منزہ حق تعالیٰ جل شانہ۔ .....

کہ باطن ہرگز کبھی نظر میں مبتلا نہیں ہے اور وہ تمام معلومات و ظہورات سے منہ پھیرے ہوئے ہے اور ظاہر جو کہ کثرت اور ذوق کی طرف متوجہ تھا ان تجلیات کے ساتھ سعادت مندی کا طالب ہوا ہے۔ کچھ مدت بعد یہ تجلیات پوشیدہ ہو گئیں اور وہی (سابقہ) حیرت و نادانی (جہل) کی نسبت اپنی حالت پر قائم رہ گئی اور یہ سب تجلیات اس طرح پوشیدہ ہو گئیں گویا کہ یہ کبھی تھی ہی نہیں۔ اور اس کے بعد ایک خاص قسم کی فنا ظاہر ہوئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تعین علمی جو کہ تعین (ذاتی) سے واپس لوٹنے کے بعد ظاہر ہوا تھا وہ اس فنا میں گم ہو گیا اور کوئی اثر باقی نہیں رہا کہ جس پر انانیت و نفسانیت کا گمان ہو سکے اس وقت حقیقی اسلام کے آثار رونما ہونے لگے اور شرکِ خفی (یعنی ریاکاری و نفسانی خواہشات کی پیروی) کے نشانات مٹ جانے کی علامات ظاہر ہونے لگیں، اور اس طرح اپنے اعمال کو ناقص سمجھنا اور اپنی نیتوں اور ارادوں کو تہمت زدہ جاننا ظہور میں آنے لگا غرضکہ عبودیت (بندگی) اور نیستی (فنائیت) کی بعض علامات پھر سے (دوبارہ) ظاہر ہوئی ہیں، حق تعالیٰ سبحانہ آنجناب کی توجہ کی برکت سے بندگی کی حقیقت تک پہنچائے۔ اور محمد (ع) پر بہت دفعہ عروج واقع ہوتے ہیں۔

پہلی مرتبہ جو عروج واقع ہوا اور مسافت طے کرنے کے بعد جب عرش کے اوپر پہنچا تو دارالخلد (یعنی بہشت) اپنے متعلقات کے ساتھ مشہود ہوا اس وقت خیال آیا کہ وہاں (بہشت میں) بعض اشخاص کے مقامات کا مشاہدہ کروں، جب میں اس امر کی طرف متوجہ ہوا تو ان اشخاص کے مقامات نظر آئے اور ان اشخاص کو بھی ان کے مقام و مرتبہ اور شوق و ذوق کے اعتبار سے اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق ان مقامات میں دیکھا۔

عروج سے مراد ہے صوفی کا ذاتِ باری تعالیٰ اور صفاتِ عالیہ میں مستغرق ہو جانا اور مخلوق سے اپنے دل کو جدا رکھنا۔ (قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ) قولہ معروف کرخی پہلے طبقہ کے شیخ ہیں اور قدیم مشائخ میں سے ہیں، حضرت سری سقطی وغیرہ کے استاد ہیں، آپ کی کنیت ابوحنظلہ اور آپ کے والد کا نام فیروز یا فیروزان ہے، معروف کرخی، داؤد طائی رحمہما اللہ کی صحبت میں رہے ہیں اور معروف کرخی ۲۰۰ھ میں دنیا سے رحلت فرمائے، انہوں نے فرمایا کہ صوفی یہاں پر مہمان ہے، اب مہمان کا میزبان پر تقاضا (مطالبہ) کرنا جفا ہے جو مہمان باادب ہوتا ہے وہ منتظر رہتا ہے نہ کہ تقاضا کرتا ہے، ایک شخص نے معروف کرخی سے کہا مجھ کو وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: اخذر ان لا یراک اللہ فی زبانی المساکین۔ اس بات سے ڈر کہ اللہ تعالیٰ تجھے مساکین کی حالت میں نہ دیکھے، و سئل عن المخبئة، فقال: المخبئة لیست من تعلیم الخلق انما ہی من شواہب الرخمن۔ آپ سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: محبت لوگوں کے سکھانے سے نہیں آتی بلکہ وہ تو رحمن کی عنایات اور اس کا فضل ہے۔ معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر انور بغداد میں ہے۔ ۱۲ (از نجات)

قولہ شیخ ابو سعید خزاز: ابو سعید خزاز از قدس سرہ و رضی اللہ عنہ دوسرے طبقہ کے مشائخ میں سے ہیں ان کا نام احمد بن عیسیٰ اور لقب خزاز ہے۔ کہتے ہیں ایک دن آپ موزہ بیٹے تھے پھر کھول دیتے تھے، لوگوں نے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مشغول کرتا ہوں پہلے اس سے کہ وہ مجھ کو مشغول کرے۔

آپ بغدادی الاصل ہیں آپ صوفیوں کی محبت میں مصر گئے تھے، اور مکہ مکرمہ میں مجاور رہے ہیں، آپ قوم کے اماموں میں سے ہیں اور اجل مشائخ میں سے۔ آپ محمد بن منصور طوسی کے منفرد اور بے نظیر شاگرد ہیں اور ذوالنون مصری، ابو عبید بصری، سری سقطی اور شرحانی وغیرہم کی صحبت میں رہے ہیں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فنا اور بقا کے علم میں کلام کیا ہے آپ جنید بغدادی کے دوست اور احباب میں سے تھے اور ان سے بڑھے ہوئے تھے اور ان سے پہلے ہی ۲۸۶ھ میں رخصت ہو گئے۔

ابو سعید خزاز نے کہا میں ایک زمانہ تک اس کو ڈھونڈتا رہا تو اپنے آپ کو پاتا رہا، اب جو میں اپنے آپ کو ڈھونڈتا ہوں تو اس کو پاتا ہوں، یہ بھی کہا تو چھوٹ جائے گا (خلاصی پائے گا) اور جب چھوٹ جائے گا تو پائے گا اب یہ معلوم نہیں کہ ان میں سے کونسی بات بڑھ کر ہے یہ وہی جانتا ہے۔ نیز فرمایا: جب وہ نمودار ہوتا ہے تو تو نہیں ہوتا ہے اور تو نہیں ہوتا ہے اور تو نہیں رہتا تو وہ ظاہر ہوتا ہے، اب ان میں سے کونسی بات بڑھ کر ہے وہی جانتا ہے۔

دوسری مرتبہ پھر عروج واقع ہوا۔ بڑے بڑے مشائخ، آئمہ اہل بیت و خلفائے راشدین کے مقامات اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم کا خاص مقام اور اسی طرح باقی تمام انبیاء و رسل (علیہم السلام) کے مقامات، ان کے مرتبوں کے فرق کے مطابق اور فرشتوں کی بلند ترین جماعت کے مقامات عرش کے اوپر مشاہدہ میں آئے اور اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکز زمین سے عرش تک یا اس سے کچھ کم، اور حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس (اللہ تعالیٰ ان کے پاکیزہ ترین اسرار کو اور بھی پاکیزہ بنائے) تک پہنچ کر ختم ہوا۔ اور اس مقام کے اوپر بلکہ معمولی سی بلندی کے ساتھ اسی مقام میں چند مشائخ مثلاً شیخ معروف کرنی اور شیخ بوسعید خراز (رحمہما اللہ) تھے۔ اور باقی مشائخ میں سے بعض حضرات اس مقام سے نیچے اپنے مقامات رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے تھے مثلاً شیخ علاؤالدولہ، شیخ نجم الدین کبریا (رحمہما اللہ) اور اس مقام سے

حضرت بایزید قدس سرہ کہتے ہیں جب تک میں اپنے آپ سے نہیں چھوٹا اس تک نہیں پہنچا اور جب تک اس سے ملا نہیں ہوں اپنے آپ سے نہیں چھوٹا، ان میں کونسا امر بڑھ کر ہے وہی جانتا ہے۔

شیخ بوعلی سیاہ کہتے ہیں کہ ماوراء النہر صوفی فرماتے ہیں کہ جب تک نہ چھوٹے گا نہ پائے گا اور عراقی صوفی فرماتے ہیں کہ جب تک نہ پائے گا نہ چھوٹے گا دونوں دراصل ایک ہی ہیں یعنی گھڑے کو پتھر پر مار دیا پتھر کو گھڑے پر۔ لیکن میں عراقیوں کے ساتھ ہوں کیونکہ اس سے سبق بہت اچھا ملتا ہے، اور وہ یہ بھی (شیخ بوسعید خراز) فرماتے ہیں مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ بِبَدْلِ الْمَجْهُودِ يَصِلُ فَمُتَمِّنٌ، وَمَنْ ظَنَّ أَنَّهُ بِغَيْرِ بَدْلِ الْمَجْهُودِ يَصِلُ فَمُتَمِّنٌ۔ یعنی جو شخص گمان کرتا ہے کہ خدا تک وہ سعی و کوشش سے پہنچ سکتا ہے وہ بیکار رحمت برداشت کرتا ہے اور جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ بغیر مشقت اور رنج اٹھائے وہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ ایک بے فائدہ آرزو کرتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ رِيَاءُ الْعَارِفِينَ خَيْرٌ مِنْ إِخْلَاصِ الْمُؤَيَّدِينَ۔ (عارفین کا ریا پریدین کے اخلاص سے بہتر ہے)۔ آپ کے اشعار میں سے ہے۔

الْوَجْدُ يُطْرَبُ مَنْ فِي الْوَجْدِ رَاحَتُهُ      وَ الْوَجْدُ عِنْدَ وُجُودِ الْحَقِّ مَفْقُودُ  
قَدْ كَانَ يُطْرِبُنِي وَجْدِي فَأَذْهَلْنِي      عَنْ رُؤْيَةِ الْوَجْدِ مَنْ بِالْوَجْدِ مَقْصُودُ

ترجمہ: وجد اس شخص کو خوش کرتا ہے جس کو وجد میں راحت ہوتی ہے، لیکن جب حق مل جائے تو وجد جاتا رہتا ہے، یقیناً میرا وجد مجھ کو خوش کیا کرتا تھا، لیکن جو وجد سے مقصود تھا (یعنی حق تعالیٰ) اس نے وجد کے شوق سے غافل کر دیا ہے۔

... قولہ شیخ علاء الدولہ: آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شیخ ابوالکارم رکن الدین علاؤالدولہ احمد بن محمد البلیاکی رحمۃ اللہ علیہ دراصل سمنان کے بادشاہوں میں سے ہیں، آپ پندرہ سال کی عمر میں بادشاہ وقت کے دربار سے وابستہ ہو گئے، ایک جنگ میں جب کہ سلطان اپنے دشمن سے نبرد آزما تھا، آپ میں جذبہ البہیہ کی کیفیت پیدا ہو گئی، آپ تمام تعلقات ترک کر کے ۶۸ھ میں بغداد گئے اور وہاں شیخ نور دین عبدالرحمن کسرتی کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور دو سال بعد ان سے اجازت پائی۔ کہتے ہیں انہوں نے اپنی عمر شریف میں دوسو سے زائد چلے کائے۔ آپ ۷۷ برس کی عمر میں شب جمعہ دوم ربیع الثانی ۳۷۷ھ برج احرار صوفی آباد میں جو اررحمت میں جا پہنچے قطب الزمان عماد الدین عبدالوہاب کی خانقاہ میں دفن ہوئے۔ ایک دن چوپان کے بادشاہ نے شیخ کے پاس ایک ہرن بھیجا اور سلام پیش کیا اور نیاز مندی سے کہا یہ گوشت شکار کا ہے تناول فرمائیے کہ حلال ہے، شیخ نے بادشاہ کو فرمایا: تمہارے گھوڑے نے ممکن ہے کہ کل تک کسی مظلوم کے جو کھائے ہوں کہ آج اس میں دوڑنے کی اتنی قوت آگئی کہ تم نے اس پر سوار ہو کر ہرن کو شکار کر لیا، قصہ مختصر کہ مجھ کو اس کا کھانا جائز نہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام اس لئے تشریف لائے ہیں کہ وہ مخلوق کی آنکھیں کھولیں تاکہ وہ اپنے عیب اور خدا کے کمال پر، اپنے عجز اور حق تعالیٰ کی قدرت پر، اپنے ظلم اور اللہ تعالیٰ کے عدل پر، اپنے جہل اور خدا تعالیٰ کے علم پر، اپنی ذلت اور رب کریم کی عزت پر اپنی بندگی اور رب تعالیٰ کی مالکیت پر، اپنے فقر اور خدا کے غنا پر، اپنی تقصیر اور منعم حقیقی کی نعمتوں پر اور اپنی فنا اور اللہ تعالیٰ کی بقا پر غور کریں۔ علیٰ ہذا القیاس شیخ بھی اس لئے ہے کہ وہ مریدوں کی آنکھیں ان باتوں پر کھولے (یعنی ان کو ان باتوں سے آگاہ کرے)، بس جس قدر مرید اپنے اثبات و کمال میں زیادہ سعی اور زیادہ عمل کرے تاکہ اس کا کمال ظاہر ہو، شیخ اتنا ہی اس سے رنجیدہ اور آزرده ہوگا، کیونکہ شیخ (ترتیب کرتے وقت) تمام تکالیف اسی لئے

اور پر آئمہ اہل بیت کے مقامات تھے اور ان کے اوپر خلفائے راشدین کے مقامات تھے، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو)۔ اور باقی تمام انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات آنسور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے ایک طرف علیحدہ تھے، اور اسی طرح ملائکہ مقررین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین کے مقامات اس مقام کے دوسری طرف علیحدہ تھے، لیکن آنحضرت ﷺ کا مقام تمام مقامات سے بلند و برتر تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی تمام امور کے حقائق کو پوری طرح جانتا ہے۔ اور جس وقت میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے عروج واقع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بلا ارادہ بھی عروج واقع ہو جاتا ہے اور کوئی دوسری چیز بھی مشاہدہ میں آ جاتی ہے اور بعض عروجوں کے نتائج و احکام بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور اکثر چیزیں بھول جاتی ہیں اور میں بہت چاہتا ہوں کہ بعض حالات کو لکھ لوں (نوٹ کر لوں) تاکہ آنجناب کی خدمت میں عرضداشت لکھتے وقت یاد آجائیں لیکن یہ بات حاصل نہیں ہوتی کیونکہ یہ امور حقیر اور ہیچ نظر آتے ہیں کہ ان سے توبہ استغفار کرنا ہی مناسب ہے چہ جائیکہ ان کو لکھا جائے اس عریضے کے لکھتے وقت بھی بعض

برداشت کرتا ہے کہ وہ اپنے مرید کی ان آنکھوں کو سی دے جن سے وہ اپنا کمال نفس دیکھتا ہے اور اس آنکھ کو کھول دے جو کمال حق کا مشاہدہ کرے۔

آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ولایت کے مرتبہ تک پہنچے ممکن نہیں کہ خداوند تعالیٰ اس کے سر پر پردہ نہ ڈالے اور اس کو لوگوں کی آنکھوں سے نہ چھپائے اور اُولِیَّائِی تَحْتَ قَبَائِی (میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں) اور لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِی (میرے سوا ان کو کوئی نہیں پہچانتا)۔ کے معنی یہ ہیں کہ جب تک ارادت و عقیدت کے نور سے کسی کی آنکھیں روشن نہ کی جائیں تب تک وہ اس ولی کو نہ پہچان سکے گا پس وہ نور کو پہچانتا ہے وہ شخص نہیں پہچانتا۔ (نجات الانس)۔

قوله شیخ نجم الدین کبریٰ: آپ کی کنیت ابوالجناح ہے اور نام احمد بن عمر اور لقب کبریٰ ہے۔ کہتے ہیں آپ کو کبریٰ اس لئے کہا گیا ہے کہ جوانی کے دور میں جب آپ علوم دینیہ کی تحصیل میں مشغول تھے جس کسی سے بھی آپ مباحثہ و مناظرہ کرتے اس پر غالب آجاتے تھے پس آپ کو الطامة الکبریٰ کہا جانے لگا یعنی بڑی بلا اور عظیم آفت، اس کے بعد لفظ طامہ ساقط ہو گیا اور کبریٰ رہنے دیا گیا، اور یہ لقب آپ کو ایک معتبر جماعت نے دیا ہے، بعض لوگ کبریٰ کو کبراء مد کے ساتھ پڑھتے ہیں علما کے وزن پر کبریٰ جمع لیکن پہلی بات صحیح ہے یعنی کبریٰ درست ہے۔ آپ کو شیخ ولی تراش بھی کہا جاتا تھا اس لئے کہ وجد اور جذب کے غلبہ کے وقت جس پر بھی آپ کی نظر پڑ جاتی وہ ولایت کے درجہ تک پہنچ جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے تاتاریوں کے فتنہ میں جہاد کرتے ہوئے خوارزم میں ۱۱۸ھ کو شہادت پائی، حضرت شیخ کے مریدوں کی تعداد بہت ہے لیکن ان میں یگانہ روزگار حضرات میں چند کے نام یہ ہیں: ۱۔ شیخ نجم الدین بغدادی، ۲۔ شیخ سعد الدین حموی وغیرہم۔ (نجات بادی تغیر) لکھی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ بزینغ بصر مبتلا..... کچی چشم گرفتار ۱۲..... ہر چیز کا میڑھا نظر آنا، نقائص تلاش کرنا..... ☆ معرض..... روگردانندہ ۱۲..... روگردانی

کرنے والا، منہ پھیرنے والا..... ☆ کثرت..... بالفتح بسیاری و متعدد ۱۲..... ک کی زبر سے۔ زیادہ، کثیر، کئی..... ☆ اثنیۃ

کسر ہمزہ دوئی ۱۲..... (ء) کی زبر سے۔ دوسرا، مد مقابل..... ☆ مستعد..... سعادت مند۔ از استعداد بمعنی نیک بنختی جستن و یاری و نیک بخت

شمرن ۱۲..... نیک، سعادت مندی چاہنا، معنی نیک بنختی کی خواہش کرنا، خوش نصیب شمار ہونا..... ☆ مخفا..... بفتح خائے معجمہ۔ پوشیدگی ۱۲.....

نقطہ والی خا (خ) کی زبر سے۔ پردہ میں..... ☆ وصارت..... مَذْکُورًا..... یعنی وگردید آہمہ تجلیات گویا چیزے نبود ۱۲..... اور یہ

سب تجلیات اس طرح پوشیدہ ہو گئیں گویا کبھی تھی ہی نہیں..... ☆ همانا..... بالفتح، گمان غالب و پنداری و گویا شاید و بالیقین ۱۲..... زبر سے۔ غالب

خیال، سمجھ، بات کرنا، لائق اور یقین کے ساتھ، وثوق..... ☆ تعین..... تشدید و ضم یا معاۃ مصدر باب تفعیل مقابل اطلاق ۱۲..... شد (-) اور پیش

(-) یا کے نیچے دو نقطے، مصدر باب تفعیل یہ لفظ اطلاق کے مقابل استعمال ہوتا ہے..... ☆ بعد از عود..... بالفتح بازگشتن..... ب پر زبر،

واپس لوٹنا.....

چیزیں یاد تھیں لیکن عرضداشت ختم کرنے تک یاد نہیں رہیں ورنہ لکھی جاتیں اس لئے زیادہ گستاخی نہیں کی۔

ملا قاسم علی کی حالت بہتر ہے اس پر استہلاک اور استغراق (فنا و محویت) کا غلبہ ہے اور اس نے جذبہ (سیر نفسی) کے تمام مقامات سے اوپر قدم رکھا ہے پہلے وہ صفات کو اصل (اپنی ذات) سے دیکھتا تھا اب اس کے باوجود صفات کو اپنے آپ سے جدا دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل خالی پاتا ہے بلکہ اُس نور کو بھی جس کے ساتھ صفات قائم ہیں اپنے آپ سے جدا دیکھتا ہے اور خود کو اُس نور سے ایک طرف (الگ) پاتا ہے اور دوسرے دوستوں کے حالات بھی روز بروز بہتری و ترقی پر ہیں، انشاء اللہ العزیز دوسرے عریضہ میں یہ خادم مفصل عرض کرے گا۔

☆ از مظان..... بہ تشدید نون جائے ظن و گمان ۱۲..... ن کی شد (ن) سے، خیال اور دھیان کی جگہ۔ ☆ انا..... ضمیر متکلم مراد ازاں

نفسانیت و انانیت ۱۲..... ضمیر متکلم ہے اس سے مراد خود غرضی اور خود ستائی و غرور ہے ☆ آثار اسلام..... یعنی نشانہائے اسلام حقیقی ۱۲..... معنی

اسلام حقیقی کے نشانات۔ ☆ انہدام..... مصدر باب انفعال بمعنی سقوط ۱۲..... مصدر باب انفعال، گر پڑنا۔ ☆ معالم شرک خفی

یعنی نشانہائے ریاکاری و اتباع ہوائے نفسانی ۱۲..... یعنی ریاکاری اور نفسانی خواہشات کی پیروی کے نشانات ☆ امارات..... بفتح ہمزہ جمع

مارۃ بمعنی علامت ۱۲..... ء (ا) کی زبر سے، جمع امارہ معنی نشانی۔ ☆ عروجات..... بالضم جمع عروج بمعنی برآمدن و بالا بردن ۱۲..... (ع) پر

پیش) جمع عروج، ترقی پانا اور چڑھنا۔ بلندیوں پر جانا مقامات اعلیٰ (سلوک) حاصل کرنا۔ ☆ وارِ خلد..... خانہ دوام و ہمیشگی مراد ازاں

بہشت است ۱۲..... دوام و ہمیشگی کا گھر اس سے مراد بہشت ہے۔ ☆ محال..... بتشدید لام جمع محل بمعنی جائے ۱۲..... لام (ل) کی شد سے، جمع

محل معنی جگہ، مقام۔ ☆ علی تفاوت درجاتہم مکانا و مکانة و شوقا و ذوقا..... یعنی حسب مراتب مختلفہ ایشاں

باعبار مکان و مرتبہ و شوق و ذوق ۱۲..... یعنی ان مختلف مراتب کے مناسب مکان و مرتبہ اور ذوق و شوق کے اعتبار سے ☆ سائر..... بمعنی باقی

وگا ہے بمعنی تمام وہم استعمال کردہ میشود ۱۲..... معنی باقی اور کبھی تمام اور سب کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے ☆ ملائکہ ملائع اعلیٰ..... جماعت

وگروہ بلند تر از فرشتگان ۱۲..... فرشتوں میں سے زیادہ بلند جماعت اور گروہ ☆ مرکز خاک..... یعنی عین میاں زمین ۱۲..... یعنی بالکل زمین

کا درمیان، مرکز۔ ☆ شیخ ابوسعید خدری..... بفتح خائے معجمہ و تشدید رائے مہملہ در آخر زائے معجمہ است در میان الف است بمعنی مشک دوزو

موزہ دوزو جز آں ۱۲..... خ (خ) نقطہ والی زبر سے۔ اور رابے نقطہ (ر) پر شد (-) آخر میں زائے (ز) نقطہ والی، در میان میں الف (ل) ہے یعنی

مشک سینے والے اور موزے سینے والے وغیرہ..... ☆ مثل..... مثال باقی مشائخ است بغیر تفصیل ۱۲..... باقی مشائخ کی طرح کسی تفصیل کے بغیر

☆ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین..... یعنی خوشنودی خدا تعالیٰ بر ہمہ ایشاں ۱۲..... یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان سب پر۔

☆ سائر..... باقی ۱۲..... باقی، تمام۔ ☆ بیخواسست..... بغیر ارادہ ۱۲..... ارادہ کے بغیر (غیر ارادی طور پر) ☆ آثار..... جمع

اثر بفتح سین بمعنی نتائج و احکام ۱۲..... جمع اثر دوزبر سے معنی نتائج اور احکام۔ ☆ محقر..... حقیر ۱۲..... حقیر، کمتر، گھٹیا، ذلیل ☆ استہلاک

۱۲..... فنا (حال ساک)۔ ☆ استغراق..... یعنی بر ملا قاسم علی ۱۲..... ملا قاسم علی (ایک ساک کا حال)۔ ☆ جذبہ..... سیر نفسی ۱۲

اس کی وضاحت مکتوب ۵ کے حاشیہ میں ملاحظہ کریں۔ ☆ نہادہ..... بالکلیہ ۱۲..... پورے طور پر کسی مقام کا حاصل ہونا۔ ☆ صفات

منفعل ۱۲ اپنی ذات (ساک خود)۔ ☆ محض..... صرف ۱۲..... صرف، خالص۔ ☆ بہی..... بہتری و ترقی ۱۲..... بہتری و ترقی۔



## دوسرا مکتوب

ترقیات کے حاصل ہونے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی عنایات پر فخر کرنے کے بیان میں اپنے بزرگوار پیر و مرشد قدس سرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا۔

**عرضداشت:** آنجناب کا کترین غلام و خادم احمد آپ کی بلند بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ مولانا شاہ محمد نے رمضان شریف کے مبارک مہینے کے قریب آنجناب کی جانب سے استخارہ کا حکم پہنچایا، استقدر فرصت نہ ملی کہ ماہ مبارک رمضان شریف تک آنجناب کی آستانہ بوسی سے مشرف ہو سکتا، ناچار رمضان المبارک کے گزرنے پر (حاضری کے ارادہ سے) اپنے آپ کو تسلی دی، حضور کی بلند توجہات کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جو مہربانیاں اور عنایتیں ہر وقت اس خاکسار پر مسلسل اور پے در پے وارد ہو رہی ہیں ان کے متعلق کیا عرض کرے۔

مثنوی      من آں خاکم کہ ابر نو بہاری      کند از لطف بر من قطرہ باری  
اگر بر روید از تن صد زبانم      چو سبزہ شکر لطفش کنے تو انم  
ترجمہ:-      میں وہ مٹی ہوں جس پہ ابر کرم      گوہر افشاں ہے اپنی بارش کا  
مثل سبزہ ہوں سو زبانیں بھی      کس طرح اس کا شکر ہوگا ادا

اگرچہ اس قسم کے احوال کا ظاہر کرنا جرات و گستاخی کا وہم پیدا کرتا ہے اور فخر و مباہات کی خبر دیتا ہے۔

ولے چوں شہ مرا برداشت از خاک      سزد گر بگذرانم سر ز افلاک  
ترجمہ:-      اٹھایا شہ نے جب مٹی سے مجھ کو      بجا ہے سر کروں اونچا فلک سے

### حاشیہ متن

۱۔ دویم جو لفظ ثانی کے معنی میں ہے، نیچے دو نقطے والی یا کے اضافے کے ساتھ خلاف قاعدہ ہے کیونکہ دوسرے اس کے ساتھی عدد (سوم و چہارم وغیرہ) کے ناموں میں نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بعض استادوں کی نظم میں آیا ہے مگر صحیح دوم ہے بغیر یا تحتانی، اور بہار عجم میں لکھا ہے دو ام، ہمزہ کے زبر سے بھی آیا ہے۔

۲۔ قولہ استخارہ: یعنی اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا اس طریقے سے کہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ مسنون دعا پڑھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔  
اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اَقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ  
ترجمہ:- اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عظیم فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تجھے بے شک قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں، اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میرے دین، میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما پھر میرے لئے اس میں برکت فرما۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور میری دنیا و آخرت میں شر (برا) ہے۔ تو اس کو مجھ سے اور اس سے مجھ کو دور فرما اور میرے لئے خیر فرما جہاں کہیں بھی ہوں، پھر اس پر مجھے راضی فرما۔  
(حسن حسین)

اس خادم کو عالم صحو و بقا کی ابتدا ماہ ربیع الآخر کے آخری دنوں سے حاصل ہے اور اب تک ہر ایک مدت میں کسی خاص بقا کے ساتھ مشرف فرماتے ہیں۔ ابتدا حضرت شیخ محی الدین کی تجلی ذات سے ہوئی ہے کبھی صحو میں لاتے ہیں کبھی پھر سکر میں لے جاتے ہیں اور اس نزول و عروج میں عمدہ اور نئے نئے علوم اور عجیب و غریب معارف کا فیضان و ورود فرماتے ہیں اور ہر مرتبہ میں خاص مشاہدہ و احسان (اخلاص) کے ساتھ مشرف فرماتے ہیں جو کہ اسی مقام کی بقا کے مناسب ہے۔

رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ کو ایسے بقا سے مشرف فرمایا اور ایسا احسان و اخلاص میسر ہوا کہ یہ خادم کیا عرض کرے۔ جانتا ہے کہ استعداد کی انتہا وہیں تک ہے اور وہ وصل بھی جو کہ اس خادم کے حال کے مناسب تھا۔ اس مقام میں حاصل ہو گیا ہے اور مقام جذبہ کی جہت اب پوری ہو گئی ہے اور سیر فی اللہ میں جو کہ مقام جذبہ کے مناسب ہے اس خادم کی سیر شروع ہو گئی ہے، فنا جتنی زیادہ کامل ہوگی اس پر قائم ہونے والی بقا بھی اسی قدر زیادہ کامل تر ہوگی اور بقا جس قدر زیادہ کامل ہوگی صحو بھی اسی قدر زیادہ ہوگا اور جس قدر صحو حاصل ہوگا علوم باطنی کا فیضان و ورود بھی شریعتِ حقہ کے موافق زیادہ ہوگا کیونکہ کمال درجہ کا صحو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھا اور جو معارف و علوم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہوئے ہیں وہ شریعت کے احکام اور وہ عقائد ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارے میں انہوں نے بیان فرمائے ہیں اور ان احکام و عقائد کے ظاہر کی مخالفت بقیہ سکر کی وجہ سے ہے۔ اس وقت جو معارف و علوم اس خاکسار پر جاری ہوئے وہ

آنحضرت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات والتحیات اس دعا کی تعلیم میں بڑا اہتمام فرماتے تھے، قال صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم استخارۃ اللہ، و من شقاوۃ تہ ترکہ استخارۃ اللہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا: آدمی کی سعادت اللہ سے استخارہ کرنا ہے اور اس کی بدبختی اللہ سے استخارہ ترک کرنے میں ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے مستدرک میں۔  
(حصن حصین) لمصحح سلمۃ اللہ تعالیٰ

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ فرجہ ..... بالضم شکاف و کشادگی یعنی فرصت و وسعت و گنجائش ۱۲ ..... پیش ( ) سے، شکاف، کھلا ہونا (وسیع) یعنی فرصت و وسعت و گنجائش۔ ☆ مضمی ..... گذشتن ۱۲ ..... گزرنا۔ ☆ جل ..... بزرگ ۱۲ ..... بزرگ۔ جہل ..... بلند ۱۲ ..... بلند۔

﴿ص ۶﴾ ۱۔ نُوهِم: ایہام مصدر سے اسم فاعل ہے یعنی وہم میں ڈالنے والا۔ جُرءات: جیم کے پیش سے اس کے معنی دلیری کے ہیں۔ منسجر اسم فاعل ہے۔ اشعار مصدر سے، شعور آگاہی دینے والا۔ اِفْتِخَار: فخر کے معنی میں ہے۔ مُبَاهَات: حسن و جمال اور خوبی میں دوسرے پر سبقت و غلبہ چاہنا۔ صَحُو: صادی زبر سے، ہوشیاری اور ہوشیار ہونا۔ سُکْر: بین کے پیش سے، مستی اور مست ہونا۔  
۲۔ قولہ نُزُول: اس کا مطلب ہے مخلوق کی تکمیل و ارشاد کے لئے مخلوق کی طرف متوجہ ہونا۔ قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ قولہ نُزُول: اصطلاح میں اس کو سیر عن اللہ باللہ کہتے ہیں، مراتب نزول کی انتہا مقام قلب تک ہے اور ارشاد و تکمیل اس مقام تک واپس آنے سے تعلق رکھتا ہے۔ (از مبدأ و معاد)

۳۔ قولہ غُرُوج: دو پیش سے ہے، اوپر کے مقام میں ترقی کرنا۔ اِفَاضَہ: فیضان دینا، فیض پہنچانا۔

۴۔ جان لو کہ سیر فی اللہ سے مراد اسماء و صفات اور شئون و اعتبارات و تقدیسات اور تنزیہات کے مراتب و جوب میں حرکت علیہ ہے اس سیر کو بقا باللہ بھی کہتے ہیں۔

۵۔ قولہ علم استدلالی: یعنی وہ علم جو دلیل کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے اور کشفی وہ علم ہے جو کشف کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ ضروری منسوب بہ ضرورت ہے یعنی وہ علم جو بداہت کے طور پر حاصل ہو اور دلیل و فکر کا محتاج نہ ہو۔ مجمل سے مفصل ہونا، یعنی وہ علم جو پہلے اجمال و اختصار کے طور پر ہو پھر تفصیل کے ساتھ حاصل ہو جائے۔ لمصحح سلمۃ اللہ و اسبغ نعمہ علیہ

زیادہ تر معارف و علوم شرعیہ کی تفصیل اور ان کا بیان ہے اور استدلالی علم کشفی و ضروری علم بنتا جاتا ہے اور مجمل علم مفصل ہوتا جاتا ہے۔ ع۔ گر بگویم شرح ایں بیحد شود ترجمہ:- گر کروں شرح حد سے باہر ہے۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گستاخی تک نوبت پہنچ جائے۔

ع۔ بندہ باید کہ حد خود داند ترجمہ:- چاہئے بندہ اپنی حد میں رہے۔

☆ علی التواتر والتوالی..... پے در پے ۱۲..... لگاتار، متواتر..... ☆ چو..... مانند ۱۲..... مثل، طرح..... ☆ نزول..... بضمین

فرد آمدن ۱۲..... دو پیش (، ،) سے نیچے آنا (حالت سلوک)..... ☆ غریبہ..... نادرہ ۱۲..... عجوبہ، انوکھا..... ☆ احسانے.....

اخلاص ۱۲..... اخلاص، نعمت، نیکی ☆ مقام جذبہ..... عبارت از سیر انفسی ۱۲..... جذبہ سے مراد سیر انفسی ہے۔ ☆ فناء اتم.....

بمعنی تمام تر کامل تر ۱۲..... مکمل فنائیت..... ☆ اکمل..... کامل تر ۱۲..... مکمل ترین، سب سے زیادہ کامل..... ☆ غزرا..... بفتح غین معجم

وتشدید رائے مہملہ و بمد بمعنی روشن ۱۲..... غ (نقطہ والی) زبر سے اور رابے نقطہ شد (والی اور مد) سے معنی روشن، سفید.....

☆ معارفیکہ..... علوے ۱۲..... معارف..... ☆ شراعیع..... احکام شرعیہ ۱۲..... شریعت کے احکام..... ☆ عقائد..... جمع عقیدہ ۱۲

عقائد دین کے وہ احکام (ارکان) جن کا دل سے تسلیم کرنا ضروری ہے..... ☆ مُنَجَّر..... بالضم وتشدید رائے مہملہ آخر یعنی کشیدہ شدہ ۱۲

میم پر پیش (') اور آخر میں رابے نقطہ (ر) پر شد (') یعنی کھینچا ہوا، کھینچا گیا.....

## تیسرا مکتوب

بعض دوستوں کے ایک خاص مقام پر رک جانے اور بعض دوستوں کے اس مقام سے گزر کر تجلی ذاتی کے مقامات میں پہنچ جانے کے بارے میں، یہ عریضہ بھی اپنے پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں تحریر کیا۔

عرضداشت: (گزارش) یہ ہے کہ سلسلہ طریقت کے جو دوست یہاں ہیں اور اسی طرح جو دوست وہاں ہیں،

ہر ایک کسی نہ کسی مقام میں رکا ہوا ہے ان کو ان مقامات سے نکالنے کا معاملہ سخت مشکل ہے، یہ خادم اس قدر طاقت اپنے اندر

نہیں پاتا جو اس مقام کے مناسب ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ آنجناب کی توجہات عالیہ کی برکت سے ترقی عطا فرمائے۔ اس خادم

### حاشیہ متن

﴿ص ۷﴾ ۱۔ قولہ سیوم:- بکسر اول یعنی 'س' کے نیچے زیر ( ) حرف واو پر ہمزہ اور ہمزہ پر پیش (') اور حرف 'م' ساکن ہے، ترجمہ تیسرا۔

'س' کی زیر ( ) اور ہمزہ پر شد اور پیش (، ،) اور 'م' ساکن بھی آیا ہے۔

والد ہروی (ایک فارسی شاعر) کہتا ہے۔ بیت

در صورت و معنی از تعظم خواندش دو جہاں جہاں سؤم

ترجمہ:- احترام و عزت کے لحاظ سے ظاہر اور حقیقی طور پر دونوں جہاں والے تیسرا جہاں کہتے ہیں یعنی دو کے بعد کنتی کے اعتبار سے "تیسرا" لکھا پڑھا

جاتا ہے۔ فارسی لغات بہار عجم و خان آرزو (فارسی دان) اور سراج میں (فارسی لغات) میں لکھا ہے: بعض کہتے ہیں س پر پیش ( ) اور واو پر

شد ( ) پڑھا جائے تو عدد تیسرا بنتا ہے جس کو عربی زبان میں ثالث یعنی تیسرا کہتے ہیں۔ والد ہروی قطب نامی آدمی کی تعریف میں کہتے ہیں۔

قطب است سہ حرف در تعلم زان یافت دو قطب چرخ سؤم

ترجمہ:- قطب پڑھنے میں تین حرف ہیں۔ اس طرح معلوم ہوا کہ دو قطب (قطب شمالی اور قطب جنوبی) اور تیسرا قطب چرخ (گھومنے والا) آسمان ہے۔

کے متعلقین میں سے ایک شخص اس مقام سے ترقی حاصل کر کے تجلیات ذاتی کی ابتدا تک پہنچ گیا ہے اس کی حالت بہت اچھی ہے اس خادم کے قدم پر قدم رکھتا ہے، دوسرے متعلقین کے بارے میں بھی یہ خادم امیدوار ہے۔ وہاں کے بعض دوسرے دوست مقربین کے طریقہ سے مناسبت نہیں رکھتے ان کے حال کے موافق ابرار کا طریقہ ہے، مختصر یہ کہ جو یقین انہوں نے حاصل کیا ہے وہ بھی غنیمت ہے، ان کو اسی طریقہ ابرار کے ساتھ حکم فرمانا چاہیے۔

ع۔ ہر کسے را بہر کارے ساختن ترجمہ:- ہر کسی کے واسطے ایک کام ہے۔

ان احباب کے نام مفصل طور پر لکھنے کی جرات نہیں کی، کیونکہ آنجناب سے پوشیدہ نہیں ہوں گے اس لئے زیادہ گستاخی

مؤلف:- (صاحب غیاث اللغات کہتا ہے) فارسی زبان میں اعداد کے آخر میں حرف 'میم' تعداد کے شمار کے لئے آتا ہے جیسا

کہ دوم، سوم، چہارم اور ما قبل 'میم' یعنی لفظ عدد کے آخری حرف میم سے پہلے حرف پریش ('') اور فتح ('') دونوں طرح آیا ہے۔ جیسا کہ تفصیلاً دوم کے حاشیے میں گزرا ہے، اور زبر ('') سے جیسا کہ ملّا نظیری مرحوم قصیدہ نظیری میں قافیہ در دینفش کو مضموم اور کرم کو دوم کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔

ہندی زبان (ہندی غالباً اردو زبان کو کہا گیا ہے) میں بھی اسی طرح آیا ہے چنانچہ اکیم بمعنی یکم (پہلا) و پنجم (پانچواں) ان دونوں زبانوں میں زیادہ سے زیادہ مطابقت ہے یہ قسم بھی زبر ('') پر دلالت کرتی ہے۔

بہر حال لفظ سہ میں ہا صرف لکھی جاتی ہے شمار میں نہیں آتی جس طرح کہ اور چہ میں ہے جس کے شمار کی کوئی حیثیت نہیں۔ پس سہ کو ترکیب میں

'م' معدود کے ساتھ ملائیں تو اسکی حالت بھی کہ اور چہ کی ہوگی۔ اور ہا کہ اور چہ کی ہا ترکیب کی حالت میں کاف اور ج کی زیر کی وجہ سے ی سے بدل جاتی

ہیں جیسا کہ یکم (کہ ام) و جمیم (چہ ام) ہے اسی صورت میں سیم یعنی (سی ام) میں ہا کو یا سے بدل دیا جاتا ہے کسرہ کی وجہ سے جب اس حال میں

سیم (سہ ام) کے ساتھ اشتباہ پایا جائے تو اس سے لفظ ثلثین (تیس) ظاہر ہوتا ہے لہذا کتابت (لکھنے میں) سہ کو معدود کی صورت میں لکھتے وقت واؤ

زیادہ کرتے ہیں۔ پس وہ حضرات جو سیم سے پہلے حرف پریش پڑھتے ہیں وہ بھی اس کو ('و' کو) اسی طرح پڑھتے ہیں اور جو زبر ('') کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ

شد ('') کو حساب میں نہیں کرتے۔ ۱۲ (غیاث اللغات)

۲ ... قوله محبوس :- اسم مفعول از حبس بمعنی قید یعنی محبوس قید کیا ہوا، قیدی۔ مُتَعَسِّر :- اسم فاعل از تَعَسَّر یعنی دشوار و مشکل۔

۳ ... قوله مُقَرَّبِينَ :- مقرب کی جمع ہے تقریب مصدر سے اسم مفعول ہے تقریب کے معنی نزدیک کرنا اور مقربین کے معنی حق تعالیٰ کے قریب کئے ہوئے

ان کا طریقہ محبت و عشق، ذکر و فکر مراقبہ فنا و مجویت، باطنی اعمال میں مشغول رہنا۔ استہلاک و استغراق و نگاہداشت و یادداشت، فنا و بقا اور اپنے باطن کو

غیر حق تعالیٰ کے خیال سے کلیہ صاف/خالی رکھنا ہے۔

۴ ... قوله ابرار :- الف کی زبر سے بارش کی جمع ہے جس کے معنی ہیں نیکو کار۔ ان لوگوں کا طریقہ نماز و روزہ جیسی عبادات میں کثرت کرنا ہے۔ قوله در

مشغولی :- یعنی اپنے مراقبہ میں۔ قوله حضرت ایشاں :- یعنی خواجہ عبدالباقی قدس سرہ۔ قوله و ترا :- یعنی حضرت امام ربانی قدس

سرہ۔ قوله سعی میکنم :- یعنی سید شاہ حسین نے کہا کہ میں کوشش کرونگا۔ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ متعسر ..... دشوار، مشکل ۱۲ ..... مشکل - ☆ علیہ ..... بلند ۱۲ ..... بالا، اعلیٰ - ☆ ایشاں ..... یعنی پیر خود ۱۲

حضرت خواجہ باقی باللہ - ☆ بہماں طریق ..... یعنی طریق ابرار ۱۲ ..... نیک لوگوں کا راستہ (طریق) - ☆ اسامی آنہا

نامہائے شاں ۱۲ ..... ان (لوگوں) کے نام - ☆ جرأت ..... دلیری ۱۲ ..... بہادری ..... ☆ ایشاں ..... یعنی حضرت پیر ۱۲

حضور خواجہ باقی باللہ - ☆ میگویند ..... سید شاہ حسین ۱۲ ..... کسی سالک کا نام - ☆ نظر میکنم ..... مقول سید شاہ حسین است ..... یہ کہنا

سید شاہ حسین کا ہے ایہ مقولہ سید شاہ حسین کا ہے۔

نہ کی۔ اس عریضے کے لکھنے کے دن میر سید شاہ حسین نے اپنے مراقبہ کی حالت میں ایسا دیکھا کہ گویا وہ ایک بڑے دروازے پر پہنچا ہے اس کو بتایا گیا ہے کہ یہ دروازہ حیرت ہے (سید شاہ حسین کہتا ہے کہ) جب میں اس کے اندر کی طرف نظر کرتا ہوں تو آنجناب (حضرت خواجہ باقی باللہ) کو اور آپ (حضرت مجدد صاحب) کو دیکھتا ہوں اور بہت ہی کوشش کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو اس کے اندر داخل کروں لیکن میرے پاؤں ساتھ نہیں دیتے۔

## چوتھا مکتوب

بڑی قدر روشن والے ماہ مبارک ماہ رمضان کی فضیلتوں کے بیان میں اور حقیقت محمدیہ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان میں یہ عریضہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

عرضداشت: آنجناب کا کمترین خادم گزارش کرتا ہے کہ مدت سے حضور کا کوئی گرامی نامہ صادر نہیں ہوا جس کی وجہ سے اس بلند بارگاہ کے خادموں کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی، ہر وقت انتظار ہے۔ ماہ مبارک رمضان شریف کا آنا مبارک ہو، اس مبارک مہینے کو قرآن مجید کے ساتھ جو کہ تمام ذاتی و شیونی کمالات کا جامع ہے اور اس دائرہ اصل میں داخل ہے جس میں کسی ظلیت و فرعیّت کو دخل نہیں ہے اور قابلیت اولیٰ یعنی حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ظل ہے جس کو کامل مناسبت حاصل ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید کا نزول اسی ماہ مبارک میں واقع ہوا ہے۔ آیہ کریمہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِي الْقُرْآنِ (بقرہ آیت ۱۸۵: رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا) میں اسی بات کا بیان ہے، اور اسی مناسبت کی وجہ سے یہ مہینہ بھی تمام بھلائیوں اور برکتوں کا جامع ہے، جو برکت اور بھلائی تمام سال میں جس کسی شخص کو اور جس راستہ سے بھی پہنچتی ہے وہ اس عظیم الشان ماہ مبارک کی برکتوں کے بے پایاں سمندر کا ایک قطرہ ہے، اور اس ماہ مبارک

### حاشیہ متن

﴿ص ۷﴾ ۵۔ قولہ أَحَقَرُ الخَدْمَةِ:۔ خادموں میں سب سے کتر۔ مفاوضہ:۔ واو کے زبر سے۔ یعنی خط، مکتوب، گرامی نامہ۔ عَثْبَةٌ: پہلے دونوں حروف پر زبر ہے، دروازے کے نیچے کی لکڑی یا دروازے کے اوپر کی (دہلیز، چوکھٹ)۔ قُدُوم:۔ پہلے دونوں حروف پر پیش ہے، اسکے معنی ہیں آنا۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ احقر الخدمہ ..... ذلیل ترین خادماں ۱۲ ..... کترین خادماں، اظہار انکساری۔ ☆ خدمہ ..... جمع خادم ۱۲ ..... خادم کی جمع۔

﴿ص ۸﴾ ۱۔ قولہ مناسبت تمام است... الخ:۔ یعنی اس ماہ (رمضان) کو قرآن مجید سے مکمل مناسبت اور کامل موافقت حاصل ہے۔

۲۔ ... قولہ شہر رمضان... الخ:۔ اس میں اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو دوسرے پارہ میں ہے یعنی ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔ قولہ فَطُوْنِي... الخ:۔ یعنی اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس پر یہ مہینہ اس حالت میں گذر گیا کہ وہ اس سے راضی و خوش ہوا، اور اس شخص کے لئے ہلاکت (افسوس) ہے جس پر یہ مہینہ ناراض کیا اور وہ آدمی اس ماہ مبارک کی خیر و برکت سے محروم رہا۔

۳۔ ... قولہ جمیع کمالات اصلی... الخ:۔ یعنی وہ تمام کمالات جو قرآن میں ہیں۔ قولہ وبرکات ظلی:۔ یعنی وہ برکات جو قرآن مجید کے اس ماہ مبارک میں نازل ہونے سے تعلق رکھتے ہیں۔

۴۔ ... فَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا... الخ:۔ یعنی مطلب یہ کہ وہ شخص اس ماہ کی دونوں یعنی کمالات اصلی اور برکات ظلی جمع کر لے تو امید ہے کہ وہ اس ماہ مبارک کی برکات سے محروم نہیں رہے گا اور نہ ہی اس کی خیرات میں کوئی رکاوٹ ہوگی۔

میں دل جمعی کا حاصل ہونا تمام سال کی جمعیت حاصل ہونے کا سبب ہے۔ اور اس ماہ مبارک کا تفرقہ (انتشار و پراگندگی) تمام سال کے تفرقہ کا سبب ہے۔ ”پس اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس پر یہ مہینہ اس حالت میں گزر گیا کہ وہ اس سے راضی و خوش ہو اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس پر یہ مہینہ ناراض ہو اور وہ شخص اس ماہ مبارک کی خیرات و برکات سے محروم رہا“ اور ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید کا ختم کرنا اس ماہ مبارک میں اسی لیے سنت ہو اور تاکہ تمام اصلی کمالات اور ظلی برکات حاصل ہو جائیں پس جس نے ان دونوں (یعنی کمالاتِ اصلی و برکاتِ ظلی) کو جمع کیا امید ہے کہ وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں اور نیکیوں سے محروم نہیں رہے گا۔ جو برکتیں اس ماہ مبارک کے دنوں سے وابستہ ہیں وہ اور ہیں اور جو برکتیں اس ماہ مبارک کی راتوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ اور ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ روزہ کے افطار میں جلدی کرنا اور سحری کھانے میں تاخیر کرنا افضل و اولیٰ ہونے کا حکم اسی حکمت کی وجہ سے ہو، تاکہ دونوں وقتوں کے اجزا کے درمیان پوری طرح امتیاز حاصل ہو جائے۔ قابلیتِ اولیٰ جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اور جس کو حقیقتِ محمدیؐ بھی کہتے ہیں (اس کے مظہر یعنی حضرت محمد ﷺ پر صلوات و تسلیمات ہوں) اس سے مراد ذات کی قابلیت تمام صفات کے ساتھ متصف ہونے کی وجہ سے نہیں ہے جیسا کہ بعض صوفیائے کرام نے یہ حکم بیان کیا

۵ ... قوله حکم بآؤلویبت تعجیل افطار... الخ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر۔ متفق علیہ۔ از مشکوٰۃ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک وہ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ) یعنی وقت کے داخل ہونے کے یقین کے ساتھ اس کی تحقیق اور اس میں احتیاط کے بعد نہ کہ تردد اور ظن و گمان کی حالت میں جلدی کریں۔ جیسا کہ بعض ارباب تکلف سنت سمجھ کر ایسا کرتے ہیں۔

۶ ... قوله و تاخیر تسحر... الخ: بخاری شریف میں حضرت انس، زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدَّرُ خَمْسِينَ آيَةً۔ (بخاری ۱۸۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے سحری کی، پھر آپ نے نماز کا قصد فرمایا، میں نے ان سے کہا اذان فجر اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: پچاس آیتیں پڑھنے کی مقدار۔

۷ ... كَمَا حَكَمَ بَعْضُ... الخ: یعنی جس طرح صوفیائے کرام میں سے بعض حضرات نے حکم لگایا ہے کہ قابلیتِ اولیٰ اور حقیقتِ محمدیہ سے مراد قابلیت ذات ہے خصوصی طور پر تمام صفات سے متصف ہونے کو یہ قول منفی سے متعلق ہے نفی سے نہیں۔

۸ ... قوله کہ متعلق شود... الخ: یعنی ذات کی قابلیت خاص علم کے اعتبار سے ہے۔

۹ ... جان لو کہ صفات اور شیونات کے درمیان دقیق (باریک) فرق ہے بالجملہ صفات خارج میں موجود ہیں ذاتِ تعالیٰ و تقدس پر زائد و وجود کے طور پر اور شیونات صرف ذاتِ عز سلطانہ میں اعتبارات ہیں۔

خود حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے مکتوب دو سو ستاسی (۲۸۷) جلد اول میں اس فرق کو ایک مثال سے واضح فرمایا ہے، اس مکتوب کو چوتھے مکتوب کی شرح کے طور پر تحریر کیا ہے اس مضمون کو وہاں سے مطالعہ کرنا چاہیے۔

۱۰ ... قوله برزخ... الخ: با اور زا پر زبر ہے، برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل اور روک دوسرے معنی برزخ کے ہیں موت کے بعد قیامت تک کا زمانہ، اور عربی میں کہتے ہیں بَرَاذِخُ الْإِيمَانِ: یعنی ایمان کی ابتدا و انتہا کے درمیان کی حالت اور شک و یقین کی درمیانی حالت۔ یہاں اول معنی مراد ہیں۔  
لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ جمع ..... جامع ۱۲ ... جمع کرنے والا ..... ☆ بیچِ ظلیتے ..... فریچے ۱۲ ..... فرعیات، انوار الہیہ کی نوعیت ..... ☆ قابلیتِ اولیٰ .....

حقیقتِ محمدیہ ۱۲ ..... حقیقتِ محمدیہ ﷺ ..... ☆ نزولِ آن ..... قرآن ۱۲ ..... قرآن مجید ..... ☆ ماہ ..... رمضان ۱۲ ..... رمضان المبارک .....

☆ جمع کمالاتِ اصلی و برکاتِ ظلی ..... قاری و سامع را ۱۲ ..... پڑھنے والے اور سننے والے کو کمالاتِ اصلی و برکاتِ ظلی حاصل ہوتے ہیں

ہے، بلکہ ذاتِ عز شانہ کی قابلیت اس علم کے اعتبار سے ہے جو کہ اُن تمام ذاتی و شیونی کمالات سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن مجید کی حقیقت کا حاصل ہیں اور قابلیتِ اتصاف جو کہ خانہ صفات کے مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات اور صفات کے درمیان برزخ ہے وہ دوسرے انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات والتحیات کے حقائق ہیں، یہی قابلیت ان اعتبارات کے لحاظ سے جو اس میں مندرج (شامل) ہیں بہت سے حقائق بن گئی ہے۔ وہ قابلیت جس کو حقیقتِ محمدی علیہ الصلوٰت و التحیہ کہتے ہیں۔ اگرچہ ظلیت رکھتی ہے (ظن آمیز ہے) لیکن صفات کا رنگ اس کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے اور کوئی پردہ و واسطہ درمیان میں حائل نہیں ہے اور محمدی المشرَب جماعت کے حقائق خاص اس علم کے اعتبار سے جو بعض اُن کمالات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے (اللہ تعالیٰ کی) ذات کی قابلیتیں ہیں، اور وہ قابلیتِ محمدیہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک اور اُن متعدد قابلیتوں کے درمیان برزخ ہے اور اُن بعض صوفیائے کرام کا یہ حکم لگانا (کہ حقیقتِ محمدی ذات کی قابلیت ہے جو کہ تمام صفات کے ساتھ متصف ہے) اس وجہ سے ہے کہ خانہ صفات میں قابلیتِ محمدیہ کی قدم گاہ ہے اور بس، اور خانہ صفات کے عروج کی انتہا اس قابلیت تک ہے اسی لئے ضروری طور پر اس قابلیت کو آنسور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے، اور چونکہ یہ قابلیت اتصاف ہرگز دور نہیں ہوتی اسی وجہ سے ان بعض صوفیائے کرام نے بھی یہ حکم لگایا ہے کہ حقیقتِ محمدی ہمیشہ حائل ہے ورنہ قابلیتِ محمدیہ علی مظهر ہا الصلوٰت والتحیہ (اس کے مظهر پر صلوٰت و سلام ہو) جو کہ ذات باری جل شانہ میں مجرد اعتبار ہے

☆ بیاتام..... روزہائے ۱۲..... دنوں میں..... ☆ بلیالی..... شبہائے ۱۲..... راتوں میں..... ☆ سر..... راز ۱۲..... مجید

☆ اولی..... مبتدا ۱۲..... یہ مبتدا ہے اور خبر آگے ہے..... ☆ علی..... بر ۱۲..... پر..... ☆ مظهر ہا..... محمد ﷺ ۱۲.....

حضرت محمد ﷺ..... ☆ قابلیت..... خبر ۱۲..... خبر ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوئے..... ☆ حقیقت قرآن مجید..... یعنی جمع کمالات ذاتی

وشیونی ۱۲..... تمام کمالات ذاتی و شیونی..... ☆ قابلیت..... مبتدا ۱۲..... اول، شروع..... ☆ حاکلی..... واسطہ ۱۲..... ذریعہ.....

﴿۹﴾ ۱۔ قولہ مقام قطبیت و مرتبہ فردیت:- کے متعلق جاننا چاہیے کہ ابدال واقطاب اغواث و افراد و اتاد و اختیار و برابر اور نقباء الیاء اللہ کے اقسام ہیں ان میں سے بعض مخلوق سے پوشیدہ ہوتے ہیں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے اور اپنے حال کی عمدگی (جمال) کو بھی نہیں جانتے، اور وہ چار ہزار (۴۰۰۰) ہیں، اور ان میں سے بعض اہل حل و عقد ہیں اور بارگاہِ حق جل مجدہ کی طرف سے سردار تین سو (۳۰۰) ہیں جیسا کہ نجات الانس میں لکھا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ ابدال شام میں رہتے ہیں اور وہ چالیس (۴۰) مرد ہیں، جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں کسی دوسرے آدمی کو مقرر فرمادیتا ہے، ان کے وجود کی برکت سے بارش برسی ہے اور انصاف حاصل کیا جاتا ہے، اور ان کی مدد سے دشمنوں سے انتقام لیا جاتا ہے، ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب لوٹا دیا جاتا ہے۔ اہل شام کی تخصیص قرب و جوار کی وجہ سے ہے ورنہ ان کی برکت و امداد تمام دنیا کے لئے ہے، خاص طور پر اس شخص کے لئے جو ان سے مدد و اعانت طلب کرے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے: ابن عساکر نے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین سو (۳۰۰) اشخاص کے قلوب حضرت آدمؑ کے دل کے موافق پیدا فرمائے ہیں۔ اور اللہ نے چالیس آدمی پیدا کئے ہیں جن کے دل حضرت موسیٰؑ کے دل کے موافق ہیں اور پانچ آدمی ایسے ہیں جن کے دل حضرت جبرائیلؑ کے دل کے موافق ہیں اور تین ایسے ہیں جن کے دل میکائیلؑ کے دل کے موافق ہیں اور اس کا ایک بندہ وہ ہے جس کا دل حضرت اسرافیلؑ کے دل کے موافق ہے۔ جب وہ ایک مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تین سے ایک کو اسکی جگہ بدل دیتا ہے اور جب تین میں سے ایک مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ پانچ میں سے ایک کو بدل دیتا ہے، اور جب پانچ میں سے

جس کا نظر سے دور ہونا ممکن بلکہ واقع ہے اور قابلیتِ اتصاف بھی اگرچہ اعتبار ہی ہے لیکن برزخ ہونے کی وجہ سے اس نے ان صفات کا رنگ اختیار کر لیا ہے جو جو زائد کے ساتھ خارج میں موجود ہیں اور اس کا دور ہونا ممکن نہیں ہے۔ اسی لئے اس حائل کے ہمیشہ موجود ہونے کا حکم کرتے ہیں۔ اس قسم کے علوم جو اصالت و ظلیت کی جامعیت سے پیدا ہوتے ہیں بہت وارد ہوتے ہیں ان میں سے اکثر کاغذ کے پرچوں پر لکھے جاتے ہیں۔

مقامِ قطبیت مقامِ ظلیت کے علوم کے دقاتق کے پیدا ہونے کا مقام ہے اور فردیت کا مرتبہ دائرہ اصل کی معرفتوں کے وارد ہونے کا ذریعہ ہے۔ ان دو دولتوں یعنی مقامِ قطبیت اور مرتبہ فردیت کے جمع ہونے کے بغیر ظل اور اصل کے درمیان تمیز کرنا حاصل نہیں ہوتا، اسلئے بعض مشائخِ قابلیتِ اولیٰ کو جسے تعینِ اول کہتے ہیں ذات پر زائد نہیں جانتے اور اس قابلیت کے شہود (مشاہدہ میں آنے) کو تجلی ذاتی خیال کرتے ہیں اور حق وہی ہے جو میں نے تحقیق کیا ہے اور حقیقتِ امر وہی ہے جس کو میں نے واضح طور پر بیان کیا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حق کو ظاہر فرماتا ہے اور وہی سیدھے راستے کی طرف ہدایت بخشتا ہے۔ وہ رسالہ جس کے لکھنے کے لئے اس خاکسار کو حکم ہوا تھا اس کے پورا کرنے کی توفیق حاصل نہیں ہو رہی ہے اور مسوٰدے (تحریرات) اسی طرح پڑے ہوئے ہیں، معلوم نہیں اس توقف (رکاوٹ) میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کیا حکمت ہے۔ زیادہ لکھنے کی جرأت کرنا ادب کے خلاف ہے۔

ایک مرجاتا ہے تو سات میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل دیتا ہے اور جب سات میں سے ایک مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس میں سے ایک کو اس کی جگہ بدل دیتا ہے اور جب چالیس میں سے ایک مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ تین سو میں سے ایک کی جگہ بدل دیتا ہے اور جب تین سو میں سے ایک مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے ایک کو اسکی جگہ بدل دیتا ہے۔

ان مذکورہ اللہ کے بندوں کے سبب اس امت کی بلائیں دور ہوتی ہیں۔ بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر نہیں فرمایا کہ آپ کے دل کے مطابق بھی کسی کا دل ہوگا، جبکہ اللہ تعالیٰ عالم خلق و امر میں کسی کا دل آپ سے زیادہ عزت والا زیادہ بزرگی والا اور زیادہ لطیف نہیں پیدا فرمایا۔ اس لئے اولیاء اللہ میں کسی کا دل آپ کے برابر اور موافق نہیں ہے، برابر ہے کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب۔

امام یافعی نے فرمایا ہے کہ قطبوں کے حالات پر پردہ ڈالا گیا ہے عام اور خاص لوگوں سے حق تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے۔ انتھی

۲... قوله والحق ما حقتت... الخ: یعنی اس بارے میں حق وہ ہے جو میں نے تحقیق کیا ہے اور صحیح امر وہ ہے جسکی میں نے وضاحت کر دی ہے خدائے پاک حق ظاہر فرماتا ہے اور وہی ہدایت دیتا ہے۔

☆ اور اور خانہ صفات قدم گاہ است..... یعنی قابلیت محمدیہ راکہ برزخ است ۱۲..... قابلیت محمدیہ کمالات ذات اور صفات (جل شانہ)

میں برزخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ☆ تا باں..... صفات ۱۲..... کمالات (صفاتی) جب تک وہ کمالات حاصل نہ ہوں۔ ☆ لا جرم

لابد ضرور ۱۲..... ضرور، یقینی۔ ☆ نسبت کردہ..... آں بعض ۱۲..... وہ بعض۔ ☆ لا لا..... ورنہ ۱۲..... مگر۔

☆ ارتفاع..... دور شدن ۱۲..... جس کا نظر سے دور ہونا ممکن ہے۔ ☆ ایس دولت..... مقام قطبیت مرتبہ فردیت ۱۲..... مقام

قطبیت اور مرتبہ فردیت۔ ☆ بتسوید..... تحریر ۱۲..... لکھنے کے لئے، لکھنے میں۔ ☆ مسوٰدہا..... تحریرات ۱۲..... لکھی ہوئی عبارت

یا مباحث.....



## پانچواں مکتوب

ایک مخلص دوست خواجہ برہان الدین کی سفارش اور ان کے بعض حالات کے بیان میں۔ یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

عرضداشت :- حضور کا ادنیٰ ترین خادم عرض کرتا ہے کہ ایک رسالہ حضرات خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے طریقہ کے بیان میں لکھ کر ارسال خدمت کیا ہے حضور کے ملاحظہ سے گزرے گا ابھی مسودہ ہے، چونکہ خواجہ برہان جلدی روانہ ہو گئے اس لئے اس کو صاف نقل کرنے کا وقت نہ ملا، خیال ہے کہ بعض دوسرے علوم بھی اس کے ساتھ ملائے جائیں۔ ایک روز رسالہ ”سلسلۃ الاحرار“ نظر سے گذرا۔ اس وقت دل میں خیال آیا کہ حضور سے درخواست کروں کہ آنجناب خود اس رسالہ کے بعض علوم کے بارے میں کچھ تحریر فرمائیں یا اس فقیر کو حکم دیں تاکہ اس کے بارے میں کچھ لکھے۔ یہ خیال بہت پختہ ہو گیا تھا کہ اسی اثناء میں اس مسودے کے بعض علوم کا فیضان ہوا اور اس رسالہ ”سلسلۃ الاحرار“ کے بعض علوم مجمل طور پر اس رسالہ کے ضمن میں بیان ہو گئے ہیں، اگر اسی مسودے کو اس رسالہ کا تکملہ بنالیں تو اس کی بھی گنجائش ہے، اور اگر بعض مناسب علوم کو اس مسودے میں سے انتخاب کر کے اس رسالہ کے ساتھ ملا لیں تو یہ بھی ایک صورت ہے اس سے زیادہ

### حاشیہ متن

- ﴿ص ۱۰﴾ ۱۔ قولہ رسالہ سلسلۃ الاحرار... الخ :- جاننا چاہیے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے اپنی رباعیات کی جو کہ آپ کی بڑی دقت اور نفس تصنیفات میں سے ہے، شرح فرمائی ہے، اور اس کا نام سلسلۃ الاحرار رکھا ہے۔ ۱۲
- ۲۔ قولہ ابن خاطر... الخ :- یہ بات دل میں گزری یعنی دوسری رائے یہ تھی کہ آپ (خواجہ باقی باللہ) فقیر (مجدد الف ثانی) کو حکم فرمائیں تاکہ اس بارے میں کچھ تحریر کرے۔ ۱۲
- ۳۔ قولہ خیلے... الخ :- خاکے زبر سے، اس کے معنی سواروں اور آدمیوں کے گروہ وغیرہ اور گھوڑوں کے گلے کے ہیں اور کم اور زیادہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اس جگہ زیادہ کے معنی میں ہے۔ ۱۲
- ۴۔ قولہ ابن مسودہ... الخ :- یعنی یہ رسالہ حضرات خواجگان نقشبندیہ کی طریقت کے بیان میں ہو۔ ۱۲
- ۵۔ قولہ معذرت :- یعنی اس رسالہ کے بعض علوم یعنی رسالہ سلسلۃ الاحرار، کے ضمن میں واضح ہیں، مطلب یہ کہ رسالہ سلسلۃ الاحرار کے علوم سے بعض اس مسودہ میں نہیں نے بیان کر دیئے ہیں۔ ۱۲
- ۶۔ تیسری سیر سے مراد سیر عن اللہ باللہ ہے اس سے مراد حرکتِ علمیہ ہے جو کہ علمِ اعلیٰ سے علمِ اسفل کی طرف، اور پھر اس اسفل سے دوسرے اسفل کی طرف... الخ) علیٰ ہذا لقیاس۔

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

- ☆ الخدمہ..... بفتحین جمع خادم ۱۲..... دوزبر سے خادم کی جمع۔ ☆ خواجگان..... نقشبندیہ ۱۲..... حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔
- ☆ فرجہ بیاض آں..... یعنی فرصت نقل مسودہ ۱۲..... یعنی مسودہ نقل کرنے کا موقع۔ ☆ اثناء..... میان ۱۲..... دوران۔
- ☆ فاتر..... ست ۱۲..... تساہل۔ ☆ متصل آں..... دریں اثناء ۱۲..... اس عرصہ میں۔ ☆ انتخاب..... برگزیدن ۱۲.....
- ☆ چنا..... مشوش..... پریشان کنندہ ۱۲..... پریشان کیا ہوا۔

بہلا دفتر کتابت امام ربانی البہلا حصہ

لکھنے کی جرأت کرنا ادب کے خلاف ہے۔ خواجہ برہان نے اس عرصہ میں خوب محنت کی ہے اور تیسری سیر سے بھی جو کہ مقام جذبہ کے مناسب ہے کچھ حصہ پالیا ہے۔ خواجہ برہان کا دل صوبہ مالوہ میں معاش کے لحاظ سے پراگندہ رہتا ہے وہ آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو رہے ہیں، حضور ان کے لیے جو حکم فرمائیں گے وہ مبارک ہوگا۔

## چھٹا مکتوب

جذبہ و سلوک کے حاصل ہونے اور جمالی و جلالی دونوں صفتوں کے ساتھ تربیت پانے اور فنا و بقا اور ان کے متعلقات کے بیان میں اور نسبتِ نقشبندیہ کی فوقیت کے بیان میں، یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

**عرضداشت :-** حضور کا کمترین خادم احمد عرض کرتا ہے کہ مطلق طور پر ہدایت کرنے والے یعنی اللہ تعالیٰ

جل شانہ نے آنجناب کی توجہ عالیہ کی برکت سے جذبہ و سلوک کے دونوں طریقوں اور جمال و جلال کی دونوں صفتوں سے اس حقیر کی تربیت فرمائی ہے۔ اب جمال عین جلال ہے اور جلال عین جمال ہے۔

”رسالہ قدسیہ“ (مصنفہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگوار نقشبند قدس سرہ العزیز) کے بعض حاشیوں میں اس

عبارت کو اپنے ظاہری مفہوم سے پھیر کر اپنے موہوم مطلب پر حمل کیا ہے، حالانکہ یہ عبارت اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے اور

ظاہری معنی سے ہٹانے اور تاویل کے قابل نہیں ہے، اور اس تربیت کی علامت محبت ذاتی کے ساتھ متحقق ہونا ہے اس کے تحقق

سے پہلے ممکن نہیں ہے، اور محبت ذاتی فنا کی علامت ہے اور فنا سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کا فراموش ہو جانا ہے۔ پس

جب تک تمام علوم پورے طور پر سینے کے میدان سے صاف نہ ہو جائیں اور سالک جہل مطلق کے ساتھ متحقق نہ ہو جائے وہ

فنا سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا، اور یہ حیرت و جہل دائمی ہے اس کا زائل ہونا ممکن نہیں اور ایسا نہیں ہے کہ کبھی حاصل ہو جائے اور کبھی

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۰﴾ جذبہ :- سے مراد سیرِ نفسی ہے۔ اور سلوک سے مراد سیرِ آفاقی ہے۔ بالفاظ دیگر تصفیہ (قلب) و تزکیہ (نفس)۔ معلوم ہونا چاہیے کہ پیر کامل

کامل جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب ہوتا ہے جب اپنی توجہ مرید کے کام میں لاتا ہے اور مرید کو اس میں کوئی عمل نہیں کرنا پڑتا اور اس کی

برکت ہی سے اس (مرید) کے عالم امر کے لطائف پستی (نزول) سے ترقی کر کے اصلاً خود بخود فانی ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے عالم امر کے

لطائف کا تزکیہ اور فنا ہر ایک اس سے اس اصول میں حاصل ہو جاتے ہیں اسے سیرِ نفسی کہتے ہیں۔ اور یہ ”جذب“ ہے۔ جس مرید کی اس طریقہ

سے تربیت کی جائے، اسے ”مجذوب“ کہتے ہیں۔ اور جب پیر کامل، مرید کو ریاضت (مجاہدہ) اور چلہ کشی اور اس قسم کے طریقوں کی رہنمائی

فرمائے۔ اور پیر کامل کی صحبت کی تاثیر اس کی ریاضت (مجاہدہ) میں مدد ہو اور مرید کو اپنے نفس اور عناصر کی پاکیزگی حاصل ہو جائے یہ سلوک ہے اور

اسے سیرِ آفاقی کہتے ہیں۔ اور اس قسم کے مرید کو ”سالک“ کہتے ہیں اور جب جذب سلوک سے مقدم (پہلے) ہو۔ جیسا کہ حضرات نقشبندیہ کا

معمول (طریقہ) ہے (ایسے) مرید کو ”مجذوب سالک“ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اگر سلوک مقدم (پہلے) ہو جیسا کہ دوسرے سلاسل

کے حضرات میں مروّج (دستور) ہے ایسے مرید کو ”سالک مجذوب“ کہتے ہیں۔ ۱۲

(مخلص)

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ آنکہ مرشد علی الاطلاق جل شانہ ..... حق سبحانہ و تعالیٰ ہادی علی الاطلاق ۱۲ ..... اللہ تعالیٰ جل شانہ مطلق طور پر ہدایت عطا کرنے

والے ہیں۔ .....

زائل ہو جائے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مقام بقا باللہ سے پہلے جہالت محض ہے اور مقام بقا باللہ حاصل ہونے کے بعد جہالت اور علم دونوں جمع ہو جاتے ہیں، سالک عین نادانی کی حالت میں شعور کے ساتھ ہوتا ہے اور عین حیرت کے وقت میں حضور کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور یہ مقام حق الیقین کا مقام ہے کہ اس میں علم اور عین ایک دوسرے کے لیے حجاب نہیں ہیں اور وہ علم جو اس قسم کی جہالت سے پہلے حاصل ہوتا ہے وہ احاطہ اعتبار سے خارج ہے، (یعنی اعتبار کے لائق نہیں ہے) اس حالت کے باوجود اگر علم ہے تو اپنے آپ میں ہے اور اگر شہود ہے تو وہ بھی اپنے آپ میں ہے اور اگر معرفت یا حیرت ہے تو وہ بھی اپنے آپ میں ہی ہے جب تک کہ نظر باہر کی اشیاء میں ہے بے حاصل (بے کار) ہے اگرچہ اپنے آپ میں بھی نظر رکھتا ہو، بیرونی اشیاء سے نظر بالکل منقطع ہو جانی چاہیے۔ حضرت خواجہ بزرگ (یعنی خواجہ بہا الدین نقشبند) قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ”اہل اللہ فنا و بقا کے بعد جو کچھ دیکھتے ہیں اپنے آپ میں دیکھتے ہیں اور جو کچھ پہچانتے ہیں اپنے آپ میں ہی پہچانتے ہیں اور ان کی حیرت اپنے وجود ہی میں ہے۔“ اس عبارت سے بھی صاف طور پر مفہوم ہوتا ہے کہ شہود اور معرفت اور حیرت اپنے نفس میں ہی ہے اور بس، اپنے آپ سے باہر کی اشیاء میں ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے جب تک ان تینوں میں سے کوئی ایک امر بھی اپنے نفس سے باہر میں ہے اگرچہ اپنے آپ میں بھی رکھتا ہو اس کو فنا حاصل نہیں ہے تو بقا اس کو کس طرح حاصل ہو جائے گی (کیونکہ) فنا و بقا میں مرتبہ کی انتہا یہی ہے اور یہ فنا مطلق ہے اور مطلق فنا عام ہے، اور بقا فنا کے اندازہ کے مطابق ہوتی ہے (یعنی بقا فنا کامل ہوگی اسی قدر بقا بھی کامل ہوگی) اس لیے بعض اولیاء اللہ فنا و بقا کے ساتھ متحقق ہونے کے بعد اپنے باہر میں بھی شہود رکھتے ہیں، لیکن ان بزرگواروں (یعنی مشائخ نقشبندیہ قدس اسرارہم) کی نسبت تمام نسبتوں سے بلند تر ہے۔

نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند      نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند  
ترجمہ:-      محض آئینہ رکھنے سے سکندر بن نہیں سکتا      فقط سر کے منڈوانے سے قلندر بن نہیں سکتا

جب بہت سے قرن (کئی صدیاں) گزرنے کے بعد اس سلسلہ عالیہ کے بڑے بڑے مشائخ میں سے ایک یا دو کو اس نسبت

﴿ص ۱۱﴾ ۱۔ قولہ جمال عین جلال است :- جمال ج کی زبر سے معنی اچھا ہونا۔ خوب صورت و خوب سیرت ہونا۔ یہاں انعام و اکرام مراد ہے۔

۲۔ قولہ جلال بالفتح :- یعنی ”ج“ کی زبر سے، اس کے معنی بزرگی اور بڑائی ہے اس جگہ مراد مصائب کا ظاہر ہونا جو غصہ و غضب کی صورت ہے۔

۳۔ قولہ رسالہ قدسیہ :- رسالہ قدسیہ سے مراد خواجہ خواجگان حضرت خواجہ نقشبند بخاری قدس سرہ کی ایک تصنیف ہے۔

۴۔ قولہ رفتہ :- ر کی پیش سے، رفتن۔ جھاڑ دینا۔ صاف ہونا۔ مراد سینہ صاف ہونا (تصفیہ و تزکیہ قلب)۔

۵۔ قولہ غائتہ مافی الباب :- اس باب کا مطلوب و مقصود حقیقی۔

۶۔ قولہ الحق الیقین ... الخ :- جاننا چاہیے کہ حق الیقین، عین الیقین اور علم الیقین اور اپنے سے باہر میں نظر کرنا، اور اپنے آپ میں نظر کرنا اور ان

کے ایک دوسرے کے لئے حجاب ہونے یا نہ ہونے کی تفصیل، ان سب کو حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے جلد اول میں مکتوب نمبر دو سو ستر (۲۷۰) میں ذکر

فرمایا ہے اس کا مطالعہ وہاں سے کرنا چاہیے۔ ۱۲

۷۔ در وجود خود است :- ایسا نہ ہو کہ نادان اور سادہ لوح اس جگہ حلول یعنی باہم مل جانا اور اتحاد یعنی اکٹھے ہو جانا سمجھ بیٹھے اور گمراہی کے گڑھے میں جا گرے۔

ع۔ ایچا حلول کفر بود اتحاد ہم      ترجمہ:- یہاں حلول کفر ہے اور اتحاد بھی (کفر ہے)

بیت      می نند ایں عقلاء اعتقاد      در مغا کی حلول و اتحاد

ترجمہ:- حلول و اتحاد کا یہ عقیدہ عقل و اعتقاد کو (گمراہی کے) گڑھے میں پھینک دیتا ہے۔

کے ساتھ شرف بخشے ہیں تو دوسرے سلسلوں کے بارے میں کیا بیان کیا جائے، یہ نسبت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ کی نسبت ہے اور اس نسبت کو پورا اور کامل کرنے والے حضرت خواجہ خواجگان یعنی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہم ہیں اور آپ کے خلفاء میں سے حضرت خواجہ علاؤ الدین اس دولت میں مشرف ہوئے تھے۔

ع۔ ایں کار دولت ست کنوں تا کراد ہند ترجمہ:- یہ ہے عظیم کام، ملے دیکھئے کے

یہ عجیب معاملہ ہے کہ پہلے جو بلاؤ مصیبت بھی واقع ہوتی تھی وہ فرحت و خوشی کا باعث ہوتی تھی اور یہ فقیر ھلُ مِنْ مَزِيد (ق۔ ۳۰ ترجمہ: کیا اور زیادہ بھی ہے) کہتا تھا اور دنیاوی ساز و سامان میں سے جو کچھ کم ہو جاتا تھا اچھا معلوم ہوتا تھا، اور یہ فقیر اسی قسم کی خواہش کرتا تھا اور اب جبکہ عالم اسباب میں نزول واقع ہوا ہے اور اپنی عاجزی و محتاجی پر نگاہ پڑی ہے، اگر تھوڑا سا بھی نقصان لاحق ہو جاتا ہے تو پہلے ہی جھٹکے میں ایک قسم کا رنج و غم پیدا ہو جاتا ہے اگرچہ وہ جلد ہی دور ہو جاتا ہے۔ اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور اسی طرح اگر پہلے یہ عاجز بلا و مصیبت کے دور ہونے کے لیے دعا کرتا تھا تو اس سے اس بلا و مصیبت کو دور کرنا مقصود

دیگر تابندہ ز خود فانی مطلق نشود تو حید بزود او محقق نشود

تو حید حلول نیست تا بودن تست عارفی بگذا ف آدمی حق نشود

ترجمہ:- جب تک بندہ اپنے آپ سے مطلقاً فانی نہ ہو جائے۔ تو حید خالص اس کے نزدیک محقق نہیں ہو سکتی۔ تو حید حلول نہیں ہے (بلکہ) تیرے وجود کا فنا ہونا ہے۔ ایسے اعتقاد و عمل (حلول و اتحاد) کے عارف کو چھوڑ دو کیونکہ اس نظریے والے آدمی کا وجود حق نہیں ہے۔

۵۔۔۔ قولہ یکے از ثلثہ:- شہود و معرفت و حیرت۔ ان تینوں میں سے ایک۔ (کا ظاہر ہونا)

۹۔۔۔ قولہ فکیف البقاء:- یعنی پس از بقا چگونہ بہرہ و درارد (ترجمہ:- تو بقا سے کیسے بہرہ ور ہوگا۔)

۱۰۔۔۔ قولہ قلندری:- قلندر دراصل بمعنی کندہ نا تراشیدہ۔ قلندر کے اصل معنی یہ ہیں ایسی چیز جس کی کانٹ چھانٹ نہ کی گئی ہو کہ اسے دروازے کے پس پشت پھینک دیتے ہیں۔ جو جلدی نہ کھولا جائے۔ (مرشد کامل سے تربیت یافتہ نہ ہونا۔ جس کی یہ حالت ہو وہ جلد کسی بھی منزل سلوک کو نہیں پاسکتا)۔

☆ مفہوم..... معنی ۱۲..... مطلب..... ☆ صریح..... ظاہر ۱۲..... واضح..... ☆ انحراف..... برگشتن ۱۲..... بدنا۔

☆ نسیان..... فراموشی ۱۲..... بھول جانا..... ☆ ماسوا..... غیر حق تعالیٰ ۱۲..... اللہ کے سوا..... ☆ ساحت..... میدان ۱۲.....

کھلا میدان..... ☆ موطن..... مقام ۱۲..... جگہ..... ☆ خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ..... خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ ۱۲.....

مراد سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری علیہ الرحمۃ ہیں۔ ☆ عزیزان..... حضرات نقشبندیہ ۱۲..... یعنی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرات.....

﴿ص ۱۲﴾ ۱۔ قولہ قرون جمع قرن:- ترجمہ:- قرون، قرن کی جمع ہے (ق کی زبر سے) قرن ایک سو سالہ مدت کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات سو سال سے کم اور زیادہ کو بھی قرن ہی میں شمار کرتے ہیں۔

۲۔۔۔ قولہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی... الخ:- حضرت خواجہ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات اس راہ (طریقت) میں حجت کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور آپ تمام فرقہائے سلاسل (طبقات صوفیاء) میں مقبول ہیں۔ وہ ہمیشہ صدق و صفا کے طریق، شرع و سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع — بدعت اور خواہشات نفسانی و بہودگی کی مخالفت میں کوشاں رہے ہیں انہیں جوانی میں پہلا ذکر کا سبق حضرت خضر علیہ السلام سے حاصل ہوا اور اس سبق پر مداومت اختیار کی ہے خواجہ خضر علیہ السلام نے انہیں اپنی فرزندگی (تفویض نعمت) میں قبول فرمایا۔ اس کے بعد شیخ الشیوخ عالم عارف ربانی خواجہ امام ابو یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ کی محبت میں رہے ہیں۔ کہتے ہیں خواجہ خضر علیہ السلام ان کے پیر سبق ہیں اور خواجہ یوسف ہمدانی پیر محبت و فرقہ۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا حدیث اتقوا فراسة المومن فانہ

نہیں ہوتا تھا بلکہ اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کے حکم 'أَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ' (مومن - ۶۰) ترجمہ: تم مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا) کی تعمیل و فرمانبرداری بجالانا تھا لیکن اب دعا سے مقصود بلاؤں اور مصیبتوں کا رفع کرنا ہے اور وہ خوف و غم جو پہلے زائل ہو چکے تھے اب پھر لوٹ آئے ہیں اور اب معلوم ہوا کہ وہ حالت سُکر کی وجہ سے تھی، صحو کی حالت میں عاجزی و محتاجی اور خوف و حزن اور غم و خوشی جس طرح سے عام لوگوں کو لاحق ہوتی ہے اس خاکسار کو بھی ہے ابتدا میں بھی جب کہ دعا سے بلا و مصیبتوں کا دفع کرنا مقصود نہیں تھا دل کو یہ بات اچھی نہیں لگتی تھی لیکن حال غالب تھا (اس لئے مجبور تھا) دل میں خیال گزرتا تھا کہ انبیاء علیہم السلام کی دعا اس قسم کی نہیں تھی کہ جس سے وہ اپنی مراد کا حاصل ہونا چاہتے ہوں، اب جبکہ یہ خاکسار اس

يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ كَمَا "سُر" (حقیقت) کیا ہے۔ فرمایا کہ زقار تو زردے اور ایمان لے آ۔ اس شخص نے زقار سے انکار کیا۔ خواجہ نے اپنے خادم کو اشارہ کیا خادم نے جب اس کا خرقدہ (کرتہ) اتارا۔ زقار ظاہر ہوئی۔ اس نے اسی وقت زقار تو زردی۔ اور مسلمان ہو گیا۔ ارشاد فرمایا۔ طالبان (راہ سلوک کے طالب) کو بھی چاہئے کہ ہم بھی باطن یعنی عُجْب (خود نمائی، تکبر) کی زقار تو زردی۔ جس طرح اس نے بخشش پائی۔ ہم بھی بخشش پائیں۔ زقار (ایسا دھاگہ جسے ہندو قوم گلے میں آڑے ترچھے انداز میں ڈالے رکھتے ہیں۔ زقار ہندو ازم کی علامت ہے) (ازنجات الانس)

۳... قولہ خواجه بہاؤ الدین المعروف بہ نقشبند قدس سرہ:۔ ان کا نام محمد بن محمد بخاری ہے۔ ان کو حضرت خواجہ محمد بابا ساسی علیہ رحمۃ نے اپنی فرزندگی میں قبول فرمایا۔ اور تعلیم اور آداب طریقت حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمہ سے حاصل کئے۔ درحقیقت موصوف او کی ہیں اور روحانی تربیت حضرت خواجہ عبدالحق غجدانی علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ حضرت کے غلام یا کنیز نہیں رہے ہیں اس بارے میں لوگوں نے سوال کیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا، غلامی کو آقائی سے کوئی مناسبت نہیں اور فرماتے ہیں کہ وجود کی نفی ہمارے نزدیک قرب کا مقبول ترین ذریعہ ہے لیکن سوائے اختیار کے ترک کرنے اور دید قصور اعمال کے حاصل نہیں ہوتا (عمل میں کوتاہی دیکھنا) اس راستے (سلوک - فقر) پر چلے بغیر تعلق (بیعت) ایک بڑا حجاب ہے۔ تعلق حجابست و بیجاصلی چوں پیوند ہا بکسلی واصلی

ترجمہ: تعلق (دنیا کے ساتھ وابستگی) حجاب ہے اور بے مقصد۔ (بے فائدہ) جب تو تعلقات کو تو زردے گا واصل ہو جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو جائیگا)۔ بعض حضرات نے آپ کی ذات سے کرامات کا مطالبہ کیا۔ فرمایا۔ ہماری کرامات ظاہر (واضح) ہیں کہ باوجود اس قدر گناہوں کے بوجھ کے روئے زمین پر چل پھر سکتا ہوں (چلتا پھرتا ہوں) فرمایا میرے جنازہ کے آگے یہ شعر پڑھیں۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو شیأ اللہ از جمال روئے تو

ترجمہ: ہم مفلس آپ کے کوچے میں حاضر ہوئے ہیں۔ اپنے رخ انور کا صدقہ اللہ کیلئے (اللہ کا واسطہ) کچھ دو۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عزیزاں علیہ الرحمۃ والغفران کہا کرتے تھے زمین اس گروہ اولیاء کی نظر میں دسترخوان کی طرح ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ دنیا ناخن کی طرح ہے اور کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں ہے ان کی وفات دوشنبہ (پیر) کی رات تین ربیع الاول سنہ سات سو اکانوے (۷۹۱) ہجری ہے۔ قدس سرہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے رازوں کو محفوظ فرمائے۔ نجات الانس سے اختصار کے ساتھ مذکورہ بالا اذکار نقل کئے ہیں۔ (حضرت عزیزان علیہ الرحمہ سے مراد حضرت خواجہ عزیزان علی راہبندی قدس سرہ ہیں جو حضرت خواجہ محمد بابا ساسی قدس سرہ کے مرشد گرامی ہیں)

۴... حضرت خواجه علاؤ الدین باین دولت:۔ ترجمہ: قولہ: حضرت خواجہ علاؤ الدین علیہ الرحمہ کا لقب عطار ہے (یعنی عطر فروش) ان کا اسم محمد بن علی بن محمد البخاری ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان بہاؤ الدین نقشبند بخاری علیہ الرحمہ کے جلیل القدر اصحاب (اہل تربیت و عقیدت) میں سے تھے۔ حضرت خواجہ نقشبند بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی حیات طیبہ کے زمانہ میں بہت سے طالبان کی تربیت کو آپ کے حوالے کر دیا۔ اور فرمایا علاؤ الدین (علیہ الرحمہ) نے ہمارا بہت سا بوجھ ہلکا کر دیا ہے یقیناً ان کی ولایت کے انوار و اثرات اتمام و تکمیل کی حد تک ان سے ظاہر ہوئے اور ان کی صحبت کی برکت اور حسن تربیت سے بہت سے طالبان (راہ سلوک) دوری اور نقصان کے پائین۔ نچلے مقام سے حضوری کے قرب و کمال کے اعلیٰ مراتب تک پہنچے ہیں اور اکملیت کے انتہائی درجہ کا کمال حاصل کیا ہے۔ شیخ عطار فرماتے ہیں۔

صد ہزاراں قطرہ خون از دل چکید تا نشان قطرہ زان یافتم

ترجمہ: خون کے لاکھوں قطرات دل سے ٹپکے اور پھر جا کر ان کی نسبت و محبت کا ایک قطرہ حاصل ہوا۔

حالت سے مشرف فرمایا گیا اور معاملہ کی حقیقت واضح کر دی گئی تو معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات کی دعائیں عاجز و حاجتمندی اور خوف و حزن کی وجہ سے تھیں محض حکم کی تعمیل کے لیے نہیں تھیں بعض امور جو اس فقیر پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں حضور کے حکم کے مطابق کبھی کبھی اُن کے عرض کرنے کی گستاخی کرتا ہے۔

مزید حضرت عطار فرماتے ہیں کہ ہر طالب کو اکابر دین ؑ کی دید و زیارت کو مقصد بنا نا چاہیے تاکہ حق کی طرف توجہ ہو جائے اور ان بزرگزیدہ حق کی روح کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی توجہ کمال حاصل ہو۔ جیسے کہ مخلوق خدا سے ہر حال میں تواضع و انکساری زیادہ ظاہر ہو اسی قدر حق سبحانہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے نشانات کو ظاہری لحاظ سے دیکھتے ہیں حضرت خواجہ علاء الدین قدس سرہ عشاء کی نماز کے بعد بدھ کی رات بیس (۲۰) رجب سنہ آٹھ سو دو (۸۰۲) ہجری آپ نے وفات پائی ہے ان کا مزار پر انوار موضع چغانیاں میں ہے۔ (نجات الانس سے بالاختصار اقتباس لیا ہے)

نوٹ: یاد رہے کہ یہ حضرت خواجہ عطار علیہ الرحمہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ کے خواہر زادہ اور داماد اور خلیفہ مجاز تھے اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی رضا و اجازت سے ان کے مند نشین ہوئے اور سلسلہ کو ترقی بخشی۔ تذکرۃ الاولیاء کے مصنف حضرت خواجہ عطار علیہ الرحمہ ایک علیحدہ شخصیت تھے، ان کا نام فرید الدین عطار علیہ الرحمہ ہے۔

۵... قولہ امرادعونى اشارت است :- اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو کہ سورہ المؤمن پارہ فمن اظلم (۲۴) میں واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وقال ربکم ادعونى استجب لکم (الآیہ) یعنی فرمایا کہ تمہارا پروردگار کہتا ہے دعا کرو میرے حضور تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا“..... الخ

☆ متمم و مکمل ..... ہر دو بصریہ اسم فاعل از تکمیل و تمیم یعنی تمام و بکمال رسانندہ ۱۲..... تمام اور کمال تک پہنچانے والا، کامل و مکمل کے مقام تک

متمکن کرنیوالا۔ ..... ☆ از امجعه دنیویہ کم شود..... بالفتح و کسرتای۔ مٹاؤ جمع متاع بمعنی چیزے نفع مند ۱۲..... (ل) زیر سے، (ب) زیر سے

مٹاؤ (دو نقطے اوپر) جمع متاع نفع بخش چیز۔ ..... ☆ افتقار خود..... حاجت مندی ۱۲..... محتاجی، عالم اسباب میں کمی۔ ..... ☆ بسرعت.....

بالضم ضروری ۱۲..... س پر پیش، بمعنی جلدی۔ ..... ☆ زائل..... دور شونده ۱۲..... دور ہونا، ختم ہونا۔ ..... ☆ اقتثال امر ادعونی.....

یعنی فرمانبرداری حکم خدائی تعالیٰ کہ فرمودہ است ادعونی یعنی مرا بنجوانید ۱۲..... یعنی فرمانبرداری اور خدائے تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو اس کا فرمان

ہے ”مجھ سے مانگو“ یعنی مجھ سے طلب کرو یا مجھے پکارو کرو۔ ..... ☆ بلییہ..... بلا و آفت ۱۲..... آزمائش، مصیبت، تکلیف..... ☆ مصائب

مصیبت ہائے بسیار ۱۲..... بہت زیادہ تکالیف۔ ..... ☆ سکر..... بالضم مستی ۱۲..... س پر پیش (س) سے بیہوشی۔ ..... ☆ صحو..... بالفتح ہوشیاری ۱۲

ص پر زبر (س) سے ہوشمندی۔ ..... ☆ عجز..... بیان ہرچہ ۱۲..... انکساری سے جو کچھ بیان کیا گیا۔.....

## ساتواں مکتوب

اپنے بعض عجیب و غریب حالات اور بعض ضروری استفسارات کے بیان میں، یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

عرضداشت: حضور کا کمترین خادم احمد عرض کرتا ہے، کہ جو مقام مجدد (عرش) کے اوپر ہے اپنی روح کو عروج

کے طریق پر اس مقام میں پاتا تھا اور وہ مقام حضرت خواجہ بزرگ (یعنی حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ) کے ساتھ مخصوص تھا، کچھ

زمانہ گزرنے کے بعد اپنے عصری بدن کو بھی اس مقام میں پایا اور اس وقت یہ بات خیال میں آئی کہ یہ عالم سارے کا سارا

عصریات و فلکیات سے نیچے چلا گیا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ اور چونکہ اس مقام میں بعض اولیائے کبار کے سوا

اور کوئی نہیں تھا، اس وقت تمام عالم کو اپنے ساتھ ایک ہی جگہ اور ایک ہی مقام میں شریک پا کر بہت حیرت حاصل ہوتی ہے کہ پوری پوری بیگانگی کے باوجود اپنے آپ کو ان کے ساتھ دیکھتا ہے۔ غرضکہ وہ حالت جو کبھی کبھی حاصل ہوتی تھی جس میں کہ نہ خود رہتا تھا اور نہ عالم، نہ نظر میں کوئی چیز آتی تھی نہ علم میں، اب وہ حالت دائمی ہو گئی ہے، خلقتِ عالم کا وجود دید و دانش (دیکھنے و جاننے) سے باہر نکل گیا ہے۔

اس کے بعد اسی مقام میں ایک بلند محل ظاہر ہوا کہ جس کے ساتھ سیڑھی رکھی ہوئی ہے میں وہاں پہنچ گیا، وہ محل بھی اس عالم کی طرح آہستہ آہستہ (درجہ بدرجہ) نیچے چلا گیا اور میں گھڑی (لمحہ بہ لمحہ) اپنے آپ کو اس کے اوپر چڑھتا ہوا محسوس کرتا تھا، اتفاقاً (یعنی ایک دفعہ جبکہ) میں وضو کے شکرانہ کی نماز (تحیۃ الوضو) ادا کر رہا تھا کہ ایک بہت ہی بلند مقام ظاہر ہوا اور مشائخ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم میں سے چار بزرگ مشائخ کو اس مقام میں دیکھا، اور دوسرے مشائخ مثلاً سید الطائفہ وغیرہ کو بھی

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

﴿ص ۱۲﴾ ☆ محدّد ..... عرش ۱۲ ..... اعلیٰ ترین مقام جو تمام آسمانوں کو محیط ہے۔ .....

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۳﴾ ۱۔ قولہ بدن عنصری، عنصر:۔ (پہلے اور تیسرے حرف پر پیش) اس کے معنی اصل اور بنیاد کے ہیں، طبیبوں کے نزدیک مٹی، ہوا، پانی اور آگ کو کہتے ہیں یعنی بدن انسانی چار عناصر سے مرکب ہے۔

۲۔ قولہ عنصریات:۔ یعنی کل چار عناصر مفردات و مرکبات۔

۳۔ قولہ و اکابر اربعہ نقشبندیہ:۔ یعنی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے چار بزرگ ارکان، علامہ محمد مراد کی (مکتوبات امام ربانی کا عربی میں ترجمہ کرنے والے) فرماتے ہیں کہ شاید ان سے مراد (۱) خواجہ عبدالخالق غجدانی۔ (۲) خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند (۳) خواجہ علاء الدین عطار (۴) اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ہیں۔

کاتب الحروف (مولانا نور احمد رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے روضہ مقدسہ پر موجود مکتوبات کے قلمی نسخہ کے حاشیہ پر میں نے لکھا ہوا پایا ہے۔ (۱) خواجہ بزرگ خواجہ نقشبند (۲) خواجہ محمد پارسا (۳) حضرت خواجہ علاء الدین عطار اور (۴) خواجہ احرار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم (اکابر اربعہ سے مراد ہیں)۔

۴۔ قولہ سید الطائفہ... الخ:۔ یعنی خواجہ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ جو صوفیاء کے دوسرے طبقہ سے ہیں آپ کی کنیت ابوالقاسم اور لقب قواریری زجاج اور ژاز ہیں۔ قواریری اور زجاج اس وجہ سے کہ آپ کے والد شیشہ فروخت کرتے تھے، امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ خَزَّاز (خا نقطہ والی زبر والی ہے اور ز شد والی دوبار ہے) اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ریشم کا کام کرتے تھے آپ کے آباؤ اجداد نہادند کے تھے آپ بندگان میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔

لوگوں نے حضرت جنید بغدادی سے عرض کیا کہ بلا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:۔ أَلْبَلَاءُ هُوَ الْغَفْلَةُ عَنِ الْمُبْلَى۔ یعنی بلا یہ ہے کہ بلا بھیجنے والے سے غافل ہو جائے حضرت جنید بغدادی سے پوچھا گیا کہ کیا عطا بغیر عمل کے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمام عمل اسی کی عطا ہی سے ہوتے ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں۔ (ازنجات جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

۵۔ قولہ قوائم:۔ قائم کی جمع ہے، یعنی آدمی اور چوپایوں کے ہاتھ اور پاؤں اور اس کے معنی ہر چیز کے پاؤں جن پر اس چیز کا قیام ہوتا ہے۔

۶۔ قولہ نہج:۔ ن کے زبر سے، فارسی لوگ ن اور ہا دونوں پر زبر بھی استعمال کرتے ہیں، نہج کے معنی راہ راست اور کشادہ راستہ کے ہیں۔

۷۔ قولہ مخطور:۔ خا نقطہ والی اور ط بغیر نقطہ کے، ایسی چیز جو دل میں آئے۔

۸۔ قولہ تکمیل نام:۔ مکمل طور پر درجہ کمال تک پہنچانا۔

اس مقام میں پایا اور بعض دوسرے مشائخ اس مقام کے اوپر ہیں لیکن اس کے پایوں کو پکڑے ہوئے بیٹھے ہیں اور بعض اپنے اپنے درجہ کے مطابق اس مقام کے نیچے تھے اور میں نے اپنے آپ کو اس مقام سے بہت دور پایا بلکہ اس مقام کے ساتھ کچھ مناسبت بھی نہیں دیکھی، اس واقعہ سے میں نہایت بے چین و بے قرار ہو گیا قریب تھا کہ دیوانہ ہو کر نکل جاؤں اور غم و غصہ کے باعث اپنے جسم کو جان سے خالی کر دوں (یعنی مر جاؤں)، کچھ وقت اسی حالت پر گذرا آخر آنجناب کی بلند توجہات سے اپنے آپ کو اس مقام کے مناسب دیکھا، اول اپنے سر کو اس مقام کے بالمقابل پایا پھر آہستہ آہستہ جا کر اس مقام کے اوپر بیٹھ گیا توجہ (غور کرنے) کے بعد دل میں ایسا گزرا کہ وہ مقام تکمیل کا مقام ہے کہ سا لکین سلوک مکمل کرنے کے بعد اس مقام پر پہنچتے ہیں، جس مجذوب نے سلوک مکمل نہ کیا ہو اس کو اس مقام سے کوئی حصہ حاصل نہیں ہے اور اس وقت ایسا خیال بھی پیدا ہوا کہ اس مقام پر پہنچنا اس واقعہ کا ثمر و نتیجہ ہے جو آنجناب کی خدمت مبارک میں رہتے ہوئے دیکھا تھا اور حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ حضرت امیر (علی بن ابی طالب) کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ تجھ کو آسمانوں کا علم سکھاؤں... الخ، اور جب میں نے اچھی طرح توجہ کی تو اس مقام کو تمام خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کے درمیان حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کے ساتھ مخصوص پایا۔ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ (اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے)۔

دوسرے یہ کہ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ بُرے اخلاق و عادات لمحہ بہ لمحہ (ہر گھڑی) نکلتے جاتے ہیں بعض دھاگے کی طرح وجود سے نکلتے ہیں اور کبھی دھوئیں کی طرح باہر نکلتے ہیں، بعض اوقات یہ خیال ہوتا ہے سب نکل گئے ہیں، پھر کسی وقت کچھ اور ظاہر ہوتا ہے۔ اور باہر نکلتا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ کیا بعض امراض اور سختیوں کے دفع کرنے کے لئے توجہ کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس توجہ دینے میں حق تعالیٰ کی رضا مندی ہے یا نہیں، یا یہ توجہ اس بات پر مشروط نہیں ہے۔ رشحات کی ظاہری عبارت سے جو کہ خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس سے منقول ہے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ توجہ مذکور اس بات پر مشروط نہیں

۹ .. نتائج :- نتیجہ کی جمع، اس کے معنی ہیں پھل، فائدہ اور حاصل۔ ۱۲

☆ خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ الاقدس ..... حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ ۱۲..... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ انہیں سے

منسوب ہے۔ ☆ فلکیات ..... آسمانہا و موجودات انہا ۱۲ ..... آسمان اور جو کچھ اس میں موجود ہے۔ ☆ بتہ ..... بزر ۱۲

نیچے۔ ☆ مستترہ ..... دائمی ۱۲ ..... دائمی حالت۔ ☆ کوشک ..... بالضم قصر و بنائے بلند ۱۲ ..... ک کی پیش (—) سے

معنی نل، بلند مقام، ایوان۔ ☆ زہ نہما ..... درجہ ۱۲ ..... زہ نہما جمع ہے زینے کی، معنی سیڑھیاں یعنی بلند، درجات۔ ☆ در رنگ

مانند ۱۲ ..... معنی مثل۔ ☆ بتدرج ..... باہستگی و درگی درجہ بدرجہ پایہ پایہ ۱۲ ..... آہستہ آہستہ اور وقفے کے ساتھ بدرجہ۔ ☆ متصاعد

بالا روندہ ۱۲ ..... بلندی پر جانے والا۔ ☆ نماز شکر ..... تحیۃ الوضو ۱۲ ..... وضو کے نوافل۔ ☆ فرط ..... بفتح بمعنی زیادتی ۱۲

ف پر زبر، معنی زیادتی، کثرت، غلبہ۔ ☆ قالب ..... بفتح لام و کسر، آں جسم و بدن ۱۲ ..... ل کی زبر اور زیر سے (،) دونوں طرح ہے،

مراد جسم اور بدن۔ ☆ محاذی ..... برابر و مقابل ۱۲ ..... برابر اور آمنے سامنے ہونے والا، روبرو ہونے والا۔ ☆ حضرت ایشاں

خواجہ عبدالباقی قدس سرہ ۱۲ ..... مرشد گرامی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ۔





## آٹھواں مکتوب

ان احوال کے بیان میں جو بقا اور صحو سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بھی اپنے پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

عرضداشت :- مکرین خادم احمد عرض کرتا ہے کہ جب سے اس خاکسار کو صحو میں لائے ہیں اور بقا عطا فرمائی ہے عجیب و غریب علوم و معارف جو پہلے معلوم یا متعارف نہیں تھے پے درپے و مسلسل فائض و وارد ہو رہے ہیں، ان میں اکثر قوم یعنی صوفیائے کرام کے قول اور ان کی مروجہ و مستعمل اصطلاح کے ساتھ موافقت نہیں رکھتے۔ مسئلہ وحدت الوجود اور اس کے متعلقات کی نسبت جو کچھ ان حضرات نے بیان کیا ہے اس خاکسار کو اس حال سے ابتداء میں ہی مشرف کر دیا گیا اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ حاصل ہوا۔ پھر اس مقام سے کئی درجے اوپر لے گئے، اور اس ضمن میں کئی قسم کے علوم کا افادہ نصیب ہوا، لیکن ان مقامات و معارف کے مصداق کوئی بات قوم (صوفیائے کرام) کے کلام سے واضح طور پر پائی نہیں جاتی، البتہ ان میں سے بعض بزرگوں کے مبارک کلام میں اجمالی طور پر رموز و اشارے پائے جاتے ہیں لیکن ان علوم کی صحت پر ظاہر شریعت کی موافقت اور علمائے اہل سنت کا اجماع شاہد عادل ہے، وہ کسی چیز میں بھی روشن شریعت کے ظاہر سے مخالفت نہیں رکھتے اور حکماء اور ان کے عقلی اصولوں کے ساتھ کچھ بھی موافقت نہیں رکھتے بلکہ علمائے اسلام کی ایک جماعت جو اہل سنت سے مخالفت رکھتے ہیں وہ بھی ان (حکماء) کے اصولوں سے موافق نہیں ہیں۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۵﴾ ۱۔ قولہ بتواتر و توالی :- دونوں مصدر ہیں باب تفاعل سے، اس کے معنی ہیں پے درپے۔ ۱۲

۲۔ ... قولہ رُموز :- پہلے دونوں حروف پر پیش ہے، رمز (را پر زبر) کی جمع ہے، اس کے معنی ہیں لب، ابرو وغیرہ سے اشارہ کرنا۔ ۱۲

۳۔ ... قولہ شریعت غرّا :- غین پر زبر اور را پر شد ہے اور الف مقصورہ، یعنی روشن شریعت اور واضح و ظاہر۔ ۱۲

۴۔ ... قولہ استطاعت مع الفعل منکشف شدہ است :- اس میں اشارہ ہے ایک مسئلہ کی طرف جو اہل سنت اور فرقہ معتزلہ کے درمیان اختلافی ہے، وہ یہ کہ کسی کام کے کرنے کی طاقت و استطاعت فعل کرنے سے پہلے اس میں موجود ہوتی ہے یا فعل کرنے کے ساتھ ہی اس کی طاقت حاصل ہوتی ہے، دوسرا مذہب اہل سنت کا ہے اور پہلا معتزلہ کا، حضرت مجدد قدس سرہ کا کشف اہل سنت کے موافق ہے اور اس کی تائید و تقویت میں ہے۔

جاننا چاہیے کہ استطاعت فعل بمعنی قدرت حقیقیہ جو کہ اکتساب فعل کا سبب و علت ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت کے نزدیک فعل کے ساتھ متصل ہے، فعل پر تقدم زمانی نہیں رکھتی جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں، اور احکام شرعیہ کی تکلیف یعنی احکام شرعیہ کے پابند کرنے کے صحیح ہونے کا دار و مدار اس قدرت پر نہیں ہے، لیکن قدرت و استطاعت بمعنی سلامت اسباب و آلات و جوارح کو فعل پر تقدم زمانی حاصل ہے، احکام شرعیہ کا مکلف ہونا اسی پر مرتب ہے اور تکلیفات شرعیہ کی صحت کا دار و مدار اسی پر ہے نہ کہ پہلی استطاعت پر۔ ۱۲

واللہ اعلم و علمہ اتم

۵۔ ... قولہ خواجہ نقشبند و حضرت خواجہ علاؤ الدین و خواجہ عبدالخالق (قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم) تینوں حضرات کے مختصر حالات مکتوب ششم کے حاشیہ پر لکھے گئے ہیں۔ ۱۲

۶۔ ... قولہ خواجہ معروف کرنی قدس سرہ کے مختصر حالات مکتوب اول کے حاشیہ پر درج کئے گئے ہیں۔ ۱۲

۷۔ ... قولہ داؤد طائی رحمۃ اللہ، وہ علم و بصیرت کی شمع، آپ فطرتاً روشن چراغ تھے وہ طریقت پر عمل کرنے والے، حقیقت کے عالم، بڑے اولیاء اللہ میں سے اور صوفیاء کے سردار تھے، تقویٰ و ورع میں حد درجہ باکمال تھے، ہر قسم کے علوم دینیہ سے کامل طور پر بہرہ ور تھے، خاص طور پر علم فقہ میں اعلیٰ درجہ رکھتے تھے، بیس سال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی کی تھی، اور حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت ابراہیم ادہم کی زیارت کی تھی اور ان کے پیرو

استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے، انسان فعل سے پہلے کچھ قدرت نہیں رکھتا جب فعل سرزد ہوتا ہے اس کے ساتھ متصل ہی قدرت بخشے ہیں اور اسباب و اعضاء کے صحیح سالم ہونے کی صورت میں مکلف بناتے ہیں جیسا کہ علمائے اہل سنت و جماعت نے ثابت کیا ہے، اور اس مقام میں یہ خاکسار اپنے آپ کو حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے قدم پر پاتا ہے آپ اسی مقام پر ہوتے ہیں۔ اور حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ کو بھی اس مقام سے کچھ حصہ حاصل ہے اور اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالحق عجد وانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس ہیں جو مشائخ ان سے پہلے گزرے ہیں ان میں حضرت خواجہ معروف کرخی و امام داؤد طائی و حضرت خواجہ حسن بصری اور خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ تعالیٰ سرہ اہم المقدسہ اسی مقام میں تھے، ان مقامات و معارف و علوم کا حاصل، کمال بعد (دوری) و بیگانگی ہے اور کام علاج سے گذر چکا ہے، جب تک حجابات (پردے) لٹکے ہوئے تھے کوشش و اہتمام کے ذریعے ان کے رفع کرنے (اٹھانے) کی گنجائش تھی اب اس کی بزرگی (جلال) اس کا حجاب ہے۔

ع۔ فَلَا طَبِيبَ لَهَا وَلَا رَاقِيٌ ترجمہ:- نہیں طبیب کوئی اس کا اور نہ افسوس گر۔

شاید انہوں نے اس کمال بیگانگی اور بے مناسبتی کا وصل و اتصال نام رکھا ہے، ہائے افسوس، ہائے افسوس، (مولانا

طریقت حضرت حبیب راعی تھے۔ لوگوں نے ان کی والدہ مرحومہ سے ان کی وفات کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: پوری رات نماز میں مصروف رہے، رات کے آخر سجدہ میں سر رکھا تو پھر نہ اٹھایا۔ (یعنی سجدہ ہی کی حالت میں جاں بحق ہو گئے)۔ (تذکرۃ الاولیاء)

۵ ... قولہ حسن بصری قدس سرہ، وہ پروردہ قصر نبوت، مروت، سخاوت میں جو انردی ان کی فطرت، علم و عمل میں کعبہ کی طرح صاحب عظمت، ورع و حلم (تقویٰ و بردباری) میں قبلہ عقیدت تھے۔ آپ کے مناقب بہت زیادہ اور محامد (کمالات) ان گنت ہیں، آپ کی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں، بچپن میں جب آپ کی والدہ صاحبہ کسی کام میں مشغول ہوتیں اور آپ رونے لگتے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کو بہلانے کے لئے اپنا پستان مبارک آپ کے منہ میں دیدیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ قدرت الہی سے حضرت ام المومنین کے پستان سے دودھ کے چند قطرے ظاہر ہوئے جو آپ نے چوس لئے جن کی برکت سے حق تعالیٰ نے آپ کو بے شمار سعادتوں سے نوازا، یہ سب خاتونِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تھا۔ ۱۲ (تذکرۃ الاولیاء)

۹ ... قولہ حبیب عجمی:- وہ ولی جو غیرت ایمانی کا گنبد، پردہ وحدت کے مضافاً، صاحب صدق، صاحب ہمت اور کرامات و ریاضات میں ثابت قدم تھے (کرامات اور ریاضات ان کا اوڑھنا تھا)، ابتدائی زندگی میں مالدار اور سود خوار تھے۔ آخر کار اس عمل کو چھوڑ دیا اور حضرت حسن بصری کے ہاتھ پر توبہ کی اور ان کی صحبت اختیار کی یہاں تک کہ مستجاب الدعوات بزرگوں میں ان کا شمار ہونے لگا۔ ان کے مناقب مشہور ہیں اور ان کے فضائل اولیاء اللہ کے تذکروں میں مذکور ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء بادی تبدیلی) لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ صحو..... بالفح ہوشیاری ۱۲..... ص کی زبر سے، خبرداری۔ ☆ متداول..... بفتح واو بمعنی مستعمل و شائع ۱۲..... واو پر زبر بمعنی، جس کا عام رواج ہو، رائج الوقت، عام۔ ☆ مصداق..... تصدیق ۱۲..... یقین کرنا، صحیح ہونے کی تائید کرنا۔ ☆ غر..... روشن ۱۲..... انوار شریعت، روشن شریعت۔ ☆ قدر تے ندارد..... یعنی انسان ۱۲..... انسان (عمل سے قبل کچھ اختیار نہیں رکھتا)۔ ☆ می بخشند..... حق جل و علا ۱۲..... خدا تعالیٰ عمل کا اختیار یا قدرت بخشتا ہے۔ ☆ خواجہ علاؤ الدین..... یعنی عطار ۱۲..... یعنی حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ مراد ہیں..... جو خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری علیہ الرحمۃ کے مند نشین ہوئے اور آپ کے داماد بھی تھے۔ ☆ ایں ہمہ کمال بعد و بے گانگی است..... مقامات و معارف و علوم ۱۲..... معارف و علوم یعنی درجات.....

جای رحمہ اللہ کی کتاب) ”یوسف زلیخا“ کا یہ شعر (ان کے) حال کے موافق ہے۔

درا فگندہ دف ایں آوازہ از دوست      کزو بردست دف کو باں بود پوست  
ترجمہ:-      آرہی ہے دف سے وہ آواز دوست      ہے مگردف والے کے ہاتھوں میں پوست

شہود (مشاہدہ) کہاں ہے، اور شاہد (مشاہدہ کرنے والا) کون ہے، اور مشہود (جس کا مشاہدہ کیا جائے) کیا ہے؟

ع۔ خلق را روئے گئے نماید او      ترجمہ:- خلق کو دیدار کب بخشیں گے وہ

مَا لِلتَّرَابِ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ (خاک کو تمام کے پالنے والے کے ساتھ کیا نسبت ہے، کہاں خاک اور کہاں وہ رب الارباب) یہ خاکسار اپنے آپ کو ایسا بندہ مخلوق جانتا ہے جو کوئی قدرت نہیں رکھتا، اور اسی طرح تمام عالم کو بھی غیر قادر مخلوق جانتا ہے اور خالق و قادر حق تعالیٰ عزوجل کو جانتا ہے، اس کے سوا (اللہ تعالیٰ اور مخلوق میں) کوئی نسبت ثابت نہیں کرتا، اپنے عین یا آئینہ ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ع۔ در کدام آئینہ در آید او      ترجمہ:- کون سے آئینے میں سما سکتا ہے وہ

اور اہل سنت و جماعت کے علمائے ظاہر سے اگرچہ بعض اعمال کی ادائیگی میں کوتاہی واقع ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق ان کے عقائد کی درستی کا جمال اس قدر نورانیت رکھتا ہے کہ اعمال کی وہ کوتاہی و کمی اس نورانیت کے مقابلہ میں ہیچ و ناچیز دکھائی دیتی ہے اور بعض ظاہری صوفیانہ طرز کے لوگ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق اس قدر درست عقیدے نہیں رکھتے لہذا ریاضتوں اور مجاہدوں کے باوجود ان میں وہ جمال نہیں پایا جاتا۔ اور اس خاکسار کو علماء اور طلباء سے

﴿ص ۱۶﴾ ۱۔ بلبلی شیراز (شیخ سعدی) نغمہ سرا ہیں:

بدر ذیقین پردہ ہائے خیال      نما نہ سرا پردہ الا جلال

ترجمہ:- یقین (محکم)، خیالات کے پردوں کو (ایسے) پھاڑ دیتا ہے کہ کوئی سرا پردہ (بڑا پردہ) نہیں رہتا سوائے جلال (الہیہ) کے۔

۲۔ ... قولہ ولا طیبیب... الخ: روایت ہے کہ ایک روز کوئی دیہاتی (عربی) نجد میں دلکش اور خوش آواز سے یہ اشعار گارہا تھا:-

كُلُّ صُبْحٍ وَكُلُّ إِشْرَاقِي      تَبْلِكُ عَيْنِي بِدَمْعِ مُسْتَأَقِي

ترجمہ:- ہر صبح اور ہر سورج چمکنے کے وقت میری آنکھ شوق کے آنسو روتی ہے۔

قَدْ لَسَعْتُ حَيَّةَ الْهَوَى كَبِدِي      فَلَا طَبِيبَ لَهَا وَلَا رَاقِي

ترجمہ:- میرے جگر کو محبت کے سانپ نے ڈس لیا ہے، پس اس کا کوئی معالج نہیں اور نہ ہی دم کرنے والا۔

إِلَّا الْحَبِيبَ الَّذِي شَغِفْتُ بِهِ      عِنْدَهُ رُقِيَّتِي وَتِرْيَاقِي

ترجمہ:- سوائے اس محبوب کے جس نے میرا دل لے لیا ہے اسی کے پاس میرا دم ہے اور میرے زہر کا تریاق (علاج)۔

(سپہ سالار)

جب آل حضرت ﷺ نے سنا تو بڑے محظوظ ہوئے اور ان اشعار کو دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا ۱۲

۳۔ ... پوست در دست بودن، بے حاصلی اور بے فائدگی کی طرف اشارہ ہے۔ قولہ دف کو بان - یوسف زلیخا (کتاب مولانا جامی) میں

رہ کو بان واقع ہے یعنی آنے والے اور جانے والے، اور اس کتاب کے بعض نسخوں میں زہ گویاں یعنی تمسین کرنے والے لکھا ہے۔

۴۔ ... قولہ جرگہ جیم اور گاف پر زبر ہے، اس کے معنی صف بنانا، لوگوں کا اجتماع اور ایک قسم کا شکار کرنا، چند آدمی شکار کے گرد حلقہ بناتے ہیں، جرگہ کی جیم

کو زبر سے پڑھنا غلط ہے۔ یہاں دوسرے معنی (گروہ اور جماعت) مراد ہیں۔ ۱۲

۵۔ ... قولہ تلویح، اصول فقہ کی بہت بڑی کتاب ہے اور نہایت ہی معتبر، علامہ تفتازانی کی نفیس تصانیف میں سے ہے۔ ۱۲

۶۔ ... قولہ از مقامات اربعہ:- بہت مشکل بحث ہے، تلویح کی بحثوں میں نہایت ہی دقیق مقام ہے۔ ۱۲

بہت محبت ہوگئی ہے، ان کی روش اچھی معلوم ہوتی ہے اور خواہش رکھتا ہوں کہ میں ان (علماء و طلباء) کے گروہ میں شامل ہو جاؤں اور (اصول فقہ کی مشہور کتاب) تلوخ کے مقدمات اربعہ کو (جو کہ اس کتاب کا دقیق و مشکل مقام ہے) ایک طالب علم کے ساتھ مباحثہ (تکرار) کرتا رہوں نیز فقہ کی کتاب ہدایہ کا بھی ذکر و تکرار کیا جاتا رہے اور معیت و احاطہ علمی کے مسئلہ میں علماء کے ساتھ شریک رہے، اسی طرح حق سبحانہ و تعالیٰ کو نہ عالم (کائنات) کا عین جانتا ہوں اور نہ عالم کے متصل اور نہ منفصل اور نہ عالم کے ساتھ اور نہ عالم سے جدا اور نہ عالم کا محیط اور نہ عالم میں ساری (سرایت کرنے والا) جانتا ہوں اور (مخلوق کی) ذاتوں اور صفات و افعال کو اس کا پیدا کیا ہوا جانتا ہوں، میرا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ مخلوق کی صفتیں حق تعالیٰ کی صفتیں ہیں اور ان کے افعال حق تعالیٰ کے افعال ہیں، بلکہ مخلوق کے افعال میں حق تعالیٰ سبحانہ کی قدرت کو اثر انداز جانتا ہوں اور مخلوقات کی قدرت کو تاثیر میں کوئی دخل نہیں جانتا جیسا کہ علمائے متکلمین کا مذہب ہے۔ اور اسی طرح حق تعالیٰ کی صفات سببہ (حیوۃ، علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر، کلام) کو موجود جانتا ہوں اور حق سبحانہ و تعالیٰ کو صاحب ارادہ و اختیار جانتا ہوں اور یقینی طور پر قدرت کے معنی صحت فعل و ترک فعل تصور کرتا ہوں (میرے عقیدے کے مطابق) قدرت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اِنْ شَاءَ فَعَلَ وَاِنْ لَّمْ يَشَاءَ لَمْ

۷ ... قولہ کما هو... الخ، جیسا کہ یہی مذہب علمائے متکلمین کا ہے کہ بندوں کے افعال اختیار یہ میں حق تعالیٰ کی قدرت کو موثر جانتے ہیں اور جمہور معتزلہ صرف بندہ کی قدرت کو موثر جانتے ہیں اور بعض کا نظریہ (مذہب) یہ ہے کہ دونوں قدریں موثر ہیں ۱۲

۸ ... قولہ صفات سببہ، یعنی حق تعالیٰ کی صفات ذاتیہ سات ہیں (۱) حیات (۲) علم (۳) قدرت (۴) ارادہ (۵) سمع (۶) بصر (۷) کلام۔ یہ قول اشعری علماء کے مذہب پر مبنی ہے، وہ خلق و تکوین کو ارادہ و قدرت کو فروعات سے جانتے ہیں۔

لیکن علمائے ماترید یہ تکوین کو بھی صفات حقیقیہ میں شمار کرتے ہیں، الغرض ماترید یہ کے نزدیک صفات حقیقیہ آٹھ ہیں سات نہیں۔ حضرت ایشاں یعنی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی تحقیق بھی ماترید یہ کے موافق ہے چنانچہ مبداء و معاد (منہا۔ ۴۱) میں فرماتے ہیں: صحیح یہی ہے کہ قدرت و ارادہ کے علاوہ تکوین ایک علیحدہ صفت حقیقیہ ہے اسکی وضاحت یہ ہے کہ ”قدرت“ کے معنی یہ ہیں کہ اس میں فعل و ترک یعنی کسی کام کا کرنا یا کرنا (چھوڑ دینا) دونوں باتیں صحیح ہوں اور ”ارادہ“ کے معنی یہ ہیں کہ قدرت کی ان دونوں جہتوں یعنی فعل و ترک میں سے کسی ایک جہت کو مخصوص اور متعین کر لیا جائے لہذا اس طرح قدرت کا درجہ ارادہ کے درجہ پر مقدم ہوتا ہے اور ”تکوین“ جسے ہم صفات حقیقیہ میں سے سمجھتے ہیں اس کا درجہ قدرت و ارادہ کے درجوں کے بعد آتا ہے پس قدرت تو فعل کی جہت کو خاص کرنے والی صفت مخصوص فعل ہے اور تکوین اسے وجود میں لانے والی ہے۔ (لہذا تکوین کی صفت کو مانے بغیر چارہ نہیں ہے)۔

۹ ... قولہ موجود میدانند، یعنی خلاف معتزلہ، کیونکہ وہ حقیقت میں صفت وجود کے منکر ہیں، وہ آثار صفات کو عین ذات پر مترتب کہتے ہیں۔

۱۰ ... قولہ مرید میدانند: یعنی با اختیار و ارادہ جانتا ہوں، فلاسفہ کی طرح نہیں، کہ وہ اللہ سبحانہ کو مجبور و بے اختیار جانتے ہیں جیسے آگ جلانے میں اور پانی ڈبونے میں (مجبور و بے اختیار ہیں)۔ ۱۲

☆ حُجْب ..... بضم ح ج ج ح ج ۱۲ ..... ح اور ج پر دو پیش سے جمع ح ج ج، پردہ۔ ..... ☆ فَلَا طَبِيبَ لَهَا وَلَا ..... یعنی نہ طبیب است اور او نہ افسوں کنندہ ۱۲ ..... نہ کوئی اس کا طبیب (معالج) ہے اور نہ کوئی دم کرنے والا ..... ☆ دُف ..... سازیت معروف ۱۲ ..... گانے بجانے کا ایک مشہور ساز (آلہ)۔ ☆ دوست ..... حقیقی ۱۲ ..... حقیقی دوست۔ ..... ☆ مرآتیت ..... آئینہ بودن ۱۲ ..... آئینہ کی طرح روشن اور چمکدار ہونا۔ ☆ حِب ..... پہلو ۱۲ ..... پہلو، کروٹ۔ ☆ ریاضات ..... جمع ریاضت بمعنی توسن و سرکش رارام کردن، ورنج کشیدن ۱۲ جمع ریاضت معنی گھوڑے، باغی اور نافرمان کو مطیع کرنا اور تکلیف دینا۔ ..... ☆ مجاہدات ..... تکالیف و محسنائے شاقہ بر خود برداشتن ۱۲ ..... سخت محنتیں اور تکلیفیں اپنی ذات پر برداشت کرنا۔ ..... ☆ روش ایشاں ..... علماء و طلبا ۱۲ ..... طلبہ اور علماء کا طریقہ عمل پسندیدہ ہے۔

يَفْعَلُ (اگر چاہے تو کرے گا اگر نہ چاہے تو نہ کرے گا) اس لئے کہ دوسرا جملہ شرطیہ (ان لم یثما... الخ) ممتنع ہوگا۔ جیسا کہ حکما یعنی فلاسفہ اور بعض (وجودی) صوفیوں نے کہا ہے کیونکہ یہ بات ایجاب تک پہنچ جاتی ہے جو حکما (فلاسفہ) کے اصول کے موافق ہے۔ اور قضا و قدر کے مسئلہ کو علمائے اہل سنت و جماعت کے مطابق جانتا ہوں (برخلاف جبریہ و قدریہ کے) پس مالک کو کامل اختیار ہے کہ اپنی ملک میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور (مخلوق کی) قابلیت اور استعداد کا اس میں کچھ دخل نہیں جانتا، کیونکہ یہ عقیدہ ایجاب (اللہ پر واجب ہونے) کی طرف لے جاتا ہے، حالانکہ حق سبحانہ و تعالیٰ مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس (اسی پر دوسرے عقائد کو بھی قیاس کر لیجئے) چونکہ اپنے حالات کا عرض کرنا نہایت ضروری ہے اس لئے اس کے لکھنے کی گستاخی کی جرأت کی ہے۔ ع۔ بندہ باید کہ حدّ خود داند ترجمہ:- چاہیے بندہ اپنی حد میں رہے

﴿ص ۱۷﴾ ۱۔ قوله قدرت را بمعنی صحت فعل... الخ، یہ اشارہ ہے ایک مسئلہ کی طرف جو اہل کلام اور فلاسفہ کے درمیان اختلافی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت میں دونوں معنوں کا احتمال ہے، ایک یہ کہ ایجاد اور عدم ایجاد اور یہ دونوں پہلو ممکن و جائز ہیں اس معنی کے لحاظ سے قدرت کو صحت فعل اور ترک فعل سے تعبیر کرتے ہیں اس تقدیر پر اشیاء کی ایجاد اور ان کی عدم ایجاد میں سے کوئی چیز حق تعالیٰ پر واجب نہیں ہے اہل دین اور شریعت والوں نے اسی کو اختیار کیا ہے قدرت کے دوسرے معنی ہیں ان شاء فَعَلَ و ان لَمْ یَشَأْ لَمْ یَفْعَلْ مع استِحَالَةِ الشرطیہ الثانیہ یعنی اگر وہ چاہے تو کرے اگر نہ چاہے تو نہ کرے لیکن نہ چاہنا ممتنع اور محال ہے پس امتناع کو کرنا بھی لازم آئیگا، نتیجہ یہ نکلا کہ ایجاد عالم کو چاہنا اور موجود کرنا دونوں واجب ہوئے، اور اختیار نہ رہا، فلاسفہ اسی کے قائل ہیں۔

۲۔ ... قوله كما قال الحكماء وبعض الصوفیہ: یعنی جس طرح فلاسفہ اور بعض اور صوفیاء (وجودیہ) اس کے قائل ہیں ۱۲

۳۔ ... قوله فللما لك... الخ: یعنی مالک کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے اپنی ملک میں تصرف کرے و فیہ ایماہ الی ما جاء عن اُبی بن کعب لَوَ انَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَواتِه وَاَهْلَ اَرْضِه عَذَّبَهُم وَّهُوَ غَیْرُ ظالِمٍ وَّلَوْ رَحِمَهُم کانت رَحْمَتُه خَیْرَ اَعْمَالِهِم۔ رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ۔ و ایضاً تلمیح الی قوله تعالیٰ: لَا یَسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُونَ و الی ما فی التوراة: یا ابلیس ما عرفتنی و لو عرفتنی ما اعترضت علیّ کما فی تفسیر الامام الرازی رحمہ اللہ ۱۲

اس عربی عبارت میں اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو حضرت اُبی بن کعب سے روایت کی گئی ہے: اگر اللہ عزوجل اپنے آسمانوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ عذاب دے کر ظالم نہیں ہوگا، اور اگر وہ ان پر رحمت فرمائے تو اسکی رحمت ان کے لئے اپنے اعمال سے بہتر ہوگی۔ اسکو امام احمد، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نیز اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ ہے: اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا اور تورات کی ایک عبارت کی طرف اشارہ ہے اس کا ترجمہ ہے: اے ابلیس تو نے مجھے نہ پہنچانا، اگر تو مجھے پہنچاتا تو مجھ پر اعتراض نہ کرتا۔ امام رازی کی تفسیر میں ایسے ہی ہے۔ ۱۲

۴۔ ... قوله وهو سبحانه... الخ، یعنی خدائے پاک مختار ہے، ہر اس چیز کو جو دیکھنے والا ہے جسے چاہے۔

۵۔ ... قوله علیٰ هذا القیاس، اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ کوئی دخل نہیں دے سکتا اس کے افعال میں۔

☆ بعض الصوفیہ... اے الوجودیہ ۱۲... یعنی وحدۃ الوجود کے قائل صوفیہ۔ ☆ حکماء... فلاسفہ ۱۲... فلسفی۔

☆ علماء... اہل سنت ۱۲... فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت۔ ☆ میدانہ... برخلاف جبریہ و قدریہ ۱۲... جبریہ و قدریہ کے خلاف علمائے اہل سنت کا نظریہ۔

## نواں مکتوب

ان حالات کے بیان میں جو نیچے اترنے کے مقام یعنی مقام نزول سے مناسبت رکھتے ہیں یہ بھی اپنے پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

**عرضداشت:** یہ اس سیاہ رُو، بد بخت اور بد خو گنہگار کا عریضہ ہے جو اپنے وقت و حالت پر مغرور اور وصل و کمال پر فریفتہ ہے جس کا کام سراسر اپنے آقا کی نافرمانی ہے اور جس کا عمل سر بسر عزیمت و اولی کو ترک کرنا ہے، جس نے مخلوق کی نظر گاہ یعنی اپنی ظاہری حالت کو عمدہ بنایا ہوا ہے اور حق تعالیٰ کی نظر گاہ یعنی دل کو خراب و برباد کیا ہوا ہے، جس کی تمام ہمت و کوشش اپنے ظاہر کو آراستہ کرنے پر لگی ہوئی ہے اور اس کا باطن اس کے باعث ہمیشہ رسوائی میں ہے، اس کا قال اس کے حال کے

### حاشیہ متن

- ۱۔ قولہ بمقام فرود آمدن:۔ نیچے اترنے کا مقام۔ یعنی نزول، جاننا چاہیے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اس مضمون کو دفتر اول کے مکتوب شریف ۲۲۲ میں اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے وہاں ملاحظہ کرنا چاہیے اور گیارہویں مکتوب میں بھی اس کو بیان فرمایا ہے۔
- ۲۔ قولہ مُدْبِرِ سِیَاحِ رُو:۔ م کے پیش اور د کی جزم اور ب کی زبر، جس کی طرف پشت کی جائے، یعنی وہ شخص جس سے دولت و بخت پیٹھ پھیر جائے۔
- ۳۔ قولہ مَفْتُون، م کی زبر سے، فتنے میں ڈالا ہوا، آزمائش میں پڑا ہوا، پریشان کیا ہوا، شر اور مصیبت میں ڈالا ہوا، اور دیوانگی کا شکار۔
- ۴۔ قولہ رَبِّ قَارِی الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنِ یَلْعَنُهُ:۔ (یعنی بہت سے لوگ قرآن کریم پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن مجید ان پر لعنت کرتا ہے) علامہ مراد کی مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کرنے والے کہتے ہیں کہ اس کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی احیاء العلوم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کی حیثیت سے ذکر کیا ہے مگر احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج کرنے والوں نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ ۱۲
- ۵۔ قولہ و کم من صائم... الخ:۔ یعنی بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو اپنے روزہ سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ روزہ رکھتے ہیں مگر جھوٹ، غیبت اور ممنوعہ امور سے خود کو روک کر نہیں رکھتے علامہ محمد مراد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس حدیث کو ابن ماجہ اور نسائی نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے رَبِّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ اور بعض سندوں میں إِلَّا الْعَطَشُ آیا ہے، اور ابن حجر رحمہ اللہ نے نسائی اور ابن ماجہ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صَوْمِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ۔ اور دارمی کی روایت میں كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَا وارد ہوا ہے۔ ۱۲
- ۶۔ قولہ فَوَيْلٌ لِّمَنْ كَانَ هَذَا حَالَهُ:۔ یعنی اس شخص پر افسوس ہے جس کا حال، مرتبہ اور درجہ اس قسم کا ہو چکا ہو۔
- ۷۔ قولہ اِسْتِغْفَارُهُ... الخ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا بھی دوسرے گناہوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ شدید گناہ ہے قال بعض العارفين اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى اِسْتِغْفَارِ كَثِيْرٍ (ہمارا استغفار بھی کثرت استغفار کا محتاج ہے)۔

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

- ☆ عزیمت..... خلاف رخصت ۱۲..... رخصت کے مقابلہ میں عزم بالجزم سے عمل کرنا۔ ☆ ادبار..... بالکسر پشت دادن دولت ۱۲
- (۱) کی زبر سے، دولت کا پیٹھ دینا، منہ پھیرنا، ناکامی سے دوچار ہونا۔ ☆ حسارت..... زیاں کاری ۱۲..... بد بختی، نخوت، نقصان کا کام
- ☆ شایان..... سزاوار ۱۲..... لائق ہونا، مناسب ہونا۔ ☆ طرد..... دفع کردن ۱۲..... رد کرنا۔ ☆ رَبِّ..... مبتدا ۱۲
- بعض دفعہ..... ☆ گواہ..... خبر ۱۲..... شاہد۔ ☆ عدل..... ثقہ و معتبر ۱۲..... مضبوط، اعتبار کے لائق۔ ☆ کم..... مبتدا ۱۲
- بہت سے، کئی لوگ۔ ☆ او..... خبر ۱۲..... شاہد۔ ☆ شاہد صادق..... گواہ راست گو ۱۲..... سچ کہنے والا گواہ۔

بالکل برخلاف ہے اور اس کا حال اس کے اپنے خیال پر مبنی ہے، اس خواب و خیال سے کیا حاصل ہوتا ہے اور اس قال و حال سے کیا عقدہ کشائی ہوتی ہے (لہذا) بدبختی اور خسارہ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہے سرکشی اور گمراہی ہر وقت اس کے عمل میں ہے، وہ فساد و شرارت کا مبداء اور ظلم و معصیت کا منشاء (پیدا ہونے کی جگہ) ہے، غرضکہ اس کا تمام جسم عیوب و مجموعہ گناہ ہے، اس کی نیکیاں لعنت اور رد کرنے کے لائق ہیں اور اس کی بھلائیاں طعن اور پھینک دینے کے قابل ہیں ”رُبَّ قَارِئِ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ“ ترجمہ:- بہت سے قرآن کریم پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن مجید ان پر لعنت کرتا ہے۔ یہ حدیث اس کے حق میں معتبر گواہ ہے۔ اور ”كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظُّمَاءُ وَالْجُوعُ“ ترجمہ:- بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو سوائے بھوک اور پیاس کے روزے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا) یہ بھی اس کے بارے میں شاہد صادق ہے۔ پس اس شخص پر فسوس ہے جس کا حال اور مرتبہ، کمال اور درجہ اس قسم کا ہو، اس کا استغفار کرنا بھی دوسرے تمام گناہوں کی طرح گناہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ شدید گناہ ہے اور اس کا توبہ کرنا بھی دیگر برائیوں و نافرمانیوں کی طرح برائی و نافرمانی ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ بدتر ہے، اور یہ مقولہ ”كُلُّ مَا يَفْعَلُهُ الْقَبِيحُ قَبِيحٌ“ (یعنی برا آدمی جو کچھ کرتا ہے برا ہی ہوتا ہے) اس بات کا مصداق ہے۔

ع۔ زگندم جو، ز جو گندم نیاید ترجمہ:- نہ جو گندم سے اُگتے ہیں نہ گندم جو سے اُگتی ہے

﴿ص ۱۸﴾ ۱۔ قولہ توبتہ... الخ:- یعنی اس کا توبہ کرنا بھی نافرمانی ہے دوسرے معاصی کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ برائی ہے۔ ۱۲

۲۔ قولہ كُلُّ مَا يَفْعَلُهُ... الخ:- یعنی برا آدمی جو بھی عمل کرے گا برا ہی ہوگا۔ ۱۲

۳۔ ما بالذات... الخ:- یعنی جو چیز کسی کی ذات میں داخل ہوتی ہے وہ اس سے کسی وقت جدا نہیں ہوتی۔ ۱۲

۴۔ قولہ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ... الخ:- اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے جو پارہ رہا بسورہ نحل میں واقع ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا

لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ ۱۲

۵۔ قولہ وَبِضْدِهَا... الخ:- یعنی چیزیں اپنی ضدوں سے روشن اور واضح ہوتی ہیں (پہچانی جاتی ہیں) ۱۲

۶۔ قولہ أُنْسٍ... الخ:- الف پر پیش ہے، کسی چیز کے ساتھ محبت ہو جانا، آرام و سکون پانا ۱۲

۷۔ قولہ محبوب... الخ:- یعنی جس سے بہت زیادہ محبت کی جائے، اس کی جمع محبوبان ہے، معشوق ۱۲

۸۔ قولہ مُجْتَبَانِ:- محبت کی جمع ہے، زیادہ محبت کرنے والا، قلبی محبت کرنے والا، عاشق۔

۹۔ قولہ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ... الخ:- سورہ جمعہ کی آیت ۴ کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ

بڑے فضل والا ہے ۱۲

۱۰۔ قولہ مراد از کمال شر... الخ:- اس سوال کا جواب یہ ہے جو کہ پہلے بیان سے پیدا ہوتا ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ صوفی جب بے حد فضائل اور

بے شمار بزرگیوں سے متصف ہو جاتا ہے تو پھر وہ کمال درجہ کے شرف و نقص سے کیسے متصف ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب حضرت امام ربانی قدس سرہ کے

فرمان سے ظاہر ہے ۱۲

۱۱۔ قولہ بِأَخْلَاقٍ... الخ:- ہمزہ کے زبر سے، جمع خُلُقٍ (پہلے دونوں حرفوں پر پیش) بمعنی خصلت و عادت اور سیرت ۱۲ لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ دائے... بیماری ۱۲... مرض... ☆ بِضِدِّهَا... مصرع است ۱۲... مصرع ہے، جس کے معنی ہیں چیزیں اپنی ضدوں

سے پہچانی جاتی ہیں... ☆ لا جرم... بالضرورة ۱۲... لازمی طور پر... ☆ چہ ایں معنی... دید نقص ۱۲... اپنے نقص یا

عیب کو دیکھنا... ☆ متلذذ... لذت گیرندہ ۱۲... لذت حاصل کرنے والا... ☆ التذاذ... لذت گرفتن ۱۲... لذت حاصل کرنا۔



اس کا مرض ذاتی ہے جو علاج کو قبول نہیں کرتا اور اس کی بیماری اصلی ہے جو دو کو قبول نہیں کرتی، جو چیز کسی کی ذات میں داخل ہو یعنی ذاتی ہو وہ اس کی ذات سے کبھی زائل نہیں ہوتی۔

ع۔ سیاہی از حبشی گے رو دکہ خود رنگ است ترجمہ: نہیں جاتی ہے حبشی کی سیاہی کیونکہ فطری ہے کیا کر سکتا ہوں  
 ”وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ“ (نحل-۳۳: ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں) ہاں خیر محض کے لئے شر محض بھی ہونا چاہیے تاکہ خیر (بھلائی و نیکی) کی حقیقت واضح ہو جائے۔ وَبِضِدِّ هَاتَتَبَيَّنُ الْأَشْيَاءُ (اور چیزیں اپنی ضدوں یعنی بالمقابل چیزوں ہی سے پہچانی جاتی ہیں) خیر و کمال موجود تھا لہذا اس کے بالمقابل شر و نقص بھی ہونا چاہیے تھا حسن و جمال کو (اپنے اظہار کے لئے) آئینہ کی ضرورت ہوتی ہے اور آئینہ چیز کے مقابل ہی ہوتا ہے پس لازمی طور پر خیر کے لئے شر اور کمال کے لئے نقص بمنزلہ آئینہ کے ہیں، لہذا جس چیز میں نقص و شر زیادہ ہوگا خیر و کمال بھی اسی قدر زیادہ نمایاں ہوگا۔

عجیب معاملہ ہے کہ اس ذم (برائی) نے مدح (تعریف) کے معنی پیدا کر لئے۔ اور یہ شرارت و نقصان خیر و کمال کا محل و مقام بن گیا، پس لازمی طور پر عبدیت کا مقام ان تمام مقامات سے بلند ہوگا اس لئے کہ یہ معنی یعنی اپنے نقص کو دیکھنا مقام عبدیت میں نہایت کامل اور مکمل طور پر پائے جاتے ہیں لہذا محبوبوں کو اس مقام سے مشرف فرماتے ہیں اور محبین (محبت کرنے والے) ذوق شہود کے ساتھ لذت حاصل کرتے ہیں۔ بندگی میں لذت حاصل کرنا اور اس کے ساتھ انس اختیار کرنا محبوبوں کے ساتھ مخصوص ہے، محبوبوں کا انس محبوب کے مشاہدہ میں ہے اور محبوبوں کا انس محبوب کی بندگی میں ہے اسی انس (یعنی بندگی) میں اس کو اس (دید نقص کی) دولت کا شرف بخشتے اور اس نعمت کے ساتھ سرفراز کرتے ہیں۔ اس میدان کے یکتا شہسوار، دین و دنیا کے سردار اور اولین و آخرین کے آقا حبیب رب العالمین ہیں علیہ من الصلوٰت اتمہا و من التحیات اکملہا (آپ پر کامل ترین درود اور کامل ترین سلام ہوں)۔ اور (کارکنان قضا و قدر) جس کو محض فضل و کرم سے (نقص اعمال کے دیکھنے کی) یہ دولت عطا فرمانا چاہتے ہیں اس کو آنسور عالم علیہ الصلوٰۃ السلام کی کمال درجہ کی متابعت نصیب فرما دیتے ہیں اور اس متابعت کے وسیلے سے اس کو بلند مقامات کی دلہیز پر لے جاتے ہیں ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤَوِّدُ تَيْبَةً مِّنْ يَّسَاءٍ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (جمہ-۴: ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور

☆ دریں انس..... یعنی انس بہ بندگی ۱۲..... عبادت سے محبت ہونا..... ☆ دولت..... دید نقص ۱۲..... اپنے عمل میں نقص دیکھنا۔

☆ بایں دولت..... دید نقص اعمال ۱۲..... اپنے اعمال میں نقص اور کی دیکھنا (یہ بہت بڑا سرمایہ ہے) ☆ متحقق..... درست و راست شونہ ۱۲

(اتباع سنت) ثابت قدم فرمادیتے ہیں متابعت نصیب فرمادیتے ہیں..... ☆ بتوسل..... بذریعہ ۱۲..... وسیلہ سے..... ☆ ذرورہ.....

دلہیز ۱۲..... چوکھٹ..... ☆ متخلق..... بکسر لام خوائے گیرندہ ۱۲..... لام کی زیر سے، عادات و اخلاق اپنانے والا..... ☆ تعالیٰ شانہ

و تقدس..... برتر است شان او و پاک ۱۲..... اس (اللہ تعالیٰ) کی شان بلند تر ہے اور وہ پاک ہے..... ☆ متخلق..... بضم لام مشدودہ بمعنی

خوئی گرفتن ۱۲..... لام پر پیش اور شد سے، معنی عادت بنانا.....

﴿ص ۱۹﴾ ۱۔ قولہ تا این قسم خود... الخ: اس کا خلاصہ مقصد یہ ہے کہ (سائلک کے لئے) ناگزیر اور ضروری ہے کہ اپنے عدم ہونے کی حقیقت ممکنہ

کو جو کہ شرارت و نقص کا مبدأ ہے۔ اور خیر و کمال سے محض خالی ہے پہنچانے تاکہ اپنے مولا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کمال کو جو ہر لحاظ سے سراسر خیر و کمال ہے

اللہ تعالیٰ بڑے فضل و کرم والا ہے) شر اور نقص کے کمال سے مراد سالک کا علم ذوقی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ شخص شرارت و نقص سے متصف ہو، اس علم والا شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ، کے اخلاق سے متخلق ہوتا ہے (دید نقص کا) یہ علم بھی اسی تخلق باخلاق اللہ کا ثمرہ ہے، شرارت و نقص کے اس مقام میں سوائے اس کے اور کوئی گنجائش نہیں ہے کہ علم اس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، یہ علم شہودِ تام (کامل مشاہدہ) کے واسطے سے خیر محض (سراسر بھلائی) ہے، اس خیر (بھلائی) کے پہلو میں تمام چیزیں شر نظر آتی ہیں یہ کیفیت نفس مطمئنہ کے اپنے مقام میں نزول کر لینے کے بعد ہے۔

جب تک سالک اس طرح سے اپنے آپ کو زمین پر نہ ڈالے اور (اپنے نفس کی فنایت کے) کام کو اس درجہ تک نہ پہنچائے اپنے مولائے کریم جل شانہ، کے کمالات سے بے نصیب رہتا ہے پس وہ شخص کس طرح بے نصیب نہیں ہوگا جو اپنے آپ کو عین مولا و آقا جانتا ہے اور اپنی صفات کو حق تعالیٰ شانہ کی صفات سمجھتا ہے تَعَلَّ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ غُلُوءًا كَبِيرًا (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے) ایسا خیال کرنا اسماء و صفات میں الحاد و زندقہ ہے، اس عقیدے والے لوگ اس گروہ میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وَذُرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ (اعراف۔ ۱۸۰) ترجمہ:- ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں الحاد کرتے ہیں) یہ بات ضروری نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہو وہ ضرور محبوبین میں سے ہے لیکن محبوبیت میں جذبہ کا مقدم ہونا شرط ہے ہاں البتہ ہر جذبہ میں محبوبیت کی ایک قسم کے معنی پائے جاتے ہیں کہ جس کے بغیر جذب حاصل نہیں ہوتا اور محبوبیت کے وہ معنی کسی عوارض سے پیدا ہوتے ہیں ذاتی نہیں ہیں۔ اور محبوبیت کے ذاتی معنی اشیاء میں سے کسی شے کے ساتھ معلل نہیں ہیں (یعنی محبوبیت ذاتیہ کسی علت اور سبب کے بغیر حاصل ہوتی ہے) جیسا کہ ہر منتہی کو آخر جذبہ حاصل ہے لیکن وہ محبوں کے گروہ میں داخل ہے (محبوبین کے گروہ میں داخل نہیں ہے) اور کسی عارض کے تعلق سے اس میں محبوبیت کے معنی پیدا ہو گئے ہیں (ذاتی نہیں ہیں) اور اس قسم کی محبوبیت جو کسی عارض کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو سالک کے مطلقاً محبوبین میں سے ہونے کے لیے کافی نہیں ہے اور وہ عارض تصفیہ اور تزکیہ ہے۔

اور بعض مبتدیوں میں آنسور عالم علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اتباع مجمل طور پر اس معنی کے حصول کا سبب ہے خواہ وہ اتباع بعض امور میں ہی ہو بلکہ منتہی میں بھی (اس کے حصول کا باعث) اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے اور بس اور محبوبین میں بھی اُس محبوبیت ذاتیہ کے معنی کا ظہور فضل ربی ہونے کے باوجود آنسور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع ہی سے وابستہ ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ معنی ذاتی بھی آنحضرت ﷺ کی مناسبت ذاتیہ کے واسطے سے ہیں اور (اللہ کے کمال کو پالے جیسا کہ عارفوں نے کہا ہے: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ) جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

۱... قولہ فکیف :- یعنی پھر کس طرح بے نصیب نہ ہوگا جس کسی نے خود کو عین مولا جان لیا۔

۲... پارہ قال الملائکۃ سورۃ اعراف کی طرف اشارہ ہے وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى... الخ یعنی خدا تعالیٰ کے بہت اچھے نام ہیں پس ان اچھے ناموں سے ہی باری تعالیٰ کو پکارو (یاد کرو) اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں غلط راہ پر چلتے ہیں، انہیں جلد سزا دی جائے گی اسکی جو کچھ کیا کرتے تھے۔ ۱۲

۳... قولہ غیر مُعَلَّل :- پہلے لام پر زبر اور شد ہے، یعنی ایسی چیز جو بغیر محنت و سبب کے حاصل ہو۔ ۱۲

۴... قولہ و هو لا یکفی فیہ :- یعنی اس قسم کی محبوبیت کا حاصل ہونا جو کسی عارض کے سبب سے ہو (ذاتی نہ ہو) وہ کافی نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ سالک کے مطلقاً محبوبین میں سے ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ ۱۲

لمسحی سلمہ اللہ تعالیٰ

تعالیٰ کے اسماء میں سے) جو اسم اس سالک کا رب (تربیت کرنے والا) ہے اس خصوصیت کے حق میں اُس اسم الہی کے مناسب واقع ہوا ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے اور اس نے یہ سعادت وہیں سے حاصل کی ہے وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَالْيَهِّ الْمَرْجِعُ وَالْمَاْبُ، وَاللّٰهُ يُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلُ (ترجمہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حق بات کو جانتا ہے اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے، اور اللہ تعالیٰ حق بات کو ثابت کرتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے)۔

☆ شہود تمام..... یعنی دید کامل ۱۲..... مکمل مشاہدہ سے بہرہ ور ہونا..... ☆ درجب..... بفتح پہلو (ج) ۱۲..... پہلو، سمت، طرف.....  
 ☆ آن خیر..... ۱۲..... نیکی، بہتری..... ☆ ہمہ..... چیز ہا ۱۲..... تمام اشیا..... ☆ نفس مطمئنہ است..... تسلی گیرندہ از غیر  
 حق بحق جل شانہ ۱۲..... ماسوائے حق سے حق جل شانہ کے ساتھ اطمینان پانا..... ☆ الحاد..... الف بالکسر، کجروی ۱۲..... الف کی زیر سے،  
 یعنی غلط روی، گمراہی..... ☆ ارباب ایں..... اصحاب ایں عقیدہ ۱۲..... یعنی یہ عقیدہ رکھنے والے..... ☆ زمرہ..... بالضم بمعنی گروہ ۱۲  
 ز کے پیش سے، معنی گروہ، جماعت..... ☆ آنکہ..... استدراک است ۱۲..... معلوم ہے، دریافت ہے..... ☆ نحوی..... نوعی ۱۲.....  
 ایک قسم..... ☆ آل معنی..... یعنی محبوبیت ۱۲..... مقام محبوب، درجہ محبوبیت..... ☆ آل معنی..... یعنی محبوبیت ذاتیہ ۱۲..... یعنی فی  
 الواقع (ذاتی طور پر) محبوبیت کا حاصل ہونا..... ☆ زمرہ محبان..... نہ در زمرہ محبوبین ۱۲..... محبوبین کے گروہ میں نہیں (بلکہ محبان کے گروہ  
 میں)..... ☆ تزکیہ..... سلوک ۱۲..... معنی پاکیزگی حاصل کرنا، سیر آفاقی..... ☆ تصفیہ..... جذبہ ۱۲..... سیر انفسی.....  
 ☆ ولو وبالجملة..... اگر چہ در بعض امور باشد ۱۲..... خواہ وہ اتباع بعض امور ہی میں ہو..... ☆ فضلی..... منسوب است بہ فضل بفتح یعنی فضل حق  
 سبحانہ و تعالیٰ ۱۲..... فضل 'فا' کی زبر (ـ) سے، بزرگی، بخشش یعنی فضل حق سبحانہ و تعالیٰ.....

## دسواں مکتوب

غیر مشہور معنی کے لحاظ سے قُرب و بُعد اور فرق و وصل کے حصول کے بارے میں اور اُن کے بعض مناسب علوم کے بارے میں یہ بھی اپنے محترم پیرومرشد کی خدمت میں تحریر کیا۔

عرضداشت: حضور کا کمترین خادم عرض کرتا ہے کہ کافی عرصہ سے اس بلند بارگاہ کے خادموں کے حالات سے

اس خادم کو اطلاع موصول نہیں ہوئی ہر وقت انتظار ہے۔

چوں از آں یار جدا ماندہ پیامے برسد

عجی نیست اگر زندہ شود جان عزیز

اگر اس دُور کے محبوب کا آجائے پیام

ترجمہ:- کیا عجب ہے کہ میری جاں کو طے تازہ حیات

یہ خادم جانتا ہے کہ آپ کی بارگاہ کے لائق نہیں ہے۔

ترجمہ:- یہی کافی ہے کہ آتی ہے جس کی آواز

ع۔ ایں بسکہ رسد ز دور بانگِ جسم

عجیب معاملہ ہے کہ انتہائی بُعد کو قُرب کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور نہایت فراق کو وصل کہتے ہیں گویا کہ درحقیقت اس کے ضمن میں ان حضرات نے قُرب و وصال کی نفی کی طرف اشارہ کیا ہے۔



پہلے اس نے اپنے بعض ارادوں کا اظہار کیا جب اس خاکسار کی طرف سے عدم دلچسپی محسوس کی تو صرف ملاقات پر راضی ہو کر چند کلمات لکھوائے ہیں، زیادہ (عرض کرنے کی) گستاخی ادب کے خلاف ہے۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ غیر متعارفہ ..... یعنی غیر مشہور ۱۲ ..... جس کی شہرت زیادہ نہ ہو، زیادہ معروف نہ ہو۔ ☆ نگران است ..... منتظر ۱۲ ..... منتظر ہے۔

☆ لاجرم ..... بالضرور ۱۲ ..... ضروری، یقینی۔ ☆ خبر دادہ اند ..... یعنی راویان ۱۲ ..... حدیث شریف روایت کرنے والے۔

☆ قِصَّةُ الْعِشْقِ لَا أَنْفِصَامَ لَهَا ..... یعنی قصہ عشق را شکستگی و دریدگی نیست ۱۲ ..... داستان عشق میں ناکامی اور در ماندگی نہیں

ہے۔ ☆ نحوی ..... نوع ۱۲ ..... قسم۔ ☆ بابر ام ..... ہنر بستوہ آوردن و طول کردن ۱۲ ..... رنجیدہ و پریشان کرنے کا ہنر۔

☆ تقاعد ..... باز ایستادن از کارے ۱۲ ..... کام سے روکے رکھنا۔

## گیارہواں مکتوب

بعض مکاشفات اور اپنے تصور کی دید اور تمام اعمال و اقوال میں اپنے آپ کو تہمت زدہ قرار دینے کا مقام حاصل ہونے اور شیخ ابوسعید ابوالخیر (قدس سرہ) کے اس کلام کا ستر (بھید) ظاہر ہونے کے بیان میں جو انہوں نے فرمایا ہے کہ ”جب عین نہیں رہتا تو اثر کہاں رہتا ہے“ اور بعض احباب سلسلہ کے حالات کے بیان میں، یہ بھی اپنے محترم پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

عرضداشت :- آپ کے کمترین خادم، احمد کی گزارش یہ ہے کہ جس مقام میں پہلے اپنے آپ کو دیکھا تھا جب

حضور کے ارشاد گرامی کے مطابق پھر اس کو ملاحظہ کیا تو خلفائے ثلاثہ (یعنی حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کا گزر اس مقام میں نظر آیا لیکن چونکہ یہ خادم اس مقام میں اقامت و قرار نہیں رکھتا تھا اس لئے پہلی دفعہ میں (یہ حضرات) نظر نہ آئے، جیسا کہ آئمہ اہل بیت میں سے حضرات امام حسن، امام حسین اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

﴿ص ۲۰﴾ ☆ اعمال ..... جمع عمل ۱۲ ..... کام۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۲۱﴾ ۱۔ قوله خلفاء ثلاثہ... الخ :- یعنی حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان بن عفان علیہم الرضوان۔

۲۔ قوله امامین :- یعنی دو امام چھوٹے نواسے اور بڑے نواسے، حضرت حسن اور حسین اللذان دونوں پر اور ان کے والدین پر راضی ہو۔

۳۔ قوله امام زین العابدین :- یعنی امام زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو اور ہم کو بھی ان کے صدقے قیامت کے دن بخش دے۔

۴۔ قوله کہ موصل آن مقام اند :- یعنی بقول شیخ مجدد قدس سرہ وہ مقام جہاں پہلے اپنے آپ کو دیکھا تھا۔

۵۔ قوله یعنی در نظر ورائے... الخ :- اس میں اشارہ ہے کہ دو ہی راستے ہونے میں — حصر کننا (قبض) تلاش و جستجو اور تجربے کی بنا پر ہے حقیقی نہیں ہے۔

۶۔ قوله مکملے :- تکمیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہو تو اسکے معنی ہیں کمال تک پہنچا ہوا یا تکمیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہو تو معنی ہوں گے کمال تک پہنچانے والا۔

۷۔ قوله قابل کتابت ملائکہ یمنین باشد :- یعنی جو دائیں ہاتھ کی طرف کے فرشتوں کے لکھنے کے قابل اور لائق ہو۔ (مقبول نیک اعمال)

۸۔ قوله کتبتہ :- پہلے تینوں حروف پر زبر ہے، یہ کاتب (لکھنے والا) کی جمع ہے، یعنی وہ فرشتے جو نیک اعمال لکھنے پر مامور ہیں۔

اجمعین کے علاوہ دوسرے آئمہ اس مقام میں قرار وثبات نہیں رکھتے لیکن ان کا گذر اس مقام میں واقع ہوا ہے جس کو بڑی دقیق نظر سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ جو اپنے آپ کو اول اس مقام کے نامناسب دیکھتا تھا تو یہ بے مناسبتی دو قسم کی ہے: ایک یہ کہ طریقوں میں سے کسی طریقے کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے بے مناسبتی طاری ہو جاتی ہے اور جب اس کو راستہ دکھا دیا جاتا ہے تو وہ بے مناسبتی دور ہو جاتی ہے، اور دوسری بے مناسبتی مطلق ہے جو کسی طرح بھی زائل ہونے کے قابل نہیں ہے۔ اور جو راستے کہ اس مقام تک پہنچانے والے ہیں وہ صرف دو ہیں ان کے علاوہ تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے یعنی ان دو راستوں کے علاوہ کوئی اور راستہ ظاہر نہیں ہوتا۔ ایک یہ ہے کہ اپنے نقص و قصور کو دیکھے اور قوت جذب حاصل ہونے کے باوجود تمام نیک کاموں میں اپنی نیتوں کو تہمت زدہ خیال کرے، دوسرے کسی کامل مکمل صاحب جذب شیخ کی صحبت حاصل کرنا جس نے سلوک کو پورا کیا ہو۔

حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضور والا کی عنایت کے طفیل میں پہلا راستہ استعداد کے مطابق عنایت فرما دیا ہے اس خادم سے جو نیک عمل بھی وقوع میں آتا ہے اس عمل میں اپنے آپ کو تہمت زدہ تصور کرتا ہوں بلکہ جب تک اپنے اوپر چند قسم کی تہمتیں نہ لگاؤں بے آرام اور بے چین رہتا ہوں، اپنے متعلق ایسا سمجھتا ہوں کہ مجھ سے کوئی عمل ایسا واقع نہیں ہوتا جو کہ دائیں طرف کے فرشتوں (کاتبین کرام) کے لکھنے کے قابل ہو اور جانتا ہوں کہ میرا دائیں طرف کا اعمال نامہ نیک عملوں سے خالی ہے اور اس کے لکھنے والے فرشتے بیکار اور فارغ ہیں، میرے وہ اعمال بارگاہ حق جل و علا (میں پیش ہونے) کے لائق کب ہو سکتے ہیں اور ہر اس شخص کو جو دنیا میں ہے خواہ وہ کافر فرنگ اور زندیق ملحد ہی کیوں نہ ہو اپنے سے کئی درجے بہتر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو ان سب سے بدتر خیال کرتا ہوں۔ اور جذبہ کی جہت اگرچہ سیرالی اللہ کے تمام ہونے کے ساتھ پوری ہو گئی تھی لیکن اس کے بعض لوازمات و متعلقات رہ گئے تھے جو کہ اس فنا کے ضمن میں جو مقام سیرالی اللہ کے مرکز میں واقع ہوئی تھی پورے ہو گئے اور

۹ ... قولہ حتیٰ کہ کافر ننگ و ملحد زندیق ... الخ :- یہ قول اس بزرگ کے قول کے موافق ہے جو فرماتے ہیں کہ جب تک صوفی اپنے آپ کو فرنگی کافر سے برانہ جانے یعنی وہ فرنگی کافر سے زیادہ برا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ بات کس طرح صحیح ہو سکتی ہے جبکہ صوفی مومن تو ضرور ہے اور کبھی عالم و پرہیزگار بھی ہوتا ہے اور ہوش و حواس کی حالت میں اپنے اوصاف و اعراض کا علم بھی رکھتا ہے اور ایک ہی نوع کے افراد میں سے ایک فرد کو دوسرے فرد پر انہی اوصاف و اعراض کی وجہ سے فضیلت ہوتی ہے نہ کہ ذات و حقیقت کی وجہ سے۔ پس جب صوفی یہ جانتا ہے کہ کافر فرنگ کفر و معاصی کے ساتھ متصف ہے اور وہ صوفی خود ایمان و دیگر فضائل کے ساتھ متصف ہے تو اپنے آپ کو کافر فرنگ سے زیادہ برا کس طرح سمجھے گا اور اگر تکلف کے ساتھ ایسا سمجھے گا تو وہ ان فضائل کو ان رذائل سے برا جانے والا ہوگا اور اس عقیدہ کی برائی و فساد شرعاً و عقلاً ظاہر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس اشکال کے جواب کی تحقیق اس بات کے جاننے پر موقوف ہے کہ حضرات مجددیہ قدس سرہم کے نزدیک حقائق ممکنات، اعدام اضافیہ و ظلال صفات حقیقیہ سے مرکب ہیں یعنی اس اعدام نے علم الہی میں اسماء و صفات کے تقابل کی بنا پر ایک ثبوت پیدا کر لیا ہے اور انوار و صفات کے آئینے ہو کر جہاں (جہان، دنیا) کے مبادئی تعینات ہو گئے ہیں اور خارجی ظلی میں جو کہ خارج حقیقی کا ظل ہے صنعت خداوندی سے وجود ظلی کے ساتھ موجود ہو گئے ہیں اور اس ترکیب کی بنا پر خیر و شر کے آثار کا مصدر ہو گئے ہیں۔ عدم ذاتی کی جہت سے شر کا کسب کرتے ہیں اور وجود ظلی کی جہت سے خیر کا کسب کرتے ہیں پس صوفی کی نظر شریفہ و حسیدہ مظاہر پر وجود کی جہت سے پڑتی ہے جو کہ ان مظاہر میں ہے اور خیر کا مصدر ہے اور جب اپنے اندر نگاہ کرتا ہے تو اس کی نگاہ عدم کی جہت سے پڑے گی جو اس کی ذاتی ہے اور شرارت کا منشا ہے اور وہ اپنے آپ کو خیر و کمال سے مطلقاً خالی دیکھے گا اور عاریتی خیر و کمال کو جو اس نے وجود کی جہت سے کسب کیا ہے اپنی ملکیت سے نہیں پائے گا۔ مجبوراً اپنے آپ کو کافر فرنگ اور دیگر حسیں چیزوں سے بھی بدتر سمجھے گا۔

(منقول از مکتوب ہم از مکاتیب حضرت مظہر جان جاناں قدس سرہ باختصار سیر)

اس فنا کے حالات اس خادم نے پہلے عریضے میں تفصیل کے ساتھ لکھ دیے ہیں۔ اور حضرت خواجہ احرار قدس سرہ نے جو اس کام کی نہایت کو فنا کہا ہے ہو سکتا ہے کہ وہی فنا ہو جو تجلی ذات و سیر فی اللہ کے تحقق (حقیقی حصول) کے بعد متحقق ہوئی ہو اور فنا کے ارادہ بھی اسی فنا کی ایک شاخ (قسم) ہے۔

چچ کس را تانہ گردد او فنا نیست رہ در بارگاہ کبریا  
ترجمہ:- ہونہ کوئی شخص جب تک حُبِ مولا میں فنا پا نہیں سکتا وہ راہِ بارگاہِ کبریا

اس مقام کے نامناسب لوگ بھی جو کہ دو گروہ ہیں نظر میں ہیں: ایک گروہ اس مقام کی طرف متوجہ ہے اور اُس تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر رہا ہے، اور دوسرا گروہ اس مقام کی طرف کوئی التفات و توجہ نہیں رکھتا اور حضور والا کی توجہ اس مقام تک پہنچنے کے (دونوں) راستوں میں سے دوسرے راستہ (یعنی شیخِ کامل و مکمل مجذوب سالک کی صحبت) کی طرف زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور اسی راستہ کے ساتھ مناسبت معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ اس خادم کو حضور والا کی جانب سے (عرضِ احوال کا) حکم دیا گیا تھا اس لئے تعمیل ارشاد کے لئے بعض امور کے لکھنے کی جرأت و گستاخی کی ہے ورنہ

ع۔ من ہماں احمد پارینہ کہ ہستم ہستم میں وہی احمد ہوں خادم ہوں پرانا آپ کا

دوسری عرض یہ ہے کہ اس مقام کے دوسری مرتبہ ملاحظہ کے وقت دوسرے مقام ایک دوسرے کے اوپر ظاہر ہوئے (جن میں سے بعض بعض کے اوپر تھے) نیاز مندی اور عاجزی سے توجہ کرنے کے بعد جب اس خادم کو اس پہلے مقام سے اوپر کے مقام میں رسائی حاصل ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت ذی النورین (حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مقام ہے اور دوسرے خلفا کو بھی اس مقام میں عبور واقع ہوا ہے اور یہ مقام بھی تکمیل و ارشاد کا مقام ہے اور اسی طرح سے اس مقام کے اوپر کے دو مقام بھی جن کا اب ذکر کیا جاتا ہے تکمیل و ارشاد کے مقام ہیں (یعنی) اور اس مقام کے اوپر ایک اور مقام نظر آیا جب اس مقام میں رسائی حاصل ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت فاروق اعظم (حضرت عمر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ہے اور دوسرے خلفا کا بھی اس مقام میں عبور واقع ہوا ہے اور اس مقام کے اوپر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ظاہر ہوا ہے اور اس خادم کو اس مقام میں بھی (عبور کے طور پر) رسائی حاصل ہوئی اور اپنے مشائخ (یعنی اپنے سلسلہ کے بزرگوں) میں سے حضرت خواجہ نقشبند (خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری) قدس سرہ الاقدس کو ہر مقام میں اپنے ہمراہ پاتا تھا اور دوسرے

☆ اقوال..... جمع قول ۱۲..... بات، ارشاد..... ☆ عبور..... بالضم گذشتن از آب و ایجا مراد مطلق گذشتن است ۱۲..... ع اور با پر پیش

ہے۔ اس کے معنی پانی سے گذرنا اس جگہ صرف گزرنے کے معنی ہیں۔ ☆ مقام..... اقامت ۱۲..... ٹھہرنا، اقامت کرنا۔ ☆ استقرار

قرار ۱۲..... سکون کرنا، ٹھہرنا۔ ☆ در دفعہ..... بار اول ۱۲..... پہلی بار۔ ☆ عبورے..... گذرے ۱۲..... گذرے ہیں،

گذر ہوا ہے۔ ☆ بدقت..... بار یکی ۱۲..... بار یک بنی سے۔ ☆ نوع..... قسم ۱۲..... کوئی قسم۔ ☆ طاری..... عارض ۱۲

واقع ہونا۔ ☆ چچ..... بیان ماقبل خود ۱۲..... اپنا پہلا بیان۔ ☆ صحیفہ..... نامہ اعمال ۱۲..... جس دفتر میں فرشتے بندہ کے اعمال

لکھتے ہیں۔ ☆ یکمین..... جانب راست ۱۲..... دائیں طرف۔ ☆ زبند لیق..... بالکسر عبوی قائل بدو صانع ۱۲..... (واو کے زیر

سے) دو خداؤں کا قائل۔

خلفا کا بھی اس مقام میں عبور واقع ہوا ہے (ان مقامات میں رسائی حاصل کرنے کے بارے میں دوسروں میں اور صاحب مقام میں) فرق، عبور و مقام اور مرور ثبات کا ہے (یعنی صاحب مقام کو اس جگہ اقامت و قرار حاصل ہے اور دوسروں کو صرف عبور و مرور حاصل ہے) اور اس مقام (یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام) کے اوپر آنحضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی مقام معلوم نہیں ہوتا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام کے برابر میں ایک نہایت ہی عمدہ نورانی مقام ظاہر ہوا جس کی مانند کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا اور وہ مقام اس مقام سے قدرے بلندی پر تھا جیسا کہ چبوترہ کو سطح زمین سے کچھ اونچا بناتے ہیں اور معلوم ہوا کہ یہ مقام محبوبیت کا مقام ہے اور وہ مقام رنگین اور نقش و نگار والا تھا۔ اس خادم نے اپنے آپ کو بھی اس مقام کے پر تو سے رنگین و منقش محسوس کیا۔ اس کی کیفیت میں اپنے آپ کو لطیف پایا اور ہوا کی مانند یا بادل کے ٹکڑے کی طرح چاروں طرف افق میں پھیل گیا اور بعض اطراف میں چھا گیا اور حضرت خواجہ بزرگ (حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام میں ہیں اور یہ خادم اپنے آپ کو اس کیفیت کے ساتھ جو کہ عرض کی گئی ہے (یعنی اپنے آپ کو رنگین اور منقش و لطیف ہوا یا بادل کے ٹکڑے کی طرح منتشر پایا) اس مقام کے برابر و مقابل کے مقام میں پاتا ہے۔

﴿ص ۲۲﴾ ۱۔ فناء ارادة:۔ فناء ارادہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے ارادہ کو حق تعالیٰ شانہ کے ارادہ میں فنا و گم کر دے اسی پہلی مذکورہ فنا کے شعبوں میں سے ہی یہ فناء ارادہ بھی ہے۔

بیت أُرِيدُ وَصَالَةَ وَ يُرِيدُ هَجْرِي فَأَتْرُكُ مَا أُرِيدُ لِمَا يُرِيدُ

ترجمہ:۔ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ میرا فراق پسند کرتا ہے تو میں چھوڑ دیتا ہوں اپنی پسند کو اس کی پسند کی وجہ سے۔

دیگر فَأَتْرُكُ مَا أَهْوَى لِمَا قَدْ هَوَيْتَهُ فَأَرْضَى بِمَا تَرْضَى وَإِنْ سَخِطْتَ نَفْسِي

ترجمہ:۔ میں اپنی پیاری چیز کو چھوڑ دیتا ہوں اسکی وجہ سے جس کو تو چاہتا ہے (یعنی جو تجھے محبوب ہے مجھے بھی وہی محبوب ہے) میں اس پر راضی ہوں جس پر تو راضی ہے اگرچہ میرا نفس ناراض ہو۔

۲۔ قولہ شعب:۔ (تین نقطے والی شین پر پیش ہے اور بغیر نقطے عین پر زبر ہے) جمع شعبہ، پیش سے، معنی شاخ، ٹہنی۔

۳۔ قولہ: بیچ کس راتا گرد... الخ:۔ اس کا عربی ترجمہ یہ ہے۔

وَمَنْ لَمْ يَكُنْ حُبِّ مَوْلَاهُ فَائِنَّا فَلَيْسَ لَهُ فِي كِبْرِيَاةٍ سَبِيلٌ

ترجمہ:۔ جب تک کوئی شخص باری تعالیٰ کی محبت میں فنا نہ ہو، وہ بارگاہ کبریا کا راستہ حاصل نہیں کر سکتا۔

۴۔ قولہ: بطریق دوم:۔ ایک مجذوب سالک نے شیخ مکمل کی صحبت میں (راہ طریقت) سلوک مکمل کیا ہے۔

۵۔ قولہ امتثالاً للإمر:۔ یعنی فرمانبرداری کی رو سے اور حضرت پیر قدس سرہ کے حکم کی اطاعت میں۔

۶۔ قولہ أئنا (پہلے حرف پر زبر):۔ سلوٹیں، اور ہر چیز کا درمیان۔ (ناء) کی زیر سے، جمع ثنی۔

۷۔ قولہ آن مقام سابق:۔ یعنی امام ربانی قدس سرہ کے مذکور قول جس میں مقام کا ذکر ہے (جو اسی مکتوب نمبر ۱۱ کے شروع میں یہ الفاظ ہیں): عرضداشت کترین بندگان احمد آنکہ مقامیکہ... الخ۔

۸۔ قولہ حضرت ذی النورین یعنی دو نوروں والے:۔ اس سے مراد تیسرے خلیفہ ہیں سرور کائنات علیہ الصلوٰات والتسلیمات کے۔ ان کا نام عثمان بن عفان ہے۔ ان کا لقب ذوالنورین اس لئے ہے کہ سرور دو دوران صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنی دختر نیک اختر حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کیا تھا، ان کی وفات کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو بھی ان کی زوجیت میں دیدیا۔ اس وجہ سے سیدنا حضرت عثمان ۷ؓ دو (۲) نوروں کے جامع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو۔



ایک اور عرض یہ ہے کہ اس عمل یعنی ارشاد و تبلیغ میں مشغول ہونے کو ترک کرنا پسندیدہ نظر نہیں آتا اور کیسے پسندیدہ ہو سکتا ہے جبکہ حالت یہ ہے کہ دنیا گمراہی کے بھنور میں غرق ہو رہی ہے اور جو شخص اپنے اندر اس بھنور سے اُن کو نکالنے کی طاقت پاتا ہے وہ اپنے آپ کو کس طرح معاف و معذور سمجھ سکتا ہے، اگرچہ اس کو دوسرے کام بھی درپیش ہوں پھر بھی (ارشاد کے) اس کام میں مشغول ہونا ضروری اور پسندیدہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بعض خطرات و وساوس جو اس عمل کے دوران ظاہر ہوتی رہیں ان سے استغفار کرنا اپنے اوپر ضروری سمجھا جائے، اسی شرط سے (اللہ تعالیٰ کی) رضا میں داخل ہو جائے گا، اس شرط کا لحاظ کئے بغیر (اللہ تعالیٰ کی) رضا میں داخل نہیں ہو سکتا اور نیچے ہی ٹھہرا رہتا ہے، لیکن خواجہ نقشبند اور حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما (اللہ تعالیٰ ان کے اسرار کو پاکیزہ بنائے) کے بارے میں اس شرط کا لحاظ کئے بغیر ہی یہ عمل پسندیدہ ہے۔ اس کمترین خادم کا یہ عمل اس شرط کا لحاظ کئے بغیر کبھی (اللہ تعالیٰ کی) رضا میں داخل ہے اور کبھی اس سے نیچے ہی ٹھہرا رہتا ہے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ نجات میں حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کے ملفوظات میں آیا ہے کہ ”عین نمی ماندا اثر کجا ماند“ (جب عین (ذات) ہی نہیں رہتا تو اثر (صفت) کہاں رہے گا) لَا تَبْقَى وَ لَا تَذَرُ (یعنی عشق کی آگ نہ باقی چھوڑتی ہے اور نہ ہی ہاتھ روکتی ہے) (یعنی نہ ذات و صفات باقی رہنے دیتی ہے اور نہ پیچھا ہی چھوڑتی ہے) یہ بات شروع میں مشکل معلوم ہوتی تھی کیونکہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی اور ان کے متبعین کا نظریہ یہ ہے کہ عین (ذات) جو کہ اللہ تعالیٰ کی معلومات میں سے ایک معلوم ہے اس کا زائل ہونا محال ہے ورنہ علم جہالت سے بدل جائے گا اور جب عین زائل نہیں ہوتا تو اثر بھی کہیں نہیں

۹... قولہ ہمچنین دو مقام فوق ہم: یعنی اسی طرح دو مقام اس کے اوپر اور بھی پائے جو کہ تکمیل و ارشاد کے مقام ہیں۔

۱۰... قولہ مذکور ہمیشہوند: یعنی جو حضرت مجدّد قدس سرہ کے بقول ایک مقام اس مقام سے اور بھی بالا ہے اور وہ مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۱۱... قولہ فاروق: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے یعنی حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے، آن جناب کی انگوٹھی کا نقش کفّی بِالْمَوْتِ وَاعْظَا (موت بہت بڑی نصیحت کرنے والی ہے) تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے اور تمام اصحاب سے راضی ہو۔

۱۲... قولہ ہمراہی یافت: یعنی جس طرح باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور شیخ اپنے مرید کے ساتھ اور استاد اپنے شاگرد کے ساتھ ہوتا ہے، خوب سمجھ لیجئے اور کسی دوسرے شہر میں پڑا کر غلطی کا ارتکاب نہ کر لیجئے۔

☆ توابع آن..... یعنی درجہ جذبہ ۱۲..... یعنی جذبہ کی جہت سے۔ ☆ حضرت ایشان..... یعنی پیر بزرگوار ۱۲..... یعنی خواجہ محمد

باقی قدس سرہ۔ ☆ الا..... ورنہ ۱۲..... ورنہ۔ ☆ ثانیاً..... یعنی معروض دوم آنکہ ۱۲..... دوسری عرض یہ کہ۔ ☆ ثانیہ

دوبارہ ۱۲..... دوسری مرتبہ۔ ☆ این..... مقام ۱۲..... جگہ، مرتبہ، درجہ۔ ☆ رسیدہ شد..... یعنی بطریق مرور و عبور نہ بطریق

تمت و قیام ۱۲..... یعنی گذرنے اور عبور کرنے کے طریقہ سے، قائم رہنے اور ٹھہرنے کے طریقہ پر نہیں۔ ☆ آن مقام..... یعنی مقام حضرت

صدیق اکبر..... یعنی حضرت صدیق اکبرؓ کا درجہ اور مرتبہ۔ ☆ عبوری..... گذرے ۱۲..... گذر گئے، آگے بڑھ گئے۔

☆ تفاوت..... فرق ۱۲..... امتیاز۔ ☆ الا..... مگر ۱۲..... مگر (یہ حرف شرط ہے)۔ ☆ عبور..... بضمین گذر کردن ۱۲.....

(پہلے دو حرفوں پر پیش ہے) گذر جانا، آگے چلے جانا۔ ☆ مقام..... بضم میم مصدر بمعنی اقامت ۱۲..... (میم کے پیش سے) یہ مصدر ہے

اقامت کے معنوں میں۔ ☆ مرور..... گذشتن ۱۲..... گذرنا۔

جاتا۔ اور اسی طرح ذہن میں یہ بات پختہ ہو چکی تھی۔ اور حضرت شیخ ابوسعید قدس سرہ العزیز کی بات کسی طرح حل نہیں ہوتی تھی، پوری طرح توجہ کرنے کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس بات کا راز ظاہر فرما دیا اور یہ بات تحقیق کو پہنچ گئی کہ ”نہ عین باقی رہتا ہے نہ اثر“ اور اپنے اندر بھی اس بات کی حقیقت و کیفیت کو معلوم کر لیا اور کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔ اور اس معرفت کا مقام بھی نظر آ گیا جو کہ اس مقام کے اوپر بہت ہی بلند ہے جس کو کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ اور ان کے تابعداروں نے بیان فرمایا ہے اور دونوں نظریے (بحثیں یعنی میرا اور حضرت شیخ محی الدین کا قول) ایک دوسرے کے ہرگز خلاف نہیں ہیں، ایک بحث کسی ایک مقام سے ہے اور دوسری بحث کسی دوسرے مقام سے ہے۔ زیادہ تفصیل سے عرض کرنا طول کلامی اور رنج کا باعث ہے۔

اور نیز جو کچھ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ نے اس حدیث (یعنی تجلی ذاتی برقی) کے دائمی ہونے کے متعلق فرمایا ہے وہ بھی ظاہر ہو گیا کہ حدیث سے کیا مراد ہے اور اس کا دوام کیا ہے اور اس خادم نے اپنے آپ میں بھی اس حدیث کو دائمی پایا اگرچہ یہ نوادرات میں سے ہے۔

ایک اور عرض یہ ہے کہ ہر کتاب کا مطالعہ کرنا بالکل اچھا نہیں معلوم ہوتا البتہ جس کتاب میں ان بزرگوں کے کمالات و بلند مراتب کا ذکر درج ہے۔ جو کہ مقامات میں واقع ہوئے ہیں، اس کتاب کا مطالعہ اچھا معلوم ہوتا ہے تاکہ اس قسم کی کوئی چیز دیکھی جائے۔ اور متقدمین مشائخ کے حالات بہت پسند آتے ہیں، حقائق اور معارف کی کتابیں خاص طور پر توحید و جودی اور تزیلات مراتب کا مطالعہ نہیں کر سکتا، یہ خادم اپنے آپ کو اس بارے میں حضرت شیخ علاؤ الدولہ قدس سرہ کے ساتھ زیادہ مناسبت پاتا ہے اور ذوق و حال میں اس شیخ موصوف (شیخ علاؤ الدولہ) کے ساتھ متفق ہے، لیکن (توحید و جودی والوں کے موافق) جو معرفت پہلے حاصل ہو چکی ہے وہ اس کے انکار اور شدت تک نہیں آنے دیتی۔

﴿ص ۲۳﴾ ۱۔ قولہ شگرف (پہلے حرف کے نیچے زیر اور کاف فارسی یعنی گاف پر زبر) اس کے معنی خوبصورت، نیک خصلت اور عجیب کے ہیں اور بزرگ بھی اسکے معنی ہیں، اگر اشیاء کیلئے استعمال کیا جائے تو خوبصورت اور اگر انسانوں پر یہ لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب صاحب شوکت و رعب اور بزرگ ہوتا ہے۔ ۱۲

۲۔ قولہ بانعکاس آتمقام:۔ اس میں حضرت مجتہد قدس سرہ نے ایک مشہور شبہ و اعتراض کا ازالہ فرمایا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ اس مقام سے اپنے آپ کو رنگین پاتا ہوں بلکہ فرمایا کہ میں اس مقام کے عکس و پرتو سے اپنے آپ کو رنگین محسوس کرتا ہوں، اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ اس مقام میں داخل ہوا ہوں، بلکہ فرمایا کہ اس مقام سے رنگین و منقش ہوا ہوں، وصول مقام اور مقام کے پرتو سے رنگین ہونے میں بہت فرق ہے، اس قول کی اور بھی کئی توجیہات ہیں جو اپنے مقام پر مذکور ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھو اور ثابت قدم رہو، کیونکہ ایسے عظیم معارف کو سمجھنے میں کئی لوگوں کے قدم پھسل جاتے ہیں تم شک کرنے والوں اور کم فہم لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

جاننا چاہیے کہ حضرت ایشان یعنی حضرت مجتہد دال ف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوب نمبر دو سو دو (۲۰۲) جلد اول میں فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو کہ خود کو سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل جانتا ہے اس کا حال دو طرح سے خالی نہیں ہے وہ زندیق محض ہے یا صرف جاہل ہے۔ نیز جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے مکتوب نمبر دو سو آٹھ جلد اول کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ حضرت امام ربانی قدس سرہ صراحت کے ساتھ اشکال کا حل مکتوب نمبر ۱۹۲ جلد اول میں حضرت شیخ بدیع الدین کے نام لکھے ہوئے مکتوب میں اس عبارت کا مطلب تحریر فرمایا ہے۔ جو چاہے اس مکتوب کی طرف رجوع کرے۔

۳۔ قولہ آفاق:۔ جمع آفاق (پہلے دونوں حرفوں پر پیش) آفاق کے معنی آسمان کا کنارہ ہے۔

۴۔ قولہ بکھینچے کہ معروضداشت:۔ یعنی ایسی کیفیت عرض خدمت ہے جو رنگین، منقش اور لطیف ہے۔ ہوا اور بادل کے کلوے کے رنگ میں پھیلی ہوئی ہے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ کئی مرتبہ بعض امراض کے دور کرنے کے لئے توجہ کی گئی اور اس کا اثر بھی ظاہر ہوا اور اسی طرح بعض مردوں کے حالات جو عالم برزخ سے ظاہر ہوئے تھے ان کے رنجوں اور تکالیف کے دور کرنے کے لئے بھی توجہ کی گئی لیکن اب اس خادم میں اس توجہ پر قدرت نہیں رہی کیونکہ اب (بوجہ حق تعالیٰ شانہ میں نہایت مستغرق رہنے کے) اپنے آپ کو کسی چیز پر جمع نہیں کر سکتا ہوں۔ (یعنی غیر حق جل شانہ کی طرف توجہ کرنے کی طاقت اب اس فقیر میں نہیں رہی ہے)۔

بعض تکلیفیں لوگوں کی طرف سے اس فقیر پر گزریں اور انہوں نے بہت ظلم و ستم کئے اور فقیر سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کو ناحق طور پر ان لوگوں نے برباد اور جلا وطن کر دیا، اس فقیر کے دل پر (ان کے حق میں) کسی قسم کا غبار اور رنج بالکل نہیں آیا، ان کے ساتھ برائی کرنے کا خیال دل میں گزرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جن بعض دوستوں نے مقام جذبہ (سیرانفسی) کا مشاہدہ و معرفت حاصل کر لی ہے اور ابھی تک سلوک کی منزلوں میں قدم نہیں رکھا ان کے بعض حالات عرض خدمت کئے جاتے ہیں، امید ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ جذبہ کی جہت کے کامل ہو جانے کے بعد ان حضرات کو سلوک (سیر آفاقی) کی سعادت سے مشرف فرمائے گا۔ (ان دوستوں میں سے ایک) شیخ نور اسی مقام میں رکھا ہوا ہے نقطہ فوق تک جو کہ جذبہ کے مقام میں ہے نہیں پہنچا ہے، حرکات و سکنات میں تکلیف دیتا ہے اور (اس کی) قباحت و برائی کو نہیں سمجھتا، بلا ارادہ اس کا کام توقف میں پڑ جاتا ہے، اور اسی طرح اکثر دوستوں کا کام آداب کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے توقف (رکاوٹ) میں پڑ جاتا ہے، اس بارے میں حیران ہوں کہ اس خادم کی طرف سے ان کے توقف کا کوئی ارادہ نہیں ہے بلکہ ان کی ترقی کا ارادہ ہے، بلا ارادہ ان کے کام میں توقف و دیرواقع ہو جاتی ہے ورنہ راستہ تو بہت ہی نزدیک ہے مولانا معبود مذکور یعنی شیخ نور کا مزید حال یہ ہے کہ نیچے کی طرف اخیر نقطے تک (ایک لحاظ سے) پہنچ گیا اور اس نے

۵ ... قوله غَرَقَ :- (پہلے دونوں حرفوں پر زبر) معنی پانی میں ڈوب جانا، پانی کا سر سے گذر جانا۔ غَرَقَ (را) کے جزم سے زیادہ مشہور ہے۔

۶ ... قوله هُوَ اجس :- جمع هَجَسَ، یعنی ایسی چیز جو دل میں داخل ہو کر وسوسہ ڈالے۔

۷ ... قوله خواجه علاء الدین عطار :- خواجه علاء الدین عطار علیہ الرحمۃ، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ کے فیض یافتہ بڑے بڑے اصحاب میں سے ایک ہیں ان کا ذکر قبل ازیں مکتوب ششم کے حاشیہ میں لکھا جا چکا ہے۔

۸ ... قوله نجات :- یعنی نجات الانس من حضرات القدس، حضرت مولانا عبدالرحمن بن احمد جامی قدس سرہ کی تصانیف میں سے ہے، جس میں مشائخ کرام اور اولیائے عظام قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے حالات درج ہیں۔

۹ ... قوله حضرت ابوسعید :- حضرت ابوسعید ابوالخیر کا نام فضل اللہ بن ابوالخیر ہے، آپ سلطان وقت تھے اور اہل طریقت کے حسن و جمال، ان کے وقت میں تمام مشائخ ان کے مسخر (ماتحت) تھے، طریقت میں انہوں نے شیخ ابوالفضل بن حسین سرخی کی پیروی کی تھی شیخ جمعہ کی شب عشا کے وقت چار شعبان ۴۰۴ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے یعنی وفات پائی۔ ان کی عمر شریف ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ تھی۔ (بحوالہ نجات الانس)

۱۰ ... قوله عین نمی ماند اثر کجا ماند :- یہ کلام شیخ ابوسعید ابوالخیر نے ابونصر محمد پیر مرد کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا، جب انہوں نے یہ قول سماعت کیا تو نعرہ لگایا، زمین پر گر پڑے اور ساتویں روز زریز زمین چلے گئے، یعنی فوت ہو گئے۔

۱۱ ... لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ :- یعنی نہ باقی چھوڑتی ہے اور نہ ہاتھ روکتی ہے یعنی ترک نہیں کرتی۔

۱۲ ... وَالْأَنْقَلَبَ الْعِلْمُ جَهْلًا :- یعنی ورنہ علم جہالت سے بدل جائے گا۔

☆ ثبات ..... بفتح ثاء مثلثہ بمعنی قرار و قیام ۱۲ ..... (تین نقطے والی ثا کی زبر سے) یعنی ٹھہرنا اور قیام کرنا ..... ☆ محاذی ..... برابر و مد

مقابل ۱۲ ..... سامنے اور مقابل ..... ☆ ازان مقام ..... یعنی مقام حضرت صدیق اکبر ..... ۱۲ ..... یعنی حضرت صدیق کا مقام .....

جذبے کے کام کو انجام تک پہنچالیا، اور اس مقام کی برزخیت تک پہنچ گیا اور فوق کو من وجہ نہایت تک پہنچالیا، اس نے اول اول صفات کو بلکہ اس نور کو جس کے ساتھ صفات قائم ہیں اپنے آپ سے جدا دیکھا، اور اپنے آپ کو شیخ فانی معلوم کیا، اس کے بعد صفات کو ذات سے جدا دیکھا اور اس دیکھنے کے ساتھ مقام جذبہ کی احدیت تک پہنچا اور اب دنیا کو اور اپنے آپ کو ایسا گم کر دیا ہے کہ نہ احاطہ کا قائل ہے نہ معیت کا۔ اور پوشیدہ ترین ذات (یعنی مرتبہ تجرود احدیت صرفہ) کی طرف ایسا متوجہ ہے کہ حیرت و نادانی کے سوا کچھ حاصل نہیں رکھتا۔ اور سید شاہ حسین بھی مقام جذبہ کے ذریعہ آخری نقطہ کے نزدیک پہنچ چکا ہے یعنی اس کا سر نقطہ تک پہنچ چکا ہے اور اسی طرح وہ صفات کو ذات سے جدا دیکھتا ہے لیکن ذات احد کو سب جگہ پاتا ہے اور اس کے ظہور سے خوش و خرم ہے۔ اور اسی طرح میاں جعفر بھی آخری نقطہ کے قریب پہنچ چکا ہے اور بہت ذوق و شوق اور جذبہ اس سے ظاہر ہوتا ہے، شاہ حسین کے لگ بھگ (حال) ہے اور دوسرے دوستوں میں بھی فرق ظاہر ہو رہا ہے۔ میاں شیخ و شیخ عیسیٰ اور شیخ کمال جذبہ میں نقطہ فوق تک پہنچ گئے ہیں اور شیخ کمال بھی نزول کی طرف متوجہ ہیں (یعنی تکمیل و ارشاد کے لئے خلق کی طرف متوجہ ہے)۔ اور شیخ ناگوری نقطہ فوق کے نیچے کے حصہ تک آیا ہے لیکن ابھی اس کو بہت سفر درپیش ہے۔ اور اس جگہ کے دوستوں میں سے اب تک آٹھ یا نو افراد بلکہ دس افراد نقطہ فوق کے نیچے کے حصہ تک پہنچے ہیں، بعض نقطہ تک پہنچ کر

☆ ارتفاع..... بلندی ۱۲..... رفعت۔ ☆ صُفَّہ..... بضم و تشدید فا ایوان خانہ ودالان ۱۲..... (صاد پر پیش اور ف پر شد) حویلی اور مکان کا

صحن..... ☆ روئے..... سطح ۱۲..... یعنی زمین کی اوپر کی طرف۔ ☆ بانعکاس..... پر تو ۱۲..... سایہ، عکس۔ ☆ در رنگ.....

مانند ۱۲..... ہوا کی مثل، طرح۔ ☆ منتشر..... پراگندہ ۱۲..... بکھرا ہوا، پھیلا ہوا۔ ☆ خواجہ بزرگ..... بہاؤ الدین نقشبند

قدس سرہ ۱۲..... یعنی خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ۔ ☆ دیگر ترک..... یعنی معروض دیگر آنکہ ترک... الخ ۱۲..... یعنی دوسری عرض یہ ہے

کہ..... ☆ این عمل..... ارشاد ۱۲..... ہدایت عمل۔ ☆ عالم..... جہان ۱۲..... دنیا کائنات۔ ☆ ضلالت..... گمراہی ۱۲.....

بے عملی اور بد عقیدگی۔ ☆ وساوس..... جمع و سوسہ یعنی خطرہ ۱۲..... یعنی خیالات پریشان، خطرات قلب۔ ☆ داخل..... یعنی در رضا ۱۲.....

یعنی رضامندی میں داخل۔ ☆ دیگر..... معروض دیگر ۱۲..... دوسری عرض۔ ☆ عین..... ذات ۱۲..... ذات۔ ☆ اثر.....

صفت ۱۲..... صفت۔ ☆ لَا تَبْقَى..... نَارُ الْعِشْقِ ۱۲..... عشق کی آگ۔ ☆ وَلَا تَذَرُ..... لَا ذَاتًا وَلَا صِفَةً ۱۲..... نہ ذات

اور نہ صفت (باقی رہنے دیتی ہے)۔ ☆ شیخ محی الدین..... ابن عربی قدس سرہ ۱۲..... شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ۔

☆ زوال عین..... مبتدا ۱۲..... یہ عبارت مبتدا ہے۔ ☆ محال است..... خبر ۱۲..... یہ دو لفظ خبر ہیں۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ

ہوا۔ ☆ متمکن..... قرار و ثبات گیرندہ ۱۲..... قرار و ثبات اختیار کر چکی تھی، یعنی پختہ ہو چکی تھی۔

﴿ص ۲۳﴾ ۱۔ قولہ در خود نیز... الخ۔ یعنی قال سے حال اور علم سے عین الیقین ثابت ہو گیا۔

۲۔ قولہ والیضا آنچہ حضرت شیخ ازدوام... الخ۔ نجات الانس میں مذکور ہے کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر نے اپنے استاد ابوعلی دقاق سے پوچھا کہ اس حدیث (یعنی

جلی ذاتی برقی) کا اطلاق بیہوشی پر تھا؟ تو استاد نے فرمایا نہیں، شیخ نے سر جھکا لیا، کچھ دیر بعد سر اٹھایا تو پھر پوچھا کہ اے استاد! اس حدیث کا اطلاق بیہوشی

پر ہے؟ تو شیخ نے فرمایا نہیں تو دوسری بار انہوں نے سر جھکا لیا، کچھ دیر بعد سر اٹھایا تو پھر پوچھا کہ اے استاد! اس حدیث کا اطلاق بیہوشی پر تھا؟ تو جواباً

استاد صاحب نے فرمایا: اگر تھا یعنی اگر اطلاق بیہوشی پر تھا تو عجیب بات تھی تو شیخ نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا: یہ بات اگر ایسے ہے تو عجیب ترین ہے۔

۳۔ قولہ ازدوام اس حدیث... الخ۔ علامہ مراد کی (جنہوں نے مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کیا ہے) نے کہا ہے: اس حدیث سے مراد حضرت

امام ربانی قدس سرہ کے نزدیک جلی ذاتی برقی ہے، حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ نے خود بعض مکتوبات میں فرمایا ہے کہ ان کے نزدیک یہ دائمی

نزول کی طرف متوجہ ہیں۔ بعض دوسرے دوست نقطہ کے قریب ہیں اور بعض دور۔ میاں شیخ مزمل اپنے آپ کو گم پاتا ہے اور صفات کو اصل سے دیکھتا ہے اور مطلق کو سب جگہ پاتا ہے اور اشیاء کو شراب کی مانند ناقابل اعتبار جانتا ہے بلکہ کچھ بھی نہیں پاتا، مولانا مذکور کے بارے میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو دوسرے لوگوں کی تعلیم کے لئے اجازت دینا پسندیدہ بات ہے لیکن اجازت وہ ہو جو جذبہ کے مناسب ہو اگرچہ اس کے بعض امور باقی رہ گئے ہیں جن کا اس کو استفادہ کرنا ضروری تھا لیکن اس نے روانہ ہونے میں جلدی کی اور توقف نہ کیا۔ حضور والا کی خدمت اقدس میں حاضر ہو رہا ہے آپ جس طرح اس کے کام کی بہتری تصور فرمائیں اس کو حکم دیں۔ جو کچھ اس خاکسار کی سمجھ میں آیا عرض کر دیا گیا و لِحُكْمِ عِنْدَكُمْ (اور اصل حکم تو آپ ہی کا ہے) — خواجہ ضیاء الدین محمد چند روز یہاں رہا اُس نے کسی قدر حضور و اطمینان حاصل کر لیا تھا آخر کار اسباب معیشت کی کمی کی وجہ سے اپنے آپ کو اطمینان کے ساتھ نہ رکھ سکا اور لشکر (کی ملازمت) کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور مولانا شیر محمد کالڑکا بھی ملازمت کی طرف متوجہ ہے اس کو بھی کسی قدر حضور و جمعیت حاصل ہے، بعض موانعات کی وجہ سے اس نے زیادہ ترقی نہیں کی۔ زیادہ لکھنا گستاخی ہے۔ ع۔ بندہ باید کہ حد خود داند ترجمہ:- چاہئے بندہ اپنی حد میں رہے۔

ہے اگرچہ دوسروں کے نزدیک برقی ہے اقول (میں نور احمد کہتا ہوں) حضرت مجدد قدس سرہ نے مکتوب ۲۷ جلد اول میں یادداشت (خواجگان نقشبندیہ کی ایک اصطلاح) کے معنی کو مفصل بیان فرمایا ہے، جیسا کہ ان کا ارشاد ہے: و یادداشت کہ فہم قاصد ایں فقیر... الخ۔ اور مکتوب نمبر ۲۱ میں بھی ذکر کیا ہے۔ تحقیق کے لئے وہاں رجوع کریں۔

۴ ... قولہ اگرچہ از نو اور راست :- یعنی اس سے صرف اٹھ لخواص اولیائے کرام ہی کو مشرف کرتے ہیں ۱۲

۵ ... قولہ تنزلات مراتب :- یعنی تنزلات خمسہ و حضرات خمسہ و تعینات خمسہ اور ان کی تفصیل مکتوب اول جلد ثانی میں درج ہے وہاں سے مطالعہ کرنا چاہیے

۶ ... قولہ اما علم تابا نکار :- یعنی باوجود اس کے کہ حضرت ایشان (مجدد الف ثانی) کا مشرب اس معرفت میں حضرت شیخ رکن الدولہ علاء الدین سنائی قدس سرہ کے موافق ہے لیکن سابقہ معرفت جو توحید و جودی والوں کے معارف کے موافق تھی ان کے معارف سے انکار کی حد تک اور ان پر سختی ظاہر کرنے کی طرف نہیں آنے دیتا۔ ۱۲

۷ ... قولہ عالم برزخیت :- یعنی دنیا اور آخرت کے درمیان کی مدت جس کو قبر سے تعبیر کرتے ہیں۔ ۱۲

۸ ... قولہ جمع نمی توانم ساخت :- یعنی اللہ تعالیٰ شانہ و عزہ سلطانہ میں نہایت مستغرق اور غافل ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو کسی چیز پر جمع نہیں کر سکتا ہوں یعنی غیر حق عزہ اس کی طرف توجہ کرنے کی طاقت اب اس فقیر کی نہیں رہی ہے۔ ۱۲

۹ ... قولہ شممہ :- (زبر اور شدہ میم پر) ایک بار سو گھنٹا تھوڑی خوشبو یہاں صرف کی اور قلت مراد ہے۔ ۱۲

☆ حل نمی شود..... کشادہ ۱۲..... یعنی حل نہیں ہوتی تھی۔ ☆ سر۔ راز ۱۲..... بھید۔ ☆ حضرت شیخ..... محی الدین ابن عربی

قدس سرہ ۱۲..... یعنی محی الدین ابن عربی قدس سرہ۔ ☆ دو بحث..... یعنی قول من و قول حضرت شیخ ۱۲..... یعنی میرا قول اور شیخ محی الدین کا

قول۔ ☆ منازعت..... مخالفت ۱۲..... دوئی باہم اختلاف۔ ☆ جنگ..... خلاف ۱۲..... اختلاف۔ ☆ تطویل.....

درازی ۱۲ لبائی، طول دینا، لمبا کرنا۔ ☆ ملال..... رنج ۱۲..... غم و فکر۔ ☆ حضرت شیخ..... ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ ۱۲..... یعنی

شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ۔ ☆ دیگر..... یعنی معروض دیگر آنکہ ۱۲..... یعنی اس کے علاوہ عرض یہ ہے کہ۔ ☆ اقدام..... جمع قدم

یعنی مراتب و کمالات ۱۲..... اقدام قدم کی جمع ہے اس کے معنی مرتبے اور کمالات ہیں۔ ☆ مثبت..... تحریر ۱۲..... لکھا ہوا ہے۔ ☆ توحید

وجودی ۱۲..... توحید و جودی۔ ☆ شیخ..... یعنی علاء الدولہ سنائی قدس سرہ ۱۲..... یعنی شیخ علاء الدولہ سنائی قدس سرہ۔ ☆ دیگر.....

معروض ۱۲..... اور عرض۔ ☆ بعضے موتی..... صفت احوال ۱۲..... یعنی احوال کی صفت۔ ☆ آلام..... درد ہا ۱۲.....

عریضہ ہذا کے لکھنے کے بعد ایسی کیفیت ظاہر ہوئی اور ایک ایسا حال پیش آیا کہ جس کو تحریر کے ذریعے بیان نہیں کیا جاسکتا، اور اس حال میں فنائے ارادہ متحقق ہوگئی جیسا کہ پہلے ہی ارادہ کا تعلق مرادوں سے منقطع ہو چکا تھا لیکن اصل ارادہ باقی رہ گیا تھا چنانچہ ایک عریضہ میں عرض کیا جا چکا ہے، اب اس وقت ارادہ بھی جڑ سے نکل گیا ہے اور (اب بجز ذاتِ حقہ تحتہ کے) نہ مراد باقی ہے اور نہ ارادہ، اور اس فنا کی صورت بھی نظر آئی اور بعض علوم جو اس مقام کے مناسب ہیں فائض (ظاہر) ہوئے چونکہ باریکی و پوشیدگی کے باعث ان علوم کو تحریر میں لانا دشوار تھا اس لئے مجبوراً قلم کی باگ کو ان علوم کے تحریر کرنے سے موڑ لیا، اس فنا کے ثابت ہونے اور علوم کے فیضان کے وقت وحدت کے اوپر ایک خاص نظر ظاہر ہوئی ہے اگرچہ یہ بات طے شدہ ہے کہ وحدت کے اوپر کوئی نظر نہیں ہے بلکہ کوئی نسبت نہیں ہے لیکن اس خادم کو جو کچھ پیش آتا ہے عرض کر دیتا ہے اور جب تک یقین کے درجے کو نہیں پہنچ جاتا لکھنے کی جرأت نہیں کرتا، اور اس مقام کی صورت، وحدت سے پرے اس طرح دیکھتا ہے جیسا

درد و آلام، دکھ درد، تکالیف.....☆ شدائد..... شدتہا ۱۲..... سختیاں، مصیبتیں، رنج و غم.....☆ بعضی..... استیناف است ۱۲..... یعنی نئی

بات.....☆ اصلاً..... نتیجہ مقصود اصلی ازین نقل ۱۲..... اس بات کے بیان کرنے کا نتیجہ اور مقصود.....☆ نیافت..... بجہت دخول در

مقام رضا کہ فوق جمع مقامات است ۱۲..... یعنی مقام رضا میں داخل ہونے کی وجہ سے جو تمام مقامات و مراتب سے اونچا ہے.....☆ بد آنہا

بخاطر گذر و..... یعنی ضرر رسانیدن بایشان ۱۲..... یعنی ان کو تکلیف و دکھ دینا.....☆ جذبہ..... سیرانفسی ۱۲..... سیرانفسی مراد "معرفت نفس"

☆ تاغایت..... یعنی تا حال و ہنوز ۱۲..... یعنی ابھی تک.....☆ سلوک..... سیر آفاقی ۱۲..... منازل سلوک.....☆ شیخ نور آغاز

معروض ۱۲..... شیخ نور کے بارے.....

﴿ص ۲۵﴾ ۱۔ قولہ مکث:- (میم پر زبر) دیر کرنا، انتظار کرنا اور آہستگی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ میم کے پیش سے بھی یہ لفظ پڑھا جاتا ہے۔ ۱۲

۲۔ اَبْطَنُ بَطُون... الخ:- پہلا صیغہ ابطن اسم تفصیل ہے اور دوسرا بَطُون (پہلے دونوں حروف پر پیش) بطن کی جمع ہے (ب کی زبر سے) اس کے معنی کسی چیز کے اندر یعنی انتہائی پوشیدہ اور مخفی اشیاء اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا مرتبہ تجرذات اور اُخْدِیت صِرْفہ اور اُخْدِیت ذاتیہ۔ ۱۲

۳۔ قولہ و سرش:- سالکوں میں سے ایک صاحب سید شاہ حسین علیہ الرحمۃ کی کیفیت بیان کر رہے ہیں کہ وہ آخری نقطے کے نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ ۱۲

۴۔ قولہ محظوظ:- حَظَّ (بغیر نقطے والی ح پر زبر اور ظ نقطے والی پر شد ہے) اس سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، اس کے معنی حصہ اور نصیبہ ہے۔ خوشی اور شادمانی کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ خیلے:- (خ پر زبر ہے) سواروں کی کثرت اور گھوڑے۔ کثرت اور زیادہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ۱۲

۶۔ قولہ وَلَوْلَہ:- (دونوں واو پر زبر ہے) یعنی واویلا کرنا۔ ۱۲

۷۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۸۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۹۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۰۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۱۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۲۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۳۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۴۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۵۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۶۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۷۔ قولہ سَرَاب:- (س کے زبر سے) موسم گرما میں پیاسے شخص کو دور سے ریت، سورج کی گرمی اور پیش سے پانی معلوم ہوتی ہے۔ اور کبھی چاندنی رات میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ۱۲

کہ آگرہ دہلی سے پرے ہے اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے اگرچہ نظر میں نہ وحدت ہے نہ اس سے ماوراء کوئی اور چیز، اور نہ کوئی اور مقام ہے جس کو حق ہونے کے عنوان سے جانے یا حق کو اس کے ماورا (پرے) جانے، حیرت و نادانی اسی طرح خالص اور صاف ہے اور اس دید سے کوئی فرق نہیں ہوا۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیا عرض کروں سب تناقض در تناقض (ایک دوسرے کی ضد) ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا اور حال بلاشبہ ثابت ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جَمِيعِ مَا كَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَ فِعْلًا خَاطِرًا وَ نَاطِرًا (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں اور قول، فعل، خیال اور نظر میں سے جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس سے توبہ کرتا ہوں)۔

اور نیز اس وقت ایسا معلوم ہوا کہ پہلے فنائے صفات کے بارے میں جو کچھ جانتا تھا دراصل وہ صفات کی خصوصیات اور ان کے ماہ الامتیاز کی فنا تھی جو کہ وحدت کے ضمن میں درج ہوئی تھی اور (دیگر) خصوصیات دور ہو گئی تھیں، اب اصل صفات بھی اگرچہ ایک دوسرے میں داخل ہونے اور مل جانے کے طور پر ہوں بر طرف ہو گئی ہیں اور غلبہ احدیت نے کسی چیز کو بھی باقی نہیں چھوڑا ہے اور جو تمیز کہ اجمالی یا تفصیلی علم کے مرتبہ سے حاصل ہوئی تھی، نہیں رہی اور نظر پوری طرح خارج پر آگئی (اور

﴿ص ۲۶﴾ ۱۔ قولہ لیکن... الخ۔ استدراک ہے یعنی مافات کی تلافی کرنا، غلطی کی اصلاح کرنا، مجدد قدس سرہ کا ارشاد تمام رضامندیوں کا ذریعہ ہے۔ ۱۲  
 ۲۔ قولہ جَبِيْذٌ لَا مَرَادَ وَلَا اِرَادَةَ۔ یعنی اس وقت نہ مراد باقی ہے نہ ارادہ، مطلب یہ کہ سوائے ذاتِ حقہ تحتہ کے (ارادہ وغیرہ سب فنا ہو گیا ہے) ۱۲  
 ۳۔ قولہ صَرَافَتٍ۔ (صاد پرز بر پڑھی جائیگی) اس کے معنی صاف کرنا اور خالص ہونا اور گردش دینے اور گھمانا کے ہیں۔ ۱۲  
 ۴۔ قولہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ... الخ۔ خدا تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور باری تعالیٰ عزا سہ کی طرف رجوع کرتا ہوں ہر قول اور فعل سے خواہ دل میں ہو یا نظر میں، جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ۱۲

جاننا چاہیے کہ رشحات میں خواجہ حسن عطار قدس سرہ کے حالات میں لکھا ہے کہ اگر دوسو سے پریشان کریں تو اپنے مرشد کا تصور کریں امید ہے کہ (دسواں) دور ہو جائیں گے (اللہ کے حکم سے) (اگر دسواں ختم نہ ہوں) تو مناسب ہے تین بار اپنے سانس کو پوری قوت سے اوپر کھینچے گویا دماغ سے کوئی چیز باہر نکالتا ہے، پھر مذکورہ طریقہ میں مشغول ہو جائے اگر دوسری بار خطرات اور دوسو سے آئیں تو تنہائی میں یہ الفاظ تین مرتبہ زبان سے کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ جَمِيعِ مَا كَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَ فِعْلًا وَ خَاطِرًا وَ سَامِعًا وَ نَاطِرًا لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور دل کو زبان کے موافق کرے (یعنی دل میں اس استغفار کے معنی کا لحاظ رکھے)۔ ۱۲  
 لَمْصَحِّحِهِ سَلَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى وَ اَبْقَاهُ۔

☆ سرعت..... زودی ۱۲..... جلدی..... ☆ توقف..... درنگی ۱۲..... رک جانا..... ☆ بحضور اقدس..... حضرت خواجہ عبدالباقی  
 قدس سرہ ۱۲..... حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ مرشد مجتہد علیہ الرحمۃ..... ☆ جمعیت..... اطمینان ۱۲..... سکون قلبی..... ☆ آخر.....  
 آخر کار ۱۲..... انجام کار..... ☆ رود..... ظاہر گردید ۱۲..... ظاہر ہوا، واضح ہوا..... ☆ وقت..... بکسر دال و تشدید قاف ۱۲.....  
 دال کے نیچے زیر اور قاف پر شد، معنی باریکی..... ☆ غموض..... بضمحین بمعنی پوشیدگی باریکی ۱۲..... غین اور میم پر پیش، اس کے معنی پوشیدہ اور  
 چھپا ہوا..... ☆ تعسر..... بہ تشدید سین مہملہ دیائے مجہول بمعنی دشواری ۱۲..... سین بغیر نقطہ پر شد، اور ی مجہول ہے اس کے معنی دشواری  
 اور مشکل ہیں..... ☆ لا جرم..... لا بد بالضرور ۱۲..... بہت ضروری..... ☆ عنان..... بکسر عین مہملہ و نعت نون بمعنی لگام ۱۲..... عین  
 بغیر نقطہ کے نیچے زیر اور نون بغیر شد کے۔ اس کے معنی لگام کے ہیں..... ☆ افاضہ علوم..... ریختن وریزیدن ۱۲..... ڈالنا، بکھیرنا.....  
 ☆ ماوراء..... ماسوائے بالائے ۱۲..... اس کے علاوہ اور اسکے بغیر..... ☆ حیرت..... حیرانی ۱۲..... حیرانی و پریشانی..... ☆ جہل  
 نادانی ۱۲..... نادانی و جہالت..... ☆ تناقض..... ضد و نقیض یک دیگر بودن ۱۲..... ایک دوسرے کی ضد ہونا.....

بزرگوں کا یہ مقولہ) كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَهُوَ الْآنَ كَمَا كَانَ (یعنی اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہیں تھی اور اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ تھا) اس وقت حال کے مطابق ہو گیا ہے اور پہلے اس حدیث کے مضمون کا صرف علم تھا حال نہیں تھا (یعنی اب علم اور حال دونوں جمع ہیں) امید ہے کہ حضور والا اس کی صحت و غلطی پر آگاہ فرمائیں گے۔

دیگر یہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا قاسم علی کو مقام تکمیل سے کچھ حصہ حاصل ہے اور اسی طرح یہاں کے بعض دوستوں کو بھی اس مقام سے کچھ حصہ حاصل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ (حقیقت حال کو اللہ تعالیٰ ہی زیادہ بہتر جانتا ہے)۔

﴿ص ۲۷﴾ ۱۔ قوله وَلَوْ كَانَتْ عَلَيَّ سَبِيلٌ... الخ۔ اگرچہ (اصل صفات) غلط ملط ہونے کی حیثیت میں تھیں۔ ۱۲۔ قوله إِنْ دِمَاجٌ: یعنی کسی چیز کے اندر آنا، اور اس میں مضبوط و مستحکم ہو جانا اور گڑ جانا۔ ۱۲۔ قوله إِنْ دِرَاجٌ: یعنی داخل ہونا، اندر آنا اور لپیٹا ہوا ہونا۔ ۱۲۔

۲۔ قوله قهر مان:۔ (پہلے حرف پر زبر ہے اور حاسا کن ہے اور را بغیر نقطہ پر زبر ہے) کہر مان کا معرب یعنی کسی کام کا وکیل، ذمہ دار اور کارفرما ہونا، جلال اور دبے کے ساتھ حکم کرنے والا قہر یعنی غلبہ کی طرف منسوب ہے۔ اس کے معنی غلبہ (حاکم) کے ہیں اور مجازاً حکومت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (غیاث اللغات مع الاختصار)

۳۔ قوله كَانَ اللَّهُ... الخ:۔ یہ عبارت اپنے مجموعے سمیت مبتدا ہے اور اسکی خبر، "این زمان مطابق حال گشتہ" ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تھا اور اسکے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی اور اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ تھا جانا چاہیے کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ یعنی خدا تعالیٰ تھا اور اس سے قبل کوئی شے نہ تھی۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (جلد ۱۱) میں مذکور حدیث کے معنی میں فرمایا ہے: جب سوال اول کے بارے میں تھا یعنی وَنَسْتَلُكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ (ہم آپ سے سوال کرتے ہیں اس امر (دین) کی پہلی حقیقت کا) آپ نے ان کے لئے اولیت ازلیہ کا بیان فرمایا اور نفی فرمائی اللہ تعالیٰ کے غیر کی قبلیت کی، اور معیت کے بارے میں (تعرض) وضاحت نہ فرمائی (کیونکہ سوال صرف اولیت کے بارے میں تھا) اسی لئے سادات صوفیاء کی عبارت کے یہ الفاظ ہیں: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ (اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کوئی شے نہ تھی) اور یہ بھی انہوں نے کہا صحیح بخاری کی کتاب بدء الخلق میں یہ الفاظ وارد ہیں كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ يَبْرُهُ (یعنی اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی)۔

☆ اصل صفات..... مبتداء ۱۲..... اصل صفات سے نیز تک مبتدا ہے۔ ☆ طرف..... خبر ۱۲..... "بر طرف شدہ" خبر ہے۔ مبتدا اور

خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ ☆ مطابق..... یعنی علم موافق حال شدہ است ۱۲..... یعنی علم حال کے مطابق ہو گیا۔ ☆ بر صحت.....

با صواب بودن ۱۲..... حال درست ہونا۔ ☆ سَقَمٌ..... بالضم و بضمین بیماری یعنی خطا و غلطی ۱۲..... سین پر پیش، اور سین اور قاف دونوں

حرفوں پر پیش کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے اس کے معنی بیماری، خطا اور غلطی کے ہیں۔ ☆ تکمیل..... رسانیدن ۱۲..... کمال تک پہنچانا۔

☆ نصیبے..... بہرہ ۱۲..... حصہ، نصیبہ۔

۱۔ مشکاۃ، باب بدء الخلق، الفصل الاول رقم الحدیث ۵۶۹۸۔ (اشرف)



## بارھواں مکتوب

مقام فنا و بقا اور ہر چیز کی خاص وجہ کا ظہور حاصل ہونے اور سیر فی اللہ و تجلی ذاتی برقی وغیرہ کی حقیقت کے بیان میں، یہ بھی اپنے پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں تحریر کیا۔

**عرضداشت:** آپ کا کمترین خادم، احمد، خدمت عالیہ میں عرض کرتا ہے کہ اپنی کوتاہیوں کے بارے میں کیا عرض کروں، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءَ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ وجود میں آگیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا وہ وجود میں نہیں آیا اور نافرمانیوں اور گناہوں سے بچنا اور حق تعالیٰ کی فرمانبرداری اور مرضی پر عمل کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی بلند و عظیم ذات (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں) جو علوم کہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے تعلق رکھتے ہیں حق تعالیٰ نے اپنی عنایت سے ظاہر فرمادیئے ہیں اور اسی طرح اس خادم نے معلوم کر لیا ہے کہ ہر چیز کی وجہ خاص کیا ہے اور سیر فی اللہ کے کیا معنی ہیں اور تجلی ذاتی برقی کیا ہوتی ہے اور محمدی المشرق کون ہے اور اسی قسم کی دوسری چیزیں، اور ہر ایک مقام میں اس کے لوازمات و ضروریات کو دکھاتے اور ان کی سیر کراتے ہیں، اور شاید ہی کوئی ایسی چیز رہ گئی ہو کہ جس کی اولیاء اللہ نے نشاندہی کی ہے، اس کو راستے میں چھوڑ دیتے ہوں اور نہ دکھاتے ہوں (یعنی ایسی کوئی چیز نہیں جو نہ دکھائی گئی ہو) قَبْلَ مَنْ قَبْلَ بَلَاءِ عِلَّةٍ (یعنی جو کوئی بھی خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا ہے وہ بلا علت (سبب) ہی محض عنایت الہی سے مقبول ہوا ہے) جس طرح یہ خادم ہر چیز کی ذات اور اصل کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق (پیدا کی ہوئی) جانتا ہے اسی طرح قابلیتوں اور استعدادوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بنائی ہوئی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قابلیتوں کا محکوم و تابع نہیں ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں کہ اُس پر حاکم ہو، زیادہ لکھنے کی گستاخی مناسب نہیں۔ ع۔ بندہ باید کہ حد خود داند ترجمہ:- چاہئے کہ بندہ اپنی حد میں رہے۔

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی السہلا حصہ

### حاشیہ متن

- ﴿ص ۲۷﴾ ۳۔ قولہ ذرّوہ:- ذال پر زبر، زیر اور پیش تینوں طرح درست ہے۔ اس کا معنی ہر چیز کا بلند حصہ، اونٹ کی کوبان کا بالائی حصہ۔ ۱۲
- ۴۔ قولہ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ... الخ:- یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ وجود میں آگیا (پیدا ہو گیا) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا وہ وجود میں نہیں آیا، نافرمانیوں اور گناہوں سے بچنا اور حق تعالیٰ کی فرمانبرداری اور مرضی پر عمل کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی بلند و عظیم ذات (کی مدد) کے بغیر ممکن نہیں۔ ۱۲
- ۵۔ قولہ فنا فی اللہ والبقاء باللہ... الخ:- فنا فی اللہ، بقا باللہ اور تجلی ذاتی وغیرہ، اصطلاحات صوفیاء کے ان الفاظ کے بیان کی تشریح دوسرے مکتوبات خصوصاً دفتر دوم مکتوب ۹۴، دفتر سوم مکتوب ۶۴ میں مطالعہ کریں، اور سیر کی اقسام کو حضرت مجدد قدس سرہ نے دفتر اول مکتوب ۱۴۴ میں بیان فرمایا ہے۔ ۱۲
- ۶۔ قولہ قَبْلَ مَنْ قَبْلَ... الخ:- یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا ہے وہ بلا علت و سبب محض اللہ تعالیٰ کی عنایت سے قبول ہوا ہے۔ ۱۲
- ﴿ص ۲۸﴾ ۱۔ قولہ ہمچنان کہ ذوات... الخ:- یعنی جس طرح اس امر کو میں جانتا ہوں کہ سب چیزوں کی ذات و اصل اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی یعنی مخلوق اور پیدا کی ہوئی ہیں، میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ اصلی قابلیت، لیاقت، سزاواری اور مستعدی ہر چیز میں مثلاً صنعت و کاریگری اس اللہ تعالیٰ عَزَّ سُلْطَانُ اور جلّ برہانہ کی طرف سے ہے۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ ہمچنانکہ..... بمشابہت علت است مرا قبل خود را ۱۲..... علت و سبب کے ساتھ مشابہت ہے خاص طور پر اپنی پہلی حالت سے.....

## تیرھواں مکتوب

اس بیان میں کہ راستے (راہ سلوک) کی کوئی انتہا نہیں ہے اور حقیقت کے علوم شریعت کے علوم کے عین مطابق ہیں، یہ بھی اپنے پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں تحریر فرمایا۔

**عرضداشت:** حضور والا کا کمترین خادم احمد عرض کرتا ہے، افسوس ہزار افسوس کہ اس راستے کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے، اس راستے کی سیر نہایت تیزی کے ساتھ اور واردات و عنایات نہایت کثرت سے واقع ہو رہے ہیں، اسی لئے مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ سیر الی اللہ پچاس ہزار سال کا راستہ ہے، تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ (المعارج-۴: یعنی فرشتے اور روح یعنی جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں یعنی عروج کرتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار یعنی طول پچاس ہزار سال ہے) اس آئیہ مبارکہ میں شاید اسی معنی کی طرف اشارہ ہے جب کام ناامیدی تک پہنچ گیا اور امیدیں منقطع ہو گئیں تو آیت وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ (شوریٰ-۲۸: اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کہ لوگوں کے ناامید ہونیکے بعد بارش نازل فرماتا ہے اور اپنی (عام) رحمت کو پھیلا دیتا ہے) مددگار ہوئی۔ (یعنی اس آیت مبارکہ سے تسلی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کام بن گیا)۔

چند روز ہوئے کہ اشیاء میں سیر واقع ہوئی ہے اور رشد و ہدایت کے طالبوں و مریدوں کی پھر کثرت ہو گئی ہے۔ القصہ ان کی رشد و ہدایت کا کام شروع کر دیا گیا ہے لیکن ابھی تک اپنے آپ کو (ارشاد و تکمیل کے) اس مقام کے قابل نہیں پاتا ہوں لیکن لوگوں کے اصرار کی وجہ سے مروت و حیا کے باعث کچھ نہیں کہتا ہوں، اور توحید و جود کی مسئلے میں پہلے اس خادم کو تردد تھا

### حاشیہ متن

- ﴿ص ۲۸﴾ ۱۔ قوله تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ... الخ۔ (یہ آیت کریمہ سورۃ المعارج آیت ۴ پارہ تبارک الذی (۲۹) میں ہے)۔ یعنی فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی طرف عروج کرتے ہیں یعنی چڑھتے ہیں ایک ایسے دن میں جسکی مقدار (لمبائی) پچاس ہزار سال ہے۔ ۱۲
- ۲۔ قوله هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ... الخ۔ یہ اشارہ ہے اس آئیہ کریمہ کی طرف جو کہ سورۃ شوریٰ پارہ الیہ یرد (۲۵) میں ہے۔ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے وہی کارساز اور تمام تعریفوں کے لائق ہے۔ ۱۲
- ۳۔ قوله غَلُّوْا۔ (غین کے زبر سے) غَلُّوْا (غ اور ل پر پیش اور آخر میں و پر شد ہے) ہاتھ کو جہاں تک ہو سکے بلند کرنا، حد سے گذر جانے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ ۱۲
- ۴۔ قوله اِبْرَامَ۔ (کی زیر سے) پریشان کرنا، زچ کرنا۔ ۱۲
- ۵۔ قوله زَيْبَ۔ (ر کے زبر سے) گردش زمانہ، حاجت و شک، پریشان کن حوادث، حوادث روزگار۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ تَعْرُجُ..... مبتداء ۱۲..... تعرج سے لیکر الف سہ تک مبتداء ہے۔ ☆ مگر..... خبر ۱۲..... مگر سے لیکر داشتہ اند تک خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ ☆ ایمائی..... اشارہ ۱۲..... اشارہ۔ ☆ بیاس..... نامیدی ۱۲..... امید نہ رہنا۔ ☆ هُوَ..... مبتداء ۱۲..... ہو سے لیکر رحمت تک مبتداء ہے۔ ☆ در..... خبر ۱۲..... درکار شد خبر ہے۔ مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ ☆ مستر شد..... طالبان

جیسا کہ کئی مرتبہ عرض خدمت کیا جا چکا ہے اور افعال و صفات کو اصل سے جانتا تھا جب معاملے کی حقیقت معلوم ہو گئی تو وہ تردد دور ہو گیا اور (مقولہ) ہمہ از دست کے پلہ (دامن) کو (مقولہ) ہمہ اوست کے دامن سے بھاری وغالب پایا اور اس (ہمہ از دست) میں ہمہ اوست سے زیادہ کمال دیکھا اور افعال و صفات کو بھی دوسرے رنگ میں معلوم کیا۔ سب کو ایک ایک کر کے دکھایا اور (ان کے) اوپر سے گذر کر آیا (چنانچہ) شک و شبہ بالکل جاتا رہا، تمام کشفی علوم ظاہر شریعت کے مطابق نکلے اور ظاہر شریعت سے بال بھر (یعنی ذرا بھی) مخالفت نہیں پائی۔ اور بعض صوفیاء جو ظاہر شریعت کے خلاف کشفوں کو بیان کرتے ہیں وہ سہو کی وجہ سے ہے یا سکر (مستی) کی وجہ سے (ورنہ) باطن ظاہر کے بالکل مخالف نہیں ہے۔ راہ سلوک طے کرنے کے دوران سالک کو جو مخالفت نظر آتی ہے ان اختلافات کی توجیہ کرنے اور ان میں موافقت پیدا کرنے کی ضرورت ہے لیکن حقیقی منتہی باطن کو ظاہر شریعت کے موافق پاتا ہے (ظاہری) علماء اور ان بزرگوں (صوفیائے کرام) کے درمیان صرف اسی قدر فرق ہے کہ علماء (امور شریعت کو) دلیل اور علم کی وجہ سے جان لیتے ہیں اور یہ بزرگ کشف و ذوق کے ساتھ حاصل کرتے اور پالیتے ہیں۔ ان بزرگوں کے حال کی صحت پر اس مطابقت سے زیادہ مدلل اور کونی دلیل ہو سکتی ہے (کہ ان حضرات کا تمام کشف کتاب و سنت اور ظاہر شریعت کے موافق ہوتا ہے اور ظاہر شریعت سے ذرا بھی ہٹا ہوا نہیں ہوتا) آیت کریمہ یَضِيقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ (سورہ شعراء آیت ۱۳) ترجمہ:- یعنی میرا سینہ تنگ اور میری زبان گونگی ہوئی جاتی ہے)

رشد و ہدایت ۱۲..... ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے۔ ☆ آتم مقام..... ارشاد و تکمیل ۱۲..... سالکوں کی رہنمائی کرنا اور راہ

سلوک کامل طے کرنا۔ ☆ توحید..... وجودی ۱۲..... توحید و جودی، وحدۃ الوجود کے قائلین کا نظریہ توحید۔ ☆ متوقف..... متردد ۱۲

تردد میں تھا۔ ☆ توقف..... تردد ۱۲..... شک و شبہ اور سوچ بچار۔ ☆ چرب..... غالب ۱۲..... غلبہ پانے والا۔

☆ برطرف..... زائل گردید ۱۲..... زائل ہو گیا۔ ☆ سہو..... فراموشی ۱۲..... بھول، زنیان۔

﴿۲۹﴾ ۱۔ قولہ در تَوْسُطِ رَاہِ :- یعنی راہ چلنے کے دوران، طریقت کے راستے پر چلنے والے کو یہ مخالفت نظر آتی ہے۔ ۱۲

۲۔ قولہ اِنَّمَا سُنْتُهُ حَقِيقِي... الخ :- یعنی جب سالک اپنے کام کو آخر تک پہنچاتا ہے اور نہایت النہایت سے واصل ہو جاتا ہے تو باطن کو ظاہر شریعت کے ساتھ متفق پاتا ہے، اور جو مخالفت اثنائے راہ میں اسے نظر آتی تھی وہ رفع ہو جاتی ہے۔ ۱۲

۳۔ حضرت مجتہد قدس سرہ کے ارشاد علماء کے حق میں ”میدانند“ (جان لیتے ہیں) اور صوفیاء کے حق میں ”می یابند“ (پالیتے ہیں) اس میں ایک لطیف رمز ہے اور دقیق اشارہ ہے، اسکو سمجھو!۔ ۱۲

۴۔ قولہ وَ اَيُّ ذَلِيْلِ... الخ :- یعنی بزرگوں کے حال کی صحت پر اس مطابقت سے زیادہ مدلل اور کونی دلیل ہو سکتی ہے کہ ان حضرات کے تمام کشف کتاب و سنت اور ظاہر شریعت کے موافق ہوتے ہیں اور بال برابر بھی شریعت کے خلاف نہیں ہوتے۔ ۱۲

۵۔ قولہ ”يَضِيقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ“ :- مبتدا ہے اور ”نقد وقت است“ خبر ہے۔ یہ آیت سورہ شعراء آیت ۱۳ پارہ قال الذین (۱۹) میں واقع ہے، اس میں ایک رمز ہے۔ آیت کا ترجمہ ہے: میرا سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔ ۱۲

۵۔ التعریب (شعر کا عربی ترجمہ) :-

وَ اَنْتَ لِهَذَا الْقَوْلِ قَدْ كُنْتَ مَبْدَاً      فَاِنْ فِيْهِ اَطْنَابٌ فَمِنْكَ مُسَبَّبٌ

ترجمہ:- اس بات کے آغاز کا سبب آپ ہی ہیں، لہذا اگر یہ بات دراز ہو جائے تو اس کا باعث آپ ہی ہوں گے۔ ۱۲

۶۔ التعریب (مصرع کا عربی ترجمہ) :- عَلَي الْمَرْءِ اَنْ لَا يَجْهَلَ الدَّهْرَ طَوْرَةً

ترجمہ:- بندے کو لازم ہے کہ اپنی حیثیت کو خود پہنچانے مطلب یہ کہ بندگی کی حدود میں رہے اور بندگی کے تقاضے پورے کرے۔ ۱۲

میرے شامل حال ہے میں نہیں سمجھتا کہ کیا عرض کروں، بعض حالات کے لکھنے کی توفیق نہیں پاتا اور عریضوں میں بھی لکھنے کی گنجائش نہیں ہے، شاید اس میں کوئی حکمت ہوگی۔ اس فراق زدہ محروم کو غریب نوازی کی توجہ سے محروم نہ رکھیں اور راستہ میں نہ چھوڑیں۔

ایں سخن را چوں تو مبدأ بودہ  
گرفزوں گردد تو اش افزوده

ترجمہ:- ابتدا ہے اس سخن کی آپ سے  
پس ترقی اس میں ہوگی آپ سے

زیادہ لکھنے کی گستاخی نہیں کی گئی۔ ع۔ بندہ باید کہ حد خود داند  
ترجمہ:- بندے کو اپنی حد سے گذرنا نہ چاہیے

☆ سکر..... مستی ۱۲..... بے ہوشی، مدہوشی..... ☆ علماء..... اہل ظواہر ۱۲..... قرآن و سنت کے ظاہری علوم کے جاننے والے.....

☆ این بزرگواران..... صوفیائے کرام ۱۲..... قرآن و سنت کے باطنی علوم کے جاننے والے..... ☆ استدلالاً و علماً..... یعنی بدلیل و علم ۱۲..... دلیل اور علم کے ذریعے..... ☆ ایشاں..... این بزرگواران ۱۲..... یعنی صوفیائے کرام..... ☆ کشفاً و ذوقاً..... بکشف و ذوق ۱۲..... کشف اور ذوق روحانی سے..... ☆ یضیقُ..... مبتداء ۱۲..... یضیقُ سے لسانی تک مبتداء ہے..... ☆ نقد..... خبر ۱۲..... "نقد وقت است" خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا..... ☆ برتسوید..... تحریر ۱۲..... یعنی لکھنا، تحریر کرنا..... ☆ مبدأ..... محل آغاز ۱۲..... شروع کرنے کی جگہ.....

## چودھواں مکتوب

جو واقعات راہ سلوک طے کرنے کے دوران ظاہر ہوئے ان کے حاصل ہونے اور بعض طالبانِ طریقت کے احوال کے بیان میں، یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار قدس سرہ کی خدمت میں تحریر کیا۔

عرضداشت:- مکتوبین خادم احمد کی گزارش یہ ہے کہ وہ تجلیات جو کونیا (مخلوقات) کے مراتب میں ظاہر ہوئی تھیں ان میں سے بعض سابقہ عریضے میں بیان کر دی گئی تھیں، اس کے بعد مرتبہ و جوب جو کہ صفات کلیہ کا جامع ہے ظاہر ہوا اور بد صورت سیاہ رنگ عورت کی صورت نظر آیا، اور اس کے بعد مرتبہ احدیت ایک دراز قد آدمی کی صورت ظاہر ہوا جو کم عرض والی دیوار پر کھڑا ہو۔ اور یہ دونوں تجلیات حقانیت کے عنوان (سرنامہ) کی صہرت میں ظاہر ہوئیں بخلاف سابقہ تجلیات کے کہ وہ اس عنوان کے ساتھ ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔ اسی اثنا میں موت کی خواہش پیدا ہوئی اور ایسا نظر آیا گویا کہ میں ایک شخص ہوں جو دریائے محیط (بہت بڑے سمندر) کے کنارے اس ارادہ کے ساتھ کھڑا ہے کہ اپنے آپ کو دریا میں ڈال دے لیکن

### حاشیہ متن

﴿ص ۲۹﴾ ے جاننا چاہیے کہ اس مکتوب نمبر ۱۲ میں اسرارِ دقیقہ اور رموزِ غریبہ (عجیب و غریب رمزیں) درج ہیں، ان پر مطلع نہیں ہو سکتے مگر ایسے شخص جنہوں نے پہلے سے اطلاع پائی ہو۔ ایسا ہی ہے جو میں نے ان کے بعض مکتوب میں پایا ہے۔ ۱۲

... قوله اکتوان:- (الف پر زبر) گون (کاف پر زبر) کی جمع ہے یعنی مخلوقات کا ہونا اور موجود ہونا۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ غیر جمیلہ..... بد صورت ۱۲..... بری شکل والا..... ☆ منسوء اللون..... سیاہ رنگ ۱۲..... کالے رنگ والا..... ☆ بالا.....

قد ۱۲..... لے قد والا..... ☆ باریک..... اندک ۱۲..... تھوڑا، قلیل..... ☆ پہن..... بفتح اول و سکون دوم فراخ و عریض ۱۲..... پہلے

پیچھے سے اس کو ایک رسی سے ایسا مضبوط باندھ دیا گیا ہے کہ وہ دریا میں گر ہی نہیں سکتا۔ (خادم) اس رسی سے مراد اپنے بدن عنصری کے تعلقات کو سمجھتا تھا اور خواہش کرتا تھا کہ وہ رسی ٹوٹ جائے، اور نیز ایک خاص کیفیت یہ ظاہر ہوئی کہ اس وقت ذوق کے انداز پر مجھے معلوم ہوا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے سوادل میں کوئی خواہش نہیں رہی ہے۔

بعد ازاں صفات کلیہ و جوبیہ جنہوں نے کہ نزول و ظہور کے مقامات کے اعتبار سے مختلف خصوصیات پیدا کر لی تھیں نظر آئیں، اس کے بعد وہ خصوصیات سب کی سب ان نزول و ظہور کے مقامات سے نیچے گر گئیں اور باقی نہ رہیں مگر کلیت و جوبیہ کے عنوان سے اور ان (نزول و ظہور کے مواقع) کے ان خصوصیات سے الگ ہونے کی صورت میں بھی نظر آئیں اور اس وقت معلوم ہو گیا کہ اب حقیقت میں صفات کو اصل کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور خصوصیات سے الگ ہونے سے پہلے صفات کو اصل کے ساتھ جاننے کی کوئی حقیقت نہیں ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ مجاز کے طور پر ہو جیسا کہ تجلّی صوری کے مقام والوں کا حال ہے اور اس وقت فنائے حقیقی ثابت ہو گئی۔

اس حالت کے ثابت و موجود ہونے کے بعد جو صفات کہ اپنے اندر تھیں یا اپنے غیر کے اندر تھیں ایک ہی طرز پر پائیں اور محل و مواقع کی تمیز جاتی رہی، اس وقت شرکِ خفی کی کئی دقیق اقسام سے نجات حاصل ہوئی اور اس وقت عرش (عالمِ علوی) و فرش (عالمِ سفلی) زمان و مکان اور جہات و حدود کچھ بھی نہیں رہا۔ اگر بالفرض کئی سال تک فکر کرتا رہوں ہرگز علم میں نہیں آئے گا کہ دنیا کا ایک ذرہ بھی پیدا شدہ ہے۔

اس کے بعد اپنا تعین اور اپنی وجہ خاص نظر آئی اور اپنا تعین پرانے پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح تھا جس کو کسی شخص نے پہنا ہوا ہو، اور اس شخص کو میں نے اپنی وجہ خاص جانا لیکن حقانیت کے طور پر متصور نہیں ہوا۔

اس کے بعد اس شخص پر متصل ہی ایک باریک پوست (کھال) نظر آیا اور میں نے اپنے آپ کو اس کھال کا عین معلوم

حرف پرزبر اور دوسرے پر جزم، اسکے معنی وسیع اور چوڑا ہیں۔ ☆ عنوان ..... بالضم دیباچہ و سرنامہ انجام ادا از صورتت ۱۲ ..... عین پر پیش  
یعنی دیباچہ اور پتہ یہاں صورت و شکل مراد ہے۔ ☆ دریائے محیط ..... یعنی کہ دریائے احاطہ کردہ است زمین را ۱۲ ..... یعنی وہ سمندر جس  
نے زمین کو گھیرا ہوا ہے۔

﴿ص ۳۰﴾ ۱۔ قولہ غُقب:۔ (عین پرزبر اور قاف کے نیچے زیر) ترجمہ:۔ بیٹا اور پوتا، پاؤں یا جوتے کی ایڑی اور ق کی زبر سے، گدھے اور گھوڑے وغیرہ کی پہلی چال کے بعد کی چال اور رفتار۔ بیٹا، پوتا، کسی چیز کے پیچھے آنا، نائب اور جانشین ہونا۔ (منتخب اللغات)

۲۔ قولہ عنصری غُنصر:۔ (عین پر پیش) کی طرف منسوب ہے، اس کے معنی اصل اور بنیاد کے ہیں، اور اطباء کے نزدیک پانی، مٹی، ہوا اور آگ (یعنی عناصر اربعہ) ہیں۔ ۱۲

۳۔ قولہ کما هو حال ارباب... الخ:۔ چنانچہ ایسا ہی حال اصحاب تجلی صوری کا ہے جاننا چاہیے کہ سالکین راہ (اصحاب طریقت) حق سبحانہ کو تجلیات صوری سے دیکھتے ہیں۔ یہ آثار کے ساتھ نسبت رکھتی ہے، اور جو تجلیات نوری سے دیکھتے ہیں وہ افعال کے ساتھ نسبت رکھتی ہے، اور جو تجلیات معنوی کے ساتھ دیکھتے ہیں، وہ صفات کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، اور جو تجلیات ذوقی کے ساتھ دیکھتے ہیں وہ ذات کے ساتھ نسبت رکھتی ہے، اور تجلیات صوری میں جو کہ آثار کے ساتھ نسبت رکھتی ہے، حق تعالیٰ تمام اشیاء کی صورت میں بندہ پر تجلی فرماتا ہے، مفردات، عنصریات، معادن حیوانات اور افراد انسان الٰہی آخر ہا۔ رشحات میں شیخ رکن الدین علاء الدولہ کے کلام سے نقل کیا گیا ہے۔ شیخ موید الدین الجندی نے اس کے تفسیر میں فرمایا۔

شعر قَدْ يَظْهَرُ الْحَقُّ فِي صُورَةِ يُنْكَرُهَا الْجَاهِلُ فِي ذَاتِهِ

ترجمہ:۔ حق کبھی ایسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ جاہل اپنی ذات میں اس کا انکار کر دیتا ہے۔

کیا اور تعین کے اس کپڑے کو میں نے اپنے آپ سے بیگانہ دیکھا اور جو نور کہ اس کھال میں تھا نظر آیا، تھوڑی دیر بعد وہ نور نظر سے غائب ہو گیا اور یہ پوست اور کپڑا بھی نظر سے ہٹ گیا اور وہی پہلا جہل باقی رہ گیا۔

اس مذکورہ صورت واقعہ کی تعبیر جو کچھ علم میں آئی۔ یہ خادم عرض خدمت کرتا ہے تاکہ (آنجناب کی جانب سے) اس تعبیر کی صحت و غلطی معلوم ہو جائے اور وہ تعبیر یہ ہے کہ یہ صورت مذکورہ (یعنی اپنے تعین کا پرانے کپڑے کی مانند دیکھنا) عین ثابتہ ہے جو وجوب و امکان کے درمیان برزخ و واسطہ کی مانند ہے کہ جس کی دونوں طرفین (وجوب و امکان) ایک دوسرے سے جدا و ممتاز ہو گئی ہیں اور کمال درجہ کے فرق کے ساتھ ثابت ہو گئی ہیں، اور وہ پوست جو اس پرانے کپڑے اور اس نور کے درمیان واقع ہوا ہے وہ وجود اور عدم کے درمیان برزخ ہے۔ اور یہ جو میں نے اپنے آپ کو اس پوست کے آخر میں پایا تو اس میں برزخیت تک پہنچنے کی طرف اشارہ ہے اور پہلے بھی واقعات و کیفیات میں اپنے آپ کو وجود اور عدم کے درمیان بمنزلہ برزخ کے معلوم کرتا رہا تھا لیکن ظاہری طور پر وہ آفاق کی نسبت سے تھا اور اب یہ نفس کے اعتبار سے ہے اور ایک دوسرا فرق بھی اس وقت ظاہر ہوا تھا لیکن لکھنے کے وقت بھول گیا، یہ ہے (اس صورت واقعہ کی تعبیر)۔ اور جو کچھ ہر وقت حاصل ہے حیرانی و نادانی ہے اور اسی طرح کبھی عجیب و غریب حال ظاہر ہو جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں اور ان کی معرفت رہ جاتی ہے اور یہ خادم بعض واقعات کی تعبیر و تاویل میں عاجز رہ جاتا ہے اور اگر کوئی چیز علم میں آتی ہے اس پر اعتماد نہیں کرتا اسی وجہ سے عریضوں کے ارسال خدمت کرنے میں گستاخی کرتا ہوں ممکن ہے حضور والا کی نشاندہی سے کسی امر کے ساتھ یقین پیدا ہو جائے، یہ خادم امیدوار ہے کہ حضور کی بلند توجہات سے کمینی دنیا کے تعلقات کی گرفتاری سے نجات میسر ہو جائے گی ورنہ کام بہت مشکل ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق      گر ملک باشد یہ ہستش ورق  
ترجمہ:- ذات حق اور نیک بندوں کی عنایات جب نہ ہو      ہے سیاہ اعمال نامہ خواہ فرشتہ کیوں نہ ہو

عارف جامی قدس سرہ نے فرمایا ہے۔

اگر وہ چاہتا تو جہان کی تمام صورتوں میں سے ہر صورت میں ظاہر ہوتا اور اگر چاہتا تو ہر چیز سے پاک و منزہ ہوتا کسی قسم کی صورت، اسم اور رسم اس کے ساتھ اضافت نہ پاسکتی، اور اگر چاہتا تو احکام و اسماء اور صفات اس پر صادق و محمول ہوتے، اس سب کے باوجود اسکی پاک ذات منزہ ہے ہر اس چیز سے جو اسکی عظمت و جلال کے لائق نہیں ہے... الخ۔

۴ ... قولہ جہات:- یعنی چھ سمتیں جو مشہور ہیں: دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، آگے، پیچھے۔ ۱۲

۵ ... قولہ بالائے آن... الخ:- یعنی اس شخص کے (متصل) عین اوپر ایک بار یک جلد یعنی کھال نظر آئی۔ ۱۲

۶ ... قولہ واقعہ:- حضرات صوفیائے کرام کی اصطلاح میں واقعہ اس امر کو کہتے ہیں جو دل میں واقع ہو، خواہ جاگتے ہوئے یا نیند کی حالت میں، لیکن حواس کا معطل ہونا اس کے لئے ضروری ہے، صوفی و قانع کے مشاہدہ میں اس عام نیند کا محتاج نہیں ہے، اور صوفی بوجہ مراقبہ اور ذکر کی مشغولی کے باعث مسدود الحواس ہو جاتا ہے، پس اس کے لئے ایسے واقعات میں نیند کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ۱۲

۷ ... قولہ سُقم (ایک پیش سے):- سُقم (دو پیش سے) بیماری یعنی خطا و غلطی۔ ۱۲

۸ ... قولہ عین ثابتہ:- یعنی صورت علمیہ اور اعیان ثابتہ کی تفصیل حضرت مجتہد قدس سرہ کے دوسرے مکتوبات میں موجود ہے۔ ۱۲

۹ ... قولہ کالبرزخ... الخ:- یعنی وجوب اور امکان کے درمیان واسطہ کی مانند ہے۔ ۱۲

☆ عقب..... پس ۱۲..... پیچھے، پس پشت..... ☆ ریسمان..... بالکسر سن و تار بار یک کہ از پنہ وغیرہ میری سند یعنی رشتہ ۱۲..... را کے

شیخ عبداللہ نیازی کا صاحبزادہ شیخ طہ جو کہ سرہند شریف کے مشہور مشائخ میں سے ہے اور خود حاجی عبدالعزیز اس سے اچھی طرح واقف ہے قد مبوسی اور نیاز مندی عرض کرتا ہے اور اس کو اس طریقہ علیہ کی طرف رجوع کرنے (داخل ہونے کی) خواہش پیدا ہوئی ہے صدق و نیاز سے التجا کرتا ہے، میں نے اس کو استخارہ کرنے کے لئے کہہ دیا ہے بظاہر مناسبت رکھتا ہے اور جن دوستوں نے یہاں ذکر کی تعلیم حاصل کی ہے ان میں سے اکثر طریق رابطہ میں مشغول ہیں، ان میں سے بعض واقعات (واقعہ) میں دیکھ کر رابطہ اختیار کرنے کے ساتھ آتے ہیں اور بعض دہلی سے واپس آنے سے پہلے ہی رابطہ رکھتے تھے اور وہ اول اول حضور واستغراق میں جاتے ہیں، ان میں سے بعض صفات کو بھی اصل سے دیکھتے ہیں اور بعض نہیں دیکھتے لیکن کوئی شخص بھی توحید و جودی اور انوار و کشف کی راہ سے نہیں جاتا۔

ملاً قاسم علی و ملاً مود و محمد اور عبدالمومن بظاہر مقام جذبہ (سیرانفسی) کے نقطہ فوق تک پہنچ گئے ہیں لیکن ملاً قاسم علی نزول کی طرف (یعنی تکمیل و ارشاد کے لئے مخلوق کی طرف) توجہ رکھتا ہے۔ اور ان دونوں (یعنی ملاً مود و محمد و عبدالمومن) کے متعلق معلوم نہیں کہ نزول کی طرف آئیں، اور شیخ نور بھی نقطہ فوق کے نزدیک ہے لیکن (ابھی تک) وہاں نہیں پہنچا ہے۔ ملا عبد الرحمن بھی نقطہ کے نزدیک ہے لیکن ابھی تھوڑی سی مسافت درمیان میں ہے ملا عبد البہادی نے حضور اور اس حضور میں

زیر سے، دھاگہ یا باریک تار جو روئی وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔ یعنی رشتہ اور تعلق۔ ☆ ریسمان..... رشتہ ۱۲..... تعلق۔ ☆ بایستہ حاجت و آرزوئے ۱۲..... حاجت و ضرورت اور آرزو۔ ☆ محال..... بہ تشدید لام جمع محل بمعنی جائے نزول ۱۲..... لام پر شد، یہ محل کی جمع ہے اسکے معنی اترنے اور ٹھہرنے کی جگہ۔ ☆ از انہا..... مجال و مظاہر ۱۲..... نزول و ظہور کے مقامات۔ ☆ تجرید..... برہنہ کردن ۱۲..... ننگا کرنا، لباس اتار دینا۔ ☆ حینئذ..... دوریں وقت ۱۲..... اس وقت۔ ☆ دادن..... صفات را ۱۲..... صفات کو۔ ☆ تجوز مجاز ۱۲..... مجازی طور پر۔ ☆ متحقق..... ثابت و موجود ۱۲..... ثابت و موجود ہوگی۔ ☆ نوح..... طریق و طرز ۱۲..... طریقہ و انداز۔ ☆ حینئذ..... دوریں وقت ۱۲..... اس وقت میں۔ ☆ عرش..... عالم علوی ۱۲..... عالم بالا۔ ☆ فرش..... عالم سفلی ۱۲..... زمین اور اہل زمین..... حدود..... نہایات ۱۲..... جہتیں اور سمتیں وغیرہ۔ ☆ خود نیز..... یعنی در نظر آمد ۱۲..... یعنی نظر میں آگئی ہے۔ ☆ تعین..... خود ۱۲..... اپنا تعین (اپنا آپ) بہ نفس نفس۔ ☆ متصل..... نزدیک ۱۲..... قریب۔ ☆ مرتفع..... زائل ۱۲..... ہٹ جانا، دور ہو جانا۔ ☆ تعبیر..... تاویل و بیان ۱۲..... وضاحت کرنا، بیان کرنا۔ ☆ واقعہ مذکورہ..... در قول او قدس سرہ و تعین در رنگ جامہ بود ۱۲..... یعنی حضرت امام ربانی کا قول ”تعین در رنگ جامہ بود“ جو پہلے گذر چکا ہے۔ ☆ صحت..... با صواب بدون ۱۲..... درست ہونا، صحیح ہونا۔ ☆ کالبرزخ..... یعنی مانند واسطہ است میان وجوب و امکان ۱۲..... یعنی وجوب و امکان کے درمیان برزخ و واسطہ کی مانند ہے۔

﴿ص ۳۱﴾ ۱۔ قولہ کہ ہر طرف او۔ یعنی اس کے ہر طرف کوئی علت ہے برزخ کی طرح، جو ایک دوسرے سے جدا اور ممتاز ہوگئی ہیں۔ ۱۲

۲۔ قولہ شغبتہ۔ پہلے حرف پرزبر اور دوسرے پر جزم، ایک نقطہ والی ب پر بھی زبر ہے۔ یعنی وہ کھیل جو جادو یا کسی فن سے کرتے ہیں، مگر اس جگہ عجیب

حال اور غریب شان مراد ہے جو سالک پر (عجیب و غریب کیفیت) فائض اور وارد ہوتی ہے۔ ۱۲

۳۔ قولہ بطریق رابطہ۔ جاننا چاہیے کہ پیر کی صورت دل میں محفوظ رکھنا رابطہ کہلاتا ہے، حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کے اس مصع میں رابطہ کی

طرف اشارہ ہے۔ سایہ رہبر بہ است از ذکر حق یعنی رابطہ کا طریقہ ذکر سے زیادہ نفع بخش ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے اپنے مکاتیب کے مکتوب ۱۶۵ میں اسے دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے اور وضاحت فرمائی ہے اور حضرت مجدد

استغراق حاصل کر لیا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ مطلق پاک ذات یعنی حق تعالیٰ جل شانہ کو اشیاء میں تنزیہی صفت کے ساتھ دیکھتا ہوں اور افعال کو بھی اسی پاک ذات تعالیٰ جل شانہ سے جانتا ہوں۔ یہ سب حضور والا کے فیوضیات ہیں جو طالبان طریقت اور صاحب استعداد لوگوں کو پہنچ رہے ہیں، اور اس فیض رسانی میں اس کمترین خادم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

ع۔ من ہماں احمد پارینہ کہ ہستم ہستم ترجمہ:- میں وہی احمد ہوں خادم ہوں پرانا آپ کا

حضور والا نے ابک روز واقعات میں کسی واقعہ کے درمیان فرمایا تھا کہ اگر اس میں (یعنی حضرت مجدؐ میں) محبوبیت کے معنی نہ ہوتے تو اس کو مقصود تک پہنچنے میں بہت توقف (دیر) واقع ہوتا اور اس (خاکسار) کی محبوبیت کی نسبت اپنی عنایت کے ساتھ ہونے کے بارے میں بھی فرمایا تھا آپ کے اس فرمان سے کامل امید لگی ہوئی ہے۔ اور یہ (لکھنے کی) جرأت و گستاخی بھی اسی وجہ سے کی ہے۔

علیہ الرحمۃ نے بھی مکتوبات جلد دوم کے مکتوب تیس (۳۰) میں اسکی تحقیق کی ہے۔ وہاں سے ملاحظہ کیا جائے۔ ۱۲ مصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ حیرت..... یعنی حیرانی ۱۲..... حیرانی و پریشانی..... ☆ نکارت..... یعنی نادانی ۱۲..... بیوقوفی، بے سمجھی، جہالت..... ☆ ورمی.....

عاجز آید ۱۲..... عاجز آتا ہے..... ☆ تقریب..... مناسبت ۱۲..... مطابقت، یکسانیت..... ☆ علیہ..... بلند ۱۲..... اونچا، عالی.....

☆ دنیہ..... کینہ ۱۲..... گھٹیا، رزیل..... ☆ والا..... ورنہ ۱۲..... اگر نہ (وگرنہ)..... ☆ ملک..... فرشتہ ۱۲..... فرشتہ.....

☆ ورق..... نامہ ۱۲..... اعمال نامہ..... ☆ شیخ..... مبتداء ۱۲..... شیخ طہ..... مبتداء ہے..... ☆ خدام..... یعنی خود حاجی عبدالعزیز ۱۲.....

خود حاجی عبدالعزیز..... ☆ بایشان..... شیخ طہ ۱۲..... ایساں کا اشارہ شیخ طہ کی طرف ہے جن کا پہلے ذکر ہوا..... ☆ قد مبوسی..... خبر ۱۲.....

قدم بوسی... خبر ہے..... ☆ داعیہ..... اقتضاء ۱۲..... خواہش، آرزو، تقاضا..... ☆ انابت..... رجوع ۱۲..... رجوع کرنا، متوجہ ہونا.....

☆ ملتجی..... اسم فاعل از التجا بمعنی التجا و تضرع کنندہ ۱۲..... التجاء مصدر سے اسم فاعل یعنی التجا اور عاجزی کرنے والا..... ☆ باصل..... یعنی

از اصل سے بیند ۱۲ معرب..... یعنی اصل سے دیکھتے ہیں۔ (مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کرنے والے)..... ☆ توحید..... یعنی توحید و جودی ۱۲.....

توحید و جودی یعنی نظریہ وحدۃ الوجود.....

﴿ص ۳۲﴾ ۱۔ قولہ منزہ:- اسم مفعول ہے تنزیہ سے، مکروہ ناپسندیدہ اشیاء کو دور کرنا اور پاک و صاف کرنا۔ ۱۲

۲۔ ... قولہ دولت ایساں... الخ:- حضرت امام ربانی قدس سرہ اپنے پیر و مرشد حضرت باقی باللہ قدس سرہ کے حضور عرض گزار ہیں کہ یہ تمام فیوضات آپ

کی دولت ہے جو طالبوں اور مجھ کینہ کو پہنچ رہی ہے۔ ۱۲

☆ جذبہ..... یعنی سیرانسی ۱۲..... سیرانسی، معرفت نفس..... ☆ رو نزول..... توجہ بسوئے خلق برائے ارشاد و تکمیل ۱۲..... مخلوق کی

طرف توجہ کرنا ان کی رہنمائی اور تکمیل کیلئے..... ☆ دو معلوم..... ملا موود و عبدالمومن ۱۲..... یعنی ملا موود اور عبدالمومن (طالبان).....

☆ مطلق..... حق جن و علا ۱۲..... اللہ تعالیٰ جل شانہ..... ☆ افاضہ..... ریختن و ریزیدن ۱۲..... ڈالنا، بکھیرنا یعنی فیض رسانی.....

☆ فرمودہ..... یعنی حضرت پیر بزرگوار ۱۲..... یعنی حضرت خواجہ عبدالباقی قدس سرہ..... ☆ درومی بود..... یعنی در حضرت مجد قدس سرہ ۱۲.....

یعنی خود حضرت مجد و الف ثانی قدس سرہ مراد ہیں.....



## پندرہواں مکتوب

ان حالات کے بیان میں جو مقامات ہبوط و نزول کے مناسب ہیں نیز بعض اسرارِ مکنونہ (پوشیدہ راز) کے بیان میں، یہ بھی اپنے پیرومرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

عرضداشت:۔ اس حاضر (موجود) غائب (غیر حاضر) واجد (پانے والا) فاقد (نہ پانے والا) مقبل (متوجہ)

معرض (منہ پھیرنے والا) کی گزارش یہ ہے کہ یہ خادم مدتوں اس (مطلوبِ حقیقی) کو ڈھونڈتا تھا تو اپنے آپ کو پاتا تھا، اس کے بعد اس خادم کا کام اس مقام تک پہنچ گیا کہ اگر اپنے آپ کو ڈھونڈتا تھا تو اس کو پاتا تھا اب اس کو گم کر چکا ہے لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے، گم کرنے کے باوجود اس کا متلاشی نہیں، اور گم کر دینا ثابت ہو جانے کے باوجود اس کی خواہش کرنے والا نہیں ہے۔ علم کے اعتبار سے حاضر، واجد (پانے والا) مقبل ہے اور ذوق کے اعتبار سے غائب و فاقد و معرض ہے، اس کا ظاہر بقا ہے اور اس کا باطن فنا، عین بقا (کی حالت) میں فانی ہے اور عین فنا (کی حالت) میں باقی ہے لیکن فنا علمی ہے اور بقا ذوقی۔ اس کا (یعنی حضرت مجدِ قدس سرہ کا) معاملہ ہبوط و نزول پر ٹھہر چکا ہے اور صعود و عروج سے رک گیا ہے اور جس طرح کہ اس کو مقامِ قلب سے مقلبِ قلب (قلب کو پھیرنے والے یعنی حق تعالیٰ) کی طرف لے گئے تھے، اب پھر مقلبِ قلب (حق تعالیٰ) کی طرف سے مقامِ قلب میں نیچے لے آئے ہیں۔

روح کے نفس سے آزاد ہو جانے اور نفس کے مطمئنہ ہو کر انوار کے غلبوں سے نکلنے کے باوجود اس (حضرت مجدِ قدس سرہ) کی روح کو روح و نفس کی دونوں جہتوں (طرفوں) کا جامع بنایا ہے اور اس کو ان دونوں جہتوں کی برزخیت کے ساتھ مشرف فرمایا گیا ہے، اور اس برزخیت کے حاصل ہونے کی وجہ سے فوق (اپنے سے اوپر کے مقام والوں) سے فائدہ

حاشیہ متن:-

﴿ص ۳۲﴾ ۳ قولہ تَحَقُّقٌ:- تَمَلُّقُ کے وزن پر ہے۔ یعنی درست ہونا، وَفْقَانِ ف پر پیش اوزیر دونوں طرح درست ہے، یعنی درست طور

پر (یقیناً) گم کرنے کے (باوجود) اس کا تمنی (متلاشی) نہیں ہے۔ ۱۲

۴ ... قولہ هُبُوطٌ وَنُزُولٌ:- دونوں لفظوں کے پہلے دونوں حرفوں پر پیش ہے، یعنی نیچے آنا، اس جگہ مراد یہ ہے کہ سالک تکمیل کے بعد مخلوق کی

طرف ان کے ارشاد و تکمیل کے لئے متوجہ ہوتا ہے۔ ۱۲

۵ ... قولہ صُعُودٌ وَعُرُوجٌ:- دونوں لفظوں کے پہلے دونوں حرفوں پر پیش ہے، (ان الفاظ کے) معنی اوپر چڑھنا، بلندی کی طرف پرواز

کرنا، یہاں اس عبارت سے مراد اسماء و صفات الہیہ میں سیر واقع ہونا ہے۔ ۱۲

۶ ... قولہ مُقَلِّبٌ:- ل پر شد اور زیر، یعنی پھیرنے والا۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ اسرار ..... راز ہا ۱۲ ..... چند بھید ..... ☆ مکنونہ ..... تخفیہ ۱۲ ..... پوشیدہ، مخفی ..... ☆ واجد ..... یابندہ ۱۲ ..... پانے والا .....

☆ فاقد ..... نایابندہ ۱۲ ..... نہ پانے والا ..... ☆ مقبل ..... روآرندہ ۱۲ ..... سامنے آنے والا، متوجہ ہونے والا ..... ☆ معرض .....

روگردانندہ ۱۲ ..... منہ پھیرنے والا ..... ☆ اور ..... یعنی مطلوب حقیقی را ۱۲ ..... یعنی محبوب حقیقی کو ..... ☆ می جست ..... سے طلبید ۱۲

حاصل کرنا اور تحت (نیچے کے مقام والوں) کو فائدہ پہنچانا یہ دونوں امور یکساں عطا فرمادیئے ہیں، فائدہ حاصل کرنے کی حالت میں فائدہ پہنچانے والا بھی ہے اور فائدہ پہنچانے کے وقت فائدہ حاصل کرنے والا بھی ہے۔

گر گویم شرح ایں بیحد شود  
ور نویسم بس قلمہا بشکند  
ترجمہ:- گر لکھوں شرح اس کی کوئی حد نہیں  
لکھتے لکھتے ٹوٹ جائیں گے قلم

اس کے بعد عرض ہے کہ دستِ چپ سے مراد وہ مقام قلب ہے جو کہ مقلبِ قلب (حق تعالیٰ) کی طرف عروج سے پہلے حاصل ہے فوق سے نزول کے بعد جو مقام قلب میں نیچے آجاتے ہیں وہ ایک دوسرا مقام ہے جو کہ چپ و راست کے درمیان برزخ ہے جیسا کہ اس فن و مقام کے جاننے والوں پر ظاہر ہے، اور جن مجذوبوں نے سلوک حاصل نہیں کیا وہ مقام قلب والوں میں سے ہیں (یعنی وہ ابھی تک مقلبِ قلوب تک نہیں پہنچے ہیں) کیونکہ مقلبِ قلوب (حق تعالیٰ) تک پہنچنا سلوک طے کرنے پر موقوف ہے، اور کسی شخص کے ساتھ مقام کے تعلق کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو اس مقام میں ایک خاص شان اور اس مقام والے دوسرے حضرات سے ایک علیحدہ امتیاز حاصل ہے۔

اور منجملہ ان امتیازات کے ایک امتیاز جذبہ کی سبقت اور بقائے خاص ہے جو کہ اس مقام کے مناسب علوم و معارف کا منشاء و مبداء ہے، مقام قلب کے علوم کی تحقیق اور جذبہ و سلوک، فنا و بقا کی حقیقت اور اس قسم کے دوسرے امور اس رسالہ (عریضہ) میں جس کا وعدہ کیا گیا تھا تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں، میر سید شاہ حسین اضطراب کی حالت میں روانہ ہو گئے اس لئے اس (عریضہ) کو صاف نقل کرنے کی فرصت نہ ملی، اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو حضور کے مطالعہ و ملاحظہ کا شرف حاصل ہوگا۔

طلب کرتا تھا، تلاش کرتا تھا۔ ☆ کار او..... من ۱۲..... یعنی میراکام (اد کا اشارہ خود حضرت مجددی طرف ہے)..... ☆ بانجا..... یعنی

بان مقام رسید ۱۲..... یعنی اس مقام تک پہنچ گیا ہے۔ ☆ ذوق..... یعنی لذت عشق مرعاشق را ۱۲..... یعنی عشق کی لذت خاص طور پر عاشق

کو ہوتی ہے۔ ☆ قلب..... دل ۱۲..... دل..... ☆ مقلب..... حق جل و علا ۱۲..... دل کو پھیرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ۔

﴿۳۳﴾ قولہ التعریب:- عربی میں شعر کا ترجمہ:- فَيَا لَهَا قِصَّةٌ فِي شَرْحِهَا طَوْلٌ وَ كَمْ يِرَاعِ إِذْ حَرَزْتُ يَنْكَسِرُ

ترجمہ:- خبردار یہ ایسا قصہ ہے جس کی شرح بڑی طویل ہے اور جب میں لکھتا ہوں تو بہت سی قلمیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

۲... قولہ بعد از ہبوط... الخ:- یعنی اوپر سے نیچے نزول کرنے کے بعد جو مقام قلب میں اتر آتے ہیں وہ اس مقام قلب جسکو بائیں ہاتھ سے تعبیر کرتے

ہیں، نہیں ہے بلکہ دوسرا ہے جو کہ دائیں بائیں کے درمیان برزخ و واسطہ ہے۔ ۱۲

۳... یعنی وہ مقلبِ قلوب تک نہیں پہنچتے ہیں کیونکہ مقلبِ قلوب (حق تعالیٰ) تک پہنچنا سلوک سے وابستہ ہے اور وہ سلوک طے کرنے والے نہیں ہیں۔ ۱۲

۴... یعنی حضرت ایشان (اپنے پیر بزرگوار) کے مطالعہ میں آئے گا۔ ۱۲

۵... قولہ چوں عروج... الخ:- یعنی چونکہ اس رکے ہوئے عزیز کا اوپر جانا مجبوری سے تھا مطلب یہ کہ طبیعت کے خلاف تھا کیونکہ طبعی طور پر وہ

جذبہ کے ساتھ مناسبت رکھتا تھا۔ ۱۲

۶... قولہ قاسر:- یعنی زبردستی کام لینے والا، مراد ایسی چیز جو طبیعت کے خلاف کام میں مشغول کر دے۔ ۱۲

☆ اور..... مرا ۱۲..... مجھے..... ☆ جہتین..... دو جہت ۱۲..... دونوں طرفیں (روح و نفس)۔ ☆ استفادہ..... فائدہ طلب

کردن ۱۲..... فائدہ طلب کرنا۔ ☆ افادہ..... فائدہ رسانیدن ۱۲..... فائدہ پہنچانا۔ ☆ مفید..... فائدہ رسانندہ ۱۲..... فائدہ

عزیز متوقف (رکے ہوئے عزیز یعنی حضرت مجددؑ) فوق سے نزول کے مقام جذبہ (مقام قلب) میں آ گیا ہے لیکن اس کی توجہ عالم کی طرف نہیں ہے بلکہ فوق کی طرف متوجہ ہے، چونکہ (اس عزیز متوقف کا) فوق کی طرف عروج کرنا کسی کے زبردستی کھینچنے سے تھا (یعنی خلاف طبیعت تھا) اس لئے فطری طور پر جذبہ کے ساتھ مناسبت رکھتا تھا، فوق سے نزول کے وقت اپنے ہمراہ کوئی کم درجہ چیز لایا ہے۔ وہ تھوڑی سی نسبت جو زبردستی لے جانے والے (یعنی طبیعت کے خلاف) کی توجہ سے تھی اور عروج اسی توجہ کا اثر تھا نسبت جذبہ میں ابھی تک اسی طرح باقی ہے جس طرح روح بدن میں اور نور اندھیرے میں، لیکن یہ موجودہ جذبہ خواجگان سلسلہ قدس اللہ تعالیٰ اسراہم کے جذبہ کے علاوہ ہے، یہ وہ جذبہ ہے جو حضرت خواجہ (عید اللہ) احراق قدس سرہ کو اپنے بزرگ باپ داداؤں سے پہنچا ہے، اور ان حضرات کو اس مقام میں ایک خاص شان حاصل ہے۔

اور بعض طالبان طریقت نے جو کسی واقعہ میں یہ بیان کیا تھا کہ حضرت خواجہ (احراق قدس سرہ) کو جیسے کہ وہ (نان پختہ یعنی پکی ہوئی روٹی کی مانند) ہیں، اس کو عزیز متوقف (رکے ہوئے عزیز یعنی حضرت مجددؑ) نے کھالیا ہے (یعنی حضرت خواجہ احراق کی نسبت و کمالات کو حضرت مجددؑ نے اپنے اندر سمولیا ہے)، اس واقعہ کے اثر کا ظہور اسی مقام میں ہے، یہ جذبہ فائدہ پہنچانے کے مقام کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا، اور اس مقام میں توجہ ہمیشہ فوق کی طرف ہے اور دائمی سکر اس کے لئے لازمی ہے۔

جذبہ کے بعض مقامات جذبہ میں داخل ہونے کے بعد سلوک کے خلاف ہیں اور دوسرے بعض مقامات سلوک کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ان بعض مقامات جذبہ میں داخل ہونے کے بعد وہ سلوک کے لئے متوجہ ہوتے ہیں۔ اس جذبہ میں داخل ہونے کے بعد یہ جذبہ سلوک کے مخالف ہے۔ عریضہ لکھتے وقت اس مقام کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور اس کے بعض دقائق (باریکیاں) ظاہر ہو گئے جب تک (کوئی) سبب نہ ہو توجہ میسر نہیں ہوتی۔ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی حقیقتِ حال کو زیادہ جاننے والا ہے)۔

چند ماہ ہو گئے کہ وہ عزیز متوقف (یعنی حضرت مجددؑ) نیچے آ گیا ہے لیکن جذبہ مذکورہ کے مقام میں کامل طور پر داخل نہیں ہوا، اس مقام کی شان کے لائق علم کا نہ ہونا اور پریشان حالت کی توجہات (اس مقام میں داخل ہونے سے) مانع

پہنچانے والا۔ ☆ مستفید..... فائدہ گیرندہ ۱۲..... فائدہ حاصل کرنے والا۔ ☆ معروض..... یعنی بعد ازیں ۱۲..... اس کے بعد عرض یہ ہے۔ ☆ مقلب قلب..... حق تعالیٰ شانہ ۱۲..... یعنی دلوں کو پھیرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ ☆ کما هو الظاہر علی اربابہ..... چنانکہ بر اصحاب این فن و مقام ظاہر است ۱۲..... جیسا کہ اس علم اور مقام والے حضرات پر ظاہر ہے۔ ☆ رسیدن زیرا کہ ۱۲..... کیونکہ..... ☆ امتیاز..... معطوف است بر شان خاص ۱۲..... "وا تمیاز" کا عطف "شان خاص" پر ہے۔ ☆ در مانحن فیہ..... یعنی در امریکہ ما بعد دے ایم ۱۲..... یعنی جس حالت میں ہم ہیں۔ ☆ بقاء خاص..... معطوفات بر آن سبقت ۱۲..... "آن سبقت" جو پہلے ہے اس پر عطف ہے۔ ☆ تحقیق..... مبتداء..... تحقیق کے لفظ سے مبتداء شروع ہوتا ہے۔ ☆ بہ تفصیل..... خبر ۱۲..... یہاں سے خبر شروع ہوتی ہے۔ ☆ بیاض..... نقل ۱۲..... مسودے کو صاف کر کے دوبارہ لکھنا۔ ☆ مایہ نسبتی..... مبتداء ۱۲..... یہاں مبتداء کی ابتدا ہے۔ ☆ باقی..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے۔ ☆ کالروح فی الجسد..... مانند روح است در بدن بدن میں روح کی طرح۔ ☆ و کالنور فی الظلمة..... مثل نور است در تاریکی ۱۲..... اندھیرے میں روشنی کی مانند ہے۔

ہیں، امید ہے کہ ان بے ربط کلمات (یعنی عریضہ ہذا) کے حضور والا کے مطالعہ کے وقت میں اس مقام میں پورے طور پر داخل ہونا میسر ہو جائے گا، اس کے بعد حضرت خواجہ (احرار قدس سرہ) کو وہ عزیز متوقف پوری طرح نیچے لے جائیگا (یعنی حضرت خواجہ احرار کے جملہ کمالات کو حضرت مجتہد مکمل طور پر حاصل کر لیں گے)۔

﴿ص ۳۳﴾ ۱۔ قولہ از آباء کرام خود: یعنی حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کو اپنی والدہ کے آباء و اجداد کی طرف سے یعنی حضرت شیخ عمر باغستانی اور ان کی اولاد واقربا سے پہنچا ہے، جیسا کہ رشحات میں مذکور ہے۔ ۱۲ (علامہ محمد مراد کی معرب مکتوبات)

۲۔ ... قولہ واقعہ:۔ جاننا چاہیے کہ واقعہ کے معنی صوفیاء کرام قدس اللہ اسرارہم کی اصطلاح کے مطابق قریب ہی مکتوب ۱۲ کے حاشیہ میں لکھے جا چکے ہیں ۱۲

۳۔ ... قولہ بعد از دخول:۔ بلکہ ان میں داخل ہونے کے بعد بعض دوسرے مقامات جذبہ سے سلوک کے لئے متوجہ ہوتے ہیں۔ ۱۲

☆ جذبہ ایست..... یعنی بلکہ اس جذبہ حال جذبہ ایست ۱۲..... یعنی بلکہ یہ جذبہ تو جذبہ کا حال ہے۔ ☆ خواجہ احرار..... یعنی عبید اللہ

قدس سرہ ۱۲..... یعنی خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ۔ ☆ خواجہ..... احرار ۱۲..... خواجہ احرار۔ ☆ آن..... واقعہ ۱۲..... اس واقعہ کا

اثر۔ ☆ عزیز..... متوقف ۱۲..... رکا ہوا۔ (خود حضرت مجتہد مراد ہیں) ☆ حضرت خواجہ..... یعنی خواجہ احرار قدس سرہ ۱۲..... یعنی خواجہ

عبید اللہ احرار قدس سرہ۔ ☆ خواجہ..... یعنی آن عزیز ۱۲..... یعنی خود حضرت مجتہد.....

## سولہواں مکتوب

عروج و نزول وغیرہ حالات کے بیان میں، یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں تحریر کیا۔

عرضداشت:۔ حقیر ترین خادم کی گزارش ہے کہ مولانا علاء الدین نے حضور والا کا نواز شنامہ اس خادم کو

پہنچایا، آپ کے نواز شنامہ میں ذکر کئے ہوئے ہر ایک مقدمہ کے کشف (وضاحت) میں وقت کی گنجائش کے مطابق مسودہ کیا

گیا، ان تحریر فرمائے ہوئے علوم کے بعض متمات و مکملات (تکمیل و اتمام کو پہنچانے والے امور) بھی دل میں گزرے تھے

(لیکن) ان کے لکھنے کی فرصت ہی نہ ملی کہ حامل عریضہ ہذا روانہ ہو گیا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد خدمت گرامی میں ارسال کیا

جائے گا۔ اس وقت ایک اور رسالہ نقل کیا ہوا تھا ارسال خدمت ہے اور یہ رسالہ بعض دوستوں کی التماس پر لکھا گیا ہے، ان

دوستوں نے خواہش کی تھی کہ ایسی نصیحتیں لکھی جائیں جو طریقت میں نفع دینے والی ہوں اور ان کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۳۳﴾ ۴۔ قولہ یعنی حضرت اقدس:۔ آپ (خواجہ عبد الباقی قدس سرہ) کا مکتوب شریف، مولانا علاء الدین نے اس حقیر ترین خادم

(حضرت مجتہد) کو پہنچایا ہے۔ ۱۲

۵۔ ... قولہ مُتَمَّاتٌ وَ مُكَمَّلَاتٌ:۔ تَتَمِّمٌ اور تَكْمِيلٌ سے دونوں صیغے اسم فاعل کے ہیں، تَمْمِمْ وَ تَكْمِمْ کے معنی تمام و کمال تک پہنچانا ہیں۔ ۱۲

لکھی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ مذکورہ..... در نواز شنامہ مرسلہ ۱۲..... ارسال کردہ گرامی نامہ میں، بھیجا ہوا مکتوب شریف۔ ☆ مسطورہ..... نوشتہ شدہ ۱۲.....

لکھا ہوا، لکھا گیا، ذکر کیا گیا۔ ☆ مخطور شدہ..... آنچہ در دل گذرد ۱۲..... جو کچھ دل میں گذرا۔ ☆ متعاقب..... یعنی در عقب

حامل عرضداشت ۱۲..... عریضہ لیجانے والے کے بعد.....

حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ بے نظیر اور بہت برکتوں والا ہے۔ اس رسالہ کو لکھنے کے بعد (واقعہ میں) ایسا معلوم ہوا کہ حضرت خاتم انبیاء رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے مشائخ کی ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں اور نہایت مہربانی سے چومتے ہیں اور مشائخ کرام کو دکھا کر فرماتے ہیں اس قسم کے عقائد ہونے چاہئیں (جو کہ اس رسالہ میں مذکور ہیں) اور (مشائخ کی) وہ جماعت ان (رسالے والے) علوم سے سعادت مند تھی جو اپنی نورانیت سے ممتاز اور عزیز الوجود (نادر) ہیں۔ اور وہ آنسور علیہ الصلوٰۃ والسلام والحمیہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ اس واقعہ کی کیفیت کا بیان بہت ہی طویل ہے اور اسی مجلس میں آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کو شائع کرنے (بیان کرنے) کا حکم فرمایا۔

ع۔ باکریمیاں کار ہادشوار نیست ترجمہ:- کریموں پر نہیں مشکل کوئی کام

جس روز سے یہ خادم حضور کی خدمت سے واپس آیا ہے عروج کی طرف رغبت ہونے کے باعث مقام ارشاد (یعنی مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف ہدایت کرنے) کے ساتھ کچھ زیادہ مناسبت نہیں رکھتا البتہ کچھ عرصہ تک یہ ارادہ کرتا رہا کہ گوشہ نشین ہو جاؤں کیونکہ ملنے جلنے والے لوگ بر شیر کی طرح نظر آتے تھے، تنہائی اختیار کرنے کا ارادہ پختہ ہو چکا تھا لیکن استخارہ میں اس کے ساتھ موافقت ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ قرب الہی کے درجات کی کوئی حد و انتہا نہیں اس کے باوجود ان درجات میں انتہائی درجہ تک عروج حاصل ہوا اور ہوتا رہتا ہے اور اوپر لے جاتے اور نیچے لاتے رہتے ہیں۔ کُلُّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (سورہ الرحمن: ۲۹) ترجمہ:- ہر روز وہ ایک نئی شان میں ہے یعنی نئی حالت منظر عام پر لاتا ہے) تمام مشائخ کرام کے مقامات پر اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اس خادم کو عروج حاصل ہوا۔

گے بر دند زیں دہلیزہ پست بداں درگاہ والا دست بردست  
ترجمہ:- نیچی چوکھٹ کی مٹی ہاتھوں ہاتھ ان کے صدقے میں پاگئی معراج

﴿ص ۳۵﴾ یعنی عروج کی رغبت کے سبب۔ ۱۲

۲... قولہ خزیدہ:- خزیدن سے ہے (خ اور زدوںوں نقطے والی ہیں) خزیدن کے معنی داخل ہونا، پوشیدہ ہو جانا ہیں۔ ۱۲

۳... قولہ بَبْر:- صبر کے وزن پر ہے، ایک درندے کا نام ہے جو شیر کا دشمن ہوتا ہے، برہان اور رشیدی میں لکھا ہے کہ بَبْر پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے، یہ ایک جنگلی جانور ہے جو بلی کے مشابہ ہوتا ہے اسکی دم نہیں ہوتی، اگر بَبْر پہلے حرف پر زبر اور دوسرے پر جزم پڑھا جائے تو معروف و مشہور درندہ شیر کی ایک قسم ہے جس پر لے لے پشم کی مثل بال ہوتے ہیں، بہار عجم میں لکھا ہوا ہے کہ بَبْر دونوں حرفوں پر زبر، یہ شیر کی ایک قسم ہے، اسکی جمع بوبر ہے، فارسی والے اسے جزم کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ (غیاث)

۴... قولہ مُصَمَّم:- تصمیم سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، تصمیم کے معنی انجام کو پہنچانا ہے۔ ۱۲

۵... قولہ کُلُّ یَوْمٍ:- یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ سورہ رحمان میں واقع ہے، یعنی ہر روز خدا تعالیٰ ایک شان میں ہوتا ہے اور اس نے کوئی کام بنانا ہوتا ہے۔ ذکر ان عبد اللہ ابن الطاہر دعا الحسین بن الفضل فقال أشکِلَ عَلَيَّ قَوْلُهُ تَعَالَى كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّتِ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ (الحديث) فَأَجَابَ بِأَنَّهَا شُئُونٌ يُبَدِّئُهَا لَا شُئُونٌ يُبْتَدِئُ بِهَا، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَبْلَ رَأْسِهِ - (مرقاۃ ۱/۱۶۰) بیان کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن طاہر نے حسین بن فضل کو بلایا تو کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمان کُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ اور نبی ﷺ کا قول جَفَّتِ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ جو کچھ تو نے پانا ہے وہ قلم نے لکھ دیا ہے) سمجھنے میں مشکل درپیش ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ شَأْن سے مراد ازل میں طے شدہ فیصلوں کا اظہار اور نفاذ ہے نہ کہ نئے فیصلوں کا آغاز یہ سکر عبد اللہ اٹھے اور ان کے سر کو بوسہ دیا۔ ۱۲



اس قسم کی ظنسی باتیں سوچنے میں نقصان کا احتمال غالب ہے، ان لوگوں کو فرمادیتے ہیں کہ اس خستہ دل (مراد حضرت مجددؑ) کے حالات سے اپنی خیالی نظر کو بند کر لیں (یعنی ان خیالی باتوں سے باز رہیں) نظر کی جو لانگاہ کے لئے اور بہت سے مواقع ہیں۔

من گم شدہ ام را جوئید با گم شدگان سخن گوئید  
ترجمہ:- میں ہوں گم مجھ کو نہ ڈھونڈو دوستو گم شدہ لوگوں سے باتیں مت کرو

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی غیرت سے ڈرنا چاہیے، حق تعالیٰ جس امر کو کامل کرنا چاہتا ہے اس کا نقص نکالنے اور عیب لگانے میں گفتگو کرنا بہت ہی نامناسب ہے، اصل میں یہ حق تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ اور جھگڑا کرنا ہے۔ اور مقام قلب میں نزول کرنا (جس کا ذکر قریب ہی میں گذر چکا ہے) حقیقت میں مقام فرق ہے جو کہ ارشاد کا مقام ہے اور اس مقام میں مقام فرق سے مراد یہ ہے کہ روح کے نور میں نفس کے داخل ہونے کے بعد نفس روح سے اور روح نفس سے جدا ہو جائے اور اس کو مقام جمع کہتے ہیں، جمع و فرق کے متعلق اس بیان سے زیادہ جو کچھ سمجھا جاتا ہے وہ سکر کی وجہ سے ہے۔ حق (اللہ تعالیٰ) کو خلق (مخلوق) سے جدا دیکھنا جس کو اہل سکر مقام فرق خیال کرتے ہیں اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے، وہ اسی روح کو ذات حق جانتے ہیں۔ اور اس (روح) کو نفس سے جدا دیکھنا حق تعالیٰ و تقدس کو مخلوق سے جدا دیکھنا جانتے ہیں اور صاحب سکر کے اکثر علوم میں اسی طرح کا قیاس کر سکتے ہیں اس لئے کہ معاملہ کی حقیقت وہاں موجود نہیں ہے اور اصل حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کسی دوسرے رسالہ (عریضہ) میں اہل جذبہ و سلوک کے علوم اور ان دونوں امور (جذبہ و سلوک) کی حقیقت تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے وہ رسالہ بھی آپ کی نظر مبارک سے گذرے گا۔

بہلا دفتر ملوث بات نام ربانی بہلا حصہ

﴿۳۶﴾ ۱۔ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے جو اٹھائیسواں پارہ قد سمع اللہ، سورہ جمعہ میں واقع ہے ترجمہ آیت: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل و کرم والا ہے۔ ۱۲

۲۔ ... قولہ این است:- یعنی ابھی اس مقام کو تمام و کمال تک پہنچانے والی کئی چیزیں مطلوب ہیں۔ ۱۲

۳۔ ... قولہ ہمیں روح راحق میدانند... الخ:- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کی نظر عالم ارواح پر پڑتی ہے، اور اس عالم کو مرتبہ و وجوب کے ساتھ مناسبت ہونے کی وجہ سے اگرچہ وہ مناسبت صورتہ ہوتی ہے، حق (ذات خدا تعالیٰ) سمجھنے لگتا ہے، اور اس (عالم ارواح) کے شہود کو شہود حق جل شانہ تصور کرتا ہے، اور اس کے ساتھ محظوظ و لطف اندوز ہوتا ہے، اگر اس کو اس مرتبہ سے گزار کر آگے نہ لے جائیں اور باطل سے حق تک نہ پہنچائیں تو اس کے لئے حسرت و افسوس ہے، بعض مشائخ اس مقام میں تیس سال تک روح کو خدا سمجھ کر پرستش کرتے رہے، اور جب اس مقام سے آگے بڑھایا گیا تب انہوں نے اسکی برائی کو جانا یعنی معلوم کیا۔ ۱۲

۴۔ ... قولہ ہذا القیاس... الخ:- اکثر اصحاب سکر کے علوم کے مطابق اس قسم کا قیاس ہے، اس وجہ سے کہ حقیقت امر اس مقام پر مفقود ہے اور حقیقت امر خدا تعالیٰ کے ہی علم میں ہے۔ ۱۲

☆ بلکہ..... ضرور است از ما قبل خود ۱۲..... ایسی اقسام میں جو پہلے سے مخصوص ہوتی ہیں۔ ☆ نزول..... کہ ذکرش عنقریب گذشت ۱۲  
قبل ازین ذکر ہو چکا ہے۔ ☆ ازین..... از بیان ما ۱۲..... ہمارے بیان سے۔ ☆ انگارند..... اہل سکر ۱۲..... اہل مستی، سکر میں  
بتلا.....

## سترھواں مکتوب

بعض ان احوال کے بیان جو میں عروج و نزول سے تعلق رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ، یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔  
**عرضداشت:**۔ کمترین خادم کی عرض یہ ہے کہ جو عزیز کچھ مدت سے ترقی سے رکے ہوئے تھے، عریضہ لکھنے کے دن ایسا ظاہر ہوا کہ اس مقام سے کسی قدر ترقی کر کے اخیر تک نیچے آگئے ہیں لیکن انہوں نے پوری طرح نزول نہیں کیا ہے، باقی جو عزیز اس مقام کے نیچے تھے وہ بھی عروج کر کے اسی مقام فوق کی راہ سے نزول کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں، اس کے بعد جو کیفیت ظاہر ہوگی آپ کی خدمت میں عرض کر دی جائے گی، اگر صاحب معاملہ بھی اپنے حال سے منکشف ہونے کے بعد کچھ لکھے تو زیادہ بہتر ہے چونکہ نزول کے اس قضیہ کا واقع ہونا قوی اور زوردار تھا اور اس احقر کو مسہل لینے کی وجہ سے کمزوری لاحق ہو گئی تھی، اس لئے اس نزول کے نتیجہ میں مشغول نہیں ہوا، انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ظاہر ہو جائے گا۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۳۷﴾ ۱۔ قوله وبقایائے کہ... الخ :- یعنی جو عزیز اس مقام کے نیچے یعنی اس مقام کے جہاں وہ عزیز رکا ہوا تھا۔ جاننا چاہیے کہ فارسی زبان والے واحد کی ضمیر کو جمع کی طرف لوٹانے کو جائز رکھتے ہیں۔ ۱۲

۲۔ قوله جلاب :- (ج پر پیش اور ل پر شد) گلاب کو عربی میں جلاب کہتے ہیں، اس سے وہ شربت مراد ہے جو شکر (چینی) اور گلاب سے تیار کرتے ہیں مجازی طور پر مسہل (قبض کشادہائی) پر بھی (یلفظ) استعمال کرتے ہیں، جز پر کل کے استعمال کے طریقے پر اس کو بولا گیا ہے۔ (کذافی الغیث)

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ متوقف..... از ترقی ۱۲..... ترقی سے رکا ہوا..... ☆ بووند..... جمع بجهت تعظیم است ۱۲..... تعظیم کے باعث جمع کا لفظ استعمال کیا ہے

☆ تحریر..... عرضداشت ۱۲..... عرض/گزارش..... ☆ نخوی..... نوع ۱۲..... قسم..... ☆ فرود..... آن عزیز ۱۲..... وہ عزیز.....

☆ زود..... دفعی ۱۲..... جلدی، فوراً، دفعہ..... ☆ طاری..... عارض ۱۲..... واقع ہونا، لاحق ہونا.....

## اٹھارھواں مکتوب

تمکین جو تکوین کے بعد حاصل ہوتی ہے اور ولایت کے تین قسم کے مراتب کے بیان میں اور اس بیان میں کہ واجب تعالیٰ کا وجود اس کی ذات پر زائد ہے وغیرہ وغیرہ (یعنی مسئلہ قضا و قدر اور مسئلہ خلق کے بیان میں) یہ بھی اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں لکھا۔

**عرضداشت:**۔ بندہ کمترین پر تقصیر احمد بن عبدالاحد عرض کرتا ہے کہ جب تک (قلبی) حالات و واردات میں سے کچھ ظاہر ہوتے رہے ان کی عرض کرنے کی گستاخی اور جرأت کرتا رہا لیکن جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضور کی بلند توجہات کی برکت سے حالات کی غلامی سے آزاد کر دیا اور تکوین سے (بدل کر) تمکین کے ساتھ مشرف فرمادیا کام کا حاصل حیرت و پریشانی



کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا اور وصل سے جدائی اور قرب سے بعد کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا، اور معرفت سے عدم معرفت (نہ پہچاننے) اور علم سے جہل کے سوا کچھ زیادہ نہ ہوا، ناچار عریضے ارسال کرنے میں توقف واقع ہوا اور محض روزمرہ کے حالات عرض کرنے کی جرأت نہیں کی اور اس کے ساتھ ہی دل پر ایسی معنوی سردی غالب آگئی ہے کہ کسی کام میں جوش و حرارت نہیں رکھتا اور بیکار لوگوں کی مانند کسی کام میں مشغول نہیں ہو سکتا۔

من ہچم و کم ز ہچ بسیارے  
وز ہچ و کم از ہچ نیاید کارے  
ترجمہ:- میں ہچ ہوں ہچ سے بھی کم ہوں  
کیونکہ بنے ہچ و کم سے کچھ کام!

اب ہم اصل بات بیان کرتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ اب اس خادم کو حق الیقین کے ساتھ مشرف فرمایا ہے کہ جس مقام میں علم الیقین اور عین الیقین ایک دوسرے کا حجاب نہیں ہیں اور فنا و بقا اس جگہ جمع ہیں، عین حیرت و بے نشانی کی حالت میں علم و شعور کے ساتھ ہے اور نفس غیبت میں حضور حاصل ہے، علم و معرفت کے باوجود جہل و ناشناسی کی زیادتی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

ع۔ عجب انیست کہ من واصل و سرگردانم ترجمہ:- تعجب میں واصل بھی ہوں اور پھر بھی پریشان ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی بے انتہا عنایت سے کمالات کے درجوں میں خوب تر قیاں عطا فرمادی ہیں، مقام ولایت سے اوپر مقام شہادت ہے اور ولایت کو شہادت کے ساتھ وہی نسبت ہے جو تجلی صوری کو تجلی ذاتی کے ساتھ ہے بلکہ ان دونوں

### حاشیہ متن

﴿ص ۳۷﴾ ۳۔ قولہ تمکین:- یعنی جگہ دینا، کسی کو پاؤں پر کھڑا کرنا اور قدرت و منزلت عطا کرنا سا لکان طریقت کے مقامات میں سے ایک مقام کا نام ہے۔ ۱۲ (غیاث)

۴۔ قولہ تلونین:- طرح بطرح کرنا، رنگ برنگ کرنا، اہل تصوف کی اصطلاح میں فقر کے مقامات میں سے ایک مقام کا نام ہے، جاننا چاہیے کہ مشائخ طریقت قدس اللہ ارواحہم کے نزدیک تلونین سے مراد سالک کے دل کا ان احوال میں پھرنا جو اس پر گذرتے ہیں اور بعض نے کہا کہ دل کا بوجہ غیبت صفات نفس اور اس کے ظہور کے کشف و احتجاب کے درمیان پھرنا، ان مشائخ کی اصطلاح میں تمکین سے مراد ہے کشف حقیقی کا دائمی ہونا قرب الہی کے مقام میں بوجہ اطمینان قلب۔

حضرت شیخ قدس سرہ اپنی اصطلاحات میں فرماتے ہیں اکثر مشائخ کے نزدیک تلونین ایک ناقص مقام ہے لیکن ہمارے نزدیک سب سے افضل و اکمل مقام ہے۔ اور بندہ کا حال اس میں وہی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ خود ہی فرماتا ہے۔ کُلُّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنِ (اسے ہر دن ایک کام ہے)۔ اور تمکین در تلونین ہے۔ ۱۲ (رشحات)

۵۔ قولہ رقیبت:- (ر کی زیر، ین پر شد اور ی پر شد) اس کے معنی بندگی اور غلامی کے ہیں جو عہدیت کے مترادف ہے۔ ۱۲

۶۔ قولہ مُخَرَّرٌ:- تحریر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور تحریر کے معنی آزاد کرنا ہے۔ ۱۲

۷۔ قولہ تلونین... الخ:- جاننا چاہیے کہ تلونین احوال کی صفت ہے اور تمکین ارباب حقائق کی صفت ہے۔ ۱۲

لِمُضَجِّحِهِ سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَاعْطَاهُ مَا يَتَمَنَّىٰ

☆ مقنن..... بین السطور..... معانی.....

☆ غیر آن..... یعنی مسئلہ قضاء و قدر و مسئلہ خلق ۱۲..... یعنی مسئلہ قضا و قدر و مسئلہ خلق۔ ☆ موارد..... یعنی واردات قلبیہ ۱۲..... قلبی

واردات، دل پر وارد ہونے والی کیفیات۔ ☆ نکرت..... نُکْرَةٌ بالضم ناشاختہ شدن و ناشائستہ شدن، بالفح و بکسر کاف نُکْرَةٌ، ناشاس و

ناشائض ۱۲ (منتخب)..... (نون کے پیش سے) ناواقف ہونا، نالائق ہونا (نون کی زبر اور کاف کی زیر سے) ناواقف نا آشنا اور نہ پہچانا.....

نسبتوں (ولایت و شہادت) کا درمیانی بعد اس بعد سے کئی درجے زیادہ ہے جو کہ ان دونوں تجلیوں کے درمیان ہے، اور مقام شہادت سے اوپر مقام صدیقیت ہے اور ان دونوں مقامات میں جو فرق ہے وہ اتنا بڑا ہے کہ نہ کسی عبارت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی اشارہ سے بیان کیا جاسکتا ہے اور اس کے اوپر مقام نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی مقام نہیں ہے۔ اور ممکن نہیں کہ مقام صدیقیت و مقام نبوت کے درمیان کوئی اور مقام ہو، بلکہ محال ہے اور اس کے محال ہونے کا یہ حکم واضح اور صحیح کشف سے معلوم ہوا ہے، اور بعض اہل اللہ نے ان دونوں مقاموں کے درمیان جو واسطہ ثابت کیا ہے اور اس کا نام قربت رکھا ہے اس سے بھی (خادم کو) مشرف فرمایا گیا اور اس مقام کی حقیقت پر اطلاع بخشی۔

بہت زیادہ توجہ اور بے شمار عاجزی و زاری کے بعد شروع میں اسی طرح جیسا کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے ظاہر ہوا آخر کار حقیقت کا علم کرا دیا۔ ہاں اس مقام کا حاصل ہونا عروج کے وقت میں مقام صدیقیت کے حصول کے بعد ہے لیکن واسطہ ہونا غور طلب ہے۔ یہ خادم بالمشافہ ملاقات کے وقت انشاء اللہ اس کی حقیقت کو مفصل عرض کر دے گا۔ وہ مقام بہت ہی بلند ہے، عروج کی منزلوں میں اس مقام سے اوپر اور کوئی مقام معلوم نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر وجود کا زائد ہونا اسی مقام میں ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ علمائے اہل حق کے نزدیک ثابت ہے شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَعِيَهُمْ (اللہ تعالیٰ ان کو ان کی کوششوں کی جزائے خیر عطا فرمائے) اور یہاں وجود بھی راستہ ہی میں رہ جاتا ہے اس سے بھی اوپر عروج واقع ہو جاتا ہے۔

ابوالکارم رکن الدین شیخ علاؤالدولہ اپنی کسی تصنیف میں فرماتے ہیں ”وَفَوْقَ عَالَمِ الْوُجُودِ عَالِمُ مَلِكِ الْوُجُودِ“ یعنی عالم وجود ہستی کے اوپر اَلْمَلِكِ الْوُجُودِ (بہت محبت کرنے والے بادشاہ) کا عالم ہے اور مقام صدیقیت بقا کے مقامات میں سے ہے جو کہ عالم کی طرف توجہ (رخ) رکھتا ہے (مراتب نزول و بقائیں) اس مقام سے نیچے نبوت کا مقام ہے جو کہ حقیقت میں اس مقام (صدیقیت) سے بہت بلند ہے اور اس میں کمال درجہ کا صحو بقا ہے۔ مقام قربت ان دونوں

﴿۳۸﴾ التعریب شعر کا عربی ترجمہ:-

وَلَيْتِي لَا شَيْءٌ وَمِنْ ذَاكَ أَنْقَضُ وَمِنْ هُوَ لَا شَيْءٌ يَكُونُ مُعْطَلًا

ترجمہ:- بے شک میں کچھ نہیں ہوں اور اس سے بھی زیادہ بچ ہوں، اور جو کچھ نہ ہو تو وہ بے کار ہوتا ہے۔

۲ ... قولہ بحق اليقين... الخ:- جاننا چاہیے کہ حق، علم اور عین جنکا مضاف یقین ہے (حق اليقين، علم اليقين اور عین اليقين) کے معنی

جلد اول مکتوب دوستر (۲۷۷) میں مذکور ہیں جو چاہے وہاں سے ملاحظہ کرے۔ ۱۲

۳ ... التعریب مصرع کا عربی ترجمہ:-

أَلَا فَاعْجَبُوا مِنِّي وَأَصِلْ مُتَخَيِّرِ

ترجمہ:- لوگو! تعجب کرو ایسے واصل پر جو وصل کے باوجود حیران و پریشان ہے۔ ۱۲

۴ ... قولہ تجلی صوری... الخ:- حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدولہ نے فرمایا ہے کہ سالکین راہ (حقیقت) حق سبحانہ کو تجلیات صوری سے دیکھتے ہیں۔ وہ

آثار سے نسبت رکھتی ہے، اور جو تجلیات نوری کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اور وہ افعال سے نسبت رکھتی ہے۔ اور جو تجلیات معنوی سے دیکھتے ہیں اور وہ

صفات کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور جو تجلیات ذوقی کے ساتھ دیکھتے ہیں اور وہ ذات سے نسبت رکھتی ہے۔ اور تجلیات صوری میں جو آثار سے نسبت

رکھتی ہے۔ تو حق تعالیٰ تمام اشیاء کی صورتوں میں تجلی فرماتا ہے۔ ان اشیاء میں مفردات، عنصریات، معدنیات، نباتات، حیوانات اور انسانی افراد شامل

ہیں۔ (رشحات ص ۱۷۱، ۱۷۲) مولانا عبدالغفور قدس سرہ کے حالات میں۔ ۱۲

۵ ... قولہ بل بعد ما بینہما:- یعنی بلکہ اس مسافت کی درازی جو ولایت و شہادت کے درمیان ہے اس مسافت سے بہت زیادہ ہے جو تجلی

صوری اور تجلی ذاتی کے درمیان ہے۔ ۱۲

مقاموں (صدیقیت و نبوت) کے درمیان برزخ (واسطہ) ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ اس کی توجہ خالص تنزیہ کی طرف ہے اور یہ تمام کا تمام عروج ہے، ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشته اند ہر چہ استادِ ازل گفت بگو میگویم

ترجمہ:- مجھے طوطی کی مانند آئینے کے پیچھے رکھا ہے وہی کہتا ہوں استادِ ازل جو مجھ سے کہتا ہے

شرعی، نظری، استدلالی (یعنی نظر و استدلال سے ثابت شدہ شرعی) علوم کو ضروری کشفی بنا دیا ہے علمائے شریعت کے اصول سے ایک بال بھر (یعنی ذرا سی) بھی مخالفت نہیں ہے بلکہ انہی اجمالی علوم کو تفصیلی کر دیا ہے اور نظریت سے ضرورت کی طرف

لائے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت خواجہ بزرگ (خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ) سے دریافت کیا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”تا کہ اجمالی معرفت تفصیلی اور استدلالی معرفت کشفی ہو جائے“ اور یہ نہیں فرمایا کہ ان (علوم شرعیہ) کے

علاوہ کوئی اور علوم حاصل ہوتے ہیں، ہاں راستہ میں بہت سے علوم و معارف پیش آتے اور ظاہر ہوتے ہیں جن سے گزر جانا چاہیے، اور جب تک سائل نہایت نہایت تک جو کہ مقام صدیقیت ہے نہ پہنچے ان علوم سے حصہ حاصل نہیں کر سکتا۔ بعض

اہل اللہ جو کہ البتہ اس مقام شریف یعنی مقام صدیقیت کے حاصل ہونے کے قائل ہیں لیکن ان کو اس مقام کے علوم و معارف کے ساتھ کچھ بھی مناسبت نہیں ہے کاش میں جانتا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ

۱۔ قولہ حصول آن مقام:- دو چیزوں کے درمیان کسی چیز کے واسطہ ہونے اور اس چیز کے حاصل ہونے میں جو ان دونوں کے درمیان ہے، بہت ہی بعد و دوری ہے۔ سمجھ لیجئے؟  
لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ - ۱۲

☆ عرض..... ظاہر نمودن احوال ۱۲..... احوال ظاہر کرنا۔ ☆ مع ذلک..... باوجود آن ۱۲..... باوجود اس کے۔ ☆ برووت.....

بالضم سردی و انجماد ۱۲..... ب پرپیش کے ساتھ یعنی برووت معنی سردی اور پانی کا جم جانا۔ ☆ برووت..... معنوی ۱۲..... دل پر معنوی سردی۔

☆ مستولی..... غالب ۱۲..... غالب۔ ☆ در رنگ..... مانند ۱۲..... مثل۔ ☆ نفس..... دور ۱۲..... اور میں، خود۔

☆ حضور..... در ۱۲..... قریب میں، موجود۔ ☆ بیغایت..... بے نہایت ۱۲..... بی شمار، انتہائی۔ ☆ تفاوتیکہ..... مبتداء ۱۲

یہ ساری عبارت مبتداء ہے۔ ☆ أَجَلٌ..... خبر ۱۲..... مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ ☆ إِلَّا السُّبُوَةُ..... مگر نبوت ۱۲..... مگر مقام و

مدارج نبوت۔ ☆ دو مقام..... صدیقیت و نبوت ۱۲..... سیدنا صدیق اکبر ؑ اور نبی اکرم ﷺ کے مقامات۔ ☆ همان..... یعنی واسطہ

بودن او میان آن ہر دو ۱۲..... یعنی اس کا واسطہ ہونا ان دونوں کے درمیان۔

﴿ص ۳۹﴾ ۱۔ قولہ شکر اللہ... الخ:- یعنی اللہ تعالیٰ علمائے اہل حق کو ان کی جد جہد کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ ۱۲

۲۔ قولہ ابو المکارم رکن الدین... الخ:- ان کے حالات مکتوب اول کے حاشیہ میں مختصراً نجات کے حوالہ سے درج کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۲

۳۔ قولہ وفوق عالم الوجود... الخ:- یعنی عالم وجود ہستی کے اوپر بہت محبت کرنے والے بادشاہ کا عالم ہے۔ ۱۲

۴۔ قولہ پایمان تر... الخ:- علامہ مراد کی نے کہا ہے: یعنی نزول و بقا کے مراتب میں۔ لہذا کہا گیا ہے کہ فی الحقیقت (یہ مقام) بہت بالاتر ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ شتان مابینہما:- یعنی بہت زیادہ فرق ہے اور طویل دوری ہے ان دونوں (مقام قربت اور مقام صدیقیت و نبوت) کے درمیان، میری

مراد ہے مقام قربت جو کہ تمام و کمال عروج ہے، اور مقام صدیقیت و نبوت جو کہ نزول و محو اور بقا ہے۔ ۱۲

۶۔ قولہ نظریت:- یعنی غور و فکر پر موقوف ہونا۔ ۱۲

۷۔ قولہ بضرورت:- یعنی جو واضح اور ظاہر ہو میری مراد (اس کا) حصول فکر و نظر پر موقوف نہ ہو۔ ۱۲

(یوسف-۷۶: ترجمہ:- اور ہر علم والے کے اوپر اس سے زیادہ علم والا موجود ہے) — اور اس خادم کو مسئلہ قضا و قدر کے راز پر بھی اطلاع بخشی گئی اور اس کا اس طرح پر علم کرایا گیا کہ کسی طرح بھی روشن شریعت کے ظاہری اصول و قواعد سے مخالفت لازم نہیں آتی اور یہ (مسئلہ تقدیر) ایجاب (واجب و لازم قرار دینا) کے نقص اور جبر (مجبور کرنا) کی آمیزش سے پاک و صاف ہے اور چودہویں رات کے چاند کی طرح ظاہر ہے۔

تعب ہے کہ جب یہ مسئلہ (تقدیر) اصول شریعت کے مخالف نہیں ہے تو پھر اسے پوشیدہ کیوں رکھا ہے، اگر کچھ بھی مخالفت رکھتا تو اس کا چھپانا اور پوشیدہ رکھنا مناسب تھا (لیکن) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ (سورہ انبیاء-۲۳: ترجمہ:- جو کچھ وہ (حق سبحانہ و تعالیٰ) کرتا ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا نہیں جاتا۔)

کرا زہرہ آنکہ از نیم تو کشاید زباں جز بہ تسلیم تو  
ترجمہ:- کس کی طاقت ہے کہ تیرے خوف سے ماسوا تسلیم کچھ بھی کہہ سکے

علوم و معارف ابر بہاری کی طرح اس قدر برس رہے ہیں کہ ادراک کرنے (پانے) والی قوت ان کو برداشت کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے، قوتِ مدر کہ کہنا محض تعبیر کے طور پر ہے، وَالْأَلَا يَحْمِلُ عَطَا يَا الْمَلِكِ إِلَّا مَطَايَاہُ (ورنہ بادشاہوں کے عطیات کو بادشاہوں کی سواریاں ہی اٹھا سکتی ہیں) شروع میں یہ شوق تھا کہ ان عجیب و غریب علوم کو لکھ لیا جائے لیکن اس کی توفیق نہیں پاتا تھا، اور اسی وجہ سے طبیعت پر بوجھ رہتا تھا، آخر کار تسلی فرمادی گئی کہ ان علوم کے فیضان کرنے کا مقصد ملکہ حاصل

۵ ... قولہ حضرت خواجہ بزرگ:- حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قدس سرہ العزیز ۱۲

۹ ... اعلم أن هذا الضعيف قد سأل الشيخ الكامل المكمل الحاج امداد الله المهاجر المكي شيخ شيوخ الهند قدس سرہ ماالغاية وماالمقصود من الرياضات والمجاهدات والمحن الشاقة التي يحملها الصوفية والدرائش والمشائخ من جميع السلاسل؟ فاجابني رحمه الله تعالى ونور ضريحه وأسكنه بحبوحة الجنة وقد أجاد وأوجز بأن المقصود من ذلك كله الكمال الايماني، وهذا إيماء الى ماقاله الخواجه النقشبند قدس سرہ العزیز علی ما نقل عنه الشيخ المجدد قدس سرہ لھنا فافهم ۱۲

ترجمہ:- جان لو کہ اس ضعیف بندہ (مولانا نور احمد رحمہ اللہ) نے شیخ کامل و مکمل حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو پاک و ہند کے مشائخ کے شیخ تھے قدس سرہ سے سوال کیا کہ کیا غرض اور مقصود ہے ان ریاضتوں، مجاہدوں اور بڑی محنتوں کا جو تمام سلسلوں کے صوفیاء اور درویش برداشت کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے اور ان کی قبر کو نور فرمائے اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام پر سکونت عطا فرمائے، انہوں نے مجھے جواب دیا بڑا مختصر اور عمدہ کہ ان سب اعمال سے مقصود کمالِ ایمانی ہے، یہ اشارہ ہے اس کی طرف جو خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے اور شیخ مجدد قدس سرہ نے یہاں ان سے نقل فرمایا ہے۔ پس سمجھ لیجئے۔ ۱۲

۱۰ ... قولہ فیالبت شعری إن من اهل الله لقائلین ... الخ:- یعنی کاش میں جانتا کہ اس کی کیا وجہ ہے جو بعض اہل اللہ اس مقام شریف یعنی مقام صدیقیت کے حاصل ہونے کے قائل ہیں حالانکہ ان کو اس مقام کے علوم و معارف کے ساتھ کچھ بھی مناسبت نہیں ہے، (اور ہر علم والے کے اوپر اس سے زیادہ علم والا موجود ہے)۔ ۱۲

۱۱ ... قولہ: قضا و قدر، قال رسول اللہ علیہ وسلم کُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ، رواہ مسلم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو کچھ جہان میں ہے اللہ کی قضا اور قدر سے ہے۔

جاننا چاہیے کہ قضا اور قدر کے ایک ہی معنی ہیں، اس کے مطابق جو قاموس، نہایہ اور صراح میں ہے یعنی خدا تعالیٰ کا بندے کے بارے میں اندازہ کیا

۱۔ سورہ یوسف آیت ۷۶ کا ترجمہ ہے۔ ۱۲ (اشرف مجددی)

کرنا ہے نہ کہ ان علوم کا یاد کرنا۔ چنانچہ طالبانِ علم، علوم اس لئے حاصل کرتے ہیں مولویت کا ملکہ حاصل کر لیں اس لئے علوم حاصل نہیں کرتے کہ صرف ونحو وغیرہ کے اصول حفظ (یاد) کر لیں۔ اب ان علوم میں سے بعض عرضِ خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (سورہ شوریٰ- ۱۱: اس کی مثل (مانند) کوئی چیز نہیں ہے اور وہ ہر بات سننے والا دیکھنے والا ہے) اس آیت مبارکہ کا پہلا جزو، خالص تنزیہ کو ثابت کرتا ہے جیسا کہ ظاہر ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اس تنزیہ کو پورا اور کامل کرنے والا ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ چونکہ عالم کے لئے سمع و بصر کے ثابت ہونے میں باہم مشابہت کے ثبوت کا وہم ہوتا ہے اگرچہ فرضی طور پر ہی ہو، اس کے لئے حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس وہم کو دور کرنے کے لئے مخلوق سے سمع و بصر کی نفی فرمادی، یعنی سمیع و بصیر، اللہ جل شانہ ہی ہے اور سمع و بصر (کی طاقت) جو مخلوق میں پیدا کی گئی ہے، دیکھنے اور سننے میں ان کا کچھ دخل نہیں ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ سمع و بصر کو پیدا کرتا ہے اسی طرح ان دونوں صفتوں سمع و بصر کے پیدا کرنے کے بعد جیسا کہ عادت اللہ اسی طرح جاری ہے ان صفات کی تاثیر کے بغیر سننے اور دیکھنے کو پیدا کر سکتا ہے، اور اگر ہم ان صفات کی تاثیر کے قائل ہوں تو ان میں تاثیر بھی حق تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔ پس جیسا کہ ان مخلوقات کے اصل جماد محض ہیں (یعنی ان عناصر اربعہ میں قوت نشوونما نہیں ہوتی) اسی طرح ان کی صفات بھی جماد محض ہیں جس طرح کہ صاحب قدرت (اللہ تعالیٰ) محض اپنی قدرت سے پتھر میں صفت کلام پیدا فرمادیتا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ حقیقت میں پتھر کلام کرتا ہے اور کلام کی صفت رکھتا ہے، جس طرح پتھر جماد محض ہے اگر بالفرض اس میں یہ صفت کلام بھی موجود

ہو ایصلہ، اور کبھی قضا و قدر میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر اس کا واقع ہونا ہے جس کو زوال نہیں، اس بنا پر قضا پہلے ہوگی قدر سے، اور اس کے برعکس بھی بولتے ہیں، قدر تقدیر کے معنی میں ازلی آیا ہے اور قضا اس کے موافق پیدا کرنے کے معنی میں۔

المختصر جو کچھ جہان میں خیر و شر واقع ہوتا ہے لوگوں کے کردار سے ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے تقدیر الہی سے ہے، ایک ذرہ بھی اسکی تقدیر سے باہر نہیں ہے، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایک طرح کا اختیار و قدرت اور ارادہ عطا فرمایا ہے اور جمادات کی مانند مجبور محض نہیں بنایا ہے جیسا کہ جبریہ فرقہ کہتا ہے۔ قال فی العقائد النسفیہ: وللعباد افعال اختیاریہ یتابون بها ان کانت طاعة و یعاقبون علیہا ان کانت معصیہ لا کما زعمت الجبریہ انه لا فعل للعبد اصلا وان حرکاته بمنزلة حرکات الجمادات۔ هذا والمسئلة مبسوطه فی محلها۔ ترجمہ: شرح عقائد نسفیہ میں ہے: بندوں کے بعض کام اختیار والے ہیں، ان اعمال کے سبب ان کو ثواب دیا جائے گا اگر وہ اطاعت ہوں گے۔ اور بندوں کو ان اعمال کی وجہ سے عذاب ہوگا اگر وہ معصیت و نافرمانی ہوں گے، ایسے نہیں جیسا کہ جبریہ فرقہ نے گمان کیا ہے (وہ کہتے ہیں) بندے کا بالکل کوئی فعل نہیں ہے (اسے کوئی اختیار نہیں) اس کی حرکات بمنزلہ حرکات جمادات ہیں۔ اتنا محفوظ رکھو، اس مسئلے کی تفصیلات عقائد کی کتب میں اپنی جگہ پر موجود ہیں۔

☆ آئم مقام..... قرب ۱۲..... قریب کا مقام۔ ☆ پایان..... پست ۱۲..... پست، نیچے۔ ☆ فی الحقیقۃ بالاتراست.....  
 مقام نبوت ۱۲..... نبوت کا مقام۔ ☆ برزحیت..... واسطہ بودن ۱۲..... ذریعہ ہونا۔ ☆ دو مقام..... صدیقیت و نبوت ۱۲.....  
 صدیقیت و نبوت، مقامات علیہ۔ ☆ استاد ازل..... حق جل و علاء اسمہ و جل سلطانہ ۱۲..... حق جل و علاء اسمہ و جل سلطانہ۔  
 ☆ باصول..... قوانین ۱۲..... جمع قانون۔ ☆ همان..... بلکہ ۱۲..... بلکہ۔ ☆ نظریت..... احتیاج بدلیل ۱۲.....  
 دلیل کی حاجت۔ ☆ بضروریت..... بہدہت ۱۲..... جو ظاہر ہو اور نظر و فکر پر موقوف نہ ہو۔ ☆ من..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے اور مقدم  
 ہے۔ ☆ لَقَائِلِینَ..... اسم ۱۲..... یہ اسم ہے، اسم اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ ☆ سر..... راز ۱۲..... مجید۔ ☆ قدر.....  
 بالتحریک و بالفتح ۱۲..... حرکت سے اور زبر سے۔

ہو تو بھی جماد محض ہے اُس پھر سے حرف و آواز کے ظاہر ہونے میں صفتِ کلام کا کوئی دخل نہیں، تمام صفات اسی طرح پر ہیں۔  
غرض کہ جب یہ دو صفتیں زیادہ ظاہر تھیں تو اللہ تعالیٰ نے نفی کے لئے ان دونوں کو خاص کر لیا اور دونوں کی نفی سے  
باقی صفات کی نفی بطریقِ اولیٰ لازم آئے گی۔

حق سبحانہ تعالیٰ نے اول صفتِ علم کو پیدا کیا، پھر صفتِ علم کی توجہ معلوم کی طرف پیدا کی پھر معلوم کے ساتھ  
اس صفت کا تعلق پیدا کیا، اس کے بعد معلوم کو اس پر منکشف کر دیا۔ پس صفتِ علم کو پیدا کرنے کے بعد محض  
قانونِ قدرت کے مطابق (یعنی صفتِ علم کے دخل کے بغیر) اس میں انکشاف کو پیدا کیا، پس معلوم ہو گیا کہ صفتِ علم  
کو انکشاف میں کیا دخل ہوگا (یعنی کچھ دخل نہیں ہے)۔

اسی طرح حق تعالیٰ نے اول صفتِ سمع کو پیدا کیا پھر مسموع کی طرف کان لگانا اور متوجہ ہونا پیدا کیا، اس کے  
بعد سننا اور پھر مسموع کا ادراک پیدا کیا۔

اسی طرح (حق سبحانہ تعالیٰ نے) اول بصر کو پیدا کیا پھر آنکھ کی پتلی کو دیکھی جانے والی چیز کی طرف پھرانا (گھمانا) اور  
توجہ کرنا پیدا کیا، اس کے بعد دیکھنا پھر اس چیز کا ادراک پیدا کیا۔ علیٰ ہذا القیاس (اسی پر مخلوق کی باقی صفات کو قیاس کر لیجئے)۔

پس سمیع و بصیر وہی ذات ہے جس کے سننے اور دیکھنے کا مبدأ یہ دو صفتیں ہوں اور جب (حق سبحانہ تعالیٰ کے سوا کسی  
اور میں) ایسا نہیں ہے تو (حق تعالیٰ کے سوا) کوئی سمیع و بصیر بھی نہیں ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ ان کی صفات ان کی ذات (اصل)

کی طرح جماد محض ہیں۔ پس آیت مذکورہ کے آخری حصہ سے مقصود ان سے کئی طور پر صفات کی نفی کرنا ہے نہ یہ کہ ان کے لئے  
صفات ثابت ہیں، اور یہ صفات بعینہا حق سبحانہ کے لئے بھی ثابت ہیں تاکہ اس تقدیر پر یہ قول تنزیہ میں (جو کہ

﴿ص ۴۰﴾ ۱۔ قولہ وازنقص: یعنی ایجاب کا عیب، ایجاب کے معنی ہیں واجب و لازم قرار دینا۔ قولہ شائبہ: یعنی آمیزش، قولہ جبر: یعنی زبردستی  
کسی کام پر پابند کرنا، اور مجبور کرنا، قولہ مُبْرًا وَمَنْزَهً: دونوں اسم مفعول کے صیغے ہیں تَبْرِئَةً اور تَنْزِيَهً سے یعنی بری و پاک ہے۔  
(مسئلہ قضا و قدر ایجاب کے عیب اور نظریہ جبر سے پاک و صاف ہے)

۲۔ قولہ لا یسئل عما یفعل: یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ اقتراب للناس سورہ انبیاء میں ہے، یعنی اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا  
جاسکتا جو وہ کرتا ہے اور ان سے پوچھا جائے گا۔ یہ قول اشارہ ہے ایک لطیف جواب کی طرف ان شبہات و وساوس اور خیالات پریشان کا جو نفس میں  
پیدا ہوتے ہیں کہ کسی کو مسئلہ قضا و قدر میں انگشت نمائی اور نکتہ چینی کا حق نہیں۔ ۱۲

۳۔ قولہ ابر نیسان: (الف پر زبر، سین بغیر نقطہ کے) رومیوں کے سال کے ساتویں مہینے کا نام اور وہ مدت سورج برج حمل میں رہتا ہے، اس مہینے کی  
بارش کے قطرات سے صدف میں (پڑ کر) مروارید پیدا ہوتے ہیں، اور اس مہینے کی بارش کو مجازاً نیسان کہتے ہیں۔ ۱۲ (غیاث)

۴۔ قولہ والا لا یحمل... الخ: ورنہ بادشاہوں کے عطیات کو بادشاہ کی سواریاں (اونٹ) ہی اٹھا سکتی ہیں۔ ۱۲

۵۔ قولہ ملکہ: پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے، ایسی پختہ کیفیت و قوت طبیعت میں ہوتی ہے جس سے مقاصد کا حاصل کرنا آسان ہوتا ہے  
اس سے مراد ہے استعداد و لیاقت۔ ۱۲

۶۔ قولہ لیس کمثلہ شیء... الخ: پارہ پچیس الیہ یرد سورہ شوریٰ رکوع دوم میں واقع ہے، یعنی اس کی مثل (مانند) کوئی چیز نہیں ہے، وہ ہر  
بات سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ ۱۲

۷۔ قولہ بطریق جری العادة... الخ: یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ سمع (سننے) و بصر (دیکھنے) کو پیدا کرتا ہے اسی طرح ان دونوں  
صفتوں سمع و بصر کے پیدا کرنے کے بعد جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی عادت اسی طرح جاری ہے، ان صفات کی تاثیر کے قائل ہوں تو ان میں  
تاثیر بھی حق تعالیٰ ہی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ ۱۲

آیت کے اول جز کا مفاد ہے) اور تشبیہ میں جو آیت کے آخر جز کا مفاد ہے جمع و موافقت ہو جائے یعنی ایسا نہیں ہے بلکہ پوری آیت کریمہ تنزیہ کے اثبات اور تشبیہ (مثل ہونے) کی کلی طور پر نفی کے لئے ہے۔

علم اول یعنی ان کی صفات کو خاص حق تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا اور ان کی ذات (اصل) کو جمادِ محض جاننا اور پرنا لے اور کوزہ کی مانند معلوم کرنا کہ پانی وہاں سے ظاہر ہے یہ سب مقامِ ولایت کے مناسب علوم میں سے ہے (جو کہ ولایت کا پہلا درجہ ہے)۔ اور علم ثانی یعنی ان کی صفات کو بھی جماد کی طرح معلوم کرنا اور اس تمام کو مہیت (مردہ) جاننا کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ (سورہ زمر-۳۰: بیشک آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے) یہ مقامِ شہادت کہ مناسب علوم میں سے ہے (جو کہ ولایت کا دوسرا درجہ ہے)۔

اس بیان سے بھی ولایت کے ان دو مقامات کے درمیان کچھ فرق ظاہر ہو جاتا ہے، وَالْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَ الْجُرْعَةُ تُنْبِئُ عَنِ الْبَحْرِ الْعَدِيْرِ (اور تھوڑی چیز زیادہ پر دلالت کرتی ہے اور قطرہ بڑے سمندر کی خبر دیتا ہے)۔  
ع۔ سالے کہ نکوست از بہارش پیدا است ترجمہ:- سال اچھا ہے وہی جس کی بہار اچھی ہے۔

اور اسی طرح اس عالی مقام کے لوگ مخلوقات کے افعال کو بھی مردہ اور جماد (بے جان چیز) کی طرح پاتے ہیں نہ یہ کہ ان کے افعال کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اور اللہ تعالیٰ کو ان افعال کا فاعل جانیں، تَعَالَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْ ذَلِكَ غُلُوًّا كَبِيرًا (اللہ تعالیٰ سبحانہ کی ذات اس نسبت سے بہت ہی بلند ہے)۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص پتھر کو ہلاتا ہے اور حرکت دیتا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص متحرک ہے بلکہ وہ پتھر میں حرکت ایجاد کرنے والا ہے اور پتھر متحرک ہے۔ اس کے باوجود جس طرح کہ پتھر جمادِ محض ہے اس کی حرکت بھی جمادِ محض ہے۔ اگر بالفرض اس حرکت سے کوئی شخص

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانیؒ حصہ

- ☆ اصول..... قواعد ۱۲..... جمع قاعدہ، طریقہ۔ ☆ غرّ۱..... روشن ۱۲..... ظاہر، منور۔ ☆ بمشابہ قمر لیلۃ البدر است.....  
بمنزلہ مہتاب شب ماہ تمام است ۱۲..... چودہویں کے چاند کی طرح۔ ☆ از نقص..... و این مسئلہ ۱۲..... اور یہ مسئلہ۔ ☆ بمشابہ.....  
بمنزلہ..... اسکی مثل، اسکی طرح۔ ☆ زہرہ..... قدرت ۱۲..... طاقت، مردانگی وغیرہ۔ ☆ در رنگ..... مانند ۱۲..... مثل۔  
☆ غریبہ..... نادرہ عجیبہ ۱۲..... عجیب و غریب۔ ☆ ممرّ..... راہ ۱۲..... راستہ، گزرنے کی جگہ۔ ☆ علوم..... یعنی علمیکہ  
در رنگ نیسان برین کترین سیر یزند ۱۲..... یعنی وہ علوم جو مسلسل بھرپور پر زور برسنے والی بارش کی طرح اس کترین پر بہاتے ہیں۔  
☆ قمر لیلۃ البدر..... مہتاب شب ماہ تمام ۱۲..... کمال، پوری رات کا چاند۔ ☆ اول کلام..... یعنی لیس کمثلہ شیء ۱۲.....  
آیت کریمہ کا پہلا حصہ لیس کمثلہ شیء۔ ☆ قولہ..... مبتداء ۱۲..... مبتداء۔ ☆ متمم..... خبر ۱۲..... مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔  
☆ بیانش..... یعنی بیان بودن آخر کلام متمم و کمل تنزیہ را کہ مفاد اول کلام است ۱۲..... یعنی آیت کے دوسرے حصہ کا بیان ہونا۔  
اللہ تعالیٰ شان تنزیہ کو کمل و تمام کرنے والا ہے جو آیت کے حوالے سے سمجھا جاتا ہے ☆ رویہ..... دید ۱۲..... دیکھنے کی قوت، دیکھنا۔  
☆ سماع..... شنید ۱۲..... سننے کی قوت، سنا۔ ☆ سماع..... یعنی سننے اور دیکھنے کی قوت۔ ☆ سماع.....  
شنید ۱۲..... سننے کی قوت، سنا۔ ☆ رویہ..... دید ۱۲..... دیکھنے کی قوت، دیکھنا۔ ☆ جماد..... چیزے کہ اور انشونما باشد ۱۲..... ٹھوس  
اشیاء مثل پتھر جن میں نشونما نہیں ہوتی۔ ☆ قادری..... صاحب قدرت ۱۲..... قدرت و طاقت والا۔

ہلاک ہو جائے تو یہ نہیں کہیں گے کہ پتھر نے مارا بلکہ یہی کہیں گے کہ اس شخص نے مارا۔ اور علمائے شریعت شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَعِيَهُمْ (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں پر اجر و ثواب مرحمت فرمائے) اس علم کے موافق ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مخلوقات سے افعال صادر ہونے کے باوجود، خواہ وہ افعال ان کی ارادہ و اختیار سے ہی ہوں، لیکن ان فعلوں کے مفعول اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اور پیدا کئے ہوئے ہیں، اور ان (یعنی مخلوقات) کے فعل کو ان مفعولات کے بنانے اور پیدا کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے ان افعال کی چند حرکتیں ہیں جن کی معمول و مصنوع کے بننے اور پیدا ہونے میں کچھ بھی تاثیر نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس تقدیر پر افعال و ثواب و عذاب کا مدار بنانا خلاف عقل ہے جیسا کہ پتھر کو کسی امر کا مکلف بنائیں اور اس کے فعل پر اچھائی اور برائی مرتب کریں، تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ پتھر اور مکلفین کے درمیان فرق ہے، اس لئے کہ تکلیفات شرعیہ کا مدار قدرت و ارادہ پر ہے اور پتھر میں ارادہ نہیں ہے، لیکن جب ان کا ارادہ بھی حق سبحانہ و تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے بغیر اس کے کہ مراد کے حصول میں ان کی کوئی تاثیر ہو وہ ارادہ مردہ کی طرح ہے اسی طریقہ پر کہ ارادہ کے ثابت ہونے کے بعد جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی عادت جاری ہے مراد (جس چیز کا ارادہ کیا گیا ہو) پیدا کی جاتی ہے، اور اگر بالفرض مخلوق کی قدرت کو کسی ایک لحاظ سے مؤثر (اثر ڈالنے والی) بھی کہا جائے جیسا کہ علمائے ماورالنہر شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَعِيَهُمْ (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں پر اجر مرحمت فرمائے) نے کہا ہے تو یہ تاثیر بھی ان کے حق میں حق تعالیٰ نے ہی پیدا فرمائی ہے جیسا کہ قدرت کو بھی اسی نے پیدا فرمایا ہے پس اس کی تاثیر میں اس کا بالکل کوئی اختیار نہیں ہے لہذا اس کی تاثیر بھی جماد کی مانند ہوگی۔ مثلاً کسی شخص نے ایک پتھر دیکھا جو کسی حرکت دینے والے کی حرکت سے اوپر سے نیچے گرا اور ایک جاندار کو ہلاک کر دیا، وہ شخص جس طرح اس پتھر

﴿ص ۳۱﴾ ۱۔ قولہ جمع صفات:۔ یعنی حیات، علم، کلام، قدرت و ارادہ اسی قبیل سے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ زندہ ہے، سب کچھ جاننے والا ہے، اس قسم کی صفات جو مخلوق میں پیدا کی گئی ہیں، لیکن ان صفات کے آثار و نتائج میں مخلوقات کو کوئی دخل نہیں، جس طرح حق تعالیٰ ان صفات کو پیدا کرتا ہے۔ ان صفات کے پیدا کرنے کے بعد ان کے ثمرات و نتائج بھی وہی پیدا کرتا ہے، کیونکہ اللہ کی عادت یہی ہے۔ آخر تک جو حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا ہے اس کو سمجھو، غور و فکر کرو اور ثابت قدم رہو۔ ۱۲

۲۔ قولہ خصہما اللہ... الخ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نفی کے لئے ان دونوں کو خاص کر لیا، اور ان دونوں کی نفی سے باقی صفات بطریق اولیٰ لازم آئیں گی۔ ۱۲

۳۔ قولہ بَمَرءٍ مِّنْیَ:۔ مَرْدُی رُویت سے اسم مفعول کا صیغہ ہے یعنی دیکھی ہوئی چیز۔ ۱۲

۴۔ قولہ واذا لم یکن كذلك... الخ:۔ اس چیز سے متصل ہے جو اپنے پہلے ہے اور مراد کے مقابل ہے یعنی جب ایسے نہیں ہے یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے مبداء و معاد و رویت کسی میں نہیں ہے تو حق تعالیٰ کے سوا کوئی سمیع و بصیر نہیں ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ فالْمَقْصُودُ مِنَ الْاٰخِرِ... الخ:۔ پس مقصود آخر کلام سے یعنی وهو السمع العظیم سے بندوں سے کلی طور پر صفات کی نفی کرنا ہے، نہ یہ کہ ان کے لئے صفات ثابت ہیں اور یہ صفات بعینہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ہی ثابت ہیں تاکہ اس تقدیر پر یہ قول تنزیہ میں (جو آیت کے اول جز کا مفاد ہے) اور تشبیہ میں (جو کہ آیت کے آخر جز کا مفاد ہے) جمع موافق ہو جائے یعنی ایسا نہیں ہے) بلکہ پوری آیت کریمہ تنزیہ کے اثبات اور تشبیہ (مثل ہونے) کی کلی طور پر نفی کے لئے ہے۔ ۱۲

۶۔ جاننا چاہیے کہ مقامات ولایت و شہادت اور صدیقیت میں سے ہر مقام کے اپنے جدا علوم و معارف ہیں جو اس مقام کے مناسب ہیں، چنانچہ مقام ولایت میں سکر غالب ہے اور صومغلوب، اور مقام شہادت میں اس کے برعکس (یعنی صومغالب ہے اور سکر مغلوب) اور مقام صدیقیت میں سکر بالکل نہیں ہے۔ ۱۲

(معارف لدنیہ، معرفت ۳۶)



کو جماد جانتا ہے اس کے فعل کو بھی یعنی حرکت کو بھی جماد جانتا ہے اور اس فعل پر مرتب ہونے والے اثر کو بھی جو کہ ہلاک کرتا ہے جماد جانتا ہے۔ پس مخلوقات کی ذاتیں، صفاتیں اور افعال سب کے سب محض جمادات اور صرف مُردہ فَهُوَ الْبَحِيُّ الْقَيُّومُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ وَهُوَ الْفَعَالُ لِمَا يُرِيدُ (پس وہی ہمیشہ زندہ وقائم ہے اور وہی سننے والا ہے دیکھنے والا ہے اور وہی علیم وخبیر ہے اور وہی جس چیز کا ارادہ کرے اس کو کرنے والا ہے)۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذَاذًا لَكَلِمَتٍ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَذَ كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ (سورۃ الکہف: ۱۰۹)

(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں تو ضرور سمندر ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی باتیں (ہرگز) ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم اتنے ہی (اور) سمندر مدد کے طور پر لے آئیں)

اس خادم نے بہت گستاخی کی اور بے حد جرات واقع ہوئی کیا کر سکتا تھا بات کی عمدگی نے جو کہ جمیل مطلق (حق سبحانہ و تعالیٰ) کی طرف سے ہے اس بات پر مجبور کر دیا کہ جس قدر بات کو لمبا کیا جائے اچھا ہے اور جو کچھ اس کی طرف سے بیان کیا جائے عمدہ معلوم ہوتا ہے حالانکہ اپنے اندر کوئی مناسبت نہیں پاتا کہ اس بارگاہ کی نسبت کلام کرے یا اس کا پاک نام زبان پر لائے۔ ہزار بار بشستم دہن بمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن مرا نئے شاید ترجمہ:- گلاب و مشک سے دھولوں دہن پھر بھی مگر ہے نام آپ کا لینا کمال بے ادبی

۷۔۔۔ یہ اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے جو پارہ و مسالی (۲۳) سورہ زمر ۳۰ ہے۔ ترجمہ:- بیشک آپ نے بھی (دنیا سے) انتقال فرماتا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ یہ تاویل دونوں جملہ اسمیہ ہونے کی صورت میں ہے جو دلالت کرتی ہے دوام و استمرار پر جیسا کہ اپنے مقام پر تحقیق شدہ ہے۔ ۱۲

لمصححه سلمه الله تعالى اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه

☆ جماد..... چیزے کہ اور انشونما باشد ۱۲..... ٹھوس اشیاء مثل پتھر جن میں نشونما نہیں ہوتی۔ ☆ صفت..... کلام ۱۲..... صفت کلام۔

☆ چون ایں شرط ۱۲..... یہ شرط ہے۔ ☆ خصهما..... جزا ۱۲..... یہ جزا ہے۔ (شرط اور جزا ل کر جملہ شرطیہ ہوا)۔

☆ مجرد..... بدون مدخلیت صفت علم ۱۲..... صفت علم کی مداخلت کے بغیر۔ ☆ اصغاء..... گوش را متوجہ بچیزے کردن ۱۲..... کان کو کسی چیز کلام وغیرہ کی طرف متوجہ کرنا۔ ☆ تقلیب..... گردانیدن ۱۲..... پھرانا گھمانا۔ ☆ حدقه..... بفتخسین سیاہی چشم ۱۲.....

ح اور د پر زبر ہے۔ آنکھ کی سیاہی۔ ☆ علم..... مبتداء ۱۲..... مبتداء۔ ☆ ناودان..... راہ بدرفتن آب بام ۱۲..... پرنا لے سے چھت کا پانی ظاہر ہونا۔ ☆ علوم..... خبر ۱۲..... خبر ہے۔ ☆ علم..... مبتداء ۱۲..... مبتداء۔ ☆ از علوم..... خبر ۱۲..... خبر (مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا) ☆ مقام شہادت تست..... ثانی درجہ است از درجات ولایت ۱۲..... ولایت کے درجات میں سے دوسرا درجہ۔

﴿ص ۲۲﴾ ۱۔ قوله القليل يدل... الخ:- تھوڑی چیز زیادہ پر دلالت کرتی ہے اور گھونٹ بڑے دریا اور تالاب کی خبر دیتا ہے۔ ۱۲

۲۔ قوله الغدير:- تالاب کے معنی میں ہے اور سیلاب کے بقیہ پانی کو بھی غدیر کہتے ہیں اس طور پر بحر کی صفت نہیں ہوگی، شاید وکاتب کی غلطی سے ساقط ہوگئی ہو، یعنی اصل میں والغدير ہو، زیادہ بہتر یہ ہے کہ کہا جائے وَالْقَطْرَةُ تُنْبِئُ عَنِ الْغَدِيرِ (یعنی قطرہ بڑے سیلاب کی خبر دیتا ہے)۔ ۱۲

۳۔ اللہ سبحانہ کی ذات اس نسبت سے بہت ہی بلند اور بڑی ہے۔ ۱۲

۴۔ اگرچہ مخلوقات کے افعال کا صدور ان کے ارادہ اور اختیار سے ہو۔ ۱۲

۵۔ قوله من غير ان يكون... الخ:- یعنی بغیر اس امر کے کہ ان کے افعال و حرکات کے معمول و مصنوع بنانے میں کچھ تاثیر ہو، جاننا چاہیے کہ

حضرات اشاعرہ رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات کے قائل ہیں کہ بندوں کے افعال میں صرف حق تعالیٰ کی قدرت موثر ہے بخلاف جمہور معتزلہ کے کہ محض بندہ

کی قدرت کو ان (افعال) میں موثر جانتے ہیں، اور اس مسئلہ کی تفصیل عقائد کی کتابوں میں موجود ہے۔ ۱۲

ع۔ بندہ باید کہ حد خود داند ترجمہ :- چاہیے بندہ اپنی حد میں رہے حضور کی توجہ و عنایت کا امیدوار ہے اپنی خرابی کے متعلق کیا عرض کرے اور جو کچھ اپنے اندر پاتا ہے آپ کی بلند توجہ منع عنایات سے ہے ورنہ ع۔ من ہماں احمد پارینہ کہ ہستم ہستم ترجمہ :- میں وہی احمد ہوں پرانا خادم آپ کا میاں شاہ حسین توحید و جودی کا طریقہ رکھتا ہے اور اس میں محفوظ ہے دل میں آتا ہے کہ اس مقام سے اس کو نکالا جائے تاکہ مقام حیرت میں پہنچ جائے جو کہ مقصود ہے۔

محمد صادق بچپن سے ہی اپنے آپ کو ضبط نہیں کر سکتا اگر کسی سفر میں ساتھ ہو جاتا ہے تو بہت ترقی کرتا ہے، دامن کوہ کی سیر میں ساتھ تھا۔ بڑی ترقی کی اور مقام حیرت میں مستغرق ہے اور مقام حیرت میں اس فقیر کے ساتھ پوری پوری مناسبت رکھتا ہے، اور شیخ نور بھی اسی مقام میں ہے اس نے بھی بہت ترقی کر لی ہے۔ اور اس فقیر کے عزیزوں میں سے ایک جوان ہے اس کا حال بہت بلند ہے تجلیات برقیہ کے قریب پہنچ چکا ہے اور چست و مختی ہے۔

۱۔ قولہ من غیر تاثیر... الخ :- یعنی بغیر اس کے کہ مراد کے حصول میں ان کے ارادہ کرنے کی کوئی تاثیر ہو۔ ۱۲

لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ واعطاءہ ما یحب ویرضی

☆ کالمیت ..... مانند مردہ و چیزے بے جان ۱۲ ..... مردہ اور بے جان چیز کی طرح۔ ☆ موجد ..... ایجاد کنندہ ۱۲ ..... ایجاد کرنے والا۔ ☆ در سنگ ..... جار و مجرور متعلق بہ موجد اند ۱۲ ..... جار اور مجرور موجد کے متعلق ہیں۔ ☆ میفر مایند ..... علماء ۱۲ ..... دین کے عالم فرماتے ہیں۔ ☆ از مخلوقات ..... جار مجرور متعلق است بصدور ۱۲ ..... جار اور مجرور صدور کے متعلق ہیں۔ ☆ مصنوع ..... مخلوق ۱۲ ..... پیدا کی ہوئی یا پیدا کئے ہوئے۔ ☆ مناط ..... مدار ۱۲ ..... انحصار جس پر کسی چیز کا دار و مدار ہو۔ ☆ مناط ..... مدار ۱۲ ..... جس پر انحصار کیا جائے۔ ☆ فی الجملہ ..... بیک جہت ۱۲ ..... ایک لحاظ سے، ایک طرز سے، القصہ ☆ ما وراء النہر ..... ملک توران ۱۲ ..... ترکستان۔ ☆ کردہ اند ..... حق سبحانہ و تعالیٰ ۱۲ ..... حق تعالیٰ و سبحانہ پیدا کرنے والا ہے۔

﴿ص ۳۳﴾ ۱۔ قولہ ففی تاثیرہ... الخ :- یعنی پس اسکی تاثیر میں مکلف کی قدرت کا بالکل کوئی اختیار نہیں ہے لہذا اسکی تاثیر بھی جماد کی مانند ہوگی ۱۲

۲۔ قولہ فالذوات والصفات... الخ :- یعنی پس مخلوقات کی ذاتیں، صفتیں اور افعال سب کے سب محض جمادات اور صرف مردہ ہیں، پس وہی ہمیشہ زندہ اور قائم ہے اور وہی سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور وہی علیم و خیر ہے اور وہی جس چیز کا ارادہ کر لے اس کا موجد ہے۔ ۱۲

۳۔ قولہ قل لو کان البحر مداد... الخ :- یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو سورہ کہف کے آخر میں ہے، یعنی (اے نبی) آپ فرما دیجئے کہ اگر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں تو وہ ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی، خواہ ہم اتنے ہی سمندر مدد کے لئے اور لے آئیں ۱۲

۴۔ صاحب جمال مطلق اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ ہے۔ ۱۲

۵۔ سیدنا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بڑے بیٹے حضرت مخدوم محمد صادق قدس سرہ مراد ہیں۔ ۱۲ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ رعنا ..... زیبا ۱۲ ..... خوبصورت۔ ☆ لا ..... ورنہ ۱۲ ..... اور اگر نہیں تو۔ ☆ توحید ..... وجودی ۱۲ ..... توحید کا نظریہ وجود۔

☆ خیلے ..... بسیار ۱۲ ..... زیادہ۔

## انیسواں مکتوب

بعض حاجتمندوں کی سفارش کے سلسلہ میں اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں ارسال کیا۔

عرضداشت :- حقیر ترین خادم کی گزارش ہے کہ لشکر سے ایک شخص نے آکر بیان کیا کہ گذشتہ فصل خریف کے

متعلق دہلی اور سرہند کے وظیفہ دار فقراء کا روپیہ حضور کی بلند بارگاہ کے ملازموں کے حوالہ کیا گیا ہے تاکہ صحیح تحقیق کے بعد

حقداروں تک پہنچادیں، اس بنا پر گستاخی کی گئی ہے کہ ہزار تنگہ فصلانہ شیخ ابوالحسن حافظ و عالم کے نام، اور ہزار تنگہ فصلانہ شیخ

شاہ محمد حافظ کے نام نواب شیخ کی سرکار سے مقرر ہے، دونوں مذکورہ بالا شخص زندہ موجود ہیں اور اس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں

ہے، اور ان دونوں نے اپنے کسی معتبر آدمی کو بھیجا ہے۔ اگر مذکورہ بالا خبر سچی ہے تو ان دونوں مذکورہ اشخاص کا روپیہ حامل عریضہ

ہذا کو عنایت فرمائیں، یہ دونوں شخص سرہند میں موجود ہیں۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۳۳﴾ ۱۔ قولہ تنگہ :- ت پر ز اور ک عربی یعنی کتاب والا ک۔ قرص کے معنی میں راجح سکہ، سونے کا ہو خواہ چاندی کا یا تانبے کا، یہ تنگہ

سے فارسی میں تنگہ بن گیا ہے۔ ۱۲۔

۲۔ قولہ اعتمادی است :- یائے معروف سے یعنی وہ شخص معتمد، ثقہ اور معتبر ہے۔ ۱۲۔

۳۔ قولہ مُبْلِغ :- میم پر پیش، اور ب پر جزم اور لام پر زبر ہے، اس کے معنی ہیں بھیجا ہوا، ابلاغ مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

یہ لفظ اکثر انشا و ادب میں زیر نقد کی صفت واقع ہوتا ہے مگر یہ صفت موصوف سے پہلے آتی ہے چنانچہ مبلغ دس روپیہ یعنی ایسے روپے جن کو بہت اچھا

اور کامل بنایا گیا ہے، اپنی صفت و خوبی کے مطابق تیار ہوئے ہیں، کھولنے اور خراب نہیں ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ مبلغ (پہلے اور تیسرے حرف پر زبر)

مصدر میسی ہے جو ز نقد کی صفت میں اسم مفعول کے معنی میں واقع ہوتا ہے۔ ۱۲۔ (غیاث)

☆ ارباب..... اہل ۱۲..... حقدار۔ ☆ حوانج..... حاجات ۱۲..... حاجت کی جمع ضرورتیں۔ ☆ احقر الخدمہ.....

حقیر ترین خادمان ۱۲..... خدام میں سے سب سے کتر..... ☆ عقبہ..... دہلیز ۱۲..... دروازے کی چوٹ کی نیچے کی لکڑی۔ ☆ علیہ

بلند..... اونچی، عظیم۔ ☆ شائبہ..... آئینگی ۱۲..... شبہ، شک۔ ☆ اعتمادی (بیائے معروف)..... معتمد علیہ ۱۲..... اعتماد کے

لائق، معتبر۔ ☆ مذکورین..... بلفظ تشبیہ ۱۲..... دونوں مذکورہ۔

## بیسواں مکتوب

یہ مکتوب بھی بعض حاجتمندوں کی سفارش کے سلسلے میں اپنے پیر و مرشد بزرگوار کی خدمت میں ارسال کیا۔

عرضداشت :- کترین خادم کی عرض ہے کہ حبیب اللہ سرہندی کی والدہ اور اس کی بیوی اور دوسرے

بزرگوں کے وظائف کے بارے میں جو مکرر عریضے اس ضمن میں لکھے ہوئے ہیں حضور کی بلند بارگاہ کے خادموں کو تکلیف

دیتا ہے، اگر مذکورہ بالا اشخاص کے وظائف کی رقم دہلی میں لے آئے ہوں تو حضور والا مولانا علی کو حکم فرمادیں کہ ان

مذکورہ اشخاص کی تسلی کردیں۔ بعض اشخاص اپنے وکیل (نمائندہ) کے ذریعے سے اور بعض بذات خود حاضر ہوئے ہیں

اور اگر روپے (رقم) نہ لائے گئے ہوں تو مذکورہ بالا اشخاص زندہ موجود ہیں پروانوں (حکناموں) کے صحیح کرنے کے لئے درخواست کرتے ہیں، مزید عرض کرنا گستاخی ہے۔

## حاشیہ متن

﴿ص ۲۳﴾ ... مخادیم:۔ مخدوم اور بزرگ لوگ، مخدوم کی جمع ہے۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

- ☆ احقر الخدمہ ..... حقیر ترین خادمان ۱۲ ..... خادموں میں سب سے کتر۔ ☆ مکرراً ..... دوبارہ ۱۲ ..... دوسری بار، بار بار، تکرار۔
- ☆ منکوحہ ..... زوجہ ۱۲ ..... بیوی، نکاح میں آئی ہوئی۔ ☆ او ..... حبیب اللہ ۱۲ ..... حضور مجتد قدس سرہ کے مرید باصفا کا نام۔
- ☆ مخادیم ..... مخدوماں و بزرگاں و ایں جمع مخدوم است ..... جس کی خدمت کی جائے، بزرگ، جمع مخدوم۔ ☆ مسطور ..... بحر ۱۲ ..... لکھا ہوا، تحریر۔ ☆ مصدر ..... پریشان کنندہ ۱۲ ..... تکلیف دینے والا، پریشان کرنی والا۔ ☆ عقبہ ..... دہلیز ۱۲ ..... چوکت ☆ حلیہ بلند ۱۲ ..... عالی قدر۔ ☆ مشارا لہیم ..... اشارہ کردہ شدہ گان ۱۲ جن کے بارے میں اشارہ کیا گیا۔ ☆ حتی ..... زندہ ۱۲ ..... باحیات۔

## اکیسواں مکتوب

درجات ولایت خصوصاً ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحقیۃ کے درجات کا بیان اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار صاحبہا (اللہ تعالیٰ ان کے اسرار کو پاکیزہ بنائے) کی تعریف میں، اور ان بزرگوں کی نسبت کی بلندی اور اس طریقہ کی تمام دوسرے طریقوں پر فضیلت اور ان کا حضور ذاتی ہونے کے بیان میں شیخ محمد کی ولد حاجی قاری موسیٰ لاہوری کی طرف ارسال کیا گیا۔

عرضداشت:۔ آپ کا پاکیزہ مکتوب شریف جو اس بندہ ضعیف و نحیف کی طرف لکھا تھا موصول ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کا کام آسان کرے اور آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کے عذر کو قبول فرمائے بطفیل

## حاشیہ متن

﴿ص ۲۵﴾ ۱۔ ... قوله زینغ:۔ زاپر زبر، اس کے معنی ہیں حق سے ہٹ جانا، یہ اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے قول مَسَاغِ الْبَصْرِ وَمَا طَغَىٰ کی طرف۔ جو سورہ

نجم (آیہ ۱۰) میں واقع ہے۔ اس کے معنی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ ۱۲

۲۔ ... جیسا کہ وارد ہے موتوا قبل ان تموتوا (یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ) اور یہ موت لطائفہ قلبیہ سے جدا ہونا ہے اس طرح پر کہ نفس

ترقی کر کے مقام قلب تک پہنچتا ہے اور پھر یہ دونوں مل کر مقام روح تک اور پھر یہ تینوں مقام سر تک پھر چاروں مل کر مقام خمی تک پھر پانچوں مل کر

مقام اخی تک پہنچتے ہیں پھر سب مل کر عالم قدس کی طرف پرواز کرتے ہیں اور لطیفہ قالب کو خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن ابتدا میں یہ پرواز بطریق

احوال ہوتی ہے اور انتہا میں بطریق مقام اور اس جدائی کے باوجود قالب میں جس و حرکت باقی رہتی ہے اور اس راز کے لئے مزید مطالعہ کرنا چاہئے۔

(ترجمہ حاشیہ حد از زوار حسین شاہ)

۳۔ ... جاننا لو کہ عربی مکتوبات کے یہ ترجمے اس بندہ ضعیف و نحیف و فقر و فقر صبح کرنے والے (مولانا نور احمد امرتسری) نے شامل کئے ہیں اللہ تعالیٰ اسکی خطاؤں

سے درگزر فرمائے یہ اس لئے کیا ہے کہ مکتوبات کا فائدہ عام ہو اور اس کا فیض پورا ہو، یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، وہ عظیم فضل

لمصحیح سلمہ اللہ تعالیٰ

کرنے والا ہے۔

سید البشر علیہ علیہ من الصلوٰات افضلھا ومن التسلیمات اکملھا جو زیغ بصر (یعنی آنکھ کی کجی) سے پاک ہیں۔

میرے بھائیو! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک وہ موت جو معروف موت سے پہلے ہے اور جس کو اولیاء اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں، ثابت نہیں ہوگی اس وقت تک بارگاہ حق تعالیٰ و تقدس تک پہنچنا ہرگز میسر نہیں ہوگا بلکہ آفاقی باطل معبودوں (کافروں فاجر لوگوں کے معبود) اور انفسی ہوائی خداؤں (یعنی نفسانی خواہشات) کی عبادت و پرستش سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی (اس فنا کے بغیر) نہ اسلام کی حقیقت ثابت ہوتی ہے اور نہ ہی کمال ایمان میسر ہوتا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کے بندوں کی جماعت میں داخل ہونا اور اتاد کے درجے تک پہنچنا کس طرح حاصل ہو سکتا ہے، حالانکہ یہ فنا پہلا قدم ہے جو کہ ولایت کے درجات میں رکھا جاتا ہے اور یہ بہت ہی بڑا کمال ہے جو ابتدا ہی میں حاصل ہو جاتا ہے لہذا ولایت کی اس شروع حالت سے اس کی آخری حالت کا اس کی ابتدا سے اس کی نہایت کے درجہ کا اندازہ لینا چاہیے۔ کسی نے فارسی میں کیا اچھا کہا ہے۔

ع۔ قیاس کن ز گلستانِ من بہارِ مرا ترجمہ: قیاس کیجئے میرے باغ سے بہار میری اسی مضمون کو کسی اور نے اس طرح کہا ہے۔

ع۔ سالے کہ نکوست از بہارِش پیدا است ترجمہ: سال اچھا ہے وہی جس کی بہار اچھی ہے

اور ولایت کے اور بہت سے درجات ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں، کیونکہ ہر نبی علیہ السلام کے قدم پر ایک ولایت ہے جو اس کی ساتھ مخصوص ہے اور درجات ولایت میں سب سے بلند اور اعلیٰ درجہ وہ ہے جو ہمارے نبی کے قدم پر علیہ و علیٰ جمیع اخوانہ من الصلوٰات اتمہا ومن التَّحِیَّاتِ اَیْمَنُهَا (آپ پر اور تمام انبیاء کرام پر کامل ترین صلوات اور مبارک ترین تحیات ہوں) کیونکہ تجلی ذاتی جس میں اسماء و صفات و شیون و اعتبارات کا کوئی اعتبار نہیں نہ ایجاب و اثبات کے طور

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ برنسب ..... بکسرون و فتح سین مہملہ جمع نسبت ..... ن کے نیچے زیر، س بغیر نقطہ پر زبر اور، تلفظ بنسب جمع نسبت کی ہے۔ ☆ سائر

باقی ۱۲ ..... باقی ..... ☆ نحیف ..... لاغرو زار ۱۲ ..... کمزور وضعیف۔ .....

﴿ص ۳۶﴾ ۱۔ قولہ بفنا است :- فنا سے مراد ذات حق تعالیٰ کے مشاہدہ کے غلبہ کی وجہ ماسویٰ اللہ سے نسیان ہونا اور فنا الفنا سے مراد یہ ہے کہ اس بے شعوری (فنا) کا بھی شعور نہ رہے۔ (معارف و لواح)

۲۔ قولہ معبودات باطلہ آفاقی ... الخ :- جاننا چاہیے کہ آلہ آفاقی سے مراد کافروں اور فاجروں کے معبودات باطلہ ہیں مثلاً لات و عزی، آلہ انفسی سے مراد نفسانی خواہشات ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَفْرَأَیْتِ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوَاہُ اَیْمَانًا تَصَدَّقَ قَلْبِیْ جَس کا حکم ظاہر شریعت نے فرمایا ہے اس کے لئے آفاقی معبودات باطلہ کی نفی کافی ہے، اور معبودات باطلہ انفسی کے لئے نفس امارہ کے تزکیہ کی ضرورت ہے جو اہل اللہ کے طریقہ سلوک کا حاصل ہے۔

ایمان حقیقی کا حاصل ہونا آفاقی اور انفسی دونوں قسم کے معبودوں کی نفی پر وابستہ ہے لیکن ظاہر شریعت کے حکم میں صرف آفاقی معبودوں کی نفی کرنے سے ایمان ثابت ہو جاتا ہے یہ ایمان کی صورت ہے لیکن ایمان کی حقیقت انفسی معبودوں یعنی خواہشات نفسانی کی نفی پر موقوف ہے۔ صورت ایمان کے تو زائل ہونے کا احتمال ہے لیکن حقیقت ایمان اس احتمال سے محفوظ ہے۔ (معارف لدنیہ، معرفت ۲۳)

۳۔ قولہ اوتاد :- (پر زبر) یہ وَتَد (پہلے دونوں حروف پر زبر) کی جمع ہے اور اس کے معنی میخ کے ہیں۔ اولیاء اللہ کی ایک قسم کو بھی کہتے ہیں، یہ اوتاد تمام دنیا میں چار شخص ہوتے ہیں۔

۴۔ یعنی ان میں سے بعض بہت اونچے درجہ پر ہوتے ہیں بعض دوسروں سے ۱۲۔

پروہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کے ساتھ مخصوص ہے اور تمام وجودی و اعتباری حجابات کا دور ہو جانا، علماً یعنی ذہنی طور پر اور عیناً یعنی خارجی (علم الیقین اور عین الیقین کے) طور پر اسی مقام میں ثابت ہوتا ہے، پس اس وقت وصلِ عریانی حاصل ہو جاتا ہے اور وجد (پالینا) حقیقی طور پر ثابت ہو جاتا ہے نہ کہ ظنی اور تخمینی طور پر اور آنحضرت ﷺ کے کامل تابعداروں کو اس مقام سے جس کا وجود بہت (نادر) عزیز ہے پورا پورا نصیب اور بہت بڑا حصہ حاصل ہوتا ہے پس اگر تم اس بہت بڑی دولت کے حاصل کرنے اور اس بلند مقام کی تکمیل کی طرف متوجہ ہو تو تم پر آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنا لازم ہے۔

اور یہ تجلی ذاتی بعض مشائخ کے نزدیک برقی ہے یعنی حضرت ذات حق جل سلطانہ کی بارگاہ سے تمام حجابات کا دور ہو جانا برق کی مانند تھوڑے سے وقت کے لئے ہوتا ہے پھر اسماء و صفات کے پردے ڈال دیئے جاتے ہیں اور ذات تعالیٰ و تقدس کے انوار کی شعاعیں اور دب بے (ان پردوں میں) چھپا دیئے جاتے ہیں، پس حضور ذاتی برق کی مانند ایک لمحہ کیلئے ہوتا ہے اور غیبت ذاتی بہت دیر تک رہتی ہے اور اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے نزدیک یہ حضور ذاتی دائمی ہے اور ان بزرگوں کے نزدیک زائل ہو جانے اور غیبت سے بدل جانے والے حضور کا کچھ اعتبار نہیں ہے لہذا ان اکابر کا کمال تمام کمالات سے بالاتر ہے اور ان کی نسبت تمام نسبتوں سے اعلیٰ ہے جیسا کہ ان بزرگوں کی عبارتوں میں یہ جملہ آیا ہے **إِنَّ نِسْبَتَنَا فَوْقَ جَمِيعِ النَّسَبِ** (یعنی ہماری نسبت تمام نسبتوں سے

... التعریب مصرع کا عربی ترجمہ:- **وَقَسْمٌ مِنْ خَالِ بُسْتَانِي رَبِّيَعِي** ترجمہ:- میرے باغ سے میری بہار کا قیاس کر لیجئے

... جاننا چاہیے کہ ولایت واؤ زبر کے ساتھ حق تعالیٰ کے ساتھ بندہ کے قرب کو کہتے ہیں اور واؤ کی زیر کے ساتھ اس صفت کو کہتے ہیں جس کے سبب سے بندہ مخلوق میں مقبول ہو جاتا ہے اور دنیا والے اس گروہ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ خوارق تصرفات اسی دوسری قسم میں داخل ہیں۔ اور جو برکات مستعد لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں، وہ ولایت بالفتح کا اثر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ان دونوں قسموں میں سے صرف ایک قسم حاصل ہوتی ہے اور بعض حضرات کو ان دونوں کا کافی حصہ حاصل ہوتا ہے اور بعض میں ان دونوں قسم کی ولایتوں میں سے کسی ایک کا حصہ دوسری سے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ ولایت بفتح و ولایت بفتح پر غالب رہتی ہے اور اگر کوئی مقتدا شخص اس دنیا سے انتقال فرماتا ہے ولایت بکسر کو اپنے کسی تخلص کے لئے چھوڑ جاتا ہے اور ولایت بفتح کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور کبھی کسی لغزش کی بنا پر ولایت بکسر کو ولی واپس لے لیتے ہیں۔

(لخص از ملفوظات خواجہ محمد عبدالباقی المعروف خواجہ باقی باللہ قدس سرہ جو زبدۃ القامات میں نقل کیا ہے)۔  
تمصحیح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ از موت..... معروف ۱۲..... معروف موت..... ☆ حضرت قدس..... حق جل و علا ۱۲..... حق تعالیٰ جل جلالہ..... ☆ زمرہ

بالضم گروہ ۱۲..... گ پر پیش، گروہ یعنی جماعت..... ☆ عباد..... یعنی عباد اللہ ۱۲..... عبد کی جمع معنی بندہ، اللہ کے بندے..... ☆ آن

یعنی قیاس کردہ شود ۱۲..... اندازہ کر لیا گیا..... ☆ پیدا است..... یعنی ظاہر است ۱۲..... ظاہر ہے، واضح ہے..... ☆ مخصوص بان

نبی ۱۲..... مراد ہر نبی.....

بین السطور عربی عبارات

☆ مَا لَمْ..... مادام ۱۲..... ہمیشہ، مستقل..... ☆ عَنِ..... حاصلہ ۱۲..... نیچے.....

﴿ص ۴۷﴾ ۱۔ قولہ اسماء... الخ:- جاننا چاہیے کہ اسماء صفات دشیون و اعتبارات، ان چاروں میں بہت دقیق فرق ہے جو حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے دیگر مکتوبات میں مذکور ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ قولہ خرق بالفتح... الخ:- خرق یعنی زبر کے ساتھ ہے معنی پھاڑنا، کترنا، قولہ جب یعنی دو پیشوں سے، ”حُجْب“، حجاب کی جمع ہے کتاب کے وزن پر معنی پردہ (کتاب کی جمع کُتُب کے وزن پر)۔ ہوتے ہیں ۱۲

۳۔ قولہ غریبان:- ع پر پیش، بمعنی ننگا ہونا (برہنہ) بے حجاب ہو جانا۔ یعنی ذات مجردہ صرفہ پر اعتبار زائد کے بغیر۔ ۱۲



صدیق ؑ کی ولایت ہی سے مقتبس ہے جیسا کہ شیخ ابوسعید خدری نے اس حدیث (یعنی تجلی ذاتی دائمی) کے دوام ہونے کی خبر دی ہے اور حضرت صدیق اکبر ؑ کا جبہ شیخ ابوسعید مذکور تک پہنچا جیسا کہ صاحبِ نجات نے نقل کیا ہے اور اس طریقہ عالیہ کی رغبت دلانا ہے ورنہ مجھ کو اس طریقہ عالیہ کے کمالات کی شرح بیان کرنے سے کیا نسبت مولانا رومؒ نے مثنوی میں فرمایا ہے۔

شرح او حیف است باہل جہاں ہجو راز عشق باید در نہاں  
لیک گفتم و صف او تا رہ بر بند پیش ازاں کز فوت او حسرت خورد  
ترجمہ:- اہل دنیا سے نہ کر اس کو بیاں مثل راز عشق رکھ اس کو نہاں  
دے رہا ہوں راہِ رو کو کچھ پتا تا نہ مرتے وقت ہو حسرت زدہ  
تم پر اور ہدایت کی پیروی کرنے والے تمام لوگوں پر سلام ہو۔

## بائیسواں مکتوب

روح اور نفس کے درمیان تعلق کی وجہ اور ان دونوں کے عروج و نزول اور فنائے جسدی و روحی اور ان دونوں کی بقا اور مقامِ دعوت اور اولیاء اللہ میں سے جو مغلوب الحال یعنی راہِ حق میں فنا دم ہو گئے ہیں اور جو دعوت کی طرف لوٹنے والے اولیاء اللہ ہیں ان کے درمیان فرق کے بیان میں، شیخ عبدالحمید ولد شیخ محمد مفتی لاہوری کی جانب ارسال فرمایا۔

عرضداشت:- پاک ہے وہ ذات جس نے نور (روح) کو ظلمت (نفس) کے ساتھ جمع کیا، اور لامکانی (روح) کو جو کہ جہت (اطراف) سے بری ہے مکانی (نفس) کا جس کو کہ جہت حاصل ہے ہمقرین (ساتھی) بنایا اور ظلمت کو نور کی نظر میں محبوب کر دیا پس وہ (نور) اس ظلمت پر فریفتہ ہو گیا، اور کمالِ محبت سے اس (ظلمت) کے ساتھ مل گیا، تاکہ اس تعلق کے ذریعہ سے اس کی روشنی زیادہ ہو جائے اور ظلمت (تاریکی) کے قرب و ہمسائیگی سے اس کی صفائی کامل ہو جائے، جس طرح آئینہ کہ جب اس کو صیقل کرنا چاہیں اور اس کی لطافت (پاکیزگی و عمدگی) کے اظہار کا قصد کریں تو پہلے اس کو مٹی سے آلودہ کرتے ہیں تاکہ مٹی کی ظلمت کے پڑوس و قرب سے اس کی صفائی ظاہر ہو جائے اور مٹی کی کثافت کے تعلق سے اس کی نورانیت زیادہ ہو جائے۔

﴿ص ۵۰﴾ ۱۔ قولہ جلاء بالکسر:- جیم کی زیر سے، یعنی رنگ سے پاک ہر کے شفاف بنانا۔ ۱۲

۲۔ ... قولہ صقالت بکسر اول:- پہلے حرف کے نیچے زیر، یعنی نکل پائش، صاف تھرا کرنا، چکانا۔ ۱۲

۳۔ ... قولہ لطافت بفتح اول:- پہلے حرف پر زبر، بار کی اور پاکیزگی۔ ۱۲

۴۔ ... قولہ ترابیہ:- پہلے حرف پر پیش ہے، تراب کی طرف منسوب ہے معنی خاک۔ ۱۲

۵۔ ... قولہ کثافت:- پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے، یہ لطافت کی ضد ہے، گدلا پن، گاڑھا ہونا۔ ۱۲

۶۔ ... قولہ طینیہ:- یہ طین کی طرف منسوب ہے، طا کے نیچے زیر ہے، مٹی، نمناک مٹی۔ ۱۲

۷۔ ... قولہ بہاء:- یعنی روشنی، رونق، زینت، فارسی میں قیمت کے معنی میں آتا ہے، اس جگہ سب معنوں کا احتمال ہے، یعنی منجائش۔ ۱۲

لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ



پس جو کچھ اس نور (روح) کو اس قدسی مشاہدہ سے پہلے حاصل تھا وہ اس نے معشوقِ ظلمانی (نفس) کے مشاہدہ میں مستغرق ہونے اور مادی جسم کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے اس کو فراموش کر دیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے وجود کے متعلقات سے بھی بے خبر ہو گیا۔ پس وہ نور اس کی ہم نشینی میں رہ کر اصحابِ مشئمہ (بائیں طرف والوں) میں سے ہو گیا اور اس کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے اصحابِ میمنہ (دائیں طرف والوں) کے فضائل کو ضائع کر دیا، پس اگر وہ اس استغراق کے تنگ کوچہ ہی میں پڑا رہا اور آزادی کی فضا کی طرف چھٹکارا حاصل نہ کیا تو اس پر ہزار افسوس ہے، کیونکہ اس کے وجود سے جو مقصود تھا وہ اس کو بالکل حاصل نہیں ہوا اور اس کی استعداد کا جو ہر بھی ضائع ہو گیا۔ فَضَلٌ ضَلًّا لَا بَعِيدًا (پس بہت بڑی گمراہی میں جا پڑا) اور اگر نیکی نے اس کی طرف پیشدستی کی (یعنی اس کو حاصل ہو گئی) اور اللہ تعالیٰ کی عنایاتِ عالیہ اس کے شامل حال ہوئیں تو اس نے اپنے سر کو بلند کیا اور اپنی کھوئی ہوئی چیز کو یاد کیا اور یہ کہتے ہوئے اپنی پہلی حالت کی طرف اٹھے پاؤں لوٹ آیا۔

إِلَيْكَ يَا سُنِّيَّتِي حَاجِي وَمُعْتَمِرِي إِنَّ حَجَّ قَوْمٍ إِلَى تَرْبٍ وَأَحْبَابٍ

ترجمہ: میری امید، میرا حج اور عمرہ ہے تیری طرف لوگ حج کرتے ہیں پتھر اور مٹی کی طرف

اور اگر اس کو دوبارہ مطلوبِ اقدس کے مشاہدہ میں احسن طریقے پر استغراق حاصل ہو گیا اور اس کو اس بارگاہِ مقدس کی طرف پوری طرح سے توجہ میسر ہو گئی تو اس وقت ظلمت اس کی تابع و فرمانبردار ہو جائے گی اور اس کے انوار کی کثرت میں جذب ہو جائیگی۔ پس جب استغراق اس حد تک پہنچ جائے کہ اپنے ظلمانی متعلق کو قطعاً بھول جائے اور اپنی ذات اور اس کے وجود کے متعلقات سے کلی طور پر بے خبر ہو جائے اور نور الانوار کے مشاہدہ میں فنا ہو جائے اور اس کو پردوں کے پیچھے سے

☆ مستہلک ..... فانی اند ۱۲ ..... فانی ہیں۔ ☆ ذائیکہ ..... حق سبحانہ و تعالیٰ ۱۲ ..... حق تعالیٰ کی ذات پاک۔ ☆ نور.....

روح ۱۲ ..... یہاں نور سے مراد روح ہے۔ ☆ ظلمتہ ..... نفس ۱۲ ..... نفس انسان۔ ☆ لامکانی ..... روح ۱۲ ..... لامکانی سے

مراد روح ہے۔ ☆ جہت ..... سمت و طرف ۱۲ ..... طرف، سمت۔ ☆ ظلمتہ ..... نفس ۱۲ ..... نفس انسانی۔ ☆ بحجورۃ ..... ہمسائیگی

دُرب ۱۲ ..... پڑوس و قرب۔ ☆ کامل ..... تاریکی ۱۲ ..... اندھیرا۔

﴿ص ۵۵﴾ ۱۔ قولہ ظَلَمَانِي :- پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے، بمعنی تاریک، یہ ظلم کی طرف منسوب ہے، پیش کے ساتھ ظلم کی طرف منسوب نہیں، اس کے معنی

ہیں تاریک ہونا اندھیرا ہونا، یا نئے نسبت سے پہلے (اور ن، بعض جگہ زائد لے آتے ہیں، جیسا کہ نورانی، حقانی، اور جسمانی میں ہے۔ ۱۲ (غیاث)

۲ ... قولہ هَيْكَل :- حار پر زبر ہے، یعنی بڑا جسم لیے جسم والا گھوڑا، شان و شوکت، بلند عمارت، بت خانہ، صورت و شکل اور حائل سب معنی ہیں۔ ۱۲

۳ ... قولہ هَيُولَانِي :- ہیولا کی طرف منسوب ہے، ہیولا ہر شے کے مادے کو کہتے ہیں، نسبت کی حالت میں ن زائد بھی لاتے ہیں جیسے

ربانی اور روحانی میں ہے۔ ۱۲ (غیاث)

۴ ... قولہ مَشْمَمَةٌ وَمِيمَنَةٌ :- اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ واقعہ آیہ ۸، ۹ میں ہے، فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ

وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ: ترجمہ:- پس دائیں ہاتھ والے کیسے برتر ہیں دائیں ہاتھ والے۔ اور بائیں ہاتھ

والے کیسے کم مرتبہ ہیں بائیں ہاتھ والے۔ ۱۲

۵ ... قولہ فَضَائِرِي :- نقطے والی ض پر زبر، اس کے معنی ہیں کشادہ زمین، زمین کی فراخی، گھر کے صحن کی کشادگی اور میدان۔ ۱۲

۶ ... قولہ ضِيَاعِي :- پہلے حرف پر زبر، ضَاعَ يَضِيعُ کا مصدر ہے، یعنی ہلاک ہونا۔ ۱۲

مطلوب کا حضور حاصل ہو جائے تو وہ فنائے جسدی اور فنائے روحی سے مشرف ہو جائے گا۔ اور اگر اس کو مشہود میں فنا حاصل ہونے کے بعد اس مشہود کے ساتھ بقا بھی حاصل ہو جائے تو اس کے لئے فنا اور بقا کی دونوں جہتوں کی تکمیل ہو جائے گی اور اس وقت اس پر ولایت (ولی ہونے) کے اسم کا اطلاق صحیح ہو جائے گا۔ پس اس صورت میں اس کا حال دو باتوں سے خالی نہیں ہوگا، یا اس شخص کو اپنے مشہود میں کلی طور استغراق اور دائمی طور پر اس میں فنایت حاصل ہوگی یا مخلوق خدا کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف دعوت دینے کے لئے اس طرح پر رجوع حاصل ہوگا کہ اس کا باطن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہوگا اور اس کا ظاہر خلقت کے ساتھ ہوگا، پس اس وقت وہ نور جو اپنے مطلوب کی طرف متوجہ ہے اس ظلمت سے جو اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے رہائی حاصل کر لیتا ہے اور اس رہائی کے باعث وہ اصحابِ یمن (دائیں ہاتھ والوں) میں سے ہو جاتا ہے اور اس (روح) کو اگرچہ حقیقت میں نہ یمن (دایاں) ہے اور نہ شمال (بایاں) لیکن یمن اس کے حال کے زیادہ موافق اور اس کمال کے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں کو یمن و برکت میں مشترک ہونے کے باوجود دایاں ہاتھ نیکی و بھلائی کی جہت کا جامع ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں وارد ہے **كَلَّمَا يَدِيهِ يَمِينٌ** (اس کے دونوں ہاتھ یمن و مبارک ہیں) اور وہ ظلمت اس نور سے (آزاد ہو کر) عبادت اور طاعت کے مقام میں اتر آتی ہے۔ اور نور لامکانی سے ہماری مراد روح بلکہ اس کا خلاصہ ہے اور جہت کے ساتھ مقیدہ ظلمت سے مراد نفس ہے اور اسی طرح باطن اور ظاہر سے بھی ہماری مراد یہی (روح و نفس) ہے۔

۷ ... قوله فَضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا: یعنی پس وہ گمراہ ہو اور کی گمراہی میں گمراہ ہوتا۔ ۱۲

۸ ... قوله اگر سابقاً مقرر شد... الخ: یہ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے جو پارہ اقترب (۱۷) اور سورہ انبیاء میں ہے۔ **إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ**

**بِنَا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ**: ترجمہ: بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ ۱۲

۹ ... قوله قَهْقَرَىٰ: دونوں پر زبر، اور ان دونوں کے درمیان ہا جزم والی، اس کے بعد بغیر نقطہ را ہے اور آخر میں لہے جوی کی صورت میں لکھا ہوا

ہے، یعنی اپنے لٹے پاؤں واپس ہونا، قاموس میں ہے **الْقَهْقَرَى الرَّجُوعُ إِلَىٰ خَلْفٍ** یعنی قہقری پیچھے کی طرف لوٹنے کو کہتے ہیں۔ ۱۲

۱۰ ... قوله اليك يا منيتي... الخ: منية (میم پر پیش) اس کے معنی امیدوار اور آرزو کے ہیں، قوله تُرْب: ت پر پیش، بمعنی خاک۔ قوله

**أَخْجَار**: الف پر زبر، حَجْر (پہلے دونوں حرفوں پر زبر) کی جمع اس کے معنی پتھر کے ہیں۔ قوله **مُعْتَمَرًا**: اسم مفعول کا صیغہ ہے اعتمار

سے، بمعنی عمر کرنا، یہ لفظ یائے متکلم کی طرف مضاف ہے، جاننا چاہیے کہ یہاں خاک اور پتھر سے مراد خانہ کعبہ کی عمارت و صورت ہے، اليك

یا منیتي کے خطاب سے حقیت کعبہ مراد ہے جو حق جل و علا ہے۔ ۱۲

☆ شہود..... بیان آنچہ ۱۲..... مشاہدہ کا بیان..... ☆ مشمّمہ..... چپ ۱۲..... بائیں..... ☆ میمنہ..... راست ۱۲..... دائیں.....

☆ سابقا..... پیشدستی کرد ۱۲..... پہلے حاصل ہوگئی..... ☆ حسنی..... نیکی ۱۲..... نیکی، بھلائی، اچھائی..... ☆ قصویٰ..... عالی ۱۲

بلند..... ☆ قائلہ..... گویاں ۱۲..... کہتے ہیں.....

﴿ص ۵۲﴾ - اما مجهول ای **إِسْتَهْلَكَ اللَّهُ تَعَالَىٰ** او معروف ای **إِسْتَهْلَكَ هُوَ نَفْسُهُ** یعنی یہ لفظ **أَسْتَهْلِكَ** مجهول کا صیغہ

ہے اس طرح معنی ہوں گے اللہ تعالیٰ نے اس کو فنا کا مرتبہ دیدیا ہے، یا یہ معروف کا صیغہ ہو سکتا ہے یعنی **إِسْتَهْلَكَ** اس کے معنی ہوں

گے اس نے اپنے نفس کو فنا کر دیا ہے۔ ۱۲

۱ ... قوله **الْمُتَوَجِّه**: یہ لفظ مذکر مرفوع ہے جیسا کہ ہمارے پاس موجود تمام قلمی نسخوں میں ہے، اس بنا پر یہ لفظ النور کی صفت ہوگا، یا یہ لفظ مؤنث ہوگا

**الْمُتَوَجِّه** اور مجرد ہوگا، اس طرح **الظُّلْمَةُ** کی صفت ہوگا، مکتوبات کا عربی ترجمہ کرنے والوں کی یہی رائے ہے، یہ ہے ہمارا علم، سب سے زیادہ

اور کامل علم تو اللہ ہی کا ہے۔ ۱۲

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مغلوب الحال وفانی فی اللہ اولیاء بھی عالم کے ساتھ شعور اور اس کی طرف توجہ اور اپنے بنی نوع (یعنی دوسرے لوگوں) کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں تو پھر فنا و استہلاک ہونے اور دائمی طور پر کلی طور پر توجہ کے کیا معنی ہیں اور ان لوگوں میں دعوت و تبلیغ کے لئے عالم کی طرف رجوع کرنے والوں میں کیا فرق ہے؟ تو ہم کہیں گے استہلاک (فنائیت) اور پوری توجہ سے مراد روح کے انوار میں نفس کے داخل و شامل ہو جانے کے بعد روح اور نفس کا ایک ساتھ متوجہ ہونا ہے جیسا کہ پہلے اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے (یعنی اوپر جو بیان ہوا ہے کہ اس وقت ظلمت اس کی تابع و فرمانبردار ہو جائیگی... الخ اس میں اسی کی طرف اشارہ ہے) اور عالم کے ساتھ اس کا شعور وغیرہ (یعنی اپنے نوع کے ساتھ توجہ اور میل جول) حواس و قویٰ و اعضا کے ذریعے ہوتا ہے جو کہ نفس کے لئے تفصیلات کی مانند ہیں پس مجمل ملخص (یعنی نفس) روح کے انوار کے ضمن میں اپنے مشہود کے مطالعہ میں مستہلک وفانی ہوتا ہے، اور اس کی تفصیل پہلے شعور پر ہی باقی رہتی ہے بغیر اس کے کہ اس میں کسی قسم کا فتور واقع ہو، برخلاف اس شخص کے جو عالم کی طرف رجوع کئے ہوئے ہے کیونکہ اس کا نفس اطمینان حاصل کر لینے کے بعد دعوت و تبلیغ کے لئے ان انوار سے باہر نکل آتا ہے اور اس وقت اس کو عالم کے ساتھ مناسبت حاصل ہو جاتی ہے اور اس مناسبت کے سبب سے اس کی دعوت و تبلیغ (اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا) مقبول ہو جاتی ہے۔ اور البتہ یہ بات کہ نفس مجمل ہے اور حواس وغیرہ اس کی تفصیل ہیں تو اس کی دلیل یہ ہے کہ نفس کا تعلق قلب صنوبری کے ساتھ ہے اور قلب صنوبری کا تعلق حقیقت جامعہ قلبیہ کے واسطے سے روح کے ساتھ ہے اور روح سے نازل ہونے والے فیوض اول اجمال کے ساتھ نفس پر وارد ہوتے ہیں پھر اس (نفس) کے واسطے سے تمام قویٰ و اعضا کی طرف تفصیلی طور پر پہنچتے ہیں، پس ان (حواس و قویٰ اور اعضاء) کا خلاصہ اجمالی طور پر نفس میں موجود ہے پس اس بیان سے دونوں گروہ (یعنی مستہلکین اور مرجوعین) کے درمیان فرق ظاہر ہو گیا۔

سہلا دفتر مکتوبات امام ربانی السہلا حصہ

☆ مستہلک ..... فنا ۱۲ ..... فنا ہونے والا، فانی۔ ..... ☆ استار ..... پردہ ۱۲ ..... پردے۔ .....

﴿ص ۵۳﴾ - قولہ کلتا یدیہ :- علامہ مرادکی (مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کرنے والے) نے تحریر فرمایا ہے۔ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمرو والترندی عن ابی ہریرہ بلفظ: وَكَلَّتَا يَدَي رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ یعنی اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: وَكَلَّتَا يَدَي رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ (میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یعنی قوت و برکت والے ہیں)۔

☆ یمیں ..... راست ۱۲ ..... دایاں۔ ..... ☆ اورا ..... یعنی روح را ۱۲ ..... یعنی روح کو۔ ..... ☆ شمال ..... چپ ۱۲ ..... بایاں۔ .....

☆ جامعیت ..... جامع بودن ۱۲ ..... جامع ہونا۔ ..... ☆ دوور ..... یمیں و شمال ۱۲ ..... دایاں، بایاں۔ ..... ☆ کلتا یدیہ یمیں

ہر دو دست اور راست است ۱۲ ..... اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یعنی یمن و برکت والے ہیں۔ ..... ☆ واز ..... مراد ما ۱۲ ..... یعنی ہماری مراد۔

☆ باطن ..... درقول ما باطنش بحق و ظاہرہش بخلق ۱۲ ..... ہمارے قول میں اس کا باطن حق تعالیٰ کیساتھ اور اس کا ظاہر مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے۔ .....

☆ شعور ..... دانستن و دریافتن ۱۲ ..... جاننا اور حاصل کرنا۔ ..... ☆ بنی نوع ..... آدمیان ۱۲ ..... عالم انسانیت۔ .....

﴿ص ۵۳﴾ ۱۔ قولہ باں رفت :- یعنی اوپر جو بیان ہوا ہے کہ اس وقت ظلمت اسکی تابع و فرمانبردار ہو جائے گی... الخ ۱۲

۲۔ قولہ مانند :- یعنی اپنے نوع کے ساتھ توجہ اور میل جول۔ ۱۲

۳۔ قولہ پس بجهت :- یعنی اسکی یہ دلیل ہے کہ۔ ۱۲

اور جاننا چاہیے کہ پہلا گروہ یعنی (مستہلکین) سکر والوں میں سے ہے اور دوسرا گروہ (راجعین الی الدعوة) صحو والوں کا ہے اور عروج و بلندی پہلے گروہ کے لئے ہے اور فضیلت دوسرے گروہ کے لئے اور پہلا مقام ولایت کے مناسب ہے اور دوسرا مقام نبوت کے مناسب، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو اپنے اولیاء کی کرامات سے مشرف فرمائے اور انبیاء علیہم السلام کی پوری پوری متابعت پر ثابت قدمی مرحمت فرمائے صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ سَلَامُهُ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰی جَمِيعِ اِخْوَانِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْعِبَادِ الصَّالِحِينَ اِلٰی يَوْمِ الدِّينِ اٰمِيْنَ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے نبی اور تمام انبیاء پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب و ملائکہ مقررین اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر قیامت تک صلوة و سلام نازل ہوتے رہیں، آمین)

کاتب الحروف دعا گو اگرچہ عجمی (غیر عربی نژاد) ہونے کی وجہ سے عربی (زبان میں مکتوب) اچھی طرح نہیں لکھ سکتا تھا لیکن چونکہ آپ کا مکتوب شریف عربی زبان میں لکھا ہوا تھا اس لئے آپ کی تحریر سے موافقت کرتے ہوئے عربی زبان میں جواب تحریر کیا ہے اور سلام پر اپنے کلام کو ختم کرتا ہوں (والسلام)۔

۴ ... قولہ قلب صنوبری :- صنوبر کی شکل کا گوشت کا ٹکڑا جو انسان کے جسم (سینہ) میں بائیں جانب ہوتا ہے۔ ۱۲

۵ ... قولہ وأو :- یعنی قلب صنوبری روح سے متعلق ہے یعنی روح اس کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، جامعہ قلبیہ کی حقیقت کے توسط سے یعنی قلب حقیقی، مراد یہ کہ روح کو حقیقت میں قلب کے ساتھ تعلق ہے اور قلب حقیقی کا تعلق قلب صنوبری کے ساتھ ہے اور نفس کا تعلق بھی قلب صنوبری کے ساتھ ہے پس فیوضات واقع ہونے والے اول روح سے ہوتے ہیں... الخ ۱۲

☆ متعلق..... بفتح لام ۱۲..... متعلق کے لام پر زبر پڑھا جائے گا۔ ☆ آن..... نفس ۱۲..... آن سے مراد نفس ہے۔ ☆ آن..... نفس ۱۲

☆ آن سے مراد نفس ہے۔ ☆ علی التفصیل..... نزول کنند ۱۲..... نازل ہوتے ہیں، اترتے ہیں۔ ☆ انہما..... یعنی حواس وقوی وجوارح ۱۲

یعنی حواس، قوتیں اور اعضاء۔ ☆ الفرقیقین..... یعنی مستہلکین و مرجوعین ۱۲..... فنا ہونے والے اور رجوع کرنے والے (ساکین کے دو گروہ)۔

﴿ص ۵۵﴾ ۱ قولہ ارباب سکر اور ارباب صحو :- جاننا چاہیے کہ سکر و صحو حضرات صوفیائے کرام کی اصطلاحات میں سے ہیں پس سکر سلطان الحال کا غلبہ ہے اور صحو تربیت افعال کی طرف لوٹنا ہے سکر ارباب قلوب کے لئے ہے اور صحو حقائق غیبیہ کے مکاشفین کے لئے ہے (سلک السلوک) ۱۲

۶ ... قولہ عَجَبِيَّتْ خُود :- غیر عربی ہونے کی وجہ سے۔ ۱۲

☆ شرافت..... عروج و بلندی ۱۲..... بلند ہونا اور عروج کرنا..... ☆ فضیلت..... بزرگی ۱۲..... بزرگی..... ☆ املاء..... تحریر ۱۲..... لکھنا، تحریر کرنا.....

## تمیساں مکتوب

ناقص پیر سے طریقہ سیکھنے سے منع کرنے اور اس کے نقصان و ضرر کے بیان میں، اور اہل کفر سے مشابہت رکھنے والے القاب و آداب سے منع کرنے کے بیان میں، عبدالرحیم خانخاناں کی طرف ان کے خط کے جواب میں ارسال فرمایا۔

عرضداشت :- حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اپنے حبیب سید البشر المبعوث الی الاسود والاحمر علیہ و علیٰ الہ

من الصلوات افضلها ومن التسلمیات اکملها کے طفیل ایسے قال سے جو حال سے خالی ہو، اور ایسے علم سے جو عمل سے خالی ہو نجات بخشے (آمین) اور حق تعالیٰ اس بندے پر رحمت نازل فرمائے جو اس دعا پر آمین کہے۔

نیک بخت اور صادق بھائی نے آپ کا خط بہت احتیاط سے پہنچایا اور ترجمانی کی زبان سے جو کچھ بیان ہو سکا آپ کے جملہ حالات بیان کئے۔ پس میں نے (آپ کے حالات سن کر) یہ شعر پڑھا۔

أَهْلًا لِلسُّعْدِيِّ وَالرَّسُولِ وَحَبِّدًا  
وَجْهَ الرَّسُولِ لِحُبِّ وَجْهِ الْمُرْسَلِ

ترجمہ:- مرحبا اے مرے دلدار اور رسولِ دلدار  
تیرے قاصد کی ملاقات ہے تیرا دیدار

کمالات کے ظہور کی استعداد رکھنے والے بھائی! حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کے فعل کی استعداد کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ بیشک دنیا آخرت کی کھیتی ہے پس اس شخص کے لئے افسوس کا مقام ہے جس نے اس میں کچھ نہیں بویا اور اپنی استعداد کی زمین کو بیکار رہنے دیا اور اعمال کے بیج کو ضائع کر دیا۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ زمین کا ضائع و بیکار کرنا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اس میں کوئی چیز کاشت ہی نہ کی جائے اور دوسرے یہ کہ اس میں گھٹیا (نکما) اور خراب بیج ڈالا جائے اور یہ دوسری قسم ضائع کرنے میں پہلی قسم سے زیادہ شدید نقصان دہ اور بہت زیادہ خرابی والی ہے جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور بیج کا نکما اور خراب ہونا اس طرح پر ہے کہ کسی ناقص سالک سے طریقہ اخذ کرے اور اس کے مسلک (راستے) پر چلے اس لئے کہ ناقص سالک اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرتا ہے اور جو شخص خواہشات نفسانی کے تابع ہوتا ہے اس کا اپنا کچھ نہیں ہوتا۔ اگر (بالفرض) کوئی اثر ہوتا بھی ہو تو وہ خواہشات نفسانی ہی کی مدد کرے گا پس اس سے سیاہی پر مزید سیاہی حاصل ہوگی، اور اس لئے بھی ناقص (پیر) ان طریقوں میں جو حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچانے والے ہیں اور ان طریقوں میں جو

﴿ص ۵۶﴾ - قوله التَّرجُمان: - ت پر زبر اور جیم پر پیش، اس کے معنی ہیں فصیح اور تیز زبان، خوش کلام اور وہ شخص جو دوزبانیں جانتا ہو۔ ۱۲

۱۔ قوله أَهْلًا: - یعنی تم اپنے گھر اور اپنے قرابت داروں میں آئے ہو، نہ کہ غیروں اور بیگانوں میں، عرب لوگ اس کلمے کو ملاقات کے وقت بولتے ہیں۔ ۱۲

۲۔ قوله السُّعْدِيُّ: - بغیر نقطہ سین پر پیش، عربوں میں محبوبہ کے لئے یہ نام معروف ہے اور رسول قاصد و سفیر کے معنی میں ہے، اور حَبِّدًا بمعنی کیسا اچھا ہے اور وجہ بمعنی چہرہ اور مرسل اسم فاعل کا صیغہ ہے یعنی بھیجنے والا۔ ۱۲

☆ اخذ..... گرفتن ۱۲..... پکڑنا، لینا..... ☆ معرًا..... خالی و برہنہ ۱۲..... خالی، ننگا..... ☆ سید البشر..... سرور آدمیان ۱۲.....

عالم انسانیت کے سرور ﷺ..... ☆ باسود..... سیاہ فام ۱۲..... سیاہ رنگ، مراد عرب..... ☆ احمر..... سرخ رنگ ۱۲..... سرخ، مراد عجم.....

☆ برادر..... شخصیکہ از خانخاناں مکتوب پیش حضرت مجدد قدس سرہ آورد ۱۲..... وہ شخص جو خانخاناں کا مکتوب حضرت مجدد قدس سرہ کے پاس لایا۔

☆ شما..... یعنی خانخاناں ۱۲..... خانخاناں مخاطب ہیں..... ☆ مرسلے..... فریسنده ۱۲..... بھیجنے والا.....

﴿ص ۵۷﴾ ۱۔ قوله فعلیت شما... الخ: - یعنی جس قدر تجھ میں استعداد ہے اس کو عمل میں لائیے۔ ۱۲

۲۔ قوله مَنصَّہ: - میم اور نون پر زبر، اور بغیر نقطہ صاد پر شد اور زبر، بمعنی ظاہر ہونے کی جگہ، اسی معنی کے لحاظ سے وہ تخت یا چارپائی (پلنگ) مراد ہے جس پر دلہن کو بٹھا کر جلوہ کرایا جاتا ہے (یعنی منہ دکھایا جاتا ہے) اس کو داماد اور دوسرے دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کیا جاتا ہے، اس معنی میں مستعمل ہے، یہ لفظ میم کی زیر سے بھی استعمال ہوتا ہے۔ میم پر پیش اور ن پر شد غلط ہے، ضراح (لغت کی کتاب) میں کسرہ کے ساتھ اس کے معنی بلند کرنے والے اور اٹھانے والے آلہ کو کہتے ہیں یعنی تخت یا پلنگ جس پر دلہن کو (بٹھا کر) دوسروں سے ممتاز و بلند کرتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ قوله بدانکہ دنیا مزرعتِ آخرت است: - معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے (اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو اس کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الدنيا مزرعة الاخرة) (دنیا آخرت کی کھیتی ہے)

۱۔ كنوز الحقائق للمناوی ۱۲

حق سبحانہ و تعالیٰ تک نہیں پہنچاتے تمیز نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خود و اصل نہیں ہے اور اسی طرح وہ طالبانِ طریقت کی مختلف استعدادوں کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا، اور جب وہ جذبہ (سیرِ نفسی) اور سلوک (سیرِ آفاقی) کے طریقوں میں تمیز نہیں کر سکتا تو بسا اوقات طالب کی استعداد ابتدا میں طریقہ جذبہ کے مناسب ہوگی اور طریقہ سلوک کے مناسب نہیں ہوگی اور ناقص پیران دونوں طریقوں اور طالبین کی مختلف استعدادوں میں تمیز نہ کر سکنے کی وجہ سے ابتدا میں سلوک کے طریقہ پر چلائے گا۔ پس جس طرح وہ خود طریقہ سے بھٹکا ہوا (گمراہ) ہے اسی طرح اس طالب کو بھی راہِ حق سے بھٹکا دے گا۔ پس شیخ کامل مکمل (یعنی جو خود کامل ہو اور دوسروں کو کامل کرنے والا ہو) جب اس طالب کی تربیت کرنا اور اس کو اس راستہ پر چلانا چاہے تو سب سے پہلے اس کو اس خرابی کے دور کرنے کی ضرورت پیش آئے گی جو اس طالب کو ناقص پیر سے پہنچی ہے اور اس فساد (بگاڑ) کی اصطلاح کرنی ہوگی جو اس میں اس ناقص پیر کے سبب سے پیدا ہوا ہے پھر اس کی زمین میں اس کی استعداد کے مناسب صالح (عمدہ) بیج ڈالے گا تب اس سے اچھی کھیتی اگے گی۔ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ (سورہ ابراہیم: ۲۶) اور ناپاک کلمہ کی مثال ناپاک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ زمین کے اوپر ہے جس کو کچھ قرار و ثبات نہیں ہے) وَمَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (سورہ ابراہیم: ۲۴) اور پاک کلمہ کی مثال پاک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ ثابت و قائم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں)۔ پس کامل و مکمل

گر ز دست میشود خمی بکار تا براری خرمنے روز شمار

اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے تو بیج بوتا کہ حساب کے دن تو کھلیان (اجر و ثواب) اٹھالے (حاصل کر لے)

ور نہ کاری مفلسی یوم التاد کشتہ مغبون و خاسر بے مراد

اور اگر تو نہ بوائے گا تو قیامت کے دن مفلس ہوگا، خسارہ پانے والا اور نہ مراد گڑھے میں گرا ہوا ہوگا

ختم رائے کار و آ بے ہم پاش تا بری یوم الحصاد از غلہ ہاش

بیج بوا اور پانی ڈال تاکہ (فصل) کاٹنے کے دن تو ڈھیروں غلہ حاصل کرے

ور نہ پاشی آب دانہ خشک شد و آن ہمہ رنج و تعب خود لغو بد

اور اگر تو پانی نہ ڈالے گا تو بیج خشک ہو جائے گا اور وہ سب تکلیف اور محنت بے کار جائے گی

آب وہ چشمہ چشم ایجان تا شود حرث تو سبز و کامران

اے جو ان آنکھ کے چشمے سے پانی دے تاکہ تیری کھیتی سرسبز اور کامیاب ہو

کار با ہشیاری و بیداری است ہر کہ غافل گشت میدان نارست

کام ہوشیاری اور بیداری سے بنتا ہے جو غافل رہے گا اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔

(اس میں "بیج" ایمان — "کاشتکاری و آبیاری" عمل — اور "آنکھ کا پانی" بجز و انکساری (اخلاص) ہے۔)

ع ... قوله بذر:۔ بزر اور زیر سے دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، بیج جو چنے سے چھوٹا ہوتا ہے، یہاں مطلق بیج مراد ہے۔ ۱۲

اللهم سلم مضعجه ومن سغى فيها

☆ قوت ..... استعداد ۱۲ ..... قابلیت ..... ☆ معطل ..... خالی بیکار ۱۲ ..... بے کار، فارغ ..... ☆ بذر ..... تخم ۱۲ ..... بیج۔

☆ اضاعت ..... ضائع نمودن ۱۲ ..... ضائع کرنا ..... ☆ مضرت ..... ضرر رسانیدن ۱۲ ..... نقصان پہنچانا ..... ☆ بملکش

برآواد ۱۲ ..... اس کی راہ پر، اس کے طریق پر ..... ☆ ہوائے ..... خواہش نفس ۱۲ ..... نفسانی خواہشات ..... ☆ متبوع ..... پیشوا ۱۲

پیشوا، جس کی اتباع کی جائے ..... ☆ مشوب ..... مخلوط ۱۲ ..... ملا جلا ہونا ..... ☆ ظلمت ..... تاریکی ۱۲ ..... اندھیرا، سیاہی، گمراہی۔

شیخ (پیر) کی صحبت سرخ گندھک (کی مانند) ہے (یعنی نادرالوجود ہے جیسا کہ سرخ گندھک جو اکسیر ہے) اس کی نظر دوا ہے اور اس کا کلام شفا ہے وَبِدُونِهَا خَرَطُ الْقَتَادِ (اور ایسے شیخ کی صحبت کے بغیر بے فائدہ رنج اٹھانا ہے)۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و التحیۃ کی شریعت کے راستہ پر ثابت قدم رکھے کیونکہ شریعت کی پیروی کرنا ہی اصل کام ہے اور اسی پر نجات و سعادت کا دار و مدار ہے۔ اور کسی نے فارسی میں کیا ہی خوب کہا ہے۔

محمد عربی کا بروئے ہر دوسراست کیکہ خاکِ درش نیست خاکِ بر سراو

ترجمہ:- محمد عربی دونوں جہان کی عزت ہیں جو ان کے در کی خاک نہیں، خاک ہو اس پر

اور ہم اس مکتوب کو آنحضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوات و تسلیمات و تحیات و برکات پر ختم کرتے ہیں۔

تتم نہایت تعجب کی بات ہے کہ صادق بھائی (سچے قاصد) نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ کے ہمنشین فاضل

☆ طرق موصلہ..... راہ ہائے رسانندہ بسوئے خدای پاک ۱۲..... خدائے پاک تک پہنچانے والی راہیں.....

﴿ص ۵۸﴾ ۱۔ قولہ کذا:- خلاصہ یہ ہے کہ ناقص پیر کئی لحاظ سے ناقص ہے، اول یہ کہ وہ ابھی خواہشات کے قید خانہ میں ہے، اور اس کا نفس اسکی خواہشات کے تابع ہے، دوسرے یہ کہ جذبہ کو سلوک سے اور صحو کو سکر سے تمیز نہیں کر سکتا، تیسرے یہ کہ وہ طالبین کی استعداد کے لحاظ سے ایک دوسرے میں فرق نہیں کر سکتا۔ ۱۲

۲۔ قولہ ومثل... الخ:- یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ (۱۳) سورہ ابراہیم میں آیت ۲۳ میں ہے، آیت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے:

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ... الخ (اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت)۔

۳۔ قولہ پس صحبت شیخ... الخ:- مولانا روم نے کہا ہے، اور کیا خوب کہا ہے:

فقر خواہی آن ز صحبت قائم است نہ ز بانٹ کاری آید نہ دست خاک شو مردان حق را زیر پا خاک بر سر کن حسد را ہم چوما

دانش انوار است در جان رجال نے ز راہ دفتر و نیل و قال سایہ یزداں بود بندہ خدا مردہ این عالم و زندہ خدا

ترجمہ:- اگر تو فقر چاہتا ہے تو وہ صحبت سے قائم (ملا) ہے ورنہ تیری زبان اور ہاتھ سے کچھ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ انسان کی جان میں عقل مجموعہ انوار

ہے، نہ کتاب کے واسطے سے اور نہ قیل و قال سے، مردان حق کے پاؤں کے نیچے کی خاک ہو جا، ہماری طرح حسد کے سر پر مٹی ڈال، بندہ خدا اللہ کا

سایہ ہے، یہ جہان مردہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ ۱۲

☆ کرد..... آن پیر ناقص ۱۲..... وہ ناقص پیر..... ☆ خود..... آن پیر ۱۲..... جو مرید کو گمراہ کرے۔ ☆ تسلیک..... براہ بردن ۱۲

راستے پر چلانا، راہ پر لانا..... ☆ باز الہ..... بدور کردن ۱۲..... دور کرنا..... ☆ باشند..... یعنی در زمین ۱۲..... زمین میں قائم ہونا.....

﴿ص ۵۹﴾ ۱۔ قولہ کبریت:- یعنی بہت ہی کم، کیاب سرخ گندھک کی طرح ہے کیونکہ وہ کیما ہے کہیں پایا نہیں جاتا۔ ۱۲

۲۔ قولہ کبریت:- کاف کی زیر، ہی معروف اورت پر دو نقطے ہیں بمعنی گوگرد اور دو میں گندھک کہتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ قولہ وبدونہا... الخ:- یعنی شیخ کمال کی صحبت کے بغیر۔ و قولہ خَرَطُ الْقَتَادِ: خَرَطُ خا پر زبر ہے، اس کے معنی ہیں ٹہنی پر ہاتھ ملنا تا کہ اس کے

پتے گریں، قَتَادِ قاف پر زبر ہے، ایک سخت اور کانٹے دار درخت ہوتا ہے، یہ اشارہ ہے بے فائدہ رنج اٹھانا۔ ۱۲

۴۔ قولہ بلاك:- میم کے نیچے زیر، کسی چیز کی اصل جس پر اس چیز کا قیام اور انحصار ہو۔ ۱۲

۵۔ التعریب:- فارسی شعر کا عربی ترجمہ: محمد سَيِّدُ الْكُوْنِيْنَ مِنْ عَرَبٍ تَعَسَّالَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَابِهِ التَّرْبَا

سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کے سردار ہیں، جو کوئی آپ کے در کی خاک نہ بنے اس پر خاک پڑے۔ صحیح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ احمر..... سرخ ۱۲..... سرخ (لال رنگ)..... ☆ چادہ..... طریقہ ۱۲..... راستہ..... ☆ اوست..... متابعت شریعت ۱۲.....

شریعت کی اتباع..... ☆ ملاک..... اصل کار ۱۲..... کام کی اصل جس پر انحصار ہو..... ☆ خاک..... کنایہ از ذلت و رسوائی ۱۲.....

شاعروں میں سے ایک شخص شعروں میں اپنے لئے کفری تخلص استعمال کرتا ہے حالانکہ وہ بزرگ ساداتِ عظام اور شریف خاندان میں سے ہے۔ پس اے کاش میں جانتا کہ اس برے نام پر جس کی برائی اچھی طرح ظاہر ہے اس کو کس چیز نے مجبور کیا ہے حالانکہ مسلمان کے لئے لازم ہے اس نام سے اس سے بھی زیادہ بھاگے جتنا کہ ہلاک کرنے والے شیر سے بھاگتا ہے اور اس نام کو نہایت ہی برا سمجھے، کیونکہ یہ نام اور جس شخص کا یہ نام ہو، دونوں حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ اور دشمن سمجھے گئے ہیں، اور مسلمانوں کو کافروں سے دشمنی رکھنے اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس ایسے برے ناموں سے بچنا واجب ہے۔

اور یہ جو بعض مشائخِ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی عبارتوں میں غلبہ سکر کی وجہ سے کفر کی تعریف اور زُتار باندھنے کی ترغیب اور اس قسم کی دوسری باتیں پائی جاتی ہیں۔ لہذا ظاہری مطلب سے پھیر کر ان کی تاویل و توجیہ کی جائے گی کیونکہ اہل سکر حضرات کا کلام اچھے مفہوم پر گمان کیا جاتا ہے اور اپنے ظاہری عام مفہوم سے (اچھے معنی کی طرف) پھیرا جاتا ہے کیونکہ بلاشبہ وہ حضرات غلبہ سکر کی وجہ سے اس قسم کی ممنوعات کے ارتکاب میں معذور ہوتے ہیں باوجودیکہ ان بزرگوں کے نزدیک کفر حقیقی اسلام حقیقی کی نسبت نقص و عیب ہے، اور جو لوگ حالت سکر میں نہیں ہیں وہ اہل سکر کی تقلید کرنے (اور کلمات سکر یہ استعمال کرنے) میں نہ ان بزرگانِ طریقت کے نزدیک معذور ہیں اور نہ اہل شرع کے نزدیک، کیونکہ ہر چیز کے لئے ایک

ذلیل و خوار ہو، اس کے سر پر خاک پڑے۔ ☆ برادر..... یعنی قاصد ۱۲..... پیغام لانے والا۔ ☆ سادات..... خاندان نبوت ۱۲  
خاندان اہل بیت اطہار ﷺ۔ ☆ نقبائے..... جمع نقب بمعنی بہتر و دائرہ قوم ۱۲..... جمع نقب، قوم کو بہتر جاننے والا۔ ☆ شنیع..... بدوزشت ۱۲..... بد اور برا۔ ☆ بین..... ظاہر ۱۲..... ظاہر، واضح۔ ☆ الشناعۃ..... بدی و برشتی و طعنہ ۱۲..... بدی، برائی، طعنہ۔  
☆ فراز ازیں..... گریز کردن ۱۲..... بچنا، پرہیز کرنا، کنار کرنا۔ ☆ اسد..... شیر ہلاک کنندہ ۱۲..... ہلاک کرنے والا، شیر۔

﴿ص ۶۰﴾ ۱۔ قوله بعداوت... الخ:- قال الله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَلْيَدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا سورة نساء ۴۴ ا پارہ والمحصنت (۵) ترجمہ:- اے ایمان والو! کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت قائم کر لو۔

۲۔ قوله تشدد نمودن... الخ:- قال الله سبحانه وتعالى: أَسِئِدْ آءَ عَلَى الْكُفَّارِ (سورہ فتح آیہ ۲۹ پارہ ۲۶) ترجمہ:- کافروں پر سختی کرنے والے اور قوت استعمال کرنے والے) وقال عزَّ مِنْ قَائِلٍ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (سورہ توبہ آیہ ۲۳ پارہ ۱۰) ترجمہ:- اے نبی! جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو۔

۳۔ مدح کفر... الخ كقول الحلاج: كَفَرْتُ بِدِينِ اللَّهِ وَالْكَفْرُ وَاجِبٌ لَدَيَّْ وَ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ قَبِيحٌ  
ترجمہ:- یعنی اللہ کے دین سے میں نے کفر کیا اور ایسا کفر واجب ہے، میرے نزدیک اور مسلمانوں کے نزدیک برا ہے۔ ۱۲

۴۔ قوله زُتار:- زاپریش اور نون پر شد، زنار ایسے ڈورے اور ری کو کہتے ہیں جس کو نصاریٰ اور مجوسی اور تمام کافر (وغیرہ اپنے مذہبی شعار کے طور پر) کمر پر باندھتے ہیں ۱۲ (اور ہندوں گلے میں ڈالتے ہیں اسے جُتو بھی کہتے ہیں)۔

۵۔ قوله كلام سكارى... الخ:- قال المولى الرومى رحمه الله تعالى: كل شىء قاله غير المفيق ان تكلف او تصلف لا يلىق، یعنی آدمی جو چیز بھی کہے گا اگر تکلف کرتا ہے یا شنیع مارتا ہے تو جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ہوش میں نہیں ہے۔ ۱۲

۶۔ قوله كفر حقيقه... الخ:- یعنی حقیقت کا رنگ پہنچنے اور غلبہ حال ظاہر ہونے کے بعد اسلام اور کفر میں تمیز نہ کرنا بھی نقص ہے، جیسا کہ منصور صلاح جو کہ مغلوب الحال ہوا ہے، کہ اہل شریعت نے اس کے کفر کا حکم کیا اہل حقیقت نے نہیں کیا۔ لیکن اہل حقیقت کے نزدیک بھی اس



خاص موسم اور وقت ہوتا ہے کہ اس موسم میں وہ چیز مناسب اور اچھی معلوم ہوتی ہے اور دوسرے موسم میں بری لگتی ہے اور عقلمند آدمی ان دونوں میں سے ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کرتا۔

پس آپ میری طرف سے گزارش کریں کہ وہ اس نام کو تبدیل کر دے اور اس کو کسی اور اچھے نام سے بدل دے اور اپنے آپ کو اسلامی لقب کے ساتھ ملقب کرے کیونکہ یہ (اسلامی لقب) مسلمان کے حال و حال کے موافق ہے اور اس دین اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ہے جو حق سبحانہ و تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ دین ہے اور اس میں اس تہمت سے بچنا ہے جس سے بچنے کے لئے ہم کو حکم دیا گیا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) **اتَّقُوا بَيْنَ مَوَاضِعِ التُّهْمِ** (یعنی تہمت کے موقعوں سے بچو) سچا کلام ہے جس میں کسی قسم کا غبار نہیں (یعنی کسی قسم کے شک و شبہ کی مطلق کوئی گنجائش نہیں ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ** (اور البتہ مؤمن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے) **وَالسَّلَامَ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی** (اور جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلام ہو)۔

کو نقص و خرابی لاحق ہے اور انہوں نے اس کو اولیائے کاملین میں شمار نہیں کیا، اور حقیقت کو پہنچے ہوئے مسلمانوں میں شمار نہیں کیا لیکن غلبہ حال کے ظاہر ہونے سے پہلے کفر و اسلام میں امتیاز نہ کرنا بالاتفاق کفر اور مذموم ہے، اور ارباب احوال (مغلوب الحال) کی تقلید کرنا اور تمیز نہ کرنا بد تمیزی ہے اور بے دینی ہے اور شریعت و حقیقت دونوں کے نزدیک کفر و زندقہ ہے۔ ۱۲

دوسرے اسلام حقیقی:۔ یعنی غلبہ حال ظاہر ہونے کے بعد بھی کفر و اسلام کے درمیان امتیاز کرنا۔ ۱۲

☆ مبغوض..... دشمن درشتہ شدہ ۱۲..... دشمنی کے لائق، نہایت ناپسندیدہ..... ☆ سکر..... مستی ۱۲..... مستی، غلبہ حال.....

☆ بر شدہ..... بستن ۱۲..... باندھنا..... ☆ زتار..... ریسمان ۱۲..... ہندوں کا مذہبی روایتی دھاگہ..... ☆ مصروف..... گردانیدہ

شده ۱۲..... پھرا ہوا، گھوما ہوا..... ☆ سکاری..... کلام مستان مغلوب احوال ۱۲..... مغلوب الحال لوگوں کا کلام..... ☆ بر مفہوم..... معانی

نیک ۱۲..... پسندیدہ، قابل تعریف..... ☆ ارتکاب..... اختیار ۱۲..... اختیار کرنا..... ☆ محظورات..... ممنوعات ۱۲..... جن امور

سے منع کیا گیا ہو..... ☆ شان..... سکاری ۱۲..... اہل سکر کی تقلید کرنا..... ☆ موسم موزوں..... ہنگام چیزے ۱۲..... ہر وقت اور موسم

میں مناسب چیز.....

﴿ص ۶۱﴾ ۱۔ قولہ اتقوا... الخ:۔ یعنی تہمت لگنے کی جگہوں سے پرہیز کرو، اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے امام مناوی نے

اپنی کتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق میں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں **اتَّقُوا مَوَاضِعَ التُّهْمَةِ** (تخ) یعنی اس کو امام

بخاری نے تاریخ میں روایت کیا ہے، اور لفظ **بَيْنَ** حدیث میں نہیں ہے۔ ۱۲

۲... قولہ ولعبد... الخ:۔ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے جو (سورہ بقرہ پارہ سہول آیت ۲۲۱) میں واقع ہے۔ ۱۲

۳... قولہ بِاِقْبَانِهِ:۔ شائد یہاں ضمیر مذکر لفظ ما کی تاویل کی وجہ سے ہے۔ اس کو سمجھ لو۔ ۱۲

☆ بندہ..... غلام ۱۲..... غلام..... ☆ از مشرک..... اگر چہ اصل باشد ۱۲..... اگر چہ شریف اور آزاد ہو.....

## چوبیسواں مکتوب

اس بیان میں کہ صوفی کائن بائن (حقیقت میں حق تعالیٰ کے ساتھ اور ظاہر میں مخلوق کے ساتھ) ہوتا ہے اور یہ کہ بلاشبہ دل کا تعلق ایک سے زیادہ کے ساتھ نہیں ہوتا اور بیشک محبت ذاتیہ کا ظہور اس بات کو لازم قرار دیتا ہے کہ محبوب کی طرف سے خواہ وہ انعام و اکرام حاصل ہو یا رنج و الم پہنچے دونوں محبت کے لئے برابر ہیں، مقررین اور ابرار کی عبادت کے درمیان فرق اور اسی طرح ہے جو اولیاء مغلوب الحال ہیں اور جو مخلوق کو دعوت حق دینے پر مامور ہیں ان دونوں کے درمیان فرق کے بیان میں، محمد قلیج خاں کی طرف ارسال کیا گیا۔

عرضداشت: حق سبحانہ تعالیٰ اپنے حبیب سید المرسلین علیہ و آلہ الصلوٰت والتسلیمات کے طفیل آپ کو سلامتی و عافیت کے ساتھ رکھے۔ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے)۔ پس وہ شخص مقبول و برگزیدہ ہے جس کے دل میں حق سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کے سوا کسی اور کی محبت باقی نہ رہی ہو، اور وہ اس ذات تعالیٰ و تقدس کے سوا کسی اور کا طالب نہ ہو۔ پس ایسا شخص اللہ ﷻ کے ساتھ ہے اگرچہ وہ بظاہر مخلوق کے ساتھ مشغول ہے۔ اور یہ کائن بائن صوفی کی شان ہے یعنی حقیقت میں وہ حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ واصل اور مخلوق سے جدا ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ ظاہر میں مخلوق کے ساتھ ہے اور حقیقت میں ان سے جدا ہے۔

اور قلب کی محبت کا تعلق ایک سے زیادہ کے ساتھ نہیں ہوتا پس جب تک اس کی محبت کا تعلق اس ایک (ذات) سے ہوگا

### حاشیہ متن

﴿ص ۶۱﴾ ۳۔ قولہ مکتوب:۔ جاننا چاہیے کہ اس مکتوب شریف میں بقول جامع مکتوبات چار امور کو بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

۴۔ ... قولہ کائن... الخ:۔ یعنی صحبت و معیت رکھنے والا۔ ۱۲

۵۔ ... قولہ بائن:۔ یعنی تنہا، منفرد (اکیلا) اور جدا۔ ۱۲

۶۔ ... قولہ ایلام:۔ تکلیف پہنچانا، اور رنجیدہ کرنا۔ ۱۲

۷۔ ... قولہ انعام:۔ نعمت دینا یا بخشا۔ ۱۲

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ استواء..... برابر بودن ۱۲..... برابر ہونا.....

﴿ص ۶۲﴾ ۱۔ قولہ الْمَرْءُ... الخ:۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے اپنی صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں روایت کیا ہے، اس کو شیخ قدس سرہ نے بیان کیا

ہے، اللہ تعالیٰ ہم فقیروں کو بھی ان کے فیوض قدسیہ میں سے فیض عطا فرمائے اور ان کے سبب سے ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

۲۔ ... قولہ بصورت کائن:۔ یعنی ملاحظہ ہوا، لکھا ہوا نہ ہو۔ ۱۲

☆ مرجوع..... باز گردانیدہ شدہ اند یعنی مرجوعین ۱۲..... لوٹ کر آئے ہوئے، اصحاب ارشاد و دعوت۔ ☆ وجہ..... ذات ۱۲.....

ذات تعالیٰ تقدس۔ ☆ اس اول..... بیان در اول ۱۲..... پہلے امر کا بیان۔ ☆ شان..... حال ۱۲..... واردات، احوال۔ ☆ محبت.....

بیان امر ثانی ۱۲..... دوسرے امر کا بیان۔ ☆ او..... قلب ۱۲..... دل.....

اس کے علاوہ قلب کو کسی سے محبت نہیں ہوگی۔ اور یہ جو اس کی خواہشات کی کثرت اور بے شمار چیزوں کے ساتھ اس کی محبت کے تعلق کا متعدد ہونا (مثلاً مال، اولاد، سرداری، تعریف اور لوگوں میں بلند مرتبہ ہونا) دیکھا جاتا ہے تو اس کے باوجود بھی اس کا محبوب ایک ہی ہوگا اور وہ اس کا اپنا نفس ہے اور ان سب چیزوں کی محبت اس کے اپنے نفس کی محبت کی فرع (شاخ) ہے اس لئے کہ وہ ان چیزوں کو اپنے نفس ہی کے لئے چاہتا ہے، فی نفسہ ان اشیاء کو نہیں چاہتا، پس جب اس کو اپنے نفس کے ساتھ محبت نہیں رہے گی تو ان چیزوں کی محبت بھی اس کے نفس کے تابع ہونے کی وجہ سے دور ہو جائے گی۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ بندہ اور حق سبحانہ و تعالیٰ کے درمیان حجاب، بندہ کا اپنا نفس ہے نہ کہ دنیا۔ کیونکہ دنیا فی نفسہ بندہ کا مقصود نہیں ہے جو وہ حجاب بنتی، بلکہ بیشک بندہ کا مقصود اس کا اپنا نفس ہی ہے تو لازمی طور پر بندہ (کا نفس) خود حجاب ہے نہ کہ اس کے سوا کوئی اور پس جب تک بندہ اپنے نفس کی خواہش سے پوری طرح خالی نہیں ہوگا حق تعالیٰ اس کی مراد نہیں ہو سکتا اور حق سبحانہ کی محبت اس کے قلب میں نہیں سما سکتی اور یہ اعلیٰ درجہ کی دولت فنائے مطلق کے بعد ہی متحقق ہوتی ہے جو کہ تجلی ذاتی پر موقوف ہے کیونکہ ظلمات (اندھیروں) کا پوری طرح دور ہونا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک سورج طلوع ہو کر پوری طرح روشن نہ ہو جائے۔

پس یہ محبت جس کو محبت ذاتیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے حاصل ہو جاتی ہے تو محبت کے نزدیک محبوب کا انعام اور رنج و الم و بنا سکاں ہو جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ سبحانہ کی عبادت خاص اسی کے لئے کرتا ہے اپنے نفس کے لئے نہیں کرتا یعنی وہ عبادت اپنے اوپر انعام طلب کرنے اور اپنے آپ سے رنج و الم دور کرنے کے لئے نہیں کرتا کیونکہ یہ دونوں اس کے نزدیک برابر ہیں اور یہ مرتبہ مقربین کے لئے مخصوص ہے کیونکہ ابرار محبت ذاتیہ کی سعادت سے کامیاب نہ ہونے کے باعث حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت خوف اور طمع کے لئے کرتے ہیں اور یہ دونوں (یعنی خوف و طمع) ان کے اپنے نفسوں کی طرف راجع ہیں، پس لامحالہ (بالضرور) ابرار کی نیکیاں مقربین کی نسبت سے برائیاں ہیں، لہذا ابرار کی

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی بہلا حصہ

﴿ص ۶۳﴾ ۱۔ قولہ حجاب اور۔ اس موقع پر کہا ہے۔ ۲۔ با ما ر یہ نشین و با خود منشین

ترجمہ: سیاہ (انتہائی زہریلا) سانپ کے ساتھ بیٹھ اپنے ساتھ مت بیٹھ (یعنی "خود" نفس کا ڈنگ زیادہ زہریلا ہے)۔ ۱۲۔

۲۔ قولہ بِالْكَلْبِ... الخ:۔ چہ خوش گفتہ است... الخ: یعنی کس قدر اچھی بات کہی ہے۔

۳۔ در تو یک آرزو ابلیس تست ترجمہ:۔ تجھ میں ایک ایک آرزو تیرا ابلیس ہے۔ ۱۲۔

و نیز ذُعْ نَفْسِكَ وَ تَعَالَیٰ یعنی نفس کو ترک کر (خواہشات نفس) اور ہماری طرف آجا۔ ۱۲۔

☆ قصویٰ..... عالی ۱۲..... بلند..... مطلق..... بالکلیہ ۱۲..... پورے طور پر، کامل، فنا..... ☆ منوط..... معلق ۱۲..... لٹکا ہوا۔

☆ ازالہ..... دور کردن ۱۲..... دور کرنا، ہٹانا..... ☆ ظلمات..... تاریکی ہا ۱۲..... اندھیرے..... ☆ طلوع..... برآمدن ۱۲.....

باہر نکلنا، ظاہر ہونا..... ☆ پس ہر گاہ..... باین امر ثالث ۱۲..... تیسرے امر کا بیان.....

﴿ص ۶۴﴾ ۱۔ قولہ مُسْتَوِی:۔ جو کچھ جمیل مطلق یعنی باری تعالیٰ کی طرف سے پہنچتا ہے وہ قبول اور مرغوب (دل پسند) ہے۔

شعر می تلخ است جو رگ لعل داران کہ ہر چندش خوری باشد گوار آن

ترجمہ:۔ محبوبوں کا ظلم تلخ شراب کی مانند ہے جس قدر تو پئے گا وہ گوارا ہے۔

بلا (آزمائش) محبوب کا تازیا نہ ہے محبت کو محبوب کے علاوہ ہر چیز کی طرف نظر کرنے سے باز رکھتا ہے اور محبوب کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ بلا محبوب

کا کند ہے جو محبوب کے ہر گد و ریشہ میں اٹکا ہوا ہے اور (کشاں کشاں) محبوب کی طرف لے جاتا ہے۔ بلا محبت و محبوب کے درمیان رابطہ ہے جو اپنی

حسن رہنمائی سے ایک کو دوسرے سے جوڑ دیتا ہے (ملا دیتا ہے) ملقط

لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

نیکیاں ایک لحاظ سے برائیاں ہیں اور ایک لحاظ سے نیکیاں، اور مقررین کی نیکیاں خالص اور محض نیکیاں ہیں۔ ہاں مقررین میں سے بعض وہ ہیں جو بقائے اکمل کے حصول اور عالم اسباب میں نزول ثابت ہونے کے بعد بھی خوف و طمع کی وجہ سے حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں لیکن ان کا خوف اور طمع ان کے اپنے نفسوں کی طرف راجع نہیں ہوتا بلکہ بلاشبہ وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت اس کی رضامندی کی طمع سے کرتے ہوئے اور اس کے غضب و ناراضگی سے ڈرتے ہوئے کرتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ بیشک جنت کو اس لئے طلب کرتے ہیں کہ وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی کا مقام ہے نہ کہ اپنے نفس کی لذت کے لئے۔ اور وہ دوزخ سے اس لئے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے غضب و ناراضگی کی جگہ ہے نہ کہ اپنے نفسوں سے اس کے رنج و الم کو دور کرنے کے لئے۔ کیونکہ یہ اکابر اپنے نفسوں کی غلامی سے آزاد ہو چکے ہیں اور محض حق سبحانہ و تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہو گئے ہیں۔ اور مقررین کے مرتبوں میں یہ مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ اور اس مرتبہ والے بزرگ کو مرتبہ ولایت خاصہ کے حصول کے بعد مقام نبوت کے کمالات میں پورا پورا حصہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص عالم اسباب کی طرف نزول نہیں کرتا وہ اولیائے مستہلکین (مغلوب الحال اولیاء) میں سے ہے۔

اس کو مقام نبوت کے کمالات میں سے کچھ بھی حصہ حاصل نہیں ہے لہذا وہ تکمیل و ارشاد کے قابل بھی نہیں ہوگا بخلاف پہلے شخص (یعنی راجع الی الخلق) کے۔ رَزَقْنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مُحَبَّةً هُوَ لَآءٍ اِلَّا كَابِرٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ عَلَيْهِ وَ عَلَى الْاِلهِ وَ اتَّبَاعِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَ مِنَ التَّسْلِيْمَاتِ اَكْمَلُهَا فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَ السَّلَامُ اَوْلَا وَ الْاِحْرَا۔ (حق سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو سید البشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اتباعہ وسلم کے طفیل ان بزرگوں کی محبت عطا فرمائے کیونکہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اول و آخر سلام ہو۔)

☆ انعام..... بروے ۱۲..... اس پر۔ ☆ ایلام..... ازوے ۱۲..... اس سے۔.....

☆ رضائی..... خوشنودی ۱۲..... رضامندی..... ☆ سخط..... غضب ۱۲..... غصہ، ناراضگی..... ☆ رقیقیت نفس..... یعنی غلامی و بندگی ۱۲..... غلامی و بندگی..... ☆ محرر..... آزاد ۱۲..... آزاد، مختار..... ☆ ایں مرتبہ..... بیان امر رابع ۱۲..... چوتھے امر کا بیان۔

☆ بخلاف اول..... کہ اوشایان ارشاد و تکمیل است ۱۲..... وہ ارشاد اور تکمیل کے اہل ہیں۔ ☆ چہ مرد..... علت طلب محبت اکابر است از حق جل و علا ۱۲..... اکابر کی محبت حق جل جلالہ کی طلب کا سبب ہے۔.....

## پچیسواں مکتوب

حضرت سید المرسلین آنسورور عالم الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے راشدین ﷺ کی پیروی کرنے پر ترغیب دینے کے بیان میں خواجہ جہاں کی طرف ارسال فرمایا۔

عرضداشت:۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کے دل کو سلامتی عطا فرمائے، اور آپ کے سینے کو کھول دے، اور آپ کے نفس کو پاکیزہ کر دے، اور آپ کے جسم (کھال) کو نرم کرے۔ یہ سب کچھ بلکہ روح و سر و خفی و انھی کے کمالات بھی

سید المرسلین علیہ علی آلہ من الصلوٰات افضلھا ومن التسلیمات اکملھا کی تابعداری پر موقوف ہیں۔ پس آپ پر لازم ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی متابعت کریں جو کہ آپ کے بعد ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں کیونکہ وہ ہدایت کے ستارے اور ولایت کے آفتاب ہیں لہذا جس شخص نے ان کی متابعت کا شرف حاصل کیا، اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی، اور جس شخص کی فطرت ہی میں ان کی مخالفت بھری ہوئی ہے وہ نہایت درجہ کی گمراہی میں جا پڑا۔ شیخ سلطان مرحوم کے دونوں بیٹے پریشانی اور معاش کی تنگی میں مبتلا ہیں لہذا آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ ان کی امداد و اعانت فرمائیں، کیونکہ آپ اس بات کے لائق ہیں، بلکہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو مزید توفیق بخشے اور نیکی و بھلائی کو آپ کا رفیق حال بنائے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى۔ (آپ پر اور ان سب لوگوں پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرتے ہیں)۔

## حاشیہ متن

- ﴿ص ۶۶﴾ ۱۔ قولہ نجوم:۔ جمع ہے نجم کی یعنی ستارے، یہ اشارہ ہے آن حضرت علیہ الصلوٰة والسلام کے اس قول کی طرف: أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ إِقْتَدَيْتُمْ إِهْتَدَيْتُمْ (کنوز الحقائق المناوی) میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ ۱۲
- ۲۔ قولہ شمس:۔ شمس کی جمع ہے معنی سورج۔ ۱۲
- ۳۔ قرآنہ فقد فاز... الخ:۔ یعنی یقیناً کامیاب ہو اور بڑی کامیابی۔ ۱۲
- ۴۔ قولہ ضل... الخ:۔ یعنی گمراہ ہو اور دور کی گمراہی۔ ۱۲
- ۵۔ قولہ شرف:۔ رپرشد ہو تو باب تفعیل سے ہے اور بغیر شد کے ہو تو ثلاثی مجرد سے، پہلی صورت میں ماضی مجہول ہو گا اور دوسری صورت میں ماضی معروف کا صیغہ۔ ۱۲

لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

- ☆ تحریض..... براہیختہ کردن ۱۲..... ابھارنا، آمادہ کرنا..... ☆ منوط..... معلق و موقوف ۱۲..... موقوف و معلق، منحصر..... ☆ ہادین ہدایت کنندگان ۱۲..... ہدایت کرنے والے..... ☆ مہدین..... ہدایت کردہ شدگان ۱۲..... ہدایت کئے گئے۔ ہدایت پائے ہوئے.....
- ☆ مجہول..... آفریدہ شدہ و طبعی و جبلت کردہ شدہ ۱۲..... جس کی خصلت اور جبلت (عادت) پیدائشی اور طبعی ہو.....
- ﴿ص ۶۷﴾ ☆ اضطرار..... بے قراری ۱۲..... بے چینی..... ☆ ضیق..... بالکسر بمعنی تنگی ۱۲..... 'ض' کی زیر کے ساتھ، تنگدستی، تنگی.....
- ☆ معیشت..... روزگار ۱۲..... ذریعہ معاش..... ☆ بقضائے حوائج..... یعنی بہ برآوردن حاجات تمام مردم ۱۲..... تمام لوگوں کی حاجات بہتر طریق پر پوری کرنا..... ☆ جمیع مردم..... تمام مردم..... عام لوگ..... ☆ موفق گردانیدہ است..... توفیق دادہ شدہ ۱۲..... جسے توفیق دی گئی ہو.....

## چھبیسواں مکتوب

اس بیان میں کہ شوق ابرار کو ہوتا ہے مقررین کو نہیں ہوتا، اور اس مقام کے مناسب علوم کے بیان میں شیخ العالم مولانا حاجی محمد لاہوری کی طرف ارسال فرمایا۔

عرضداشت :- حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مقدسہ کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے۔ حدیث قدسی میں وارد ہے: **أَلَا طَالَ شَوْقُ الْأَبْرَارِ إِلَى لِقَائِي وَأَنَا إِلَيْهِمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا** (یعنی آگاہ ہو جاؤ، ابرار (نیک بندوں) کا شوق میری ملاقات کے لئے بہت بڑھ گیا اور میں ان سے بھی زیادہ ان کا مشتاق ہوں)۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے شوق کی نسبت ابرار کے لئے ثابت فرمائی ہے کیونکہ مقررین و اصلین (یعنی جن کو وصال حاصل ہو چکا ہے) کو شوق باقی نہیں رہتا، اس لئے کہ شوق مطلوب کے گم ہونے (حاصل نہ ہونے) کا متقاضی ہے اور مطلوب کا گم ہونا (حاصل نہ ہونا) ان کے حق میں مفقود ہے، کیا نہیں دیکھتے کہ انسان اپنے نفس کے ساتھ بے حد محبت ہونے کے باوجود اپنے نفس کی طرف کوئی شوق نہیں رکھتا، کیونکہ اپنے نفس کا فقدان یعنی اپنے آپ کو گم کرنا اس کے لئے ثابت نہیں

### حاشیہ متن

﴿ص ۶۷﴾ ۱۔ قوله في الحديث القدسي :- ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی شرح مشکوٰۃ میں فرمایا ہے۔ حدیث قدسی اور قرآن میں فرق یہ ہے کہ حدیث الہام یا خواب میں یا فرشتہ کے واسطے سے بطور معنی القاء ہوتی ہے اور آپ اسکو اپنے لفظوں میں بیان فرماتے ہیں اور اپنے رب کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور قرآن صرف جبریل کے نازل کرنے سے معین الفاظ میں نازل ہوتا ہے، دوسرا فرق یہ بھی ہے یہ متواتر ہے جبکہ حدیث قدسی کی کیفیت یہ نہیں، اس کا حکم فروع میں نہیں ہوتا ۱۲ واللہ اعلم

۲۔ ... قوله الاطال شوق الابرار... الخ :- یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آگاہ رہو، ابرار (نیک بندوں) کا شوق میری ملاقات کے لئے بڑھ گیا ہے، اور میں ان سے بھی زیادہ ان کا مشتاق ہوں، اور کیا ہی اچھا کہا ہے۔

شعر عاشقان ہر چند مشتاق جمال دلبرانند دلبران برعاشقان ازعاشقان عاشق تراند

ترجمہ :- عاشق ہر لحظہ دلبر کی دید کے مشتاق ہیں، اور دلبر عاشقوں پر عاشقوں سے بھی بڑھ کر ان کے عاشق ہیں۔

علامہ مرادکی نے کہا ہے کہ احیاء میں اس حدیث کو ان الفاظ سے ذکر کیا ہے: **لقد طال شوق الابرار... الخ**، علامہ عراقی نے اس کی تخریج میں کہا ہے کہ میں نے اسکی کوئی اصل نہیں پائی، لیکن صاحب الفردوس نے اس حدیث کو ابوالدرداء سے روایت کیا ہے اور ان کے صاحبزادے نے مسند الفردوس میں اسکی سند ذکر نہیں کی، اور شیخ اکبر قدس سرہ نے فتوحات مکیہ میں کسی مقام پر کہا ہے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے لیکن اسکی صحت کا مجھے علم نہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف شوق رکھنے کا ذکر فرمایا ہے، اور اپنی ذات کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ ان سے زیادہ ان کا مشتاق ہے“ اور نہ مجھے کشف سے اس کا کچھ علم ہو سکا اور نہ کسی صحیح روایت سے لیکن یہ مذکورہ حدیث مشہور ہے اتنی ملخصاً۔ (علامہ مرادکی نے کہا) اس مذکورہ روایت کے معنی صحیح ہیں جو اس حدیث کے مطابق ہیں **مَنْ قَرَّبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاغًا** (الحدیث) یعنی جو شخص میری طرف ایک بالشت قرب حاصل کرتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھ جاتا ہوں۔ الحدیث اتھی **لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ**

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ العالم ..... دانشمند ۱۲ ..... عقلمند ..... ☆ ابرار ..... بالفتح جمع بار و بڑ بہ تشدید را بمعنی نیکو کاران ۱۲ ..... ابرار زر زبر سے، بار و بزر، رکی

شد سے، معنی نیک لوگ ..... ☆ جاؤہ شریعت ..... بہ تشدید را، بزرگ و شارع ۱۲ ..... شد سے، (شریعت) کا وسیع راستہ، بڑی گذرگاہ۔

ہے۔ پس صاحبِ وصال (واصل) مقرب جو حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ باقی اور اپنے نفس سے فانی ہے حق تعالیٰ کے ساتھ

اس کا حال ایسا ہے جیسا کہ انسان کا حال اپنے نفس کے ساتھ ہے، لہذا ثابت ہوا کہ ابرار ہی مشتاق ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے

مطلوب کو گم کرنے والے محبت ہیں۔ اور ابرار سے ہماری مراد وہ شخص ہے جو مقربِ واصل (صاحبِ وصال) نہ ہو، خواہ

وہ راہِ سلوک کی ابتدا میں ہو یا وسط میں، اگرچہ وہ وسط سے رائی کے دانہ کے برابر باقی رہ گیا ہو۔ کسی نے فارسی میں کیا اچھا کہا

ہے۔ فراقِ دوست اگر اندک است اندک نیست درونِ دیدہ اگر نیم مو است بسیار است

ترجمہ:- نہیں ہے قابلِ برداشت ہجر یا تھوڑا بھی گوارا آنکھ کر سکتی نہیں ہے بال آدھا بھی

حضرت صدیق اکبر ؓ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک قاری کو دیکھا کہ قرآن مجید پڑھ رہا ہے اور رو رہا ہے تو آپ

نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے لیکن اب ہمارے دل سخت ہو گئے ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا مدح بما یشبه الذم (ایسی

تعریف جو مذمت کے مشابہ ہو) کے طور پر ہے۔ اور میں نے اپنے شیخ (حضرت خواجہ باقی باللہ) قدس سرہ کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے کہ ”بیشک منتہی واصل بسا اوقات اس شوق و طلب کی تمنا کرتا ہے جو اس کو ابتدا میں حاصل تھا“۔ اور شوق کے

﴿ص ۲۸﴾ قولہ لانہ... الخ:- کیونکہ مشتاق جس چیز کا شوق رکھتا ہے اس سے محبت کرتا ہے لیکن وہ چیز اسے حاصل نہیں ہوتی ہوتی، اور یہ ابرار کی صفت

ہوتی ہے مقربین کی نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر منصوب ابرار سے بر کے مفہوم کی طرف راجع ہو۔ ۱۲

... قولہ وسط:- واو پر زبر اور س پر جزم ہے اس کے معنی درمیان اور ہر چیز کا درمیان اور ہر چیز کا پتوں بیچ ہونا، اور وسط پہلے دونوں حروف پر زبر سے

پڑھا جائے تو اس سے مراد ہر وہ چیز جو درمیانہ درجہ کی ہو یعنی کیفیت میں متوسط ہو، صاحبِ نصاب (نام کتاب) نے لکھا ہے پہلے دونوں حروف کی زبر

ہو تو اس کے معنی میانہ کے یعنی حقیقت کا درمیان اور مرکز، اور اس چیز کا نام جو درمیان ہو ۱۲

☆ نسبت..... اثبات ۱۲..... ثابت کرنا، قائم کرنا..... ☆ کہ..... زیرا کہ ۱۲..... کیونکہ..... ☆ فُقدان..... بالکسر وبالضم گم کردن ۱۲

زیر اور پیش سے، فُقدان یا فُقدان، گم کرنا..... ☆ متقاضی..... میخواستہ ۱۲..... وہ چاہتا ہے، تقاضا کرتا ہے..... ☆ فُقدان..... گم کردن ۱۲

گم کرنا..... ☆ افراط..... بالکسر از حد در گذشتن ۱۲..... (کے نیچے زیر، حد سے گذرنا..... ☆ مماثل..... مشابہ ۱۲..... مثل..... ☆ فاقد

گم کردگان مطلوب خود ۱۲..... اپنے محبوب و مطلوب کو گم کرنے والے..... ☆ وسط..... میان ۱۲..... درمیان..... ☆ خردل..... بافتح

دانہ ایست معروف تیز مزہ کہ بہندی رائی می گویند ۱۲..... سخ کے زبر سے، ایک مشہور دانہ تیز مزہ، اردو میں اسے رائی کہتے ہیں۔ ۱۲

﴿ص ۲۹﴾ قولہ وَلَکِنُّ... الخ:- یعنی ہم واصلین و مقربین میں سے ہو گئے ہیں پس نہ شوق نہ وجد وغیرہ باقی نہیں رہا۔ ۱۲

... قولہ المدح بما یشبه... الخ:- یہ کسی کے قول کی طرح ہے۔

شعر وَلَا عَیْبَ فِیْمَا نَعْمِیْرَ أَنْ سُبُوْفَهُمْ

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قَرَأِ الْکِتَابِ

ترجمہ:- اور ان میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ ان کی تلواریں ایسی ہیں جن کی دھاروں میں دندانے پڑے ہوئے ہیں دشمن کی ڈھالوں سے کلزا

کلزا کر۔ (یعنی وہ اتنے بہادر اور جنگ جو ہیں کہ لڑتے ہوئے ان کی تلواروں کی دھاریں دندانوں کی طرح ہو گئی ہیں، بظاہر تلواروں کی خرابی عیب ہے

لیکن اس میں ان کی تعریف ہے کہ وہ بہت جوش و بہادری سے لڑتے ہیں)۔

قول حضرت ابی بکر ؓ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرح ہے: وَمَا تَنْقِمُ مِّنَّا إِلَّا أَنْ أَمْنَا بِآیَاتِ رَبِّنَا (ترجمہ:- اور تجھ کو ہم سے دشمنی نہیں، مگر صرف

یہ کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے)۔

حضرت ابو بکر ؓ کا قول کسی کے شعر کی طرح ہے:

دمو البدر الا انه البحر زاخرا سوی انه الفرغام لکنه الوبل

ترجمہ:- وہ چودہویں رات کا چاند ہے مگر بے شک وہ سمندر میں موجزن ہے، سوائے اسکے کہ وہ شیر ہے لیکن وہ بڑے بڑے قطروں والی بارش ہے۔

زائل ہونے کے لئے ایک اور مقام ہے جو پہلے مقام سے زیادہ کامل و مکمل ہے اور وہ ادراک (پانے) سے عجز و ناامیدی کا مقام ہے کیونکہ شوق وہاں متصور ہوتا ہے جہاں مطلوب کے حاصل ہونے کی توقع ہو، اور جہاں امید ہی نہ ہو وہاں شوق بھی نہیں ہوتا۔ اور جب ایسا کامل شخص جو انتہائے کمال تک پہنچ چکا ہو عالم (جہان) کی طرف واپس لوٹتا ہے تو عالم کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے مطلوب کے گم کرنے کے باوجود بھی شوق اس کی طرف عود نہیں کرتا (یعنی واپس نہیں لوٹتا) کیونکہ اس کے شوق کا زائل ہونا مطلوب کا گم ہونا ثابت ہونے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ ناامیدی کے باعث تھا اور وہ ناامیدی رجوع کے بعد بھی موجود ہے بخلاف پہلے کامل کے کہ اس کے عالم کی طرف رجوع کرنے کے وقت اس فقدان (گم شدگی) کے پیدا ہونے کے لئے جو پہلے زائل ہو گیا تھا شوق اس کی طرف لوٹ آتا ہے، پس جب اس کے عالم کی طرف رجوع کرنے کے باعث مطلوب کا گم ہونا پایا گیا تو اس کو وہ شوق بھی حاصل ہو گیا جو اس کے زائل ہونے سے جاتا رہا تھا۔ یہ نہیں کہا جائے گا

۳ ... یہ ادراک سے عجز و عوام الناس کے عجز کی مانند نہیں ہے بلکہ یہ وہ عجز ہے جو عین ادراک بلکہ کمال ادراک ہے، یہ گمان نہ کریں کہ معرفت سے عجز جہالت کی طرح ہے، کیونکہ معرفت سے عجز وہ ہے جو واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ لا یعرف اللہ الا اللہ (اللہ کی حقیقی معرفت اللہ کے سوا کسی کو نہیں) انسان آئینہ کی طرح ہے اس میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت کی صورت نے عکس ڈالا ہے اور وہ اس جیسا نہیں ہے۔ ۱۲

۴ ... قولہ قہقری :- پہلا اور تیسرا حرف دونوں قاف ہیں۔ بمعنی اپنی ایڑیوں کی طرف چلنا، جیسا کہ منہ مغرب کی طرف ہو اور مشرق کی طرف چلنا، قہقری، فَعَلَلی کے وزن پر ہے، اور قہقرہ بروزن زلزلہ مصدر ہے اس کے معنی الٹے قدموں واپس لوٹنا۔ (غیاث)

۵ ... لفظ عن ہمارے پاس قلمی اور مطبوعہ موجودہ نسخوں میں موجود ہے، یہ زائد ہے اسکی کوئی حاجت نہیں ہے اور یہ بات ظاہر ہے اسکو یاد رکھو، مکتوبات کے عربی مترجم نے اس کو ساقط کر دیا ہے۔  
اللہم سلّم مصححه ومن سعی فیہ

☆ سخت ..... یعنی واصل گشتم ۱۲ ..... یعنی محبوب سے وصل حاصل ہو گیا۔ ☆ مدح ..... ستودن ۱۲ ..... تعریف۔  
☆ مشابہ بزم ..... نکوش ۱۲ ..... اچھائی بظاہر برائی۔ ☆ و تمام ترازیاں ..... یعنی مقام مقرب واصل باقی فانی ۱۲ ..... یعنی مقرب واصل باقی فانی کا مقام۔

﴿ص ۷۰﴾ ۷ - موردہ قولہ :- حضرت مجدد قدس سرہ نے فرمایا کہ: مقربین واصلین کیلئے شوق نہیں ہوتا۔ ۱۲

۱ ... قولہ صدد :- (پہلے دونوں حرفوں پر زبر) اس کے معنی نزدیکی و مقابلہ اور کسی چیز کے برابر کے ہیں، مجازی طور پر قصد و ارادہ ظاہر کرنے اور پیچھے پڑ جانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ ۱۲ (غیاث)

☆ تا ابد الابد ..... یعنی پچ گاہ ۱۲ ..... ہمیشہ، بے انتہا زمانہ۔ ☆ متوقع ..... امید کردہ شدہ ۱۲ ..... امید رکھے ہوئے۔ ☆ سالک راہ ربوبیہ تفصیلی ۱۲ ..... تفصیلی سیر کیلئے راہ پر چلنے والا (راہ سلوک)۔ ☆ لاجرم ..... لا بد ۱۲ ..... ضروری۔ ☆ ضیق ..... تنگ نائے ۱۲

تنگ کوچہ ..... ☆ عروج ..... بلندی ۱۲ ..... بلند مقام۔

﴿ص ۷۱﴾ ۸ - اے برادر بے نہایت درگی است ہر چہ بروے میری بروے مایست

ترجمہ :- اے بھائی یہ ایسی درگاہ ہے جسکی کوئی انتہا نہیں جو کوئی اس میں پہنچتا ہے اس پر ہمارا حق ہوتا ہے۔

۹ ... قولہ فان قال قائل ... الخ :- حدیث مذکور و انا الیہم لا شد شوقاً میں جو قول ہے اگر اس پر کوئی سوال کرے۔

☆ ابد ..... یعنی علی الدوام ۱۲ ..... جس میں ہمیشگی پائی جائے۔ ☆ محبوس ..... مقید ۱۲ ..... قید کیا ہوا۔ ☆ گوید ..... موردش و انا الیہم لا شد شوقاً است ۱۲ ..... و انا الیہم لا شد شوقاً پر یہ سوال وارد ہوتا ہے۔

﴿ص ۷۲﴾ ۱۰ - قال فی التلخیص :- ومنہ المشاکلہ ، وہی ذکر الشئ بلفظ غیرہ لوقوعہ فی صحبتہ تحقیقاً او تقدیراً فالاول

کقولہ : شعر قالو اقترح شیئاً نجد لک طبخہ فقلتم اطمخو الی جبۃ و قمیصاً



کہ وصول الی اللہ کے مراتب ابد الابد تک کبھی ختم نہیں ہوتے پس ان مراتب میں سے بعض کی توقع کی جاتی ہے تو اس وقت (واصل مقرب کے حق میں بھی) شوق کا حاصل ہونا متصور ہوگا اس لئے کہ ہم کہتے ہیں کہ وصول الی اللہ کے مراتب کا منقطع نہ ہونا سیر تفصیلی پر مبنی ہے جو اسماء و صفات و شیون و اعتبارات میں واقع ہوتی ہے اور اس (تفصیلی سیر میں سیر کرنے والے) سالک کے حق میں وصول الی اللہ کی نہایت تک پہنچنا متصور نہیں ہے اور اس سے شوق کبھی بھی زائل نہیں ہوتا، اور ہم جس سالک واصل کا ذکر کر رہے ہیں وہ ایسا منتہی واصل ہے جس نے اجمالی طور پر ان مراتب کو طے کیا ہے اور ایسے مقام تک پہنچ گیا ہے کہ اس کو کسی عبارت میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور اس کی طرف کوئی اشارہ بھی نہیں کیا جاسکتا پس وہاں توقع (امید) ہرگز متصور نہیں ہے، لامحالہ شوق اور طلب اس سے زائل ہو جاتا ہے۔

اور یہ اولیاء اللہ میں سے خاص اولیاء کا حال ہے کیونکہ یہ حضرات وہ ہیں جنہوں نے صفات کے تنگ کوچہ سے عروج کیا ہے اور حضرت ذات حق تعالیٰ و تقدس تک پہنچ گئے ہیں بخلاف ان حضرات کے جو صفات الہیہ میں تفصیل کے طور پر سالک ہیں اور شیونات میں ترتیب وار سیر کرنے والے ہیں کیونکہ یہ حضرات تجلیات صفاتیہ میں ابد الابد تک پابند (مقید) رہتے ہیں اور مراتب وصول کا حاصل ہونا ان کے حق میں صفات تک وصول کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔ حضرت ذات باری تعالیٰ تک عروج حاصل ہونا صفات و اعتبارات میں اجمالی سیر حاصل ہونے کے سوا متصور نہیں ہے۔ اور جس کی سیر اسماء میں تفصیلی طور پر واقع ہوئی وہ صفات و اعتبارات میں مقید ہو کر رہ گیا اور شوق و طلب اس سے زائل نہ ہوا، اور وجد و تواجداں سے جدا نہ ہوا۔ پس شوق و تواجداں لے حضرت تجلیات صفاتیہ والے لوگ ہیں، اور جب تک یہ حضرات شوق و وجد میں رہیں ان کو تجلیات ذاتیہ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ پس اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے شوق ہونے کے کیا معنی ہیں جبکہ حق سبحانہ و تعالیٰ سے تو کوئی چیز گم نہیں ہوئی ہے۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے شوق کے لفظ کا استعمال یہاں پر صنعت مشاکلہ کے طور پر ہو۔ اور اس حدیث میں شدت کا ذکر اس اعتبار سے ہوگا کہ جو کچھ عزیز و جبار حق تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ اس کی نسبت سے شدید اور غالب ہوتا ہے جو کہ ضعیف بندے کی طرف منسوب کیا جائے۔ یہ جو اب علمائے کرام کے طریقہ پر ہے اور اس ضعیف بندہ (حضرت مجدد قدس سرہ) کے نزدیک مذکورہ اشکال

و نحو تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسک۔ والثانی نحو صبغة اللہ۔ ترجمہ: یعنی محسنات بدیعہ سے ایک صنعت مشاکلہ ہے اور وہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے ذکر کرنا جو لفظ اسکے لئے غیر موضوع ہو۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ چیز اس غیر کی صحبت میں تحقیقاً یا تقدیراً واقع ہو۔ صحبت تحقیق کی مثال جیسے یہ شعر ہے۔ قالوا اقترح شیاً نجد لک طبخه فقلت اطبخوا لی جبة وقمیصاً ترجمہ: لوگوں نے کہا کہ (فورا) سوچے سمجھے (ہم سے) سوال کرے، ہم تیرے سوال کی ہوئی چیز کو تیرے لئے اچھی طرح پکا دیں گے، تو میں نے کہا کہ میرے لئے ایک جبہ اور قمیص پکا دو۔ اور جیسے (قرآن پاک میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن جناب باری میں عرض کریں گے) تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسک (تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور جو تیرے دل میں ہے میں نہیں جانتا) اور صنعت و تقدیری کی مثال جیسے صبغة اللہ (اللہ کا رنگ)۔ (تخصیص المفتاح ص ۱۳۰)

☆ اضافت..... نسبت ۱۲..... تعلق ہونا..... ☆ از سکر..... بالضم مستی ۱۲..... مستی، سلوک کی لذت میں مدہوش ہونا.....  
☆ سکارے..... جمع سکران بالفتح بمعنی مست ۱۲..... سکران کی جمع، پر زبر، معنی، مست..... ☆ صحو..... ہوش ۱۲..... سکر کی ضد، ہوش  
و حواس میں ہونا.....

کے کئی جواب ہیں جو کہ صوفیائے کرام کے طریقے کے مناسب ہیں لیکن وہ جوابات ایک قسم کا سکر چاہتے ہیں اور سکر کے بغیر ان جوابات کا ذکر کرنا مستحسن (اچھا) نہیں ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے، کیونکہ سکر والے لوگ معذور ہیں اور حالتِ صحو (ہوش) والے پوچھے جائیں گے، اور اس وقت میری حالت خالص اور محض صحو کی ہے، پس ان جوابات کا ذکر کرنا میرے حال کے مناسب و لائق نہیں ہے، بات یہی ہے: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْلًا وَأَخْرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ نَبِيِّهِ دَائِمًا وَسَرْمَدًا۔ (اور اول و آخر سب تعریف حق سبحانہ و تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اس کے نبی کریم پر ہمیشہ ہمیشہ صلوة و سلام ہو)۔

## ستاکیسواں مکتوب

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تعریف اور اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی نسبت کے اعلیٰ ہونے کے بیان میں خواجہ عمک کی طرف صادر فرمایا۔

عرضداشت: - اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی (سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو) - آپ کا نوازشنامہ گرامی جو آپ نے مہربانی فرما کر اس مخلص کے نام لکھا تھا اس کے صادر ہونے سے بہت خوشی و مسرت حاصل ہوئی - حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے - یہ فقیر آپ کی خدمت میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی تعریف بیان کرنے کے علاوہ اور کوئی تکلیف دینا نہیں چاہتا۔

میرے مخدوم! اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کی تحریروں میں موجود ہے کہ ”ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بالاتر ہے“ نسبت سے ان حضرات کی مراد حضور و آگاہی ہے اور وہ حضور جو ان حضرات کے نزدیک معتبر ہے وہ حضور بے غیبت ہے جس کو ان حضرات نے یادداشت سے تعبیر کیا ہے پس ان بزرگوں کی نسبت سے مراد یادداشت ہے، اور یادداشت کا مطلب جو اس فقیر کی ناقص سمجھ میں آیا ہے اس کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ تجلی ذاتی سے مراد حضرت ذات تعالیٰ و تقدس کا حضور ہے جو

### حاشیہ متن

﴿ص ۷۳﴾ - سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، اور سلام اس کے بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

... لَمَح :- (لام پر زبر) دیکھنا اور ہلکی آنکھ سے دیکھنا۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی.....

☆ مہتیج ..... اسم فاعل ست از اجہاج بمعنی شاد شدن ۱۲ ..... اِنْتِهَاج سے اسم فاعل ہے معنی خوش ہونا۔ ☆ تصدیق ایشان ..... درد سر

رسانیدن ۱۲ ..... سردردی پیدا کرنا، سر کو درد پہنچانا۔ ☆ خواستہ ..... ارادہ نمودہ ۱۲ ..... ارادہ ظاہر کیا۔ ☆ لیسیر ..... اندک ۱۲

قلیل، تھوڑا۔ ☆ متواری ..... پوشیدہ ۱۲ ..... چھپا ہوا، ڈھانپا ہوا۔ ☆ استتار ..... پوشیدہ شدن ۱۲ ..... چھپ جانا۔

﴿ص ۷۴﴾ ۱۔ قولہ هينشا لارباب النعيم... الخ :- یعنی خوش گوار ہو نعمت والوں کو اس کی نعمتیں یعنی جنت، اور عاشق مسکین کو وہی پسند ہے جو

گھونٹ گھونٹ پیتا۔ ہے، (یعنی محبوب حقیقی کا اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات اور محبت میں فنا ہونا)

۲۔ یعنی چھ مہتیں جو مشہور ہیں۔ آگے، پیچھے، نیچے، اوپر، دائیں، بائیں۔

۳۔ قولہ این نسبت... الخ :- یعنی وہ نسبت جو اس وقت متعارف ہے یعنی حضور و شہود جن کا پہلے ذکر ہوا ہے۔ ۱۲

کہ اسماء صفات و شیون و اعتبارات کے ملاحظہ کے بغیر ظاہر ہو۔ اور مشائخ نے اس تجلی کو تجلی برقی کہا ہے یعنی ایک ذرا سے لمحہ کے لئے شیون و اعتبارات کا اٹھ جانا ثابت ہو جاتا ہے اور پھر ذات حق شیون و اعتبارات کے پردہ میں پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ پس اس بنا پر حضور بے غیبت متصور نہیں ہوگا بلکہ تھوڑی دیر کے لئے حضور ہوگا اور اکثر اوقات غیبت ہوگی۔ لہذا یہ نسبت ان بزرگوں کے نزدیک معتبر نہیں ہوگی حالانکہ دوسرے سلسلوں کے مشائخ کرام نے اس تجلی کو نہایت النہایت (آخری مقام) کہا ہے اور جس وقت یہ حضور دائمی ہو جائے اور ہرگز پوشیدگی قبول نہ کرے اور ہمیشہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات کے پردہ کے بغیر جلوہ گر ہو تو یہ حضور بے غیبت ہوگا۔ پس ان بزرگوں کی نسبت کو دوسروں کی نسبت کے ساتھ قیاس کرنا چاہیے، اور بلا تکلف دوسروں پر اس سلسلہ کو فوقیت دینی چاہیے، اگرچہ اس قسم کا حضور اکثر لوگوں کے نزدیک بعید معلوم ہوتا ہے، لیکن

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا      وَلِلْعَاشِقِ الْمَسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ  
ترجمہ:- مبارک منعموں کو ان کی نعمت      مبارک عاشقوں کو رنج و حسرت

یہ عالی نسبت اس قدر کمیاب و قلیل الوجود ہوگئی ہے کہ اگر بالفرض اسی سلسلہ عالیہ (نقشبندیہ) کے مشائخ کے سامنے اس کو بیان کیا جائے تو احتمال ہے کہ ان میں سے اکثر مشائخ اس کا انکار کر دیں اور ہرگز یقین نہ کریں۔ اور جو نسبت اب اس بزرگ خاندان کے مشائخ میں مشہور ہے اس سے مراد حق سبحانہ و تعالیٰ کا اس طرح پر حضور و شہود ہے کہ شاہد و مشہود ہونے کے وصف سے پاک ہو، اور وہ توجہ مراد ہے جو ان چھ طرفوں سے خالی ہو جو مشہور ہیں اگرچہ فوق (بلندی) کی طرف گمان پیدا ہوتا ہے اور بظاہر دائمی معلوم ہوتی ہے، اور یہ نسبت (بغیر سلوک کے) صرف مقام جذبہ میں پائی جاتی ہے، اور اس کی

۴ ... التعریب شعروں کا عربی ترجمہ:-

إِنْ عَابَهُمْ قَاصِرٌ طَعَنَ أَبْهَمَ سَفْهًا      بَرَأْتُ سَاحَتَهُمْ مِنْ أَفْحَشِ الْكَلِمِ

ترجمہ:- ان نیک لوگوں پر اگر کوئی کم فہم طعنہ زنی کرے بے وقوفی کے طور پر تو کرے میں ان کے دامن کو، ایسی فحش باتوں کی تہمت سے بری قرار دیتا ہوں۔

هَلْ يَقْطَعُ التَّغْلُبُ الْمُخْتَالَ سِلْسِلَةَ      قَيَّدَتْ بِهَا أَسَدَ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَمْ

ترجمہ:- کیا حیلہ ساز لومڑی اس زنجیر کو توڑ سکتی ہے جس کے ساتھ کل دنیا کے شیر وابستہ ہیں۔

۵ ... خدا تعالیٰ اس کام (کلام) سے دور و پاک ہے۔ ۱۲

۶ ... قولہ سلسلہ:- (پہلے اور تیسرے حرف س کے نیچے زیر) معنی لو ہے یا سونے چاندی وغیرہ کی زنجیر، ایک کتاب کا نام بھی ہے، مجازاً اس کے معنی

نسل، اولاد، اور قرابت کے ہیں، پیران طریقت میں مشہور و معروف اہل ارشاد کے ناموں کو ترتیب وار ذکر کرنا، اور یہاں یہ آخری معنی مراد ہیں۔ ۱۲

۷ ... قولہ موہم:- میم کی پیش اورہ کی زیر سے وہم اور غلطی میں ڈالنے والا۔

☆ غرابت..... ندرت و قلت ۱۲..... عمدگی اور کمیابی..... ☆ سلسلہ بزرگ..... یعنی نقشبندیہ ۱۲..... مراد سلسلہ نقشبندیہ.....

☆ باورندارند..... یقین و اعتقاد ۱۲..... یقین کرنا، تسلیم کرنا، اعتقاد رکھنا..... ☆ متعارف..... مشہور ۱۲..... مشہور..... ☆ متعرا

خالی ۱۲..... تنہا، خالی، سادہ..... ☆ جذبہ فقط..... بدون سلوک ۱۲..... سلوک کے بغیر..... ☆ احدی..... یکے ۱۲..... کوئی ایک.....

☆ بس حاسدے..... نہ در علوان ۱۲..... نہ اسکی بلندی میں..... ☆ محجود..... بالضم انکار کردن بدانگی ۱۲..... ج کے پیش کے ساتھ،

با خبر ہوتے ہوئے انکار کرنا..... ☆ حاش لہ..... پناہ خدا ۱۲..... خدا تعالیٰ کی پناہ..... ☆ سلسلہ..... خانوادہ ۱۲..... خاندان،

خانوادہ، کنبہ، سلسلہ طریقت.....

برتری کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہے، بخلاف اس یادداشت کے جس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے جس کا حاصل ہونا جذبہ کی جہت اور سلوک کے مقامات کی تکمیل کے بعد ہے، اور اس درجہ کا بلند مرتبہ ہونا کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، اگر پوشیدگی ہے تو صرف اس کے حاصل ہونے میں ہے۔ اگر کوئی حسد کرنیوالا شخص حسد کی وجہ سے اس کا انکار کرے اور کوئی ناقص اپنے ناقص و قصور کی وجہ سے جان بوجھ کر اس کا انکار کرے تو وہ معذور ہے۔

قاصرے گر کندایں طائفہ راطعن و قصور  
 حاش لئذ بر آرم بزباں ایں گلہ را  
 ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند  
 رو بہ از حیلہ چساں بگلسد ایں سلسلہ را  
 ترجمہ:- ایسے لوگوں پر اگر ناقص کرے طعنہ زنی  
 میں کروں اپنی زباں سے کچھ گلہ؟ تو بہ مری  
 کل جہاں کے شیر وابستہ ہیں اس زنجیر سے  
 لومڑی توڑے گی اس حلقہ کو کس تدبیر سے

وَالسَّلَامُ أَوْلَا وَآخِرًا (اول و آخر میں سلام ہو)

## اٹھائیسواں مکتوب

بلندیٰ حال کے بیان میں، لیکن ایسی عبارت میں لکھا گیا ہے، جس سے نزول و بعد کا وہم پیدا ہوتا ہے، یہ بھی خواجہ عمک کی جانب ارسال کیا گیا۔

عرضداشت:- گرامی نامہ جو آپ نے مہربانی فرما کر اس مخلص کے نام ارسال فرمایا تھا اس کے صادر ہونے سے بہت مسرت ہوئی اس کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ آزاد لوگ قیدیوں کو یاد کریں اور یہ کس قدر بھاری دولت ہے کہ منزلِ قرب پر پہنچے ہوئے (واصل) لوگ جدائی کے مارے ہوئے (نزول کے ساتھ جدا کئے ہوئے) لوگوں کی غمخواری کریں۔ بیچارے ہجر کے مارے ہوئے نے جب اپنے آپ کو وصال کے لائق نہ پایا تو مجبوراً ہجر (جدائی) کے گوشہ میں گنماہ ہو گیا اور مقامِ قرب سے بھاگ کر مقامِ بعد میں آرام لیا، اور اتصال (ملاپ) سے (دور ہو کر) جدائی کے ساتھ قرار حاصل کیا اور جب (غیر حق سے) آزادی کے اختیار کرنے میں (نفس کے تقاضے کے باعث غیر کے ساتھ) گرفتاری دیکھی تو ناچار (رضائے حق کی خاطر مخلوق کے ساتھ) گرفتاری قبول کر لی۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۷۵﴾ ۱۔ قولہ مخمول:- خُمول (نقطے والی خار پیش) سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کے معنی گنماہ اور عدم شہرت ہیں۔ ۱۲

۲۔ قولہ فرق:- (فاہر زبر) یعنی جدا کرنا کھولنا اور سر کے بالوں کے درمیان مانگ، اسکو فرق سبھی کہتے ہیں اور اس جگہ یہی دوسرے معنی مراد ہیں۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ تزل..... نزول و پستی ۱۲..... اترنا اور نیچاں..... ☆ تبعد..... بعد و دوری ۱۲..... فاصلہ اور دوری..... ☆ چہ نعمتی..... اشارت

است بعلو ۱۲..... بلندی کی طرف اشارہ ہے، علو مرتبہ..... ☆ گرفتاران..... موہم است نزول ۱۲..... نزول کا وہم ڈالنے والا.....

☆ چہ..... مشعر بعلو است ۱۲..... بلندی کی خبر دینے والا..... ☆ مہجوران..... موہم بہ بعد است ۱۲..... دوری کا وہم ڈالنے والا.....

چوں طمع خواہد ز من سلطان دین خاک بر فرق قناعت بعد ازین  
ترجمہ:- جب طمع میری شد دین کو ہو پسند پھر قناعت پر رہوں کیوں کار بند

بے ربط عبارتوں اور پراگندہ اشاروں کے ساتھ اس سے زیادہ آپ کو کیا تکلیف دی جائے، تَبَتْنَا اللّٰهُ تَعَالٰی  
وَإِيَّاكُمْ عَلَىٰ مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ  
اَكْمَلُهَا۔ (حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت پر ثابت قدم رکھے)۔

☆ مہجور..... جدائی کردہ شدہ و گزشتہ شدہ ۱۲..... جدا کیا ہوا اور چھوڑا ہوا..... ☆ اختیار..... بھت داعیہ نفس ۱۲..... نفس کی دعوت کی  
طرف، سے۔ ☆ آزادی..... از غیر ۱۲..... غیر سے آزادی، گرفتاری کے بغیر، ماسوی اللہ کے ساتھ قلبی تعلق و محبت۔ ☆ گرفتاری..... از  
جہت رضائے حق ۱۲..... رضائے حق کی طرف سے۔ ☆ چون طمع..... اندریں بیت اشارت است بمقام عبدیت و رضا ۱۲..... اس شعر  
میں مقام عبدیت اور مقام رضا کی طرف اشارہ ہے۔

## انتیسواں مکتوب

فرائض کے ادا کرنے اور سنن و مستحبات کی رعایت کرنے کی ترغیب اور فرضوں کے مقابلہ میں نفلوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ  
نہ دینے کے بیان میں، اور عشاء کی نماز کو آدھی رات کے بعد ادا کرنے اور وضو کے مستعمل پانی کے پینے کو جائز سمجھنے اور مریدوں کے  
سجدہ کرنے کو جائز سمجھنے سے منع کرنے کے بیان میں، شیخ نظام تھائیری کی طرف صادر فرمایا۔

عرضداشت:- عَصَمْنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَنِ التَّعَصُّبِ وَالتَّعَسُّفِ وَنَجَّانَا وَإِيَّاكُمْ عَنِ  
التَّلَهُّفِ وَالتَّأْسُفِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ الْمَنْفِيِّ عَنْهُ زَيْغُ الْبَصْرِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَتَمُّهَا  
وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ اَكْمَلُهَا۔ (حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو تعصب (طرفداری و ہٹ دھرمی) تعسف (غلط راستہ پر چلنے) سے  
بچائے، اور تلہف و تأسف (افسوس اور رنج و غم کرنے) سے بچائے بطفیل حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ کئی بصر سے پاک  
ہیں، آپ پر اور آپ کی آل پر کامل ترین صلوات اور اکل ترین تسلیمات ہوں)۔

وہ اعمال جن سے حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے فرائض ہیں یا نوافل، فرضوں کے مقابلہ  
میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے، فرضوں میں سے کسی ایک فرض کا اس کے اپنے وقت میں ادا کرنا ہزار سال کے نوافل ادا کرنے  
سے بہتر ہے اگرچہ وہ نوافل خلوص نیت کے ساتھ ادا کئے جائیں، خواہ وہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور ذکر و فکر وغیرہ میں سے کوئی بھی

### حاشیہ متن

- ﴿ص ۷۵﴾ ۳ مبالغہ:- بضم باک داشتن و اندیشہ کردن، معنی خوف کھانا اور خطرہ محسوس کرنا۔  
۴ ... قوله تَعَصُّب:- ص پر پیش اور شد اور ب ایک نقطہ والی، معنی حمایت کرنا، مدد کرنا، حفاظت کرنا، طرف داری کرنا۔ ۱۲  
۵ ... قوله تَعَسُّف:- س پر پیش اور شد، غلط راہ چلنا، بے راہ روی اختیار کرنا۔ ۱۲  
۶ ... قوله التَّلَهُّف:- بروزن تَكَلُّف، معنی افسوس کرنا، غم کھانا، رنج کرنا، دکھ ظاہر کرنا۔ ۱۲  
۷ ... قوله التَّأْسُف:- یہ بھی غم کھانے کے معنی میں ہے۔ ۱۲  
۸ ... قوله ہمیں حکم دارد:- نوافل ادا کرنے سے کئی درجہ بہتر ہے۔ ۱۲

نفل ہو بلکہ ہم کہتے ہیں کہ فرائض کے ادا کرنے کے وقت سنتوں میں سے کسی سنت کی اور مستحبات میں سے کسی مستحب کی رعایت کرنے کا بھی یہی حکم ہے (کہ نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے)۔

منقول ہے کہ ”ایک روز امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز جماعت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدیوں کی طرف دیکھا تو اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص (سلیمان بن ابی حثمہ) کو اس وقت موجود نہ پایا، (دریافت) فرمایا کہ فلاں شخص جماعت میں حاضر نہیں ہوا؟ حاضرین نے عرض کیا کہ وہ رات کا اکثر حصہ جاگتا رہتا ہے گمان ہے کہ اس وقت سو گیا ہوگا، آپ نے فرمایا کہ اگر وہ تمام رات سوتا رہتا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا تو زیادہ اچھا ہوتا“۔

۹ ... حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مؤطا میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، مشکوٰۃ میں اس کے الفاظ اس طرح ہیں عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ قال ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فقد سلیمان بن ابی حثمہ فی صلوة الصبح وان عمر غدا الی السووق ومسکن سلیمان بین المسجد والسووق فمر علی الشفا ام سلیمان فقال لها لم ارسلیمان فی الصبح؟ فقالت: انه بات یصلی فغلبته عیناه، فقال عمر: لان اشهد صلوة الصبح فی الجماعۃ احب الی ان اقوم لیلۃ (مؤطا، باب ماجاء فی العتمۃ والصبح) مصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ:- حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دن چڑھے بازار کی طرف نکلے، سلیمان کا گھر بازار اور مسجد نبوی کے درمیان تھا، حضرت عمر سلیمان کی ماں شفا کے پاس سے گزرے تو اسے کہا: آج صبح کی نماز میں سلیمان کو میں نے نہیں دیکھا؟ سلیمان کی والدہ ماجدہ نے کہا: وہ رات کو نماز پڑھتے رہے تو صبح نیند کا غلبہ ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لوں مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں رات بھر کھڑا ہوں۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ آداب ..... یعنی مستحبات ۱۲ ..... پسندیدہ عمل ..... ☆ قلتہ ..... بے پروا شدن ۱۲ ..... بے پروا ہونا ..... ☆ جب ..... پہلو ۱۲

مقابل، طرف ..... ☆ عصمنا اللہ وایاکم ..... نگہدار مارا خدائے پاک و شمارا ۱۳ ..... خدا تعالیٰ ہماری اور تمہاری حفاظت فرمائے

☆ ونجانا وایاکم ..... ونجات بخشد مارا و شمارا ۱۲ ..... اور ہم اور تم کو نجات بخشے ..... ☆ ادائے فرضی ..... بیان عدم اعتبار ۱۲

آگے بیان ہے فرائض کے مقابلہ میں نوافل کی بے اعتباری کا ..... ☆ بہ ..... بہتر ۱۲ ..... بہت اچھا، عمدہ ..... ☆ حضرت فاروق ..... عمر ۱۲

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ..... ☆ بامداد ..... فجر ۱۲ ..... صبح کا وقت ..... ☆ شخصے ..... سلیمان بن ابی حثمہ ۱۲ ..... مراد سلیمان بن حثمہ رضی اللہ عنہ

﴿ص ۶۷﴾ ۱۔ قولہ وبدون خرط التقاد... الخ :- یعنی آداب شرعیہ کی رعایت کے بغیر اور مکروہات سے اجتناب نہ کرتے ہوئے یہ عمل کرنا خاں دار درخت پر ہاتھ ملنے کی طرح ہے، یعنی بے فائدہ تکلیف اٹھانا اور محنت برداشت کرنا ہے۔ ۱۲

۲ ... داغ کے وزن میں بہت سے اختلاف ہیں، مگر اکثر محققین کی تحقیق یہ ہے کہ داغ کا وزن چھرتی ہے اور لطائف (نام کتاب) میں حصہ اور نصیب کے معنی لکھے ہیں۔ ۱۲

۳ ... قولہ دران وقت :- بحر الرائق میں ہے و افسادان التأخیر الی نصف اللیل لیس بمستحب وقالوا انه مباح والی بعد مکروہ یعنی اس سے مستفاد ہوا کہ عشا کی نماز کو آدمی رات تک مؤخر کرنا مستحب نہیں ہے اور فقہائے نے اس کو مباح کہا ہے اور آدمی رات کے بعد ادا کرنا مکروہ ہے۔ ۱۲

۴ ... قولہ مکروہ تحریمی :- نیز بحر الرائق میں قیہ سے منقول ہے تأخیر العشاء الی مازاد علی نصف اللیل یکرہ کراہۃ تحریم یعنی عشا کی نماز آدمی رات کے بعد مؤخر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۲

پس کسی مستحب کی رعایت کرنا اور کسی مکروہ سے بچنا خواہ وہ مکروہ تحریمی نہ ہو، بلکہ مکروہ تنزیہی ہی ہو، ذکر و فکر اور توجہ و مراقبہ سے بہتر ہے۔ ہاں اگر ان امور (ذکر و فکر اور مراقبہ وغیرہ) کو مستحبات کی رعایت اور مکروہات سے بچنے کے ساتھ جمع کرے تو فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (بہت ہی بڑی کامیابی ہے) وَبَدُوْنِهِ خَرَطَ الْقَتَادَ (ورنہ بے فائدہ رنج اٹھانا ہے)۔ مثلاً زکوٰۃ کے حساب میں ایک دانگ (چھرتی وزن کا سکہ مراد ہے یعنی معمولی رقم) صدقہ کرنا جس طرح سے نقلی طور پر سونے کے بڑے بڑے پہاڑ صدقہ کرنے سے کئی درجہ بہتر ہے۔ اسی طرح اس دانگ کے صدقہ کرنے میں کسی مستحب کی رعایت کرنا مثلاً اس کا کسی قریبی محتاج کو دینا بھی اس (نقلی صدقہ) سے کئی درجہ بہتر ہے۔ لہذا عشاء کی نماز کو رات کے دوسرے نصف حصہ میں (آدھی رات کے بعد) ادا کرنا اور اس تاخیر کو قیام لیل (نماز تہجد کی تاکید) کا ذریعہ بنانا بہت ہی برا ہے، کیونکہ فقہائے احناف رحمہم اللہ کے نزدیک عشاء کی نماز کو اس وقت میں (یعنی آدھی رات کے بعد) ادا کرنا مکروہ ہے، بظاہر اس کراہت سے ان کی مراد کراہت تحریمہ ہے، کیونکہ ان کے نزدیک نماز عشاء کا آدھی رات تک ادا کرنا مباح ہے اور آدھی رات کے بعد ادا کرنا مکروہ کہا ہے، پس وہ مکروہ جو مباح کے بالمقابل ہے وہ مکروہ تحریمی ہے۔ اور فقہائے شافعیہ رحمہم اللہ کے نزدیک آدھی

۵ ... قوله جائز نیست:۔ لانه وارد فی حدیث مسلم ووقت صلوة العشاء الی نصف اللیل الاوسط۔ ترجمہ: اس لئے کہ مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہے: عشاء کی نماز کا وقت (شفق غائب ہونے کے بعد شروع ہو کر) آدھی رات تک (یعنی نصف رات کی بیشی کے بغیر، حنفیہ کے نزدیک یہ حد مختار ہے اور جواز کا وقت طلوع فجر سے ذرا پہلے تک ہے)۔ ۱۲

۶ ... قوله تاخیر مستحب است:۔ یعنی نماز وتر کے لئے یہ تاخیر اس شخص کے لئے مستحب ہے جسکو تہجد کے وقت جاگنے اور اٹھنے پر پورا اعتماد و بھروسہ ہو، ورنہ نماز وتر بھی سونے سے پہلے پڑھ لینا مستحب بلکہ واجب ہے۔ ۱۲

☆ رعایت ..... یعنی رعایت آداب و اجتناب از مکروہات ۱۲ ..... یعنی آداب کی رعایت اور مکروہات (ناپسندیدہ اعمال) سے پرہیز کرنا۔

☆ فَقَدْ فَازَ ..... رستگاری یافت ۱۲ ..... آزادی پائے گا، کامیابی حاصل کر لی۔ ☆ فَوْزًا عَظِيمًا ..... رستگاری یافتن عظیم ۱۲

بڑی عمدہ رہائی پائے گا، عظیم کامیابی۔ ☆ جبال ..... کوہ پائے گا ۱۲ ..... بڑے پہاڑ یا بلند پہاڑ۔ ☆ قَمَب ..... بفتخین بمعنی زر ۱۲

ذ اورہ پر زبر، معنی زر، سونا۔ ☆ قیام لیل ..... یعنی نماز تہجد ۱۲ ..... تہجد کی نماز۔ ☆ مستنکر ..... بد ۱۲ ..... برا۔ ☆ در انوقت

نصف اخیر ۱۲ ..... نصف رات کے آخر۔ ☆ حدث ..... بفتخین بے وضو شدن ۱۲ ..... وضو ساقط ہونا، وضو ٹوٹ جانا۔ ☆ یا بہ

یعنی باوجود وضو وضو کند ۱۲ ..... وضو موجود ہونے کے باوجود (عبادت اور ثواب کے لئے) وضو پر وضو کرنا۔ ☆ استعمالش ..... عبادت

و ثواب ۱۲ ..... عبادت اور ثواب۔

﴿ص ۷۷﴾ صوفیاء کی اصطلاح میں واقعہ اس کو کہتے ہیں کہ ایسی بات یا امر جو قلب میں پیدا ہو، جس طریق سے بھی ہو خواہ قلب کی قوت سے خواہ اسکے بغیر، یعنی جاگتے ہوئے یا نیند میں جبکہ حواس کا قتل ضرور ہے، صوفی واقعہ اور مشاہدے کے لئے معروف نیند کا محتاج نہیں ہے۔

مصرع واقعہ بخواب صوفی راست خو ترجمہ: راست خو (صحیح الطبع) صوفی کو واقعہ بے خواب پیش آتا ہے۔

۱ ... قولہ بدانکہ حقیقت سجدہ... الخ:۔ جانا چاہیے کہ سجدہ کی حقیقت پیشانی کو زمین پر رکھنا ہے اور یہ دو طرح پر واقع ہوتا ہے ایک یہ کہ بندگی کا حق ادا

کرنے کے لئے ہو اور یہ قسم تمام مذاہب و ملل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے لئے حرام و ممنوع ہے اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہوا ہے

کیونکہ یہ محرمات عقلیہ سے ہے۔ اور محرمات عقلیہ ادیان و ملل کی تبدیلی سے تبدیل نہیں ہوتے۔ دوم یہ کہ کسی کی تعظیم و تکریم کے لئے ہو جیسا سلام اور

سرکوبھکانا اور اس کا حکم رسوم و عادات اور تبدیلی اوقات و زمانہ کے لحاظ سے مختلف ہے کبھی جائز ہے کبھی حرام۔ پہلی امتوں میں جائز تھا جیسا کہ حضرت

یوسف علیہ السلام کے واقع میں ہے، کہ خَرُّوا لَہٗ سَجْدًا اور فرشتوں کا حضرت آدم کو سجدہ کرنا اسی طریق پر تھا۔ اور ہماری شریعت میں یہ طریقہ

رات کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنا جائز ہی نہیں ہے۔ لہذا قیام لیل یعنی نماز تہجد کے لئے اور اس وقت میں ذوق و جمعیت حاصل ہونے کے لئے اس امر (تاخیر نماز عشاء بعد نصف شب) کا مرتکب ہونا نہایت برا ہے، اس مقصد کے لئے نماز وتر کی ادائیگی میں (بعد نصف شب تک) تاخیر کرنا بھی کافی ہے، اور یہ تاخیر مستحب بھی ہے، وتر بھی افضل وقت میں ادا ہو جاتے ہیں اور قیام لیل (نماز تہجد) اور صبح کے وقت جاگنے کا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے لہذا اس عمل (تاخیر نماز عشاء بعد نصف شب) کو ترک کرنا چاہیے اور گذشتہ دنوں کی نمازوں کو پھر سے ادا کرنا چاہیے۔ امام اعظم کو فی ۱۰۷ نے وضو کے مستحبات میں سے کسی ایک مستحب کے ترک ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی نمازوں کو قضا فرمایا تھا۔

اور نیز مستعمل پانی جس سے حدث کو دور کیا ہو (یعنی وضو کا مستعمل پانی ہو) یا وہ مستعمل پانی جس کو قربت یعنی عبادت و ثواب کی نیت سے وضو میں استعمال کیا ہو (یعنی باوجود وضو ہونے کے ثواب کی نیت سے پھر وضو کیا ہو تو اس وضو کا مستعمل پانی) لوگوں کے لئے اس پانی کا پینا جائز نہ کریں، کیونکہ وہ پانی امام اعظم ۱۰۷ کے نزدیک نجس مغلط (یعنی نجاست غلیظہ ہے) اور فقہانے اس پانی کے پینے سے منع فرمایا ہے اور اس کے پینے کو مکروہ کہا ہے۔ ہاں وضو کے بچے ہوئے پانی کے پینے کو شفا کہا ہے، اگر کوئی شخص اعتقاد کے ساتھ طلب کرے تو اس کو وہ پانی (یعنی وضو کا بچا ہو پانی) دے سکتے ہیں۔ اس فقیر کو اس دفعہ دہلی میں اس قسم کی آزمائش پیش آئی تھی (یعنی بعض دوستوں کو واقعہ (حال) میں دکھایا گیا کہ اس فقیر کے وضو کے مستعمل پانی کو پیئیں ورنہ بڑی تکلیف لاحق ہو جائے گی، (فقیر نے) بہت زیادہ منع کیا مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا، آخر کار فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو نجات کی ایک صورت نکل آئی کہ اگر ہر عضو کو تین مرتبہ دھونے کے بعد چوتھی مرتبہ دھویا جائے اور اس میں قربت یعنی عبادت و ثواب کی نیت نہ کی جائے تو چوتھی مرتبہ کا پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ یہ حیلہ تجویز کر کے عبادت و ثواب کی نیت کے بغیر چوتھی مرتبہ کے دھونے کا مستعمل پانی ان حضرات کو پینے کے لئے دیا۔

بہلا دن آگے تو بات امام ربانی ایبلا حصہ

حدیث متواترہ کی رہنمائی میں جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ حرام و ممنوع ہے۔ کذانی التفسیر العزیزی۔ اور امراء و علماء اور مشائخ کے لئے زمین کو بوسہ دینا بھی حرام ہے اور اس فعل کے کرنے والا اور اس سے خوش و راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ کذانی الکافی فقہیہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا کہ جو شخص بادشاہ یا امیر کے سامنے زمین کو بوسہ دے یا سجدہ کرے اگر وہ سجدہ تعظیسی ہوگا اس سے وہ شخص کافر تو نہیں مگر گناہگار ہو جائیگا اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا اور اگر عبادت کی نیت سے کرے گا تو کافر ہو جائیگا اور اسی طرح اگر کچھ بھی نیت موجود نہیں ہوگی تو اکثر علماء کے نزدیک وہ کافر نہیں ہوگا۔ اور زمین کو بوسہ دینا، رخسار یا پیشانی زمین پر لگانے سے کم درجہ پر ہے۔ کذانی التظہیر یہ اور طبیب نے محی السنۃ سے نقل کیا ہے کہ کمر کا جھکانا مکروہ ہے کیونکہ صحیح حدیث کی رو سے اس کی نبی وارد ہے۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے جو علم و صلاح سے منسوب ہیں ایسا کرتے ہیں ان پر اعتماد و اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور مطالب المؤمنین میں شیخ ابو منصور سے نقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے سامنے زمین کو بوسہ دے یا کمر یا سر کو جھکا دے وہ شخص کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہوتا ہے اور بعض مشائخ نے کہا ہے۔ کذا لا نخنأ ان یکون کفراً (یعنی کمر کو جھکانا کفر کے قریب ہے۔) کذانی ترجمہ المسئلة الشیخ عبدالحق الدہلوی رحمہ اللہ علیہ وقدس سرہ۔ ترجمہ زواریہ۔

۲ ... قولہ وآن علم: یعنی اعمال کی پہچان اور ہر عمل کی کیفیت معلوم کرنا علم احکام ہے، معاملات اور خرید و فروخت کا علم۔ اور ایسی ہر چیز کا علم واجب ہے۔ ۱۲

☆ ابتلا..... امتحان ۱۲..... آزمائش۔ ☆ بعضی..... بیان ابتلاء ۱۲..... ابتلاء میں جتلا بعض دوستوں کا ذکر۔ ☆ إلا..... ورنہ ۱۲

اگر نہیں تو سوائے..... ☆ تکلیف..... سہ بار ۱۲..... تین بار۔ ☆ غسل..... بالفتح شستن ۱۲..... غ کی زبر سے، معنی دھونا۔



اور نیز معتبر آدمیوں نے بیان کیا ہے کہ آپ کے بعض خلفاء کو ان کے مرید سجدہ کرتے ہیں اور زمین بوسی پر بھی کفایت نہیں کرتے، اس فعل کی برائی آفتاب سے بھی زیادہ (یعنی خوب اچھی طرح) ظاہر ہے، آپ ان کو منع کریں اور منع کرنے میں تاکید سے کام لیں۔ اس قسم کے افعال سے پرہیز کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے، خاص طور پر جو شخص لوگوں کا پیشوا و مقتدا بنا ہوا ہو، اس کو اس قسم کے افعال سے پرہیز کرنا اشد ضروری ہے کیونکہ اس کے پیرو اس کے اعمال کی پیروی کریں گے اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔

اور نیز اس جماعت کے علوم، احوال کے علوم ہیں۔ اور احوال، اعمال کے نتیجے و ثمرات ہیں، اور احوال کے علوم سے اسی شخص کو میراث (ورثہ) ملتی ہے جس نے اعمال کو درست کیا ہو اور ان کا حق ادا کرنے پر قائم رہا ہو۔ اور اعمال کی درستی اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اعمال کو پہچانے اور ہر عمل کی کیفیت کو جانے، اور وہ احکام شرعیہ یعنی نماز و روزہ اور باقی فرائض معاملات و نکاح و طلاق و خرید و فروخت اور ہر اس چیز کا علم ہے جس کو حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس پر واجب کیا ہے اور اس کو اس کی طرف دعوت دی ہے، اور یہ علوم کسب (اپنی محنت) سے حاصل ہوتے ہیں ان کے سیکھنے سے کسی شخص کو بھی چارہ نہیں ہے۔

اور علم دو مجاہدوں کے درمیان ہے، ایک مجاہدہ علم کے حاصل ہونے سے پہلے اس کی طلب میں ہوتا ہے اور دوسرا مجاہدہ علم حاصل ہونے کے بعد اس کے استعمال (اس پر عمل کرنے) میں ہوتا ہے۔ پس جس طرح آپ کی مبارک مجلس میں تصوف کی کتابوں میں سے کچھ بیان ہوتا رہتا ہے اسی طرح فقہ کی کتابوں میں سے کچھ بیان ہوتا رہنا چاہیے، اور فقہ کی کتابیں فارسی

☆ قربت..... عبادت و ثواب ۱۲..... عبادت اور ثواب۔ ☆ بخوردنش..... آن یار کہ واقعہ دیدہ بود ۱۲..... وہ دوست جس نے وہ واقعہ (پانی پینے کا) دیکھا تھا۔ ☆ شناعت..... بالفح زشت شدن و زشتی ۱۲..... ش پر زبر، معنی برا ہونا، برائی۔ ☆ اظہر من الشمس..... ظاہر تر از آفتاب ۱۲..... آفتاب (سورج) سے زیادہ روشن (واضح)۔ ☆ اجتناب..... پرہیز ۱۲..... بچنا۔ ☆ را بر آوردہ..... یعنی مقتداے مردم شدہ باشد ۱۲..... یعنی لوگوں کا مقتدا (پیشوا) بن چکا ہو۔ ☆ آن..... او ۱۲..... وہ یا اس۔ ☆ مواردیث..... نتائج و ثمرات ۱۲..... نتیجے اور ثمرات۔ ☆ کسی..... تفسیر ۱۲..... پہلے کی تفصیل۔ ☆ سائر..... باقی ۱۲..... بقایا۔ ☆ اکتسابیہ..... کہ محتاج اند با کتساب یعنی بسعی خود حاصل کردن ۱۲..... اکتساب کرنے کے محتاج یعنی اپنی کوشش سے خود حاصل کرنا۔ ☆ مجاہدہ..... محنت و مشقت برداشتن و کوشش کردن ۱۲..... یعنی محنت و مشقت کو برداشت کرنا۔ ☆ استعمال..... بعمل درآوردن ۱۲..... اور عمل میں لانا۔

﴿ص ۷۸﴾ قولہ در نمی آید: کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ مفر و رخن مشوکہ تو حید خدا واحد دیدن بودنہ واحد گفتن

ترجمہ: (اے شخص) صرف زبانی کہنے پر مفرور نہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی توحید اس کو واحد دیکھنا ہے نہ کہ (صرف) واحد کہنا۔

پس زبان سے کہنے اور وجدان سے پانے میں بہت فرق ہے اور کسی چیز کے متعلق کان سے سننے اور اس چیز کو خود حاصل کر لینے میں بہت درجے ہیں، جتنی بار بھی (چاہے) تو شکر کا نام لے جب تک تو شکر نہیں کھائے گا تیرا منہ (دہن) میٹھا نہیں ہوگا۔ تو کستوری کی کتنی بھی تعریف کرے۔ جب تک سونگے گا نہیں معطر نہیں ہوگا۔ ۱۲

☆ اطباب..... بالکسر دراز کردن رخن و بسیار گفتن ۱۲..... (کی زیر سے، بات لمبی اور زیادہ گفتگو کرنا۔) ☆ الْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ

انک دلالت نماید بر بسیار ۱۲..... تھوڑی چیز زیادہ پر دلالت کرتی ہے۔ (قطرہ دریا کی دلیل ہے) ☆ رزقنا اللہ سبحانہ... حبیبہ.....

ارزانی فرماید حق سبحانہ مارا و شمارا کمال متابعت حبیب خود ۱۲..... اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اپنے حبیب ﷺ کی پوری پوری متابعت نصیب فرمائے۔

میں بہت ہیں مثلاً مجموعہ خانی، عمدۃ الاسلام وکنز فاری، بلکہ اگر تصوف کی کتابوں میں سے بیان نہ بھی کیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ وہ احوال سے تعلق رکھتی ہیں اور بیان کرنے میں نہیں آتیں اور فقہ کی کتابوں میں سے بیان نہ ہونے میں نقصان کا احتمال ہے اور زیادہ لمبی گفتگو کیا کی جائے الْقَلِيلُ يُدَلُّ عَلَى الْكَثِيرِ (تھوڑی بات کثیر پر دلالت کرتی ہے)۔

اند کے پیش تو کفتم غمِ دل تر سیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است  
ترجمہ:- بہت تھوڑی کہی ہے ڈرتے ڈرتے داستانِ غم کہیں آزرده ہو جائے نہ دل تیرا، میرے ہدم

رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم کمال اتباع حبیبہ علیہ وعلی الہ الصلوٰت والتسلیمات  
(حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اپنے حبیب ﷺ کی پوری پوری متابعت نصیب فرمائے) (آمین)

## تیسواں مکتوب

شہود آفاقی و انفسی اور شہود نفسی و تجلی صوری کے درمیان فرق کے بیان میں اور مقام عبدیت کی شان کی بلندی اور اس مقام کے علوم کی علوم شرعیہ کے مطابق ہونے اور اس کے مناسب امور کے بیان میں، ملاً محمد صدیق جو کہ اس درگاہ (مجددیہ) کے پرانے خادموں میں سے ہیں فرماتے تھے کہ یہ مکتوب گرامی بھی شیخ نظام تھانیسری کی طرف صادر فرمایا۔

عرضداشت:- شَرَّفَكُمُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِكَمَالِ الْإِتِّبَاعِ الْمُحَمَّدِيِّ وَزَيْنِكُمْ بِالزِّيِّ السَّنِيِّ الْمُصْطَفَوِيِّ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلَهَا وَبِمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلَهَا (حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے مشرف فرمائے، اور آپ کو آنحضرت ﷺ کی روشن وضع قطع ولباس سے آراستہ فرمائے)۔

میں نہیں جانتا کہ کیا لکھوں، اگر اپنے مولا تعالیٰ و تقدس (اللہ تعالیٰ) کی پاک بارگاہ کی نسبت کوئی بات زبان پر لاؤں تو جھوٹ اور بہتان ہوگا، حق سبحانہ و تعالیٰ کی اعلیٰ بارگاہ اس سے بہت بلند ہے کہ مجھ جیسا بیہودہ گواہی زبان سے اس کی تعریف کرے، چوں (مثل و مانند) بے چون (بے مثل) کے بارے میں کیا بیان کرے، مُخَدَّث (غیر ازلی) قدیم (ازلی) کے متعلق

### حاشیہ متن

﴿ص ۸﴾ ۱۔ قولہ شرفکم اللہ:- یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے مشرف فرمائے اور آپ کو آنحضرت ﷺ کی روشن وضع قطع اور لباس سے آراستہ فرمائے۔ ۱۲

۲۔ ... قولہ زئی:- زیر سے اور یا پر شد، اس کا معنی کپڑا اور لباس ہیں۔ سنینی مس پرز اور یا پر شد، بمعنی بلند اور روشن۔ ۱۲

۳۔ ... حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

عاشقان کشتگان معشوق اند بر نیاید ز کشتگان آواز

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم و از ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

دفتر تمام گشت و پاپایان رسید عمر ما بچھاں در اول وصف تو ماندہ ایم

ترجمہ:- اگر کوئی شخص مجھے باری تعالیٰ کے اوصاف کے بارے میں پوچھے (ظاہر ہے) میں پھر بے دل بے نشان کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں عاشق تو معشوق کی محبت میں کشتہ شدہ (مارے ہوئے) ہیں۔ مرے ہوؤں سے آواز نہیں نکلتی، اے وہ ذات جو خیال، وہم، گمان اور قیاس سے بالاتر ہے، جو کچھ لوگوں نے کہا ہے اور ہم نے سنا ہے اور پڑھا ہے، تمام دفتر ختم ہو گئے ہیں اور عمر انجام کو پہنچ گئی ہے لیکن ہم ابھی تیرے پہلے ہی وصف میں (گم) ہیں۔ ۱۲

کیا ڈھونڈے، مکانی (محدود) لامکانی (لامحدود) کے بارے میں کب تک دوڑے، بے چارہ اپنی ذات سے باہر کچھ نہیں رکھتا اور اپنے آپ کے علاوہ کسی چیز میں کچھ گزر نہیں رکھتا۔

ذّرہ گر بس نیک و ر بس بد یو د  
گر چہ عمرے تگ زَنَد در خود یو د  
ترجمہ: ذّرہ خواہ نیک ہو یا بد، مگر  
عمر بھر دوڑے، رہے گا بس وہیں

یہ معنی بھی سیر انفسی میں حاصل ہوتے ہیں جو کہ کام کی انتہا میں میسر ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا ہے کہ اہل اللہ فنا و بقا کے بعد جو کچھ دیکھتے ہیں اپنی ذات میں دیکھتے ہیں اور جو کچھ پہچانتے ہیں اپنی ذات میں پہچانتے ہیں اور ان کی حیرت اپنے وجود میں ہوتی ہے، وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (ذاریات: ۲۱) ترجمہ: اور کیا تم اپنے نفسوں (جانوں) میں نہیں دیکھتے ہو)۔ اس سے پہلے جو سیر بھی ہے وہ سیر آفاقی میں داخل ہے جس کا حاصل کچھ حاصل نہ ہونا اور یہاں بے حاصلی کے لفظ کا اطلاق اصل مطلب کے حاصل ہونے کی نسبت سے ہے ورنہ وہ منجملہ شرائط و آمادہ کرنے والے امور کے ہے۔ شہود انفسی سے کوئی شخص وہم میں نہ پڑے اور اس کو تجلی صوری کے شہود کی مانند جو کہ متجلی لہ (جس کو تجلی منکشف ہو) کے نفس میں ہے خیال نہ کرے، ایسا ہرگز نہیں ہے، تجلی صوری خواہ کسی قسم کی ہو سیر آفاقی میں داخل ہے اور علم الیقین کے مرتبہ (مقام) میں حاصل ہوتی ہے اور شہود انفسی حق الیقین کے مرتبہ (مقام) میں ہے جو کہ کمال کے مرتبوں کی انتہا ہے۔ اور شہود کا لفظ اس جگہ عبارت کے میدان کی گئی کی وجہ سے بولا گیا ہے ورنہ جیسا کہ ان کا مطلب بے چون و بے چگون (بے مثل و مثال) ہے اس مطلب کے ساتھ ان کی نسبت بھی بے چون و بے چگون (بے مثل و بے مثال) ہے چون کو بیچون کی طرف کوئی راہ نہیں ہے،

۵ ... قولہ این معنی: یہ دانائی اور معرفت اور دانش۔ یہ جو کچھ لوگوں کی زبانوں پر آیا ہے اسکی جناب کبریائی اس سے بالاتر ہے۔ یہ سب کچھ آخر میں میسر آتا ہے نا کہ ابتدا میں۔ پس اس کی معرفت سے سوائے حیرت و نادانی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ ملائکہ کو بھی کچھ حاصل نہیں ہے جیسا کہ کہا گیا ہے العجز عن الا دراک إدراک (یعنی ادراک سے عاجز رہنا ہی ادراک ہے) ۱۲

۶ ... قولہ سیر انفسی:۔ جاننا چاہیے کہ حضرت مجدد قدس سرہ نے سیر انفسی اور سیر آفاقی کی تفصیل اور معنی مکتوبات کی دوسری جلد مکتوب ۳۲ میں ذکر فرمائے ہیں وہاں سے ملاحظہ کرنا چاہیے ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ کذب ..... دروغ ۱۲ ..... جھوٹ، غلط بیانی۔ ☆ افترا ..... بہتان ۱۲ ..... تہمت، الزام۔ ☆ ہرزہ ..... بافتخ بیہودہ گفتن ۱۲

ہا پر زبر، غیر دانشمندانہ بولنا، بیہودہ باتیں کرنا۔ ☆ چون ..... با مثل ۱۲ ..... مثل و مانند۔ ☆ بیچون ..... بے مثل ۱۲ ..... بے طرح،

بے مثال۔ ☆ محدث ..... نو پیدا ۱۲ ..... جدید۔ ☆ قدیم ..... ازلی ۱۲ ..... ازلی۔

﴿ص ۷۹﴾ ۱ قولہ وفی انفسکم ... الخ:۔ یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ خم (۲۶) سورہ ذاریات میں ہے، یعنی کیا تمہاری جانوں میں جو نشانیاں ہیں تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ۱۲

۲ ... قولہ اطلاق لفظ ... الخ:۔ یہ سوال مقدر کا جواب ہے اور دونوں کی تقریر بالکل ظاہر ہے۔ ۱۲

۳ ... قولہ مُعْجَلَات:۔ م پر پیش اور ع کے نیچے ز پر اور د پر شد، یہ مُعْجَل کی جمع ہے، اس کے معنی آمادہ کرنے والا تیار کرنے والا۔ ۱۲

۴ ... قولہ حَاشَا وَ كَلَّا:۔ حاشا کلمہ تزییہ ہے (پاکیزگی) یعنی ہر عیب سے دور اور پاک ہے۔ حَاشَا لِلّٰہ یعنی اللہ پاک ہے، كَلَّا: ك پر زبر اور ل پر شد، كَلَّا جہڑنے اور تمبیہ کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ ۱۲

۵ ... قولہ نَسْنَس:۔ دونوں ن پر زبر اور دوس بغیر نقطہ کے، ایک حیوان کی قسم ہے، جو ایک پاؤں سے کوشش کرتا (چلا) ہے، حَیْوة الحیوان کے مصنف نے لکھا ہے: پہلے کے نیچے زیر سے، نَسْنَس حیوانوں کی قسم سے ہے جو نصف آدمی کی صورت میں ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کا ایک کان، ایک ہاتھ اور

مثنوی اتصالے بے تکلیف بے قیاس  
ہست رب الناس راباجانِ ناس  
لیک گفتم ناس را، نسان نہ  
ناس غیر از جانِ جاں اشناس نہ  
ترجمہ:- اتصال اللہ کا انسان سے  
ہے کچھ ایسا، کب بیاں میں آسکے  
ذکر یاں انسانِ ناقص کا نہیں  
بلکہ جو ہو مرد کامل بالیقین

اور شہودِ صوری مذکور کے ساتھ شہودِ نفسی کے متحد ہونے کا وہم پیدا ہونے کی جگہ ان دونوں مقامات میں آدمی کے بقا کا حاصل ہونا ہے کیونکہ تجلی صوری (متجلی لہ کو) فنا کرنے والی نہیں ہے، اگرچہ قیود میں سے کسی قید کو کسی قدر دور کر دیتی ہے لیکن فنا کی حد تک نہیں پہنچاتی پس اس تجلی میں سالک کے وجود کا باقی رہنا پایا جاتا ہے اور سیرِ نفسی خود پوری پوری فنا اور کامل ترین بقا کے بعد ہے، پس ناچار معرفت کی کمی کی وجہ سے ان دونوں بقاؤں میں فرق نہیں کر سکتے، اس لئے مجبوراً اتحاد (ایک ہی ہونے) کا حکم لگا دیتے ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ دوسری بقا ان کے نزدیک بقا باللہ سے تعبیر کی گئی ہے اور وہ اس وجود کو وجودِ مہوبِ حقانی یعنی سبحانہ و تعالیٰ کا بخشا ہوا وجود کہتے ہیں تو شاید اس وہم سے نجات حاصل کر لیں۔

اس مضمون سے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ بقا باللہ سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنے آپ کو حق تعالیٰ و تقدس کا عین پائے، ایسا ہرگز

ایک پاؤں ہوتا ہے، آدمیوں کی طرح عربی میں کلام کرتا ہے، تاریخ بھجۃ العالم میں لکھا ہے کہ ناسِ عدن اور عمان کے علاقہ میں بہت پایا جاتا ہے، وہ ایک جانور ہے جو آدمی کی طرح کا ہوتا ہے، ایک ہاتھ، ایک پاؤں اور ایک آنکھ رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ سینہ پر ہوتا ہے اور عربی زبان میں باتیں کرتا ہے، وہاں لوگ اس کا شکار کرتے ہیں اور کھاتے ہیں ۱۲

۴ ... قولہ ناس غیر از... الخ:- پہلے لفظ جان کے نون کے نیچے زیر ہے اور دوسرا موقوف ہے (جانِ جاناں سے مراد محبوبِ حقیقی ہے) یعنی جو حق ناشناس ہیں اور محبوبِ حقیقی کی پہچان نہیں رکھتے وہ انسان نہیں ہیں، خلاصہ یہ کہ جانِ جاناں (محبوبِ حقیقی) کی شناسائی و معرفت کے بغیر انسان نہیں ہے یہ صورت انسانی تو رکھتا ہے لیکن معنویت سے محروم ہے۔

بیت این نہ مرد اند لہنہا صورت اند  
مردہ نان اند کشتہ شہوت اند  
ترجمہ:- یہ مرد نہیں ہیں بلکہ صرف ظاہری صورت ہیں، باسی روٹی ہیں اور شہوت کے مارے ہوئے (بندے) ہیں۔ ۱۲

☆ پیش... قبل ۱۲... پہلے... الخ... اور اگر نہیں تو... ☆ در رنگ... مانند ۱۲... مثل، طرح... ☆ الّا  
ورنہ ۱۲... ورنہ... بے شبہ ۱۲... بے مثال... ☆ بیچگونہ... بے نمونہ ۱۲... بے مثال... ☆ ربّ الناس  
پروردگار مردم ۱۲... لوگوں کا پالنے والا... ☆ ناس... مردم ۱۲... لوگ... ☆ ناس... مرد کامل و عارف واصل ۱۲... مرد کامل  
اور صاحب قرب و معرفت... ☆ مفنی... یعنی متجلی لہ رافنا کنندہ نیست ۱۲... جس پر تجلی ہو اسکو فنا نہیں کرتا... ☆ خود... البتہ ۱۲  
خود... ☆ این... یعنی یافتن خود عین حق تعالیٰ و تقدس ۱۲... یعنی خود کو حق تعالیٰ و تقدس کا عین جانا۔

﴿ص ۸۰﴾ قولہ بوجود عدم... الخ:- جانا چاہیے کہ عدم جو اس سلسلہ الیہ کے کابری عبارتوں میں آتا ہے اس سے مراد اس اسم الہی جل شانہ کی ہستی کا ورود ہے جو کہ عارف کا مبداء تعین ہے پردوں کے پیچھے سے جذب و محبت کے راستہ سے سالک کی (قوت) مدد کہ پر جس کے پہلو میں سالک کی ہستی چھپ جاتی ہے اور سالک اپنے آپ کو اور اپنے اوصاف کو گم کر دیتا ہے اور نہیں پاتا اور وجود عدم سے مراد اس ہستی کا ثابت ہونا یعنی وجود بقاء جو عدم پر مرتب ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وجود عدم سے مراد حالت عدمیہ کے ساتھ تحقق ہونا ہے یعنی سالک کے اندر صرف عدم کا پیدا ہونا اور یہ عدم اور وجود عدم بمعنی اول جہت جذبہ میں فنا و بقا ہے اس ظہور کو بیچگی (دوام) نہیں، پس جو فنا و بقا اس پر مرتب ہوگی وہ بھی دائمی نہیں ہوگی اور وجود بشریت کی طرف عود کرنے سے محفوظ نہیں ہوگی، جب تک وہ ظہور واقع ہے۔ (اس وقت تک سالک) کی ہستی چھپی ہوئی ہے اور جب وہ ظہور پوشیدہ ہو جائے گا وجود بشریت عود کر آئے گا۔ (از مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ)

نہیں ہے۔ اگر اس گروہ کی بعض عبارتوں سے یہ مطلب بھی ظاہر ہوتا ہو تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ بقا (یعنی اپنے آپ کو حق تعالیٰ کا عین معلوم کرنا) جذبہ کے مقام میں بعض حضرات کو استہلاک (استغراق) و اضمحلال (نیستی) کے بعد جو کہ فنا کے مشابہ ہے (درحقیقت فنا نہیں ہے) اور اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم اس کو وجود عدم سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ (حقیقی و کامل) فنا سے پہلے حاصل ہوتی ہے اس کا زائل ہونا ممکن ہے بلکہ وہ زائل ہوتی رہتی ہے، کبھی اس (فنا) کو اس سے (صارف) سے لے لیتے ہیں اور کبھی اس کو واپس دے دیتے ہیں۔ اور وہ بقا جو کامل فنا کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ زائل ہونے سے محفوظ اور خلل واقع ہونے سے مامون ہے۔ ان بزرگوں (اکابر نقشبندیہ) کی فنا ہے یہ حضرات عین بقا میں فانی اور عین فنا میں باقی ہیں، اور جو فنا و بقا زوال پذیر ہیں وہ احوال و تلوینات میں سے ہیں اور ہم جس فنا کا ذکر کر رہے ہیں وہ ایسی نہیں ہے۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ نے فرمایا ہے کہ وجود عدم و وجود بشریت کی طرف عود کرتا ہے لیکن وجود فنا و وجود بشریت کی طرف عود نہیں کرتا پس لازمی طور پر ان کا وقت دائمی ہوگا اور حال سردی (ہمیشہ) ہوگا بلکہ ان کے لئے نہ وقت ہے نہ حال۔ ان کا کام وقتوں کے پیدا کرنے والے (یعنی حق تعالیٰ) کے ساتھ ہے اور ان کا معاملہ احوال کے پھیرنے والے کے ساتھ ہے، لہذا زوال کا قبول کرنا وقت و حال کے ساتھ مخصوص ہو اور جو شخص وقت و حال سے گذر گیا وہ زوال سے محفوظ ہے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (سورہ الجمعہ-۴: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے)۔ کوئی شخص یہ گمان نہ کرے کہ وقت کا دائمی ہونا اس وقت کے تعین وغیرہ کا اثر باقی رہنے کے اعتبار سے کہا گیا ہے (نہ کہ وقت کی وجہ سے) یہ بات نہیں ہے بلکہ دوام عین وقت کے لئے

۲ ... قولہ پیش از فنا... الخ:۔ یعنی فنا اتم و کامل یعنی فنا حقیقی سے پہلے جس سے مراد (مطلوب) محبوب کی ہستی کا عارف پر اس قدر غلبہ ہونا کہ تمام تعلقات سے خالی ہو جائے۔ ۱۲

۳ ... قولہ وجود فنا:۔ وجود فنا سے مراد وہ بقا ہے جو فنا حقیقی پر مرتب ہوتی ہے اور دوسری ولادت میں موہوب وجود کے ساتھ موجود ہو جاتی ہے اس فنا و بقا کو دوام لازمی ہے اور یہ وجود بشریت کی طرف عود کرنے سے محفوظ ہے۔ ۱۲ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ

۴ ... قولہ کے گمان نکلند... الخ:۔ یہ عبارت حضرت مجدد قدس سرہ کے قول ”ہر آئینہ وقت ایساں دائمی باشد... الخ“ سے متعلق ہے۔ ۱۲

۵ ... قولہ لا بل الدوام... الخ:۔ یعنی یہ بات نہیں بلکہ دوام عین وقت کے لئے ہے اور دوام (بیہنگی) نفس حال کے لئے، بے شک ظن (گمان) کسی چیز کی حقیقت کو پہچاننے کا فائدہ نہیں دیتا (یعنی ظن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہوتی) بلکہ ہم کہتے ہیں کہ بعض ظن گناہ ہوتے ہیں ۱۲

۶ ... قولہ ان الظن لا یغنی... الخ:۔ اس میں اس آیت کریمہ (ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً) پارہ قال فما خطبکم (۲۷: انجم) کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی بے شک گمان فائدہ نہیں دیتا۔ اور نہ نفع پہنچاتا ہے کسی چیز کی حقیقت کو پہچاننے کا۔ ۱۲

۷ ... قولہ ان بعض الظن اثم:۔ یہ اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے جو پارہ خم (۲۶) سورہ حجرات میں ہے۔ یعنی بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے یا بعض گمان گناہ ہیں۔ ۱۲

۸ ... قولہ مجال سخن... الخ:۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

بماند سخن غایتی وارد نہ سعدی را سخن پایان

ترجمہ:۔ نہ حسن کی کوئی انتہا ہے اور نہ سعدی کے کلام کی حد ہے، پیاس کی بیماری والا (مستی) دریا کا پانی پی جائے پھر بھی پیاسا رہتا ہے، مطلوب کی

طلب نہایت بلند اور سترہ ہے اور طالب اپنی طلب میں نہایت پست ہے (بے قرار و مضرب) نہ اس کو اس کے ساتھ کوئی شراکت ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی نسبت (در میان میں کوئی باہمی شراکت اور نسبت نہیں ہے) نقص ہی نقص ہے۔

☆ اضمحلال..... نیست شدن ۱۲..... فنا ہونا۔ ☆ شبیہ..... نہ عین آن ۱۲..... بے مثل..... ☆ فنا..... اتم ۱۲..... کامل فنا.....

اور مدام (ہیشگی) نفسِ حال کے لئے، بیشک ظن (گمان) کسی چیز کی حقیقت کو پہچاننے کا فائدہ نہیں دیتا (یعنی ظن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہوتی) بلکہ ہم کہتے ہیں کہ بعض ظن گناہ ہیں۔

بات بہت لمبی ہو گئی۔ اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ حق تعالیٰ جل شانہ کی مقدس بارگاہ کے میدان میں بات کرنے کی مجال نہیں ہے اس لئے ہم اپنی بندگی کے مقام اور ذات و عاجزی کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود بندگی کے معمولات بجالانا ہے، اور اگر ابتدا (شروع) اور وسط (درمیان) میں کسی کو عشق و محبت دیا گیا ہے تو اس سے مقصود ماسوی اللہ (حق تعالیٰ کے سوا سب سے) اس کا تعلق قطع کرنا ہے۔ عشق و محبت بھی مقاصد میں سے نہیں ہے بلکہ عبودیت (بندگی) کا مقام حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ انسان حق تعالیٰ شانہ کا بندہ اس وقت بنتا ہے جبکہ ماسوی اللہ کی گرفتاری و بندگی سے پوری طرح آزاد ہو جائے اور عشق و محبت صرف ان تعلقات کے منقطع کرنے کا وسیلہ ہونے سے زیادہ اور کچھ نہیں ہیں۔ لہذا مراتبِ ولایت کا آخری مرتبہ مقامِ عبدیت ہے، ولایت کے درجات میں مقامِ عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے، اس مقام میں بندہ اپنے مولا کے ساتھ اپنے لئے اس کے سوا اور کچھ مناسبت نہیں پاتا کہ بندہ کی جانب احتیاج ہے اور مولا تعالیٰ و تقدس کی جانب سے ذات و صفات کے اعتبار سے پوری پوری استغنا و بے نیازی ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ اپنی ذات کو حق تعالیٰ جل شانہ کی ذات کے ساتھ اور اپنی صفات کو اس عز سلطانہ کی صفات کے ساتھ اور اپنے افعال کو اس برہانہ کے افعال کے ساتھ کسی لحاظ کے بھی مناسبت محسوس کرے، ظلیت کا اطلاق (ظلم کہنا) بھی منجملہ مناسبات سے ہے، اس سے بھی پاک و منزہ ظاہر کرتے ہیں، حق سبحانہ و تعالیٰ کو خالق اور اپنے آپ کو مخلوق جانتے ہیں، اس سے زیادہ کچھ کہنے کی جرأت نہیں کرتے۔

توحید فعلی ان بزرگوں کی ایک جماعت کو۔۔۔ راہ سلوک کے دوران حاصل ہوتی ہے اور وہ سوائے حق سبحانہ و تعالیٰ

☆ مَصُونٌ ..... از صَوْنِ بَالِحٍ بِمَعْنَى نَكْبِهَا شَتْنٌ ۱۲ ..... صِرْطُ بَرِّ مَعْنَى حِفْظِ كَرْنًا ..... ☆ اِيْشَانٌ ..... اِكْبَرُ نَقْشِبَنْدِيَّةٌ ۱۲ ..... نَقْشِبَنْدِيَّةٌ

سلسلہ کے بزرگ۔۔۔ ☆ مَا نَحْنُ بِصَدَدٍ ..... آنچہ مارپے وے ایم ۱۲ ..... جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ ☆ بَلْ لَا وَقْتٌ

لَهُمْ وَلَا حَالٌ ..... بلکہ نہ وقت است ایثار و نہ حال ۱۲ ..... ان کا نہ مخصوص وقت ہے اور نہ حال ہے۔ ☆ بَا مَوْقِتٌ ..... بمعنی با حق

تعالیٰ کہ موجود و خالق است مراد قات را ۱۲ ..... حق تعالیٰ کے ساتھ ہے جو موجود اور خالق ہے خاص کر اوقات کا۔ ☆ بَا مَحْوُلٌ ..... یعنی با حق

سبحانہ و تعالیٰ کہ گردانندہ احوال است ۱۲ ..... یعنی حق تعالیٰ کے ساتھ جو احوال کو پھیرنے والا ہے۔ ☆ اِثْرٌ ..... نہ وقت ۱۲

وقت نہیں۔ ☆ تَعْيِنٌ ..... بیان اثر ۱۲ ..... تعین کے لفظ سے اثر کا بیان ثابت ہوتا ہے۔ ☆ دَرْفُضَائِيٌّ ..... میدان ۱۲ ..... وسیع جگہ،

میدان وغیرہ۔ ☆ مَا دُونَ ..... غیر حق تعالیٰ و تقدس ۱۲ ..... غیر حق تعالیٰ و تقدس سے تعلق قطع کرنا۔

﴿ص ۸۱﴾ ۱۔ قولہ الا الاحتیاج... الخ:- بندہ کی جانب سے احتیاج ہے اور مولائے تعالیٰ تقدس کی جانب سے ذات و صفات کے اعتبار سے

پوری پوری استغنا و بے نیازی ہے۔ ۱۲

۲ ... قولہ نہ مباشر ان افعال... الخ:- یعنی ان افعال کا مرتکب اور ان کاموں کا کرنے والا۔ ۱۲

۳ ... قولہ زَنْدَقَه:- ز، د اور ق پر زبر، اس کے معنی بے دین اور طمہ ہونا ہے، اور شریعت کی راہ سے سر پھیرنا۔ ۱۲

۴ ... قولہ رساند:- کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ تمام برائیوں کا ارتکاب کرنے والا حق تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ ۱۲

کے کسی کو فاعل نہیں پاتے، یہ بزرگ یعنی حضرات نقشبندیہ قدس سرہم جانتے ہیں کہ ان افعال کا خالق (پیدا کرنے والا) وہی ایک ذات یعنی حق تعالیٰ ہے نہ کہ ان افعال کا مرتکب بندہ، کیونکہ یہ بات خود زندقہ والحاد تک پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں، مثلاً کوئی شعبدہ باز پردہ کے پیچھے بیٹھ کر چند جماد (بے جان) مورتیوں (تصویروں) کو حرکت دیتا ہے اور ان میں نئے نئے عجیب و غریب افعال حرکت میں لاتا ہے، تیز نظر و باریک بین لوگ جانتے ہیں کہ ان بے جان مورتیوں میں ان افعال کا بنانے والا وہی شخص ہے جو پردہ کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے لیکن ان افعال کو اختیار کرنے والی وہی صورتیں ہیں اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ مورت متحرک ہے اور یہ نہیں کہتے کہ شعبدہ باز متحرک ہے۔ درحقیقت یہ لوگ (حضرات نقشبندیہ قدس سرہم) اس حکم میں حق کو ثابت کرنے والے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰات والتسلیمات کی شریعتیں بھی اسی حکم کو بیان کرتی ہیں اور وحدتِ فعل کے ساتھ حکم کرنا سکر والوں کا کلام ہے، بلکہ صریح حق بات یہ ہے کہ فاعل متعدد ہیں اور افعال کا خالق ایک ہی ہے۔ اور اسی کی مانند وہ کلام ہے جو بعض صوفیوں نے توحید و جودی کے بارے میں کہا ہے وہ بھی سکر وقت اور غلبہ حال پر مبنی ہے۔ علوم لدنیہ (کشف) کے درست ہونے کی علامت یہ ہے کہ علوم شرعیہ کے ساتھ واضح طور پر مطابق ہوں اگر اس میں شرعی علوم سے بال برابر بھی تجاوز ہو تو وہ سکر کی وجہ سے ہے اور حق وہی ہے جس کو علمائے اہل سنت و جماعت نے تحقیق کیا ہے اور اس کے علاوہ زندقہ والحاد (محض بے دینی) ہے یا سکر وقت وغلبہ حال ہے، اور یہ تمام مطابقت مقامِ عبدیت میں حاصل ہوتی ہے، اس مقام ولایت کے سوا ایک قسم کا سکر ثابت ہوتا ہے۔

ع۔ گر گویم شرح ایں بجد شود ترجمہ:- شرح اس کی بیاں سے باہر ہے۔

کسی شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس سے دریافت کیا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اجمالی معرفت تفصیلی اور استدلالی معرفت کشفی ہو جائے، اور یہ نہیں فرمایا کہ معارف شرعیہ سے زیادہ کوئی اور

۴... قولہ شَعْبَدَه :- ش پر زبر اور ایک نقطے والی ب پر بھی زبر، یعنی ایسا کھیل جو جادو اور فن بازی سے کرتے ہیں، شَعْبَدَه باز وہ شخص جو اس قسم کی کھیل کا عمل کرے۔ ۱۲

۵... قولہ بل الحق... الخ :- یعنی بلکہ حق خالص یہی ہے کہ فعل کرنے والے یعنی مرتکب فعل کئی ہوتے ہیں اور افعال کا پیدا کرنے والا ایک ہے یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ۔ ۱۲

۶... یعنی حق وہی ہے جس کو علمائے اہل سنت و جماعت نے تحقیق کیا ہے، اس کے علاوہ یا محض بے دینی ہے اور سیدھے راستے سے دور جا کر ناگرم و ہوش میں ہے، یا بے ہوشی کا وقت ہے اور حال کا غلبہ۔ ۱۲

☆ جمعی..... از بزرگواراں ۱۲..... بزرگواروں میں سے ایک جماعت۔ ☆ دست..... سلوک ۱۲..... سلوک..... ☆ بزرگواران

نقشبندیہ ۱۲..... سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوار۔ ☆ این..... قول بمعاشرت ۱۲..... یعنی اللہ تعالیٰ کو افعال کا مرتکب جاننا۔

☆ غریبہ..... نادرہ ۱۲..... بہت عمدہ، کیاب شے نایاب بیش قیمت۔ ☆ حدید البصر..... باریک بین ۱۲..... گہری نظر سے دیکھنے والا

☆ نفس الامر..... در ۱۲..... خود میں۔ ☆ حال..... و آن خارج است از ماخن بحدودہ ۱۲..... اس سے خارج ہے جس کا ذکر ہم کر رہے

ہیں۔ ☆ لدنیہ..... کشفیہ ۱۲..... وہ علم جو کشف کا درجہ رکھتا ہو۔ ☆ تجاوز..... از شرع ۱۲..... شریعت سے تجاوز۔

☆ نحوی..... نوے ۱۲..... ایک قسم۔





شخص کے سوال کو قبول کرتے ہوئے چند کلمات پیش کر کے (پڑھنے کی) تکلیف دیتا ہوں۔

میرے مخدوم و مکرم! فقیر کا اعتقاد بچپن سے اہل توحید کے مشرب کا پھل تھا اور اس فقیر کے والد ماجد قدس سرہ بھی بظاہر اسی مشرب پر ہوئے ہیں اور باطن میں پوری پوری نگرانی حاصل ہونے کے باوجود جو کہ وہ مرتبہ بے کیفی کی جانب رکھتے تھے اور دائمی طور پر اس طریقہ کے ساتھ مشغول رہے ہیں، اور اس مضمون کے مصداق کہ **إِنَّ الْفَقِيهَ نِصْفُ الْفَقِيهَ** (فقیر کا بیٹا بھی آدھا فقیہ ہوتا ہے) فقیر کو اس مشرب سے بلحاظ علم بہت فائدہ اور بڑی لذت حاصل تھی یہاں تک کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ارشاد و ہدایت پناہ، حقائق و معارف آگاہ، پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے، ہمارے شیخ و مولا و قبلہ حضرت خواجہ محمد باقی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ کی خدمت میں پہنچایا اور انھوں نے اس فقیر کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا طریقہ تعلیم فرمایا اور کامل توجہ اس مسکین کے حال پر ملحوظ رکھی۔

اس طریقہ عالیہ میں محنت کے بعد تھوڑی مدت میں توحید و جود کی منکشف ہو گئی اور اس کشف میں بہت مبالغہ پیدا ہو گیا، اس مقام کے علوم و معارف بکثرت ظاہر ہوئے اور اس مرتبہ کی باریکیوں میں سے شاید ہی کوئی باریکی رہ گئی ہو کہ جس کو اس فقیر پر ظاہر نہ کیا گیا ہو۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ کے معارف کے دقائق کو جیسا کہ چاہئے ظاہر و واضح فرمایا اور جس تجلی ذاتی کے متعلق صاحب فصوص (شیخ محی الدین ابن عربی موصوف) نے بیان فرمایا ہے کہ عروج کی انتہا اس کے سوا نہیں جانتا، اور اس تجلی کی شان میں فرمایا ہے **وَمَا بَعْدَ هَذَا إِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ** (اور اس کے بعد عدم محض

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

﴿ص ۸۲﴾ ☆ اسولہ ..... جمع سوال ۱۲ ..... سوالات ..... ☆ اجوبہ ..... جمع جواب ۱۲ ..... جوابات .....

### حاشیہ متن

﴿ص ۸۳﴾ قولہ فرا:۔ ف پر زبر سراً کے وزن پر ہے، اس کے معنی پیش اور پہلے کے ہیں عربی میں جس کو قبل کہتے ہیں نزدیک و دور اور بالا و بلند کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور کبھی زائد بھی آتا ہے۔ ۱۲ (غیاث)

۱ ... قولہ **إِنْ بَعْضُ... الخ**:۔ بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، یہ اشارہ اس آیت کی طرف ہے جو سورہ حجرات میں واقع ہے۔ ۱۲

۲ ... قولہ بار:۔ اس لفظ کے بہت معانی ہیں اول: اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، دوسرا: کھلیان کا ڈھیر، انبار (ڈھیر)، تیسرا: بزرگی چوتھا: بوجھ، پانچواں: بزرگ اور نیکو کار، چھٹا: نصیب، حصہ، ساتواں: رخصت و آمد، آٹھواں: درخت کا بیج اور جڑ، نواں: کار کا مرادف یعنی کار (کام) کا ہم معنی، دسواں: دفعہ مرتبہ، گیارہواں: یادگار، بارہواں: ہر چیز کی کثرت، ہر چیز کی زیادتی کی جگہ جیسے وسیع علاقہ، وہ جگہ جہاں سے بہت سی نہریں جاری ہوں، تیرہواں: پھل، میوہ، چودھواں: عورتوں کا حمل وغیرہ۔ ۱۲ (غیاث)

۳ ... قولہ شیخ محی الدین... الخ:۔ ان کے فضائل و مناقب بے حد بے شمار ہیں، تصوف سلسلہ ارادت اور نسبت خرقہ ایک واسطے سے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس سرہ تک پہنچتا ہے، خرقہ میں ان کی دوسری نسبت ایک واسطے سے حضرت خضر علیہ السلام تک پہنچتی ہے، اور ان کی ایک اور نسبت حضرت خضر علیہ السلام سے بے واسطے بھی پہنچتی ہے۔ لوگوں نے شیخ شہاب الدین سہروردی سے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ دقائق و حقائق کا سمندر ہیں، اور ان (شیخ محی الدین ابن عربی) سے شیخ شہاب الدین قدس سرہ کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ سر سے پاؤں تک سنت سے پر ہیں۔ ۱۲ (نجات) لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ بخدام ..... بمعنی خود شیخ صوفی ۱۲ ..... شیخ صوفی بنام محمد جو اس خط کے مکتوب الیہ ہیں۔ ☆ سوء ظن ..... بدگمانی ۱۲ ..... براگمان۔

☆ اجابۃ ..... یعنی بجا قبول نمودن سوال او ۱۲ ..... اس کے سوال کو قبول کرنے کے لحاظ سے۔ ☆ مصدع ..... در و سرود ہندہ ۱۲

کے سوا اور کچھ نہیں ہے) یہ فقیر اس تجلی ذاتی سے مشرف ہوا اور اس تجلی کے علوم و معارف بھی کہ جن کو شیخ موصوف خاتم الولاہیت کے ساتھ مخصوص جانتا ہے، تفصیل کیساتھ معلوم ہوئے اور سکر وقت و غلبہ حال اس توحید (وجودی) میں اس حد تک حاصل ہوا کہ بعض عریضوں میں جو کہ فقیر نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ (باقی باللہ) قدس سرہ کی خدمت میں لکھے تھے ان دو شعروں کو جو کہ سراسر سکر سے متعلق ہیں لکھا تھا۔

رباھی اے در یغاکین شریعت ملت اعمائی است  
ملت ما کافر ی و ملت تر سائی است  
کفر و ایمان زلف و روئے آں پری زیبائی است  
کفر و ایمان ہر دو اندر راہ مایکتائی است  
ترجمہ:- شریعت آہ اندھوں کی ہے ملت وہ کافر کی ہے یا تر سائی کی حالت  
رخ و زلف و پری ہیں کفر و ایمان وہی میرے لئے راہ ہدایت  
اور یہ حالت بہت مدت تک رہی بلکہ مہینوں نہیں کئی سالوں تک رہی، اچانک حق تعالیٰ جل شانہ کی بے انتہا عنایت غیب کے جھروکوں سے میدان ظہور میں جلوہ گر ہوئی، اور اس پردے کو جو بیچونی و بے چگونئی (بے مثل و بے مثال) کے چہرے کو ڈھانپنے ہوئے تھا اتار پھینکا اور سابقہ علوم جو اتحاد اور وحدت وجود کی خبر دیتے رہے تھے زائل ہونے لگے اور احاطہ و سر بیان اور قرب و معیت ذاتیہ جو اس مقام میں ظاہر ہوئے تھے پوشیدہ ہو گئے اور پورے یقین کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ صانع (حق تعالیٰ) جل شانہ کو عالم کے ساتھ ان مذکورہ نسبتوں میں سے کوئی نسبت بھی ثابت نہیں ہے بلکہ حق تعالیٰ کا احاطہ و قرب علمی ہے جیسا کہ اہل حق کے نزدیک ثابت و فیصلہ شدہ بات ہے۔ حق تعالیٰ ان کی کوششوں پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور وہ جل شانہ کسی چیز

سروردینے والا۔۔۔☆ ابن الفقیہ نصف الفقیہ..... پرفقیہ نیم فقیہ است ۱۲..... فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے۔☆ وافر.....

بسیار ۱۲..... زیادہ۔☆ مہارستہ..... محنت برداشتن ۱۲..... مشقت اٹھانا۔☆ منکشف..... از روئے حال ۱۲..... حال کے لحاظ سے۔

☆ غلوی..... مبالغہ ۱۲..... زیادہ بڑھانا چڑھانا۔☆ فراوان..... بسیار ۱۲..... بہت، وافر۔☆ لائح..... واضح و ظاہر ۱۲.....

وضاحت، ظاہر۔☆ فصوص..... بضمین نام کتابے از تالیف مشہورہ شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ کہ بہت و ہفت فص مشتمل

است ۱۲..... پہلے دونوں حرفوں پر پیش، ایک مشہور کتاب کا نام جو شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ کی ستائیس فصلوں پر مشتمل ہے۔☆ وَاَمَّا

بَعْدَ هَذَا اِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ..... ونیست بعد آن مگر نیستی صرف ۱۲..... اور اس کے بعد محض نیستی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

☆ خواجہ..... پیر بزرگوار ۱۲..... حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ.....☆ اعمائی..... ناپینا ۱۲..... اندھا۔☆ تر سائی..... بافتح

نصاری و آتش پرست و این لفظ رومی است ۱۲..... ت پر زبر، یہ لفظ رومی ہے نصاریٰ اور آتش پرست کے لئے۔

﴿ص ۸۲﴾ ۱۔ قولہ مشہور:- ابتدائی دونوں حرفوں پر پیش، یہ شہر (ش پر زبر) کی جمع ہے بمعنی ماہ یا مہینہ، اور سیدین سنہ کی جمع ہے

بمعنی سال اور برس۔ ۱۲

۲۔ قولہ احاطہ:- یعنی محیط ہونا، حق سبحانہ و تعالیٰ ہر چیز کو احاطے میں لئے ہوئے ہے جیسا کہ آیت کریمہ سے ثابت ہے واللہ من وراٰنہم

محیط اور الا انہ بکل شئی محیط۔ ۱۲

۳۔ قولہ سر بیان: یعنی قلب مومن میں اسکی گنجائش ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی مرہی ہے: لَا يَسْغِنِي اَرْضِي

وَسَمَائِي وَلٰكِنْ يُسْغِنِي قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ۔ ترجمہ:- میں اپنی زمین و آسمان میں کہیں نہیں ساتا، ساتا ہوں تو اپنے مومن

بندے کے دل میں ساتا ہوں۔ ۱۲

کے ساتھ متحد نہیں ہے، وہ تعالیٰ بہت بلند و پاک ہے اور عالم عالم ہے، وہ سبحانہ و تعالیٰ بے مثل و بے مثال ہے، اور عالم تمام کا تمام چونی و چگونی (مثل و مثال ہونے) کے داغ سے داغدار ہے، بیچون کو چون کا عین نہیں کہہ سکتے اور واجب تعالیٰ شانہ کو ممکن کا عین نہیں کہہ سکتے، قدیم ہرگز بھی حادث کا عین نہیں ہوتا، ممتنع العدم جائز العدم کا عین نہیں بن سکتا، حقائق کا بدلنا عقلاً و شرعاً محال ہے اور ایک کو دوسرے پر قیاس کرنے کا ثبوت و صحت کئی طور پر ہی ممتنع ہے۔

تعب ہے کہ شیخ محی الدین قدس سرہ اور ان کی پیروی کرنے والے حضرات واجب تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) کی ذات کو مجہول مطلق کہتے ہیں یعنی اس کو کسی حکم کے ساتھ محکوم علیہ نہیں جانتے، اور اس کے باوجود اس کے لئے احاطہ ذاتی اور قرب و معیت ذاتیہ ثابت کرتے ہیں حالانکہ یہ حق تعالیٰ کی ذات پر حکم لگانا ہی تو ہے۔ پس درست وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کا قرب و احاطہ علمی ہے (ذاتی نہیں ہے)۔

اور توحید و جودی کے مشرب کے خلاف علوم و معارف حاصل ہونے کے زمانے میں اس فقیر کو بہت اضطراب تھا کیونکہ اس توحید کے علاوہ کوئی اور امر اس سے بلند تر نہیں جانتا تھا اور عاجزی و زاری کے ساتھ دعا کرتا تھا کہ یہ معرفت (یعنی توحید و جودی) زائل نہ ہو جائے یہاں تک کہ کام (مقصود) کے چہرے سے تمام پردے ہٹ گئے اور حقیقت پوری طرح ظاہر ہو گئی اور معلوم ہو گیا کہ تمام عالم باوجود یکہ صفاتی کمالات کے آئینے اور اسمائی ظہورات کی جلوہ گاہیں ہیں لیکن مظہر، ظاہر کا عین اور ظل، اصل کا عین نہیں ہے، جیسا کہ توحید و جودی والوں کا مذہب ہے۔

۴ ... قولہ احاطہ و قرب او تعالیٰ علمی است :- جاننا چاہیے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ ”پس ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کو محیط ہے اور ان کے قریب اور ان کے ساتھ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے احاطہ و قرب و معیت کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ کیا ہے اور اس کو قرب و احاطہ علمی کہنا تشابہ کی تاویلات سے ہے اور ہم اسکی تاویلات کے قائل نہیں ہیں۔“ (انہی) نیز جلد دوم مکتوب ۸ میں فرماتے ہیں ”ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قریب اور ہمارے ساتھ ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ قرب و معیت کے کیا معنی ہیں“ ہر دو قول میں تضاد ہے پس ان اوقات و احوال کے متعدد و مختلف ہونے پر حمل کرنا، دوسرے کشف پر اعتماد کرنا لازمی ہے، ہر مقام کے علوم معارف الگ ہیں اور ہر حال کا قائل علیحدہ ہے۔ مزید جلد اول مکتوب ۲۶۰ کے آخری حصہ کو دیکھنا چاہیے۔

۵ ... قولہ مُتَسِم :- اِتْسَام (الف کی زیر، اور ت پر شد نیچے زیر) سے اسم فاعل ہے یعنی کسی چیز کے ساتھ نشان مند یعنی معروف یا مشہور ہونا۔ ۱۲  
۶ ... قولہ وما هو ... الخ :- و نیست آن یعنی احاطہ ذاتی اور قرب و معیت ذاتیہ کا ثابت کرنا، مگر ذات تعالیٰ و تقدس پر حکم کرنا، تو مطلقاً مجہول نہیں ہوگا، اور محکوم علیہ کا غیر (جس پر کوئی حکم نہ لگایا جائے) نہیں ہوگا، جیسا کہ انہوں نے گمان کیا۔ ۱۲

۷ ... قولہ فالصواب ... الخ :- پس درست وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کا قرب و احاطہ علمی ہے (ذاتی نہیں ہے) اور تو عنقریب جان لے گا کہ شیخ محی الدین قدس سرہ کا یہ قول اپنے ظاہر کے مطابق اس کے مخالف ہے جو آگے آرہا ہے، اور وہ مختلف اوقات و احوال پر محمول ہے، خوب سمجھ لو۔ ۱۲

۸ ... قولہ مرا یا :- (پہلے حرف پر زبر اور چوتھا حرف — نیچے نقطے والی یا ہے) اس کے معنی ہیں آئینے، مرا یا، مراہ کی جمع ہے، م کے زیر سے، خلاف قیاس ہے اور مرانی جو قیاس کے موافق ہے مستعمل نہیں ہے۔ ۱۲ از صراح وغیرہ آن ۱۲

۹ ... قولہ منجالی :- م پر زبر اور ل کے نیچے زیر، منجالی کی جمع ہے م اور ل پر زبر، صغیر اسم ظرف سے بمعنی جلا (روشنی) کی جگہ جو آئینہ ہوتا ہے پس منجالی کے معنی آئینے ہیں اور بمعنی جلوے کی جگہ۔ ۱۲

☆ قرب ..... کہ مدلول کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الوریڈ و امثالہ است ۱۲ ..... دلیل آئیہ کریمہ: ہم تمہاری شرگ سے بھی قریب ہیں مثال ہے۔ ☆ منعی ..... اسم فاعل است از اینا بمعنی اشعار و اعلام یعنی خبر دادن ۱۲ ..... انباء سے اسم فاعل ہے معنی اشعار اور عام

یہ بحث ایک مثال سے واضح ہو جاتی ہے، مثلاً کسی صاحب فنون عالم نے چاہا کہ اپنے مختلف قسم کے کمالات کو ظاہر کرے اور اپنی پوشیدہ خوبیوں کو واضح کرے، پس اس نے حروف اور آوازوں کو ایجاد کیا اور ان حروف اور آوازوں کے آئینوں میں اپنے پوشیدہ کمالات کو ظاہر کیا اس صورت میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حروف اور آوازیں جو ان پوشیدہ کمالات کے آئینے اور جلوہ گاہ ہیں ان کمالات کا عین ہیں یا بالذات (اپنی ذات کے ساتھ) ان کمالات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں یا بالذات ان کمالات کے قریب ہیں یا ان کے ساتھ ذاتی معیت رکھتے ہیں، بلکہ ان کے درمیان دال (دلالت کرنے والا) اور مدلول (جس پر دلالت کرے) ہونے کی نسبت ہے۔ حروف اور آوازیں ان کمالات پر صرف دلالت کرنے والے ہیں اس سے زیادہ اور کوئی تعلق نہیں، اور وہ کمالات اپنی محض آزادی (غیر مقید حالت) پر ہیں۔ وہ نسبتیں جو (ان کے درمیان) پیدا ہوئی ہیں (یعنی عینیت، اتحاد، احاطہ اور قرب و معیت ذاتی) یہ سب وہم و خیال کی بنا پر ہیں، حقیقت میں ان نسبتوں میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہے لیکن چونکہ ان کمالات اور ان حروف اور آوازوں کے درمیان ظاہریت و مظہریت اور دالیت و مدلولیت کی نسبت ثابت ہے تو یہی نسبت بعض لوگوں کو بعض پیش آنے والے امور کے واسطے سے ان وہمی نسبتوں کے حاصل ہونے کا سبب بن جاتی ہے اور حقیقت میں وہ کمالات ان تمام نسبتوں سے خالی و پاک ہیں، اور حق تعالیٰ و خلق کے درمیان جس نسبت کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ بھی دالیت و مدلولیت اور ظاہریت و مظہریت کے تعلق کے سوا اور کچھ نہیں ہے، عالم (دنیا) اپنے صانع (تعالیٰ و تقدس) کے وجود پر علامت ہے اور حق تعالیٰ سبحانہ کے اسمائی و صفاتی کمالات کے ظاہر ہونے کے لئے مظہر ہے اور یہی (ظاہریت و مظہریت اور دالیت و مدلولیت) کا تعلق بعض پیش آنے والے امور کے باعث بعض لوگوں کے لئے وہی احکام کا سبب بن جاتا ہے۔

پہلا دفتر کتب و رسائل اسلامیہ حصہ

اعلان یعنی خبر دینا۔۔۔۔۔☆ معیت۔۔۔۔۔ کہ مدلول کریمہ و ہو معکم این ما کنتم و امثالہ است ۱۲۔۔۔۔۔ دلیل آئیہ کریمہ: وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو مثال ہے۔۔۔۔۔☆ بیچون۔۔۔۔۔ بے کیف ۱۲۔۔۔۔۔ بغیر کسی کیفیت کے۔۔۔۔۔☆ چون۔۔۔۔۔ با کیف ۱۲۔۔۔۔۔ کیفیت

☆ صحت۔۔۔۔۔ ثبوت کی مراد گیرا ۱۲۔۔۔۔۔ ایک دوسرے پر ثبوت۔۔۔۔۔☆ محکوم۔۔۔۔۔ تفسیر ماقبل خود است ۱۲۔۔۔۔۔ اپنے پہلے کی تفسیر ہے۔

☆ چنانکہ۔۔۔۔۔ متعلق است بہ منفی نفی ۱۲۔۔۔۔۔ منفی کے متعلق ہے نفی کے متعلق نہیں۔۔۔۔۔

﴿ص ۸۵﴾ ☆ متنوعہ۔۔۔۔۔ گونا گون ۱۲۔۔۔۔۔ قسم ہا قسم، رنگ رنگ۔۔۔۔۔☆ خفایائے۔۔۔۔۔ امور مخفیہ پسندیدہ ۱۲۔۔۔۔۔ خفیہ پسندیدہ امور۔☆ اصوات

آوازاہا۔۔۔۔۔ آوازیں۔۔۔۔۔☆ درمرایائے۔۔۔۔۔ درآئینہائے حروف، واصوات ۱۲۔۔۔۔۔ حروف اور آوازوں کے آئینے میں۔۔۔۔۔☆ دوال۔۔۔۔۔

دلالت کندگان ۱۲۔۔۔۔۔ دلالت کرنے والے۔۔۔۔۔☆ اطلاق۔۔۔۔۔ بے قیدی ۱۲۔۔۔۔۔ بغیر قید، آزاد۔۔۔۔۔☆ نسبتہا۔۔۔۔۔ یعنی عینیت و اتحاد

واحاطہ و قرب و معیت بالذات ۱۲۔۔۔۔۔ معنی وہ نسبتیں جو پیدا ہوں وہ عینیت، اتحاد، احاطہ اور قرب و معیت ذاتی ہیں۔۔۔۔۔☆ نسبتہائے

یعنی نسبت اتحاد و قرب معیت ذاتیہ و احاطہ ذاتی ۱۲۔۔۔۔۔ یعنی نسبت اتحاد، قرب و معیت ذاتیہ و احاطہ ذاتی۔۔۔۔۔☆ نفس۔۔۔۔۔ یعنی درواقع ۱۲۔۔۔۔۔

واقع میں پیش آنیوالا۔۔۔۔۔☆ معرا۔۔۔۔۔ خالی ۱۲۔۔۔۔۔ خالی۔۔۔۔۔☆ ممبرا۔۔۔۔۔ بری ۱۲۔۔۔۔۔ پاک، بری۔۔۔۔۔☆ مانحن۔۔۔۔۔ یعنی وآنچہ مآدر

صد دوسے ایم از نسبت فیما بین الحق و الخلق ۱۲۔۔۔۔۔ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے اس نسبت سے جو کچھ حق اور خلق کے درمیان ہے۔۔۔۔۔☆ علم

علامت ۱۲۔۔۔۔۔ نشانی۔☆ ہمین۔۔۔۔۔ یعنی علاقہ دالیت و مدلولیت و ظاہریت و مظہریت ۱۲۔۔۔۔۔ یعنی دالیت و مدلولیت اور ظاہریت و مظہریت

بعض لوگوں کو توحید کے مراقبوں کی کثرت ان احکام (عمینیت و اتحاد وغیرہ) پر آمادہ کرتی ہے کیونکہ ان مراقبوں کی صورت قوتِ متخیلہ میں منقش ہو جاتی ہے۔ اور بعض دوسرے لوگوں کو توحید کا علم اور اس کا تکرار (بار بار ذکر کرنا) ان احکام کے ساتھ ایک قسم کا ذوق بخش دیتا ہے لیکن توحید کی یہ دونوں صورتیں ضعیف اور علم کے دائرہ میں داخل ہیں، حال کے ساتھ ان کا کچھ تعلق نہیں ہے اور بعض دوسرے لوگوں کے لئے ان احکام کے پیدا ہونے کا سبب محبت کا غلبہ ہے کیونکہ محبت کے غلبہ کی وجہ سے محبوب کے علاوہ محبت کرنے والے کی نظر سے سب کچھ دور ہو جاتا ہے اور محبوب کے سوا وہ کچھ نہیں دیکھتا، حالانکہ یہ بات نہیں کہ حقیقت میں محبوب کے علاوہ کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات حسن (ظاہری حواس) اور عقل و شرع کے مخالف ہے (کیونکہ حسن، عقل اور شرع چیزوں کے وجود کا حکم کرتی ہیں) اور کبھی یہی محبت احاطہ اور قرب ذاتی کے ساتھ حکم کرنے کا باعث بن جاتی ہے اور توحید کی یہ قسم پہلی دونوں قسموں کی توحید سے اعلیٰ اور حال کے دائرہ میں داخل ہے، اگرچہ یہ بھی حقیقت کے مطابق اور شریعت کے موافق نہیں ہے اور اس کا شریعت و حقیقت کے ساتھ مطابقت کرنا فلسفیوں کے بیہودہ تکلفات کی طرح محض تکلف ہے کیونکہ فلاسفہ اہل اسلام چاہتے ہیں کہ اس سے اپنے فاسد اصولوں کو شرعی قوانین کے مطابق کر لیں۔ کتاب ”اخوان الصفا“ اور اسی قسم کی دوسری کتابیں اسی قبیل سے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ان میں سے خطائے کشفی، خطائے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے کہ ملامت اور عتاب (ناراضگی) اس سے دور کر دی گئی ہے بلکہ ثواب کے درجوں میں سے ایک درجہ ثواب اس کے حق میں ثابت ہے خطائے کشفی و خطائے اجتہادی کے درمیان صرف اتنا فرق ہے کہ مجتہد کی تقلید (پیروی) کرنے والے مجتہد کا حکم رکھتے ہیں اور خطا کے واقع ہو جانے پر بھی ثواب کے درجوں میں سے ایک درجہ پالیتے ہیں برخلاف اہل کشف کی پیروی کرنے والوں کے کہ وہ معذور نہیں ہیں اور خطا کے واقع ہونے پر ثواب کے درجہ سے محروم ہیں کیونکہ الہام اور کشف (صاحب کشف کے علاوہ) دوسرے شخص پر حجت

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی بہلا حصہ

کے مطابق نہیں ہے۔ ☆ بعضے..... تفصیل است معروض را کہ باعث بعضی احکام وہمہ اند ۱۲..... خاص طور پر تفصیل ہے ان عوارض کی جو وہی احکام کا باعث ہوتے ہیں۔ ☆ در متخیلہ..... قوت خیالیہ ۱۲..... سوچنے کی قوت۔ ☆ نحوی..... نووی ۱۲..... قسم۔ ☆ معلول ضعیف اند ۱۲..... کمزور ہیں۔ ☆ استیلا..... غلبہ ۱۲..... غالب ہونا۔ ☆ است..... چس و عقل و شرع بوجہ اشیاء حکم میکند ۱۲ وہ جس کے وجود کا حکم جس عقل و شرع کرتے ہیں۔

﴿ ۸۶ ﴾ ☆ در رنگ..... مانند ۱۲..... مثل۔ ☆ بارودہ..... سرد ۱۲..... ٹھنڈا..... ☆ اسلامین..... یعنی فلاسفہ اہل اسلام ۱۲..... فلسفہ جاننے والے اہل اسلام۔ ☆ غایۃ..... نہایت آنچہ اندرین باب است ۱۲..... اس باب میں جو کچھ موجود ہے۔ ☆ مرفوع..... دور ۱۲ بعید۔ ☆ تفاوت..... فرق ۱۲..... فرق۔ ☆ مقلد..... متابعان ۱۲..... تابع رہنے والے۔ ☆ حجت..... مقلد ۱۲..... تابع۔ ☆ اول..... اہل کشف ۱۲..... کشف جاننے والے۔ ☆ ثانی..... مجتہد ۱۲..... اجتہاد کرنے والے۔ ☆ شہود..... جواب است از سوال مقدر و تقریر ہر دو ظاہر است ۱۲..... پوشیدہ سوال اور اس کا جواب دونوں ظاہر ہیں۔ ☆ مرایائے..... آئینہ ۱۲..... آئینے۔ ☆ تعینات..... مخلوقات ۱۲..... خلق۔ ☆ نیز از قبیلہ احکام سابقہ است..... کہ بسبب کی از عوارض نہ گانہ مذکورہ الصدر بوجہی آید ۱۲..... معنی تین مذکورہ عوارض میں سے ایک کے سبب وجود میں آتے ہیں۔ ☆ زیراکہ..... علت است مرقول اور اقدس سرہ نیز قبیلہ احکام سابقہ است ۱۲..... حضرت مجدد کے قول کی علت اور سبب ہے نیز احکام سابقہ کی قسم سے ہے۔

نہیں ہے اور مجتہد کا قول دوسرے شخص (یعنی مقلد) پر حجت ہے پس پہلی تقلید (یعنی اہل کشف کی تقلید) خطا کے احتمال کی وجہ سے جائز نہیں ہے، اور دوسری (یعنی مجتہد کی تقلید) خطائے احتمال کے باوجود جائز بلکہ واجب ہے۔

اور بعض سالکوں کا شہود جو کہ کوئی تعینات (مخلوقات) کے آئینوں میں ہوتا ہے وہ بھی سابقہ سہ گانہ احکام کی قسم سے ہے اور ان حضرات نے اس شہود کا نام ”کثرت میں وحدت کا مشاہدہ“ یا ”کثرت میں احدیت کا شہود“ رکھا ہے کیونکہ واجب تعالیٰ و تقدس جو کہ بیچون و بیچگون (بے مثل و بے مثال) ہے ہرگز چون کے آئینوں میں نہیں سما سکتا اور چندی (مقدور) کی جلوہ گاہوں میں نہیں آتا، وہ لامکانی ہے پس مکان میں گنجائش نہیں رکھتا۔ بیچون کو چون کے دائرہ سے باہر تلاش کرنا چاہیے، لامکانی کو مکان کے علاوہ ڈھونڈنا چاہیے۔ جو کچھ آفاق و انفس میں دیکھا جاتا ہے یہ سب اس ذات سبحانہ تعالیٰ و تقدس کی نشانیاں ہیں دائرہ ولایت کے قطب یعنی حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس نے فرمایا ہے کہ ”جو کچھ دیکھا گیا، سنا گیا اور جانا گیا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا غیر اور حجاب ہے کلمہ ”لا“ کی حقیقت سے اس کی نفی کرنی چاہیے“ (تا کہ حجاب دور ہو جائے)۔

در تنکنائے صورت معنی چگونہ گنجد در کلبہ گدایان سلطان چہ کار دارد

صورت پرست غافل معنی چہ داند آخر کو با جمال جانناں پنہاں چہ کار دارد

ترجمہ: صورت ہے تنگ کو چہ، معنی کہاں سمائے؟ منگتے کی جھونپڑی میں کیوں بادشاہ جائے؟

صورت جو چاہے اس کو معنی سے کیا نسبت؟ اس کو جمال پنہاں کس طرح راس آئے؟

اگر وہ (توحید و جودی والے حضرات) یہ کہیں کہ ”اکثر مشائخ کی عبارتوں میں خواہ وہ نقشبندیہ ہوں یا ان کے علاوہ دوسرے سلسلوں کے مشائخ ہوں ایسے مضامین موجود ہیں جو وحدت و جود و احاطہ و قرب و معیت ذاتیہ کے بارے میں اور کثرت میں وحدت اور کثرت میں احدیت کے شہود پر واضح و صریح دلالت کرتے ہیں“ — ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ احوال و شہود ان کو احوال کے درمیان میں پیش آئے ہوں گے اور اس کے بعد وہ اس مقام سے آگے گزر گئے ہوں گے جیسا کہ یہ فقیر اپنے احوال کے بارے میں پہلے لکھ چکا ہے۔

☆ غیر است..... و حجابت ۱۲..... پوشیدہ ہے/ پردہ ہے..... ☆ حقیقتہ..... پس ۱۲..... در حقیقت، پھر..... نفی..... یعنی آزا باید

کردتا حجاب غیر مرفوع گردد ۱۲..... یعنی لا کے کلمہ سے نفی کرنا چاہیے تاکہ غیر کا حجاب دور ہو جائے..... ☆ کلبہ..... بالضم و بایں موصدہ

خانہ کو چک و معنی گوشہ دوکان ہم آمدہ ۱۲ غیاث..... ک پر پیش، ب ایک نقطہ والی، معنی جھونپڑی، چھوٹا گھر، دوکان کا گوشہ بھی مراد ہوتا ہے۔ غیاث.....

☆ کو..... کہ او ۱۲..... کہ وہ.....

﴿ص ۸۷﴾ قولہ نیست:- بلکہ آنکھ کی شعاع آئینہ میں نفوذ نہ کرنے کی وجہ سے اصل کے ساتھ منعکس ہوتی ہے اور اصل کی صورت کو اس میں موجود

پاتی ہے جیسا کہ یہ بات اپنی جگہ ثابت شدہ اور تحقیقی ہے۔ ۱۲

☆ ما تقدم..... ما قبل ۱۲..... پہلے والا..... ☆ دادہ..... این فقیر ۱۲..... حضرت مجد قدس سرہ..... ☆ تحقیق..... مبتداء ۱۲.....

مبتدا..... ☆ نوشته..... خبر ۱۲..... مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا..... ☆ غیر..... آن حکم ۱۲..... وہ حکم..... ☆ الامر..... و کذب ہمین

عدم مطابقت است..... اور جھوٹ عدم مطابقت ہی ہے..... ☆ در رنگ..... مانند ۱۲..... مثل..... ☆ مرآت..... آئینہ ۱۲..... آئینہ،

شیشہ..... ☆ گویند..... چہ عرف بارتسام صورت در آئینہ قائل و معتقد است ۱۲..... کیونکہ عرف عام میں آئینہ میں صورت کے نقش ہونے کا

دوسرا جواب یہ ہے کہ ان میں سے بعض حضرات کے ظاہر کو جو کہ کثرت میں ہے باطن میں احدیت صرف کی طرف پوری پوری نگرانی حاصل ہونے کے باوجود ان احکام اور اس شہود کے ساتھ مشرف کرتے ہیں، اور وہ حضرات باطن میں احدیت کے نگران ہوتے ہیں اور ظاہری طور پر کثرت میں مطلوب کا مشاہدہ کرنے والے ہیں، جیسا کہ اس فقیر نے اس مکتوب کے شروع میں اپنے والد ماجد کے حال کی خبر دی ہے، اور اس جواب کی مفصل تحقیق اس رسالہ (خط) میں لکھی گئی ہے جو (اس خاکسار نے) وحدت وجود کے مراتب کی تحقیق میں لکھا ہے۔ اور جو کچھ ذکر کیا جا چکا ہے اس مقام پر اس سے زیادہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کوئی صاحب یہ نہ کہنے لگیں کہ جب حقیقت میں وجود متعدد ہوں گے اور قرب و احاطہ ذاتی نہیں ہوگا اور شہود وحدت در کثرت واقع کے مطابق نہیں ہوگی تو ان بزرگوں کا حکم جھوٹا ہوگا کیونکہ وہ حکم واقع اور حقیقت کے مطابق نہیں ہے (اور جھوٹ عدم مطابقت ہی کو کہتے ہیں) لہذا ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ان بزرگوں نے اپنے شہود کے اندازے کے مطابق یہ حکم لگایا ہے، جیسا کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے زید کی صورت کو آئینہ میں دیکھا ہے تو یہ حکم بھی واقع کے مطابق نہیں کیونکہ اس نے آئینہ میں اس صورت کو نہیں دیکھا ہے اس لئے کہ صورت آئینے میں ہرگز نہیں ہے جو اس کو دیکھا جاتا۔ اس شخص کو اس حکم میں عرف کے طور پر جھوٹا نہیں کہیں گے، اگرچہ یہ حکم حقیقت کے مطابق نہیں ہوگا کیونکہ یہ صاحب بیان کرنے میں معذور ہیں (کیونکہ اس نے اپنے اعتقادی شہود کو بیان کیا ہے) اور جھوٹ کی ملامت ان سے دور کر دی گئی ہے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

جو احوال پوشیدہ رکھنے کے لائق ہیں ان کے ظاہر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس فقیر کو (ابتدا میں) جو وحدت وجود قبول رہا ہے تو وہ کشف کی وجہ سے تھا نہ کہ تقلید کے طور پر، اور اگر (اب) انکار ہے تو یہ بھی الہام کی وجہ سے ہے اور الہام میں انکار کی گنجائش نہیں ہے، اگرچہ الہام دوسروں کے لئے حجت نہیں ہے۔

جھوٹ کا شبہ دور کرنے کے لئے دوسرا جواب یہ ہے کہ عالم کے افراد بعض امور میں ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ہیں اور بعض دوسرے امور میں ایک دوسرے سے ممتاز جدا ہیں، اور اسی طرح سے بعض پیش آنے والے امور (مثلاً موجود ہونا، شئی ہونا، عالم ہونا، معلوم ہونا اور جوہر ہونا وغیرہ) میں ممکن کا واجب تعالیٰ و تقدس کے ساتھ اشتراک ہے اگرچہ

قائل و معتقد ہے۔ ☆ معذور..... زیرا کہ شہود اعتقادی خود را بیان نموده ۱۲..... کیونکہ اس نے اپنے اعتقادی شہود کو بیان کیا ہے۔

☆ مرفوع..... زائل ۱۲..... دور..... ☆ کَمَا مَرَّ سَابِقًا..... چنانچہ گذشت پیش ازین ۱۲..... جیسا کہ قبل ازین بیان کیا جا چکا

ہے۔ ☆ استتار..... در پردہ شدن ۱۲..... پوشیدہ ہونا، یا رکنا۔ ☆ وحدت..... از فقیر ۱۲..... حضرت مجتہد قدس سرہ اپنے بارے

میں بیان کرتے ہیں۔ ☆ گنجائش..... والہام ۱۲..... الہام (میں انکار کی گنجائش نہیں)۔ ☆ عرضیہ..... مانند موجودیت و شئیت

و عالمیت و معلومیت و جوہریت وغیرہ ۱۲..... جیسے موجود ہونا، شئی ہونا، عالم ہونا، معلوم ہونا اور جوہر ہونا وغیرہ۔ ☆ ممتاز اند

ممکن و واجب ۱۲..... ممکن و واجب۔

﴿ص ۸۸﴾ - قولہ مجال: - م پر زبر، بمعنی دوڑنے کی جگہ جو میدان ہوتا ہے، مصدر میسی، جولان (دوڑنے) کے معنی میں ہے، مجازی طور پر

مجاز قدرت اور طاقت کے معنی میں مستعمل ہے۔ ۱۲

☆ ما بہ الاتیاز..... چیز یکہ با اتیاز است ۱۲..... اتیاز پیدا کرنے والی چیز۔ ☆ ما بہ اشتراک..... چیز یکہ میان ہر دو مشترک است از امور عرضیہ ۱۲

جو چیز دونوں میں مشترک ہو امور عرضیہ میں سے۔ ☆ حکم..... باعتبار امور مشترکہ ۱۲..... اگر باہم میں ہونے کا حکم لگائیں تو مشترکہ امور کے اعتبار سے ہوگا۔

بالذات دونوں ایک دوسرے سے ممتاز و جدا جدا ہیں، غلبہٴ محبت ہونے کی وجہ سے دونوں میں امتیاز پیدا کرنے والی چیز نظر سے مخفی ہو جاتی ہے اور جو چیز دونوں میں مشترک ہے وہ نظر میں رہ جاتی ہے پس اس صورت میں اگر (امور مشترکہ کی بنا پر) ایک دوسرے کے عین ہونے کا حکم کریں تو واقع کے مطابق ہوگا اور جھوٹ کا ہرگز دخل نہیں رہے گا۔ احاطہٴ ذاتی اور اسی کی مانند دوسرے امور کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔ والسلام

## بتیسواں مکتوب

اس کمال کے بیان میں جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ مخصوص ہے اور اولیاء میں سے بہت کم اس کمال کے ساتھ مشرف ہوئے ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام میں وہ کمال بدرجہ اتم ظہور پذیر ہوگا، اور وہ کمال جذبہٴ سلوک کی نسبت کے اوپر ہے اور اس بیان میں کہ صنعت کا کمال بہت سے افکار کے آپس میں ملنے پر موقوف ہے اور اس کی زیادتی بہت سے نظریات و افکار کی متابعت و پیروی پر منحصر ہے۔ مرشد کی نسبت اگر اسی خالصیت و اصلیت پر رہے تو نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ ہدایت یافتہ مرید اس کو کامل کر سکتا ہے اور اس کے مناسب امور کے بیان میں مرزا احسام الدین احمد کی طرف ارسال فرمایا۔

عرضداشت:۔ آپ کا بزرگی والا مکتوب مبارک صادر ہوا، اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا احسان ہے کہ دور پڑے ہوئے کو آپ بھولے نہیں اور کسی نہ کسی موقع پر یاد آ ہی جاتے ہیں۔

ع۔ بارے پہنچ خاطر خود شادی کنم ترجمہ:۔ اچھا ہے، کچھ خوشی کا تو سامان ہو گیا

آپ نے پیر دستگیر (یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ) علیہ الرحمہ کی نسبت خاصہ کے معلوم نہ ہونے کے بارے میں لکھا تھا اور اس کا سبب دریافت کیا تھا۔

میرے مخدوم! اس قسم کی باتوں کی تشریح، تحریر بلکہ تقریر میں بھی مناسب نہیں، کیونکہ معلوم نہیں کسی کی سمجھ میں کیا آئے اور وہ اس سے کیا نتیجہ اخذ کرے۔ اس کے لئے پیر طریقت کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے اس کی خدمت میں حاضر ہونا، یا

### حاشیہ متن

﴿ص ۸۸﴾۔ قولہ فرابر وزن سرا:۔ فرابر کے وزن پر ہے، معنی آگے، نزدیک، دور اور اونچا اور زائد بھی استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی مراد نہیں ہوتے۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ مہدی..... موعود ۱۲..... قیامت کے قریب پیدا ہونے والے امام مہدی علیہ السلام جن کی خبر احادیث میں موجود ہے۔ ☆ صنعت

بکسر اول پیشہ و کار ۱۲..... ص کی زیر سے، ذریعہ معاش، کام، پیشہ۔ ☆ حق افکار..... بہمد یگر پوستن ۱۲..... ایک دوسرے کے ساتھ ملنا،

آپس میں مل جانا۔ ☆ انظار..... جمع نظر بمعنی فکر ۱۲..... نظریات، افکار۔ ☆ پیر دستگیر..... خواجہ عبدالباقی قدس سرہ ۱۲..... مراد حضرت

خواجہ باقی باللہ قدس سرہ۔ ☆ حسن ظن..... بہ پیر طریقت ۱۲..... مراد پیر طریقت، مرشد۔ ☆ صحبت..... باشخ ۱۲..... اپنے شیخ کی

صحبت، ہم نشینی۔ ☆ وَبَدُونِهِ خَرَطُ الْقَتَادِ..... یعنی بغیر حضور و طول صحبت دست کشیدن است بردرخت خار دار و رنج کشیدن و محنت

برداشتن است ۱۲..... صحبت شیخ و جمعی۔ اور طول صحبت کے بغیر ایسا ہے جیسے کانٹے دار درخت پر ہاتھ پھیرنا، بے فائدہ رنج اٹھانا اور محنت کرنا ہے۔



زمانہ دراز تک پیر کی صحبت میں رہنا، ہر لحاظ سے ضروری ہے، وَبِدُونِهِ خَرِطُ الْقِتَادِ (اس کے علاوہ بے فائدہ رنج و محنت

اٹھانا ہے) ۔ آسودہ شے باید و خوش مہتا ہے تا با تو حکایت کنم از ہر با بے  
پرسکون اور چاندنی ہو ایک رات تجھ سے دلبر کی کہوں ایک ایک بات

لیکن اس بنا پر کہ سوال کا جواب ضرور ہونا چاہیے، یہ فقیر اس قدر ظاہر کرتا ہے کہ ہر مقام کے علوم و معارف مختلف ہوتے ہیں اور احوال و مواجید جدا، کسی ایک مقام میں ذکر و توجہ مناسب ہیں اور کسی دوسرے مقام میں تلاوت قرآن مجید و نماز مناسب ہے، کوئی مقام جذبہ (سیرانفسی) کے ساتھ مخصوص ہے اور کوئی مقام سلوک (سیرآفاقی) کے ساتھ، اور کسی مقام میں یہ دونوں دونوں مخلوط (ملی جلی) ہیں اور کوئی مقام ایسا ہے کہ جذبہ سلوک کی دونوں جہتوں سے علیحدہ ہے (یعنی اس میں دونوں میں سے ایک بھی موجود نہیں) نہ جذبہ کو اس مقام سے کوئی واسطہ ہے اور نہ سلوک کو اس مقام سے کوئی تعلق ہے، یہ مقام نہایت عجیب و غریب ہے۔

آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب کرام ﷺ اس مقام کے ساتھ ممتاز اور اس بڑی دولت سے مشرف ہیں۔ اس مقام والے کو دوسرے مقامات والوں سے پورا پورا امتیاز حاصل ہے اور اس مقام والے حضرات ایک دوسرے کے ساتھ بہت کم مشابہت رکھتے ہیں بخلاف دوسرے مقامات والے حضرات کے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اگرچہ وہ مشابہت کسی ایک لحاظ سے ہو اور دوسری وجہ سے نہ ہو، اور یہ نسبت اصحاب کرام ﷺ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی موعود علیہ الرضوان میں پوری طرح ظاہر ہوگی۔

سلسلوں کے مشائخ میں سے بہت کم مشائخ نے اس مقام کی خبر دی ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس مقام کے علوم و معارف کے متعلق گفتگو کی ہو، ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (جمعہ: ۴: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل و کرم والا ہے)۔

حاصل کلام یہ ہے کہ صحابہ کرام ﷺ کو یہ نادر الوجود نسبت پہلے ہی قدم میں ظاہر ہو جاتی تھی اور ایک مدت گزرنے کے بعد ﴿ص ۸۹﴾ قولہ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ عنایت فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے، حق سبحانہ عظیم فضل کا مالک ہے، یہ ایک آیت کریمہ ہے جو پارہ  
قَدْ سَجِعَ (۲۸) سورہ جمعہ میں واقع ہے۔ ۱۲

☆ تلاوت ..... یعنی خواندن کتاب اللہ ۱۲ ..... قرآن مجید پڑھنا۔ ☆ جذبہ ..... سیرانفسی ۱۲ ..... سیرانفسی ہے۔  
☆ بسلوک ..... سیرآفاقی ۱۲ ..... سیرآفاقی کے ساتھ۔ ☆ ممتاز ..... از امتزاج بمعنی اختلاط ۱۲ ..... دونوں حالتیں مخلوط (ملی جلی) ہیں۔  
☆ مسامے ..... سوگی یعنی علاقہ ۱۲ ..... علاقہ، تعلق۔ ☆ شگرف ..... بکسر اول و فتح کاف فارسی زیبا و نیکو و عجیب ۱۲ ..... ش کی زیر اور گاف پر زبر سے، یعنی، خوبصورت، عمدہ، عجیب و غریب۔ ☆ مقام ممتاز ..... کہ جدا است ز سلوک و جذبہ ۱۲ ..... یہ مقام سلوک و جذبہ سے جدا ہے۔ ☆ کمتر ..... یعنی ارباب این مقام ۱۲ ..... اس مقام والے۔ ☆ از گزشت ..... صیغہ ماضی است بمعنی راہ و گذرگاہ و بمعنی پس و بعد نیز آمدہ ۱۲ ..... ماضی کا صیغہ ہے بمعنی راہ اور گذرگاہ اور پیچھے اور بعد کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ☆ مہدی ..... موعود ۱۲ ..... حضرت امام مہدی علیہ السلام جو قرب و قیامت پیدا ہوں گے۔ ☆ طبقات ..... سلاسل ۱۲ ..... طبقے، جمع سلاسل، یعنی مشائخ کے سلسلے۔ ☆ بمرور ..... یعنی بعد از گذشتن مدت ۱۲ ..... یعنی کچھ مدت گزرنے کے بعد۔ ☆ مستعد ..... سعادت مند ۱۲ ..... خوش نصیب، اہل سعادت۔

بعد درجہ کمال تک پہنچ جاتی تھی اور دوسرے شخص (یعنی غیر صحابی) کو اگر اس دولت سے مشرف کرتے ہیں اور صحابہ کرام کی نسبت کے قدم پر تربیت دیتے ہیں تو وہ جذبہ وسلوک کی منزلوں کو قطع کرنے اور ان کے علوم و معارف کو طے کرنے کے بعد اس دولت عظمیٰ سے سعادت مند و سرفراز فرماتے ہیں۔

ابتدا میں اس نسبت کا ظہور سید البشر علیہ وآلہ الصلوٰات التحیات والبرکات والتسلیمات کی صحبت کی برکت کے ساتھ مخصوص تھا، لیکن ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے متبعین میں سے بھی کسی کو اس برکت سے مشرف فرمادیں تاکہ اس کی صحبت بھی ابتدا میں اس بلند نسبت کے ظہور کا سبب بن جائے۔

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید دیگر اں ہم بکنند آنچه مسیحا میکرد

ترجمہ: گر کرے امداد پھر روح القدس بس ایک بار دوسرے بھی کر دکھائیں جو مسیحا نے کیا

اس وقت اس نسبت میں بھی اندراج النہایت فی البدایت (ابتدا میں انتہا کا درج ہونا) ثابت ہو جاتا ہے جیسا کہ جذبہ کے سلوک پر مقدم ہونے کی صورت میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ مضمون اس بیان سے زیادہ گنجائش نہیں رکھتا۔

شعور و من بعد هذا ما يدق صفاته وما كتمه اخطى لديه واجمل

ترجمہ: بعد ازاں باریک ہیں اس کی صفات ان کے ہے پوشیدہ رکھنے میں نجات

اس کے بعد اگر ملاقات نصیب ہوئی اور سننے والوں کی جانب سے سننے کا نیک گمان معلوم ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی نسبت کچھ

﴿ص ۹۰﴾ اور اس کے بعد یہ ایک ایسا امر ہے کہ اس کا بیان بہت دقیق و لطیف ہے، یہ ایسی چیز ہے کہ اس کو پوشیدہ رکھنا زیادہ مزید اراشیاء سے ہے اور اس کے نزدیک اس کا مخفی رکھنا بہت بہتر اور خوبصورت ہے۔

۲ ... قوله مَظَنَّهُ:۔ ميم پر زبر، زاکے نیچے زیر اور نون پر شد، ظن کا مقام یعنی خیال کرنے کی جگہ ۱۲

۳ ... قوله شَمَّهُ:۔ ش پر زبر اور م پر شد، عربی زبان میں تھوڑی خوشبو اور کسی چیز کو ایک بار سونگھنے کے معنی میں آتا ہے، مجازاً فارسی زبان میں تھوڑا اور کم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ۱۲

۴ ... قوله اشارت است:۔ اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ و ما اُذر، عی (۱۳) سورہ الرعد میں واقع ہے۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں، جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ تکلیف و عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور اللہ کے سوا اور کوئی کارساز و مالک نہیں ہے۔ ۱۲

۵ ... قوله أَلْتَدُمُ تَوْبَةَ:۔ علامہ محمد مراد کی رحمۃ اللہ (مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کرنے والے) فرماتے ہیں: اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اور ابن ماجہ اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ ۱۲

☆ زَلَّات ..... لغزشہائے ۱۲ ..... خطائیں ..... ☆ أَلْتَدُمُ تَوْبَةَ ..... یعنی ندامت بر کردہ خویش توبہ است ۱۲ ..... اپنے اعمال پر ندامت

کرنا توبہ ہے۔ ☆ استشفاع ..... شفاعت طلبیدن ۱۲ ..... شفاعت طلب کرنا۔ ☆ مقام گزشت ..... عنو و تجاوز و در گزر ۱۲ .....

معاف کرنا اور در گزر کرنا۔ ☆ سائر ..... باقی ۱۲ ..... باقی۔ ☆ تسوید ..... تحریر ۱۲ ..... دستاویز۔ ☆ ندامت ..... پشیمانی ۱۲

شرمندگی۔ ☆ لا ..... ورنہ ۱۲ ..... وگرنہ۔ ☆ پیر و سنگیر ..... خواجہ عبدالباقی قدس سرہ ۱۲ ..... مراد حضرت باقی باللہ قدس سرہ

☆ این ..... خلافت و سجادگی حضرت دہلی ۱۲ ..... حضرت خواجہ باقی باللہ کی درگاہ کا انتظام۔ ☆ ممنوع ..... یعنی مسلم نیست ۱۲ ..... یعنی

ثابت نہیں۔ ☆ حضرت ایشان ..... پیر و سنگیر حضرت خواجہ عبدالباقی قدس سرہ ۱۲ ..... یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ

بیان کیا جائیگا۔ وَهُوَ سُبْحَانَهُ الْمُؤَفَّقُ (اور اللہ سبحانہ ہی توفیق بخشنے والا ہے)۔

آپ نے بعض دوستوں کے بارے میں لکھا تھا، اس فقیر نے ان کی لغزشوں کو معاف کر دیا، حق سبحانہ و تعالیٰ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے وہ بھی معاف فرمائے، لیکن آپ ان دوستوں کو نصیحت فرمادیں کہ حضور اور غیبت (سامنے اور پیٹھ پیچھے) میں (اس فقیر کو) آزار و تکلیف دینے کے درپے نہ ہوا کریں اور اپنی وضع قطع اور حالتوں کو نہ بدلیں، إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ط وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِّنْ وَّالٍ (رعد-۱۱: ترجمہ:- یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے آپ کو نہ بدلیں، اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ برائی و عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی کارساز و مالک و حاکم نہیں ہے)۔

آپ نے میاں شیخ اللہ داد کے بارے میں خاص طور پر لکھا تھا، فقیر کو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن مشاۃ الیہ (شیخ اللہ داد مذکور) کے لئے اپنی وضع تبدیل کرنے سے نادم ہونا ضروری ہے کیونکہ أَلَسْتُمْ تَوْبَةً (ندامت بھی تو بہ ہی ہے)۔ شفاعت (معافی) چاہنا ندامت کی فرع ہے، بہر حال فقیر اپنی طرف سے معاف کرتا ہے، اور دوسری جانب کو آپ جانیں۔ دوسرے یہ کہ سر ہند کو اپنا گھر تصور فرمائیں۔ محبت کا تعلق اور پیر بھائی ہونے کی نسبت اس قسم کی نہیں ہے کہ عارضی باتوں سے ٹوٹ جائے، زیادہ کیا لکھوں والسلام۔ مخدوم زادے اور گھر کے سب حضرات دعا کے ساتھ مخصوص ہیں۔

اس خط کے لکھنے کے بعد دل میں خیال آیا کہ دوستوں کی لغزشوں اور ان سے معاف کر دینے کے بارے میں بات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ لکھا جائے کیونکہ مختصر طور پر لکھنے میں بات صاف نہیں ہوتی، نہ معلوم کیا سمجھا جائے۔ میرے مخدوم، معاف کرنا اس وقت سمجھا جائے جبکہ وہ لوگ ان وضع قطع کو برا جانیں اور ان سے پشیمان ہوں ورنہ معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانیؒ بہلا حصہ

☆ ۹۱۔ تاب..... طاقت ۱۲..... ہمت، قوت..... ☆ حضور..... روبرے خود ۱۲..... اپنے سامنے..... ☆ سفارت..... بکسر رسالت  
☆ پیغمبری ۱۲..... رکی زیر سے، نبوت و پیغمبری..... ☆ وَالضَّرُورَةُ تَقْدَرُ بِقَدْرِهَا..... یعنی ضرورت بااندازہ ضرورت گرفتہ میشود ۱۲  
ضرورت کی شے بقدر ضرورت ہی حاصل کی جاتی ہے..... ☆ پیر و سنگیر..... یعنی حضرت خواجہ عبدالباقی قدس سرہ ۱۲..... یعنی حضرت خواجہ  
باقی باللہ قدس سرہ..... ☆ تکمیل..... بکمال رسانیدن ۱۲..... کمال تک پہنچانا..... ☆ صناعت..... علم و حرفت ۱۲..... علم و حرفت.....  
☆ تلاحق..... بیک دیگر پیوستن..... ایک دوسرے سے مل جانا..... ☆ افکار..... جمع فکر ۱۲..... فکر کی جمع..... ☆ نحو..... علم نحو ۱۲  
علم نحو..... ☆ سیبویہ..... لقب است عمرو بن عثمان شیرازی را کہ امام است معروف در علم نحو و صرف مرکب است از سبب بمعنی تفتح و ویہ  
اسم صوت ۱۲..... یہ جناب عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے جو کہ علوم نحو و صرف کے امام تھے سیبویہ سبب و ”ویہ“ کا مرکب ہے سبب پھل کا نام ہے اور  
ویہ آواز کا نام ہے..... ☆ وضع..... مقرر ۱۲..... ☆ خواجہ عبدالخالق..... شہ از احوال حضرت خواجہ عبدالخالق عجد وانی قدس سرہ العزیز بحاشیہ  
مکتوب ششم بمعرض تحریر آمدہ ۱۲..... حضرت خواجہ عبدالخالق عجد وانی قدس سرہ کا (مختصر حال) جن کا ذکر قبل ازیں مکتوب ۶ کے حاشیہ میں تحریر میں آچکا  
ہے..... ☆ صدود..... درپے ۱۲..... معروف عمل رہے ہیں..... ☆ مساس..... سوڈی یعنی علاقہ ۱۲..... علاقہ تعلق..... ☆ فقیر  
پیارہ ۱۲..... مجبور، بے بس..... ☆ نحوی..... اند کے ۱۲..... ☆ محمد..... مدد کنندہ ۱۲..... مددگار..... ☆ تسویلات..... آرایشہا  
وزیر یا پیشہا ۱۲..... آراستہ و پیراستہ، زیب و زینت.....

اور آپ نے لکھا تھا کہ ”پیر دستگیر (حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ) نے یہ مقام (یعنی خلافت دہلی کی سجادگی) ان لوگوں کی موجودگی میں شیخ الحداد کے سپرد کیا تھا“۔ یہ ایک بات ذرا وضاحت چاہتی ہے۔ اگر انہوں نے سپرد کرنا اس معنی میں کہا ہے کہ فقراء اور آنے جانے والے لوگوں کی خدمت کرے اور ان کے کھانے پینے کا خیال رکھے، تو یہ بات ماننے کے قابل ہے اور اگر اس معنی میں کہا ہے کہ طالبانِ طریقت کی تربیت کرے اور پیری کی گدی پر بیٹھے تو یہ بات قابل تسلیم نہیں ہے۔ اور آخری مرتبہ کی ملاقات میں حضرت پیر و مرشد قدس سرہ نے اس فقیر سے فرمایا تھا کہ تم تجویز کرو کہ شیخ الحداد ہماری جانب سے جا کر بعض طالبوں کو ذکر بتائے اور بعض طالبوں کے حالات ہم تک پہنچائے کیونکہ اب ہم میں اپنے سامنے بلانے اور ذکر بتانے اور احوال پوچھنے کی طاقت نہیں ہے۔ فقیر اس بارے میں بھی تردد میں تھا چونکہ ضرورت تھی اس لئے فقیر نے بھی اس قدر تجویز کر دیا۔ اس قسم کی تبلیغ محض ایک طرح کی سفارت (اپیل) کی قسم سے ہے، خاص طور پر جبکہ ضرورت کی وجہ سے ہو۔ وَالضَّرُورَةُ تَقْدَرُ بِقَدْرِهَا (اور ضرورت کی چیز بقدر ضرورت ہی حاصل کی جاتی ہے) پس یہ سفارت بھی آں موصوف قدس سرہ کی زندگی تک ہی رہے گی، آں موصوف قدس سرہ کی رحلت فرمانے کے بعد (ان کی طرف سے) ذکر بتانا اور طالبوں کا حال پوچھنا خیانت میں داخل ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ”پیر دستگیر (حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ) کی نسبت باقی رہتی ہے“ یعنی اس میں زیادتی اور نقصان واقع نہیں ہوتا۔ میرے مخدوم! ہر فن و صنعت کا مکمل ہونا بہت سی فکروں کے ملنے پر موقوف ہے، جو علم نحو سبویہ نے وضع کیا تھا متاخرین کی فکروں نے اس کو دس گنا زیادہ کر دیا ہے، اسی اصلیت پر رہنا خود عین نقص ہے۔ وہ نسبت جو حضرت خواجہ نقشبند (سید بہاؤ الدین بخاری) قدس سرہ رکھتے تھے حضرت خواجہ عبدالخالق (عجد وانی قدس سرہ العزیز) کے زمانہ میں نہیں تھی و علیٰ ہذا القیاس۔ خاص طور پر ہمارے حضرت خواجہ (باقی باللہ) قدس سرہ اس نسبت کی تکمیل کے درپے رہے ہیں اور اس کو مکمل نہیں جانتے تھے۔ اگر ان کی زندگی وفا کرتی (یعنی مزید زندہ رہتے) تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ارادہ کے ساتھ اس نسبت کو معلوم نہیں کہاں تک لے جاتے، اس نسبت کے متعلق یہ کوشش کرنا کہ اس میں زیادتی و اضافہ نہ ہو، مناسب نہیں ہے۔ یہ فقیر نہیں جانتا کہ یہ نسبت (ایک ہی مقام) پر کس طرح باقی رہے گی۔ آپ خود ایک علیحدہ نسبت رکھتے ہیں جو اُن (یعنی پیر و مرشدنا) کی نسبت سے کچھ تعلق نہیں رکھتی۔ اور یہ بات کئی دفعہ حضرت قدس سرہ کے حضور میں متعین ہو چکی تھی۔ بیچارہ شیخ الحداد کیا جانے کہ نسبت کیا ہوتی ہے تھوڑا سا قلبی حضور اس کو حاصل ہے، نیز اس کو خود بھی معلوم ہے کہ اسکی کیا حالت ہے۔ بیان فرمائیں کہ اس نسبت کا باقی رکھنے والا کون ہے تاکہ فقیر بھی اس شخص کا مددگار ہو، واقعات کا کچھ اعتبار

☆ متعسر..... دشوار ۱۲..... مشکل، پیچیدہ..... ☆ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ..... مگر آنکس کہ حق سبحانہ و تعالیٰ اور محفوظ دارد ۱۲

وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے..... ☆ سلب کردن..... واپس گرفتن ۱۲..... واپس لے لینا، چھین لینا..... ☆ آواز یکہ..... جواب

است از اشتباہ ہے کہ ناشی است از باقی ماندن بعض آثار بعد از سلب کردن..... یہ اس شبہ کا جواب ہے جو (نسبت) سلب کرنے کے بعد بعض آثار کے

باقی رہنے سے پیدا ہوتا ہے..... ☆ اخگری را..... آتش پارہ کلان کہ بعربی جمرہ گویند ۱۲..... آگ کا بڑا ٹکڑا جس کو عربی میں جمرہ کہتے ہیں۔

☆ مکنونست..... پوشیدہ ۱۲..... چھپی ہوئی.....

نہ کریں کیونکہ وہ تو خیالی ہیں اور کچھ صداقت نہیں رکھتے، شیطان طاقتور دشمن ہے اس کے بہکانے اور مکروں سے بچنا بہت مشکل ہے اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے وہ بچ جاتا ہے)۔

اور آپ نے حاصل شدہ نسبتوں کے سلب ہونے کے بارے میں لکھا تھا — میرے مخدوم! وہ سلب کرنا اختیار کے ساتھ نہیں تھا جیسا کہ آپ کے سامنے ذکر ہوا تھا، وہ سلب اب بھی اپنی حالت پر باقی ہے دور نہیں ہوا، اس کے دور ہو جانے کا خیال کرنا وہم و خیال ہے، وہ آواز جو دل سنیں اس حالت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی، جب آگ کے انکارے کو سرد کر دیتے ہیں اور آگ اس سے ختم ہو جاتی ہے تو پانی ڈالنے کے بعد بھی کچھ آواز اس میں باقی رہتی ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی آگ اس میں چھپی ہوئی ہے واقعات کا کچھ اعتبار نہیں ہے، یہ بات اگر آج پوشیدہ ہے تو انتظار کریں کل انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہو جائے گی چونکہ آپ نے مبالغہ کے ساتھ لکھا تھا اس لئے ضروری سمجھتے ہوئے اس کے جواب میں یہ بات لکھی گئی ورنہ بے موقع بات کرنے کی فرصت کہاں!۔

## تینتیسواں مکتوب

برے علماء کی مذمت کے بیان میں جو دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں اور انھوں نے علم کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے، اور زاہد و پرہیزگار علماء کی تعریف میں جو کہ دنیا سے بے رغبت ہو چکے ہیں، ملاحظہ فرمائیے اور ہوری کی طرف صادر ہوا۔

عرضداشت:۔ علماء کے لئے دنیا کی محبت اور اس میں رغبت کرنا ان کے جمال کے چہرہ کا بدنما داغ ہے۔ مخلوقات کو اگر چہ ان سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں لیکن ان کا علم ان کے اپنے حق میں نفع بخش نہیں ہوا، اگر چہ شریعت کی تائید اور ملت کی تقویت انہی کی وجہ سے قائم ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دین کی یہ تائید و تقویت فاجر و فاسق لوگوں سے بھی واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ سید الانبیاء علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلوٰات والتسلیمات نے اس فاجر شخص کی دینی تائید کے بارے میں خبر دی ہے اور فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفٰجِرِ (البتہ اللہ تعالیٰ ضرور اس دین یعنی اسلام کو ایک فاجر آدمی کے ذریعہ سے بھی مدد دیگا)

یہ (علماء سؤ) پارس پتھر کی مانند ہیں کہ تانبے اور لوہے کی جو چیز بھی اس کے ساتھ رگڑ کھاتی ہے سونا ہو جاتی ہے اور وہ

### حاشیہ متن

﴿ص ۹۲﴾ ۱۔ جاننا چاہیے کہ لفظ سیوم کی تحقیق مکتوب ۳ کے حاشیہ پر لکھی گئی ہے، وہاں سے ملاحظہ کریں۔ ۱۲

۲۔ ... قولہ کَلَفِ چہرہ... الخ۔ اولین دونوں حروف پر زبر ہے، معنی سیاہی و سرخی ملا رنگ جو چہرے پر ظاہر ہوتا ہے اور چاند کے چہرے کی سیاہی اور داغ۔ ۱۲

۳۔ ... قولہ فُجُور۔ پہلے دونوں حروف پر پیش ہے، معنی حق سے ہٹنا، دین سے ایک طرف ہو جانا، نافرمانی اور جہاں کرنا، نماز کا ضائع کرنا گناہوں اور زنا پر دلیر ہونا۔ ۱۲

۴۔ ... قولہ فُتُور۔ ف اور ت پر پیش، معنی سختی کے بعد نرم ہونا، تیزی کے بعد ساکن ہونا، کام کرنے میں سستی کرنا، جوڑوں کا نرم اور ست ہونا، اس جگہ دین میں سستی کرنا معنی مراد ہیں۔ ۱۲

خود اپنی ذات میں پتھر ہی رہتا ہے، اور اسی طرح وہ آگ جو پتھر اور بانس میں پوشیدہ موجود ہے دنیا کو اس آگ سے بہت سے فائدے حاصل ہیں لیکن وہ پتھر اور بانس اپنے اندر کی موجودہ آگ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ علم اُن (علمائے سو) کی اپنی ذات میں مضر ہے کیونکہ اس علم نے حجت کو ان پر پورا کر دیا، اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَّمْ يَنْفَعَهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهِ (بیشک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق وہ عالم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے کچھ نفع نہیں دیا)

وہ علم جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک معزز ہے اور موجودات میں اشرف ہے وہ ان کے لئے مضر کیوں نہ ہو جبکہ انہوں نے اس علم کو کمینہ دنیا یعنی مال و جاہ و ریاست کے حاصل کرنے کا وسیلہ بنا لیا ہے حالانکہ دنیا حق تعالیٰ کے نزدیک ذلیل و خوار اور مخلوقات میں سب سے بدتر ہے۔ پس خدائے تعالیٰ کی عزت دی ہوئی چیز کو ذلیل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ذلیل کی ہوئی چیز کو عزت دینا نہایت برا ہے، اور حقیقت میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔ اور تعلیم دینا اور فتوے لکھنا اس وقت فائدہ دیتا ہے جبکہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہو، اور جاہ و ریاست کی محبت اور مال و مرتبہ کے حاصل کرنے کی آمیزش سے پاک و خالی ہو، اور اس کی علامت دنیا میں زہد و پرہیزگاری اختیار کرنا اور دنیا و مافیہا سے بے رغبت رہنا ہے۔ جو علماء اس بلا میں مبتلا اور اس کمینہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں وہ علمائے دنیا میں سے ہیں، یہی لوگ علمائے سو اور لوگوں میں سب سے برے

اور دین کے چور ہیں حالانکہ یہ لوگ اپنے آپ کو دین کا پیشوا جانتے ہیں اور اپنے آپ کو مخلوقات میں سب سے بہتر خیال کرتے ہیں، وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ؕ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ هِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ لَأُولَٰئِكَ جِزْبُ الشَّيْطٰنِ لَأَلَّا إِن جِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ه (مجادلہ- ۱۹ تا ۱۸: ترجمہ:- اور یہ

۵... حدیث کے جو الفاظ صحیح بخاری میں ہیں اس طرح ہیں: عن ابی ہریرہ ؓ قال شہد نامع رسول اللہ خبیّر فقال لرجل مین یدعی الا سلام: هذا من اهل النار، فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالاً شديداً فأصابته جراحة، فقيل: يا رسول الله، الذي قلت إنه من أهل النار فإنه قد قاتل اليوم قتالاً شديداً وقدمات، فقال النبي صلى الله عليه وسلم إلى النار- قال فكاد بعض الناس أن يرتاب فبينما هم على ذلك إذ قيل إنه لم يمت ولكن به جراحاً شديداً فلما كان من الليل فلم يصبر على الجراح فقتل نفسه، فأخبر النبي بذلك فقال: الله أكبر، أشهد أني عبد الله ورسوله ثم أمر بلالاً فنادى بالناس: إنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة، وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر- (بخاری کتاب الجهاد، باب ان الله يؤيد الدين... الخ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ ہم خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی کے بارے میں جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا: یہ دوزخی ہے جب لڑائی کا وقت آیا تو وہ آجی بڑی سختی سے لڑا تو اس کو ایک زخم آگیا، حضور سے عرض کیا گیا کہ وہ شخص جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے، آج تو اس نے (مسلمانوں کی طرف سے) بہت سخت جنگ کی ہے اور وہ مر گیا ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم کی طرف گیا، قریب تھا کہ کچھ لوگ شک میں پڑ جائیں، لوگ اسی حال میں تھے کہ کہا گیا وہ نہیں مرا لیکن اس کو بہت شدید زخم لگا، پھر جب رات ہوئی تو زخم پر مبرنہ کر سکا تو اس نے خودکشی کر لی، نبی ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر آپ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو پکار کر کہیں کہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا سوائے مسلمان کے، اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کی تائید فرماتا ہے فاسق و فاجر کے ذریعہ۔

علامہ محمد مراد کی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور ترمذی نے حضرت انس اور طبرانی کبیر میں اور ابو نعیم

نے حلیہ میں اور ابن عدی نے کامل میں مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے۔ ۱۲

لوگ گمان کرتے ہیں کہ ہم کسی اچھی حالت پر ہیں، خبردار یہ لوگ جھوٹے ہیں، ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے پھر اس نے ان کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا۔ یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ آگاہ رہو کہ شیطان کے گروہ والے ہی خسارہ پانے والے ہیں)

اکابرین میں سے ایک بزرگ نے شیطان ملعون کو دیکھا کہ فارغ (بیکار) بیٹھا ہے اور گمراہ کرنے اور بہکانے سے بے فکر ہو چکا ہے۔ اس بزرگ نے اس سے اس فراغت کی وجہ دریافت کی اس نے جواب دیا کہ اس زمانے کے برے علماء نے خود ہی اس کام میں میری بہت بڑی مدد کی ہے انھوں نے مجھے اس کام سے فارغ کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں شرع کے کاموں میں جوستی اور سہل پسندی و نفاق پیدا ہو گیا ہے اور دین و ملت کے رواج دینے میں جو خلل و سستی ظاہر ہوئی ہے وہ سب برے علماء کی نحوست اور نیتوں کے خراب ہو جانے کے باعث ہے۔ ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں اور جاہ (عزت) و مال اور بلندی (سرداری) کی محبت سے آزاد ہیں وہ علمائے آخرت میں سے ہیں اور انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں، اور مخلوقات میں سے بہتر یہی علماء ہیں کہ کل قیامت

۴ ... قوله ان اشد الناس ... الخ :- یعنی بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق وہ عالم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسکے علم سے کچھ نفع نہ دیا۔

علامہ محمد مراد کی فرماتے ہیں: اس حدیث کو ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نیز اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے مجھ صغیر میں اور بیہقی نے شب الیمان میں انہی سے، اور ابن عدی اور حاکم نے اپنی مستدرک میں بھی مختلف الفاظ سے روایت کیا ہے، وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشر الناس عند اللہ منزلة يوم القيامة عالم لا ينتفع بعلمه رواه الدارمی - تحقیق تمام لوگوں میں سے بدترین اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ حاصل کرے گا اور اس پر عمل نہ کرے گا۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الا ان شر الشر شرار العلماء یعنی آگاہ رہو کہ سب شرور میں سب سے بڑھ کر علماء کا شر ہے، رواه الدارمی

۵ ... قوله آنرا وسیلہ :- قال صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلم الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنة يوم القيامة - رواه احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ - یعنی جو شخص ایسا علم جس سے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس کی طلب کی جاتی ہے، اس غرض کے لئے سیکھتا ہے کہ اس سے دنیا کا متاع حاصل کرے وہ شخص قیامت کے روز بہشت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

۶ ... قوله ذلیل و خوار ... الخ :- قوله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو كانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة - رواه احمد و الترمذی و ابن ماجہ - یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت ایک مچھر کے پر اور بال کے برابر بھی ہوتی کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا اور نیز ترمذی و ابن ماجہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو کہ بالضرور دنیا ملعون ہے، اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے یعنی اعمال صالحہ کرنے والا اور علم سکھانے والا اور سیکھنے والا۔

۷ ... قوله مؤذع :- تو دلچ مصدر سے اسم مفعول ہے بمعنی سپرد کرنا یا ائداع سے اسم مفعول مؤذع ہے، ایداع کے معنی امانت رکھنا ہے۔ غ د م

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ زہاد ..... جمع زاہد بمعنی بے رغبت ۱۲ ..... دنیا جمع کرنے سے پرہیز کرنے والے ..... ☆ مس ..... بکسریم نحاس ہندی تانبا ۱۲ .....

تانبا ..... ☆ نے ..... یعنی قصب ہندی بانس ۱۲ ..... م کی زیر سے، ہندی میں بانس ..... ☆ مضر ..... ضرر رساند ۱۲ ..... نقصان پہنچانے

والا ..... ☆ و نیہ ..... کمینہ ۱۲ ..... ذلیل، کمینہ .....

کے دن ان کی سیاہی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہونے والوں کے خون کے ساتھ وزن کریں گے اور اس سیاہی کا پلہ بھاری رہے گا۔ اور نَوْمُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ (علماء کی نیند بھی عبادت ہے) ان ہی کے حق میں ثابت ہے۔ یہی حضرات ہیں جن کی نظروں کو آخرت کا جمال پسند آیا ہے، اور دنیا کی برائی اور اس کی خرابی ان کو ظاہر ہو چکی ہے، انہوں نے اس (آخرت) کو بقا کی نظر سے دیکھا اور اس (دنیا) کو زوال کے داغ سے داغدار پایا۔ اسی لئے اپنے آپ کو باقی کے سپرد کر دیا اور فانی سے اپنے آپ کو باز رکھا۔ آخرت کی عظمت کا مشاہدہ حق تعالیٰ کی عظمت کے مشاہدہ کا ثمرہ ہے اور دنیا و فیہا کو ذلیل رکھنا آخرت کی عظمت کے مشاہدہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ لَإِنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ضَرَّتَانِ إِنْ رَضِيتَ إِحْدَاهُمَا سَخِطْتَ الْآخِرَى (کیونکہ دنیا اور آخرت دو سوکنیں ہیں یعنی دو عورتیں ایک مرد کے نکاح میں ہونے کی مانند ہیں اگر ان میں سے ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض ہو جائیگی)۔ اگر (کسی شخص کو) دنیا عزیز ہے تو آخرت ذلیل ہے اور اگر دنیا ذلیل ہے تو آخرت عزیز ہے ان دونوں کا جمع ہونا دو ضدوں کے جمع ہونے کی قسم سے ہے،

﴿ص ۹۳﴾ ۱۔ لُصُوصٌ پہلے دونوں حروف پر پیش ہے اور لام کے زیر سے لُصُوصٌ کی جمع ہے صَادٌ پر شَدَّ ہے بمعنی چور۔

مثنوی عالمان ہستند امین دین حق با امیراں گرباشد ہم طبق خاطر ہم پس لصوص دین شند فاحذرو ہم در حق ایشان زدند ترجمہ:- (ربانی) علماء دین حق کے امین ہیں اگر امیروں کے ہم مشرب نہ بنے ہوں، اور اگر اہل دنیا کے ساتھ مل جائیں تو وہ دین کے چور ہیں، بچوان سے کیونکہ ان کے حق میں فاحذرو آیا ہے یعنی ان سے حذر (پرہیز) کرو۔ ۱۲

۲۔ قولہ تعالیٰ ویحسبون... الخ: اور یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ہم کسی اچھی حالت پر ہیں، خبردار یہ لوگ جھوٹے ہیں، ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے، پھر اس نے ان کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا، یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں، آگاہ رہو یہ آئیہ کریمہ پارہ قد سَمِعَ اللّٰهُ (۲۸) سورہ مجادلہ میں واقع ہے۔ کہ شیطان کے گروہ والے ہی خسارہ پانے والے ہیں۔

۳۔ قولہ وزن خواہند کردا... الخ:- علامہ محمد مراد کی رحمۃ اللہ (مترجم مکتوبات) فرماتے ہیں کہ اس قول میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو امام غزالی قدس سرہ نے احیاء علوم الدین میں مرفوعاً روایت کیا ہے، اس کو علامہ ابن عبدالبر نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بیان کیا ہے، علامہ عراقی نے اس طرح فرمایا ہے۔ اور اس کے شارح نے کہا ہے کہ شیرازی اس کو القاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے لائے ہیں۔ نیز ابن الجوزی اور دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔ اتھی ملخصاً

۴۔ قولہ ونوم العلماء... الخ:- علامہ محمد مراد کی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو امام غزالی قدس سرہ نے احیاء میں بیان کیا ہے، اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں وَنَفْسُهُ تَسْبِيحٌ یعنی عالم کا سانس لینا تسبیح ہے، علامہ عراقی نے کہا کہ مشہور لفظ عالم کی بجائے صائم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی ضرر نہیں کیونکہ عالم کی بزرگی صائم قائم پر ثابت ہے، بلکہ بہت سی روایتوں میں مطلق عابد پر کئی درجہ بزرگی ثابت ہے۔

☆ عزیز..... علم ۱۲..... علم..... ☆ ذلیل..... دنیا ۱۲..... دنیا..... ☆ معارضہ..... مقابلہ ۱۲..... مقابلہ..... ☆ مدریس..... سبق دادن ۱۲..... سبق پڑھانا..... ☆ افتاء..... فتویٰ دادن ۱۲..... فتویٰ لکھنا، فتویٰ دینا..... ☆ شائبہ..... آلودگی ۱۲..... آمیزش..... ☆ رفعت..... بالکسر بلندی ۱۲..... رکی زیر سے، معنی بلندی، اونچائی..... ☆ خلو..... خالی شدن ۱۲..... تہی دامن ہونا..... ☆ ما فیہا..... آنچہ درست ۱۲..... جو کچھ اس میں ہو..... ☆ سوء..... بد ۱۲..... بد عمل علماء..... ☆ شرار..... بدترین ۱۲..... سب سے برے..... ☆ لصوص..... دزدان ۱۲..... جمع لُصُوصٌ معنی چور زیادہ چور جمع..... ☆ عزیزے..... یکے از اکابرین ۱۲..... اکابرین میں سے ایک بزرگ..... ☆ لعین..... اے ملعون و مطرود ۱۲..... ملعون، پھنکارہ ہوا.....



ع مَا أَحْسَنَ الدِّينَ وَالْدُنْيَا لِوِاجْتِمَاعَا کیا ہی اچھا ہے کہ ہوں دین و دنیا جمع

ہاں بعض مشائخ نے جو کہ اپنی خواہش اور ارادے سے پوری طرح نکل چکے ہیں بعض نیک و درست نیتوں کے ساتھ اہل دنیا کی صورت اختیار کی ہے اور بظاہر دنیا میں رغبت کرنے والے معلوم ہوتے ہیں وہ حقیقت میں (دنیا سے) کوئی تعلق نہیں رکھتے اور سب سے فارغ و آزاد ہیں۔ رَجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (سورۃ نور۔ ۳۷) ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ اور تجارت و بیع ان کو خدا سے نہیں روکتی، اور ان امور کے ساتھ عین تعلق کی حالت میں ان امور سے بالکل بے تعلق ہیں۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ میں نے منیٰ کے بازار میں ایک تاجر کو دیکھا کہ اس نے کم و بیش پچاس ہزار دینار کی خرید و فروخت کی اور اس کا دل ایک لحظہ بھی حق سبحانہ و تعالیٰ سے غافل نہیں ہوا۔

☆ تھلیل..... گمراہ کردن ۱۲..... گمراہ کرنا..... ☆ سمر..... راز ۱۲..... بھید، پوشیدہ امر ☆ مدابحہ..... بمعنی پوشیدن و خیانت و نفاق

کردن و دروغ گفتن ۱۲..... چھپانا، خیانت و منافقت کرنا اور جھوٹ بولنا..... ☆ رفعت..... بلندی ۱۲..... بلندی..... ☆ ورشہ.....

بفتخین جمع وارث ۱۲..... پہلے دونوں حرفوں پر زبر، جمع وارث..... ☆ چہرہ بید..... از چہرہ بیدن بمعنی غالب آمدن و افزون آمدن ۱۲..... غالب آنا بلند ہونا

☆ رزم علماء عبادۃ..... و خواب علماء عبادت است ۱۲..... علما کی نیند بھی عبادت ہے..... ☆ شناعمت..... زشتے ۱۲..... برائی.....

☆ متشم..... داغدار ۱۲..... داغدار، عیب دار..... ☆ عظمت..... بہرہ حروف اول مفتوح بمعنی بزرگی و قدر ۱۲..... تینوں حروف پر زبر، معنی

بزرگی، قدر و منزلت.....

﴿ص ۹۳﴾ ۱۔ قوله: لان الدنيا الخ:- ترجمہ:- کیونکہ دنیا اور آخرت دونوں سوکنیں ہیں یعنی دو عورتیں ایک مرد کے نکاح میں ہونے کی مانند ہیں، اگر ان میں سے ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض ہوگی۔

اس قول سے اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو امام احمد و بیہقی نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی دنیا کو دوست رکھے خود کو نقصان پہنچاتا ہے، اور جو شخص آخرت کو دوست رکھے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس باقی رہنے والی کو اختیار کرو فانی کے مقابلہ میں، چونکہ دنیا و آخرت باہم ایک دوسرے سے جمع نہیں رہ سکتیں تو ایسی چیز کو اختیار کرو جو باقی رہنے والی ہے یعنی آخرت۔ اور ترجیح نہ دو ایسی چیز کو جو فانی ہے۔ یعنی دنیا۔

۲۔ ... قوله ما احسن..... کیا ہی اچھا ہے اگر دین و دنیا جمع ہوں جاننا چاہیے کہ یہ قول تو کے لفظ سے محل استدلال ہے جو وضع کیا گیا ہے اتھائے ثانی کیلئے اتھائے اول کے سبب سے۔

۳۔ ... قوله: رَجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ... الخ:- یہ اشارہ اس آیت کی طرف جو پارہ قد أفلح (۱۸) سورۃ نور میں واقع ہے یعنی تسبیح کرنے والے مراد ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ ۱۲

☆ اضداد..... جمع ضد ۱۲..... معنی ہٹ دھری کرنا، ضد کی جمع ہے..... ☆ بايست..... ارادہ ۱۲..... ارادہ، عزم.....

## چونتیسواں مکتوب

عالم امر کے جواہر خمسہ (پانچ لطائف) کو حتی الامکان شرح و تفصیل کے ساتھ بیان میں۔ یہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔  
لاہوری کی طرف صادر ہوا۔

عرضداشت :- دونوں جہان کی سعادت کا حاصل ہونا سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر وابستہ ہے وہ فلسفی جس نے اپنی بصیرت کی آنکھ میں صاحبِ شریعت ﷺ کی متابعت کا سرمہ نہیں لگایا ہے، وہ عالم امر کی حقیقت (کو دیکھنے) سے اندھا ہے، چہ جائیکہ اس کو مرتبہ و جوب باری تعالیٰ و تقدس کا شعور ہو، اس کی کوتاہ نظر صرف عالم خلق پر لگی ہوئی ہے اور وہاں بھی نامکمل ہے جن پانچ جواہر کو اہل فلسفہ نے ثابت کیا ہے وہ سب عالم خلق میں ہیں، نفس اور عقل کو جو انہوں نے مجردات (یعنی جو مادہ سے پاک ہو) سے شمار کیا ہے، یہ ان کی نادانی ہے۔ نفسِ ناطقہ تو یہی نفسِ امارہ (برائی کی طرف بہت امر کرنے والا) ہی ہے جو کہ تزکیہ (رزائل سے پاک کرنے) کا محتاج ہے اور اس کی ہمت ذاتی طور پر کمینگی اور پستی کی طرف ہے اس کو عالم امر کے ساتھ کیا نسبت، اور تجرد کے ساتھ کیا مناسبت، اور عقل خود معقولات میں سے سوائے ان امور کے جو محسوسات کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں بلکہ انہوں نے محسوسات کا حکم پیدا کر لیا ہے اور کچھ ادراک نہیں کرتی، لیکن جو امر محسوسات کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا اور جس کی نظیر و مثال مشاہدات میں ظاہر نہیں ہے وہ عقل کے ادراک میں نہیں آتا اور اس کی بندش عقل کی کنجی سے نہیں کھلتی اس لئے اس (عقل) کی نظر بیچونی کے احکام (معلوم کرنے) سے کوتاہ ہے اور غیبِ محض میں گمراہ ہے اور یہ (عقل کے) عالمِ خلق (سے ہونے) کی علامت ہے۔ عالم امر کا رخ بیچونی کی طرف اور اس کی توجہ بیچگونی کی طرف ہے۔ عالم امر کی ابتدا مرتبہ قلب ہے اور قلب کے اوپر روح اور روح

### حاشیہ متن

﴿ص ۹۴﴾ فلسفی راز ہرنے تا دم زند دم زند دین ہش برہم زند

فلسفی کو طاقت نہیں ہے کہ دعویٰ کرے۔ دعویٰ کرے گا تو اپنے بچے دین کو خراب کرے گا۔

۵... کیا مقام ہے فلسفی کا کہ اس مرتبہ و جوب یعنی حق تعالیٰ و تقدس کا شعور ہو۔

۶... قولہ: جواہر خمسہ ای الحال و المحال و المركب منها النفس و العقل یعنی: ۱۔ صورت جسمیہ ہو یا نوعیہ۔ ۲۔ ہوتی۔

۳۔ جسم۔ ۴۔ نفس۔ ۵۔ عقل۔ لمصحتہ سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ یکھل..... سرمہ ۱۲..... سرمہ..... مکتحل..... سرکین ۱۲..... سرمی..... ☆ مقصور..... بند ۱۲..... بند..... ☆ نمودہ.....

فلاسفہ ۱۲..... فلاسفہ..... ☆ مجردات..... از مادہ ۱۲..... مادہ سے پاک..... ☆ خود..... البتہ ۱۲..... بے شک..... ☆ نفس امارہ

بمبالغہ امر کنندہ بہ بدی ۱۲..... مبالغے کے ساتھ بدی کا حکم کرنے والا..... ☆ تزکیہ..... پاک کردن از رذائل ۱۲..... اعمال رذائل سے پاک کرنا۔

﴿ص ۹۵﴾ ۱۔ قولہ: مرتبہ قلب... الخ :- جاننا چاہیے کہ لطیفہ قلب کا مقام ہائیں پستان سے دو انگلی نیچے مائل بہ پہلو اور اس کا نور سرخ ہے،

اور لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان سے دو انگشت نیچے مائل بہ پہلو ہے اور اس کا نور سفید ہے، اور لطیفہ سری کا مقام سینہ کے درمیان ہے اور

اس کا نور بزر ہے، اور لطیفہ خفی کا مقام آبرو (نہوں) کے اوپر ہے اور اس کا نور نیلگوں ہے، اور لطیفہ اخی کا مقام اُم الدماغ (وہ جملی جس میں

کے اوپر ستر اور ستر کے اوپر خفی اور خفی کے اوپر انھی ہے۔ اگر عالم امر کے (ان) پانچ مراتب کو جواہر خمسه کہیں تو اس کی گنجائش ہے، اور فلسفی نے چند ٹھیکریوں کو جمع کر کے اپنی نظر کی کوتاہی کے باعث ان کو جواہر سمجھ لیا ہے۔

عالم امر کے ان جواہر خمسه کا حاصل کرنا اور ان حقائق پر اطلاع پانا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل فرمانبرداروں کو حاصل ہے۔ جب عالم صغیر یعنی انسان کے اندر عالم کبیر کی ہر چیز کا نمونہ ہے تو عالم کبیر میں بھی ان جواہر خمسه کے اصول ثابت ہیں۔ انسان کے قلب کی طرح عرش مجید عالم کبیر کے ان جواہر خمسه کا مبداء ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قلب کو بھی اللہ تعالیٰ کا عرش کہتے ہیں اور جواہر خمسه کے باقی مراتب عرش کے اوپر ہیں۔

عالم کبیر میں عرش، عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ (واسطہ) ہے جس طرح عالم صغیر میں انسان کا قلب عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے، قلب و عرش اگرچہ بظاہر عالم خلق میں ہیں لیکن (حقیقت میں) یہ عالم امر سے ہیں اور بیچونی و نیچگونی (بے کیف ہونے) سے کچھ حصہ رکھتے ہیں۔ ان جواہر خمسه کی حقیقت پر مطلع ہونا اولیاء اللہ میں سے کالمین کے حق میں ثابت ہے جو مراتب سلوک کو تفصیل کے ساتھ طے کر کے مرتبہ نہایت نہایت تک پہنچ گئے ہیں۔

ہر گدائے مرد میدان گئے شود پشہ آ خر سلیمان گئے شود  
ترجمہ:- نہیں ہوتا بھکاری مرد میدان کہ مجھ بن نہیں سکتا سلیمان

اور اگر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی صاحب دولت کی بصیرت کی آنکھ کو مرتبہ وجوب کی تفصیل کے لئے بقدر امکان کھول دیں تو وہ بھی اس مقام میں ان جواہر کے اصول کا مطالعہ کر لیتا ہے اور عالم صغیر و کبیر کے ان جواہر کو ان حقیقی جواہر کے ظلال کی صورت میں معلوم کر لیتا ہے۔ ع۔ ایں کار دولت ست کنوں تا کر اسد ترجمہ:- یہ ہے عظیم کام، ملے دیکھے کسے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے

دماغ لپٹا ہوا ہے) ہے اور اس کا نور آنکھ کی سیاہی کی مثل سیاہ ہے ۱۲

یہ وضاحت ضیاء القلوب مصنف مولانا و مقتدانا و مرشدنا حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرۃ الاقدس نور مرقدہ میں ہے۔ جاننا چاہئے کہ شاہ غلام علی نقشبندی مجددی قدس سرہ نے اپنے رسالہ سبع سیارہ میں لطیفہ خفی کا مقام دائیں پستان کے برابر دو انگل کے فرق سے بتایا ہے اور لطیفہ انہی عین سینہ کے درمیان لکھا ہے، اس کو سمجھ لیں۔ ۱۲

۲ ... قوله خذف: خ اور ذ نقطہ والی پر زبر، معنی: ٹھیکری کا ٹکڑا، خذف صرف خ پر زبر پر جزم۔ سگریزے، کجور کی کٹھلی وغیرہ پھینکنا  
دوا نگلیوں سے یا گوچھن سے۔ ۱۲

۳ ... قال الله تعالى: الا له الخلق و الامر یعنی آگاہ رہو کہ عالم خلق اور عالم امر اسی کی ملکیت ہے۔ ۱۲

☆ خود ..... البتہ ۱۲ ..... بے شک ..... نظر او ..... عقل ۱۲ ..... دانائی، عمل مراد ہے۔ ☆ ان گاشتہ ..... فلسفی ۱۲ ..... فلسفہ

جاننے والے۔ ☆ برزخ ..... واسطہ ۱۲ ..... وسیلہ۔

﴿ص ۹۶﴾ ۱۔ یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ قد سمع اللہ (۲۸) سورہ جمعہ میں ہے یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے  
عطا فرمادیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ ۱۲

۲ ... قوله وما اوتيتم ... الخ:- یعنی اور تم کو علم و دانش بالکل تھوڑا دیا گیا ہے۔ یہ قول اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ

سبحان الذی (۱۵) سورہ بنی اسرائیل میں واقع ہے۔ ۱۲

۳ ... قوله صفات اضافیہ:- یعنی پیدا کرنا، رزق دینا، مارنا، زندہ کرنا، رنج و الم دینا اور انجام کرنا وغیرہ۔ ۱۲

جب عالم امر کے حقائق کا ظاہر کرنا اس کے پوشیدہ معنوں اور دقیق مطالب کی وجہ سے ہے تو پھر ہر کوتاہ نظر شخص اس سے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ راسخ العلم حضرات (جن کو علم میں رسوخ حاصل ہے) جو کہ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (بنی اسرائیل: ۵۸) اور تم کو علم (اسرار الہی) سے تھوڑا سا حصہ دیا گیا ہے) کے شرف سے مشرف ہیں وہ اس کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔

ع۔ هٰذِهِنَّ مَا لَا رُبَّابِ النَّعِيمِ نَعِيْمُهُمَا ترجمہ:- مبارک منعموں کو ان کی نعمت  
مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتدراز ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست  
ترجمہ:- مصلحت کا یہ تقاضا ہے عیاں راز نہ ہو ورنہ رندوں سے تو پوشیدہ کوئی راز نہیں

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَوَاتِ  
وَالتَّسْلِيْمَاتِ اَتَمُّهَا وَاذْوَمُهَا (اور سلام ہو آپ پر اور اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کو لازم پکڑے)۔

نیز دل میں آیا کہ جواہر مقدسہ علیا کا تھوڑا سا بیان بھی تحریر کیا جائے — جاننا چاہیے کہ ان جواہر کی ابتدا صفات  
اضافیہ سے ہے جو کہ وجوب اور امکان کے درمیان برزخوں (واسطوں) کی مانند ہیں اور ان کے اوپر صفات حقیقیہ ہیں جن کی  
تجلیات سے روح کو حصہ حاصل ہے اور قلب کو صفات اضافیہ کے ساتھ تعلق ہے اور وہ ان کی تجلیات سے مشرف ہے، اور ان  
جواہر علیا (یعنی جواہر خمسہ مذکورہ) میں سے باقی جواہر جو کہ صفات حقیقیہ سے اوپر ہیں حضرت ذات تعالیٰ و تقدس کے دائرہ میں  
داخل ہیں اسی لئے ان تین مراتب (یعنی سر، خفی اور اخفی) کی تجلیات کو تجلیات ذاتیہ کہتے ہیں، ان کے متعلق گفتگو کرنا مصلحت  
کے خلاف ہے۔ ع۔ قلم ایں جا رسیدہ و سر بشکست ترجمہ:- قلم آیا یہاں تو ٹوٹ گیا

۲ ... قولہ صفات حقیقہ:- یعنی ارادہ و قدرت، سمع و بصر، کلام، علم، حیوۃ اور تکوین۔ ۱۲ مصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ حسب الامکان..... بقدر ممکن ۱۲..... ممکن حد تک..... ☆ هٰذِهِنَّ مَا لَا رُبَّابِ النَّعِيمِ نَعِيْمُهُمَا..... یعنی گوارا بادارباب  
نعمت رانمچھائے آن یعنی جنت ۱۲..... ارباب نعمت کو اس کی نعمتیں یعنی جنت مبارک ہو..... ☆ رنداں..... یعنی ہمہ خبر ما پیش نظر ایشانند ۱۲  
یعنی ہماری ہر خبر ان کے پیش نظر ہے۔ ☆ شمشہ..... اند کے از حال ۱۲..... حال میں سے تھوڑا سا..... ☆ کالبرازخ..... مانند وساٹ ۱۲  
مانند وسیلے، ذریعے..... ☆ بین..... درمیان ۱۲..... درمیان، وسط..... ☆ بقیہ..... یعنی سر و خفی و انھی ۱۲..... یعنی جواہر سر، خفی، انھی  
☆ جواہر علیا..... خمسہ مذکورہ ۱۲..... پانچ جن کا پہلے ذکر ہوا ہے..... ☆ سہ گانہ..... یعنی سر و خفی و انھی ۱۲..... یعنی سر، خفی، انھی.....

## پینتیسواں مکتوب

صحبت ذاتی کے مقام کے بیان میں جس میں کہ انعام و ایلام برابر ہوتا ہے۔ یہ بھی میاں حاجی محمد لاہوری کی طرف صادر ہوا۔

عرضداشت:- نَجَانَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَايَاكُمْ عَنْ زَيْغِ الْبَصْرِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ

إِلَيْهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ (اللہ تعالیٰ بطفیل سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم نظر کی کجی یعنی غیر اللہ کی طرف مائل ہونے سے بچائے)۔  
سیر سلوک سے مراد نفس امارہ کا تزکیہ اور اس کی تطہیر (پاک کرنا) ہے تاکہ جھوٹے خداؤں کی عبادت سے جو کہ خواہشات نفسانی  
کے وجود سے پیدا ہوتے ہیں چھٹکارا حاصل ہو جائے اور حقیقت میں ایک واحد و برحق معبود خدائے تعالیٰ و تقدس کے سوا کوئی

توجہ کا قبلہ نہ رہے اور اس پر کسی بھی مقصد کو اختیار نہ کرے خواہ وہ دینی مقاصد میں ہو یا دنیوی مطالب میں سے۔ دینی مقاصد اگرچہ نیکیوں میں سے ہیں لیکن یہ ابرار کا کام ہے مقررین ان کو برائیاں جانتے ہیں سوائے ایک ذاتِ حق کے اور کسی کو اپنا مقصود خیال نہیں کرتے، یہ دولت فنا کے حاصل ہونے اور محبتِ ذاتی کے ثابت ہونے پر منحصر ہے کیونکہ اس مقام میں انعام (نعمت دینا) و ایلام (رنج و الم دینا) برابر ہے، عذاب میں بھی وہی لذت ہے جو کہ نعمت دینے میں ہے۔ (یہ حضرات) اگر بہشت کی طلب کرتے ہیں تو اسی لئے کہ وہ حق تعالیٰ و تقدس کی رضا کا مقام ہے اور اس کے طلب کرنے میں حق تعالیٰ شانہ کی رضا مندی ہے اور دوزخ سے پناہ اس لئے مانگتے ہیں کہ وہ حق تعالیٰ کے غضب کا مقام ہے بہشت کے طلب کرنے سے ان کا مقصد نفس کی لذت طلب کرنا نہیں ہے اور نہ ہی دوزخ سے ان کا پناہ مانگنا رنج و تکلیف کے باعث ہے، کیونکہ جو کچھ محبوب کی طرف سے ہے وہ ان بزرگوں کے نزدیک پسندیدہ اور عین مرضی کے مطابق ہے۔ کُلُّ مَا يَفْعَلُهُ الْمَحْبُوبُ مَحْبُوبٌ (محبوب جو کام کرتا ہے وہ بھی محبوب (پسندیدہ) ہی ہوتا ہے)۔ اخلاص کی حقیقت یہاں حاصل ہوتی ہے اور باطل خداؤں (کی عبادت) سے چھٹکارا اسی مقام میں میسر ہوتا ہے اور کلمہ توحید اسی وقت درست ہوتا ہے وَبِدُونِهِ خَرُطُ الْقِتَادِ (اور اس کے بغیر بے فائدہ رنج و تکلیف اٹھانا ہے)۔ محبت ذاتی جو کہ اسماء و صفات کے ملاحظہ اور محبوب کے انعام و اکرام کے وسیلہ کے بغیر ہو مقصود کا حاصل ہونا بہت مشکل ہے اور سرت کو جلا دینے والی اس محبت کے بغیر فنائے مطلق حاصل نہیں ہوتی۔

## حاشیہ متن

- ﴿ص ۹۶﴾ - حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو بظلیل سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم نظر کی کجی یعنی غیر اللہ کی طرف مائل ہونے سے نجات بخشنے ۱۲۔
- ﴿ص ۹۷﴾ ۱۔ قولہ فنا: فنا سے مراد مشاہدہ ذات حق تعالیٰ جل ذکرہ و عزّ برہانہ کے غلبہ کی وجہ سے ماسوائے حق تعالیٰ کا نسیان ہے۔ ۱۲۔ معارف
- ۲۔ یعنی فنائے مطلق حاصل ہونے اور محبت ذاتی ثابت ہوئے بغیر خاردار درخت پر ہاتھ مارنا ہے یعنی بے فائدہ رنج و تکلیف اٹھانا ہے۔ ۱۲
- ۳۔ قولہ در خلّ و فلّ: - خ نقطے والی پرزبر اور ل پرشد، معنی کپڑے کی پھٹن، اور اونٹ کے بچے کی زبان کا پھٹنا کہ دودھ نہ چوسے، لاغر ہونا، کمزور اور نحیف مرد، پرانا کپڑا اور ترش چیز۔ فلّ ف پرزبر اور ل پرشد، چھری کی دھار میں خرابی اور تلواری کی دھار کے دندانے۔ ۱۲
- ۴۔ مثنوی: ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد او ز حرص و عیب کلی پاک شد شاد باش اے عشق خوش سودائے ما اے طیب جملہ علت ہائے ما اے دوائے نخوت و ناموس ما اے تو فلاطون و جالینوس ما علت عاشق ز علجا جداست عشق اصطرلاب اسرار خداست چون قلم اندر نوشتن می شناخت چون بعشق آمد قلم بر خود شناخت
- ترجمہ: جس کسی کا لباس عشق سے چاک ہو اوہ حرص و آرزو کے ہر عیب سے پاک ہو گیا۔ اے ہمارے اچھی دیوانگی (اضطراب) رکھنے والے عشق تم خوش رہو۔ اے ہماری تمام بیماریوں کے طیب۔ اے ہماری عزت و ناموس کی دوا تو ہمارا فلاطون اور جالینوس ہے، عاشق کی بیماری (دیگر) تمام بیماریوں سے ممتاز ہے، عشق اسرار خداوندی کے معلوم کرنے کا ذریعہ ہے، جب قلم لکھنے کے لئے رواں ہوتا ہے جب عشق کا ذکر آتا ہے تو قلم خود بخود پھٹ جاتا ہے۔ ۲۱
- ۵۔ قولہ زفت: - زاپرزبر، معنی سخت، درشت، فرہ، مضبوط اور کھانے والی وہ تیز چیز جو زبان کو زخمی کر دے۔ ۱۲۔ لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ
- ☆ تطہیر آن..... از ذائل ۱۲..... اخلاق رذیلہ سے..... ☆ تناسوی..... برابر ۱۲..... برابر..... ☆ تعذیب..... عذاب کردن ۱۲
- عذاب کرنا..... ☆ التذاذ..... لذت گرفتن ۱۲..... لذت حاصل کرنا..... ☆ از تعمیم..... نعمت دادن ۱۲..... نعمت دینا، انعام دینا.....
- ☆ سخط مولیٰ..... غضب حق ۱۲..... حق تعالیٰ کا غضب، ناراضگی..... ☆ فرار..... بکسر اول گریختن و ترسیدن ۱۲..... ف کی زیر سے، بھاگنا، ڈرنا..... ☆ کُلُّ مَا يَفْعَلُهُ الْمَحْبُوبُ..... ہر آن کارے کہ محبوب کند محبوب است ۱۲..... ہر وہ کام جو محبوب کرے وہ محبوب ہے.....

مشوی عشق آں شعلہ است کو چوں بر فروخت  
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت  
تیغ لا در قتل غیر حق بر اند  
در نگرزاں پس کہ بعد لا چہ ماند  
ماند اِلا اللہ باقی جملہ رفت  
شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت  
ترجمہ:- جبکہ روشن عشق کا شعلہ ہوا  
ما سوا معشوق کے سب جل گیا  
غیر حق کو تیغ لا سے قتل کر  
بعد از اں کر اس کے باقی پر نظر  
رہ گیا اللہ باقی سب فنا  
عشق شرکت سوز تجھ کو مر حبا

## چھتیسواں مکتوب

اس بیان میں کہ شریعت مقدسہ دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی مقصد ایسا نہیں ہے جس کے حاصل کرنے میں شریعت کے ماسوا کسی اور چیز کی ضرورت پڑے اور طریقت و حقیقت دونوں شریعت کے خادم ہیں اور اس کے مناسب امور کے بیان میں، یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ ہوری کی طرف صادر ہوا۔

عرضداشت:- حَقَّقْنَا اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَاَيُّكُمْ بِحَقِيقَةِ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اَمِينًا (حق تعالیٰ سبحانہ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و تحیۃ کی شریعت کی حقیقت سے آگاہ فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اس دعا پر آمین کہی)۔ شریعت کے تین جزو ہیں: علم، عمل اور اخلاص جب تک یہ تینوں جز ثابت نہ ہو جائیں اس وقت تک (حقیقت میں) شریعت ثابت نہیں ہوتی، اور جب (حقیقت میں) شریعت ثابت ہوگئی تو حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگئی جو کہ دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں سے اوپر (افضل) ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ (توبہ-۷۲: ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ متکفل ..... ضامن و کفیل ۱۲ ..... ضمانت دینے والا کفالت کرنے والا ..... ☆ بما و اراے ..... بما سوائے ..... جو اس کے علاوہ ہے۔

حاشیہ متن

☆ (۹۸) ۱۔ قولہ حَقَّقْنَا... الخ :- یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی حقیقت سے

متصف فرمائے، اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اس پر آمین کہی۔ ۱۲

۲ ... قولہ وَرِضْوَانٌ :- اللہ تعالیٰ کی قلیل رضامندی بھی اسکی تمام نعمتوں کے مقابلہ میں بہت بڑی ہے یہ خوشنودی بہت بڑی کامیابی ہے

اللہ تعالیٰ کا یہ قول پارہ و اعلمو (۱۰) سورہ توبہ میں واقع ہے۔ ۱۲

۳ ... قولہ طریقت و حقیقت :- جاننا چاہیے کہ حقیقت سے مراد شریعت کی حقیقت ہے، نہ یہ کہ حقیقت، شریعت سے الگ ہے طریقت سے مقصود شریعت کی

حقیقت کو حاصل کرنا نہ یہ کہ شریعت و حقیقت کے خلاف کوئی امر۔ پس شریعت کی حقیقت متحقق ہونے سے پہلے شریعت کی صورت حاصل ہوتی

ہے۔ اور حقیقت شریعت کا حصول مقام اطمینان حاصل ہونے اور درجہ ولایت تک پہنچنے کے بعد ہے۔ (معارف لدنیہ، معرفت ۲۵)

۴ ... قولہ بل... الخ :- یعنی بلکہ وہ احوال، مواجید اور علوم و معارف وہ سب کے سب اوہام و خیالات ہیں جن سے اطفال طریقت کی تربیت مطلوب

ہوتی ہے اور ترقی بخشی جاتی ہے، یعنی معدات، مقدمات، اور مبادی مطلوب ہیں نہ ان کا عین۔ ۱۲

پس شریعت تمام دنیوی و اخروی سعادتوں کی ضامن ہوئی، کوئی بھی مقصد نہیں جس کے حاصل کرنے میں شریعت کے ماسوا کسی اور چیز کی ضرورت پیش آئے۔ طریقت اور حقیقت کہ جس کے ساتھ صوفیائے کرام ممتاز ہیں۔ شریعت کے تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل میں شریعت کے خادم ہیں پس ان دونوں کے حاصل کرنے کا مقصد شریعت کا کامل کرنا ہے نہ کہ شریعت کے سوا کوئی اور امر ہے۔

احوال و مواجید (وجد و حال)، علوم و معارف جو کہ صوفیائے کرام کو راہ سلوک طے کرنے کے دوران حاصل ہوتے ہیں (اصلی) مقاصد میں سے نہیں ہیں بلکہ وہم و خیالات ہیں جن سے طریقت کے طلباء کی تربیت کی جاتی ہے، ان سب سے گذر کر مقام رضا تک پہنچنا چاہیے جو کہ جذبہ و سلوک کے مقامات میں آخری مقام ہے کیونکہ طریقت و حقیقت کی منزلوں کے طے کرنے سے اس کے سوا اور کچھ مقصود نہیں ہے کہ اخلاص حاصل ہو جائے جو کہ حق تعالیٰ کی رضا (خوشنودی) حاصل ہونے کے لئے لازمی ہے۔ تینوں قسم کی تجلیات (یعنی تجلیات افعالیہ، صفاتیہ اور ذاتیہ) اور عارفانہ مشاہدات سے گذر کر ہزاروں سالکوں میں سے کسی ایک کو اخلاص اور مقام رضا کی دولت نصیب فرماتے ہیں، کم سمجھ لوگ احوال و مواجید (حال و وجد) کو اصلی مقاصد میں سے شمار کرتے ہیں اور مشاہدات و تجلیات کو اصل مطلب خیال کرتے ہیں اس لئے وہ وہم و خیال کی بندش میں پھنسے رہتے ہیں اور شریعت کے کمالات سے محروم رہتے ہیں۔ کَبُرَ عَلٰی الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ط اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ط (شوریٰ- ۱۳: ترجمہ:- یعنی مشرکین کو یہ بات جس کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے بڑی بھاری اور مشکل معلوم ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف جذب کر لیتا ہے اور اسی کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے)۔

ہاں اخلاص کے مقام کا حاصل ہونا اور رضا کے مرتبہ تک پہنچنا ان احوال و مواجید کے طے کرنے پر موقوف اور ان علوم و معارف کے ساتھ وابستہ ہے، پس یہ سب امور مطلوب حاصل کرنے کے وسائل اور مقصود تک پہنچنے کے ابتدائی اسباب ہیں اور اس فقیر (حضرت مجدد علیہ الرحمہ) پر اس مطلب کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے طفیل اس راہ سلوک میں پورے دس

۵ ... قوله كَبُرَ... الخ:- یہ پارہ البیہ یرد (۲۵) سورہ شوریٰ میں واقع ہے۔ مشرکین کو یہ بات بڑی ناگوار ہوتی ہے جس کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف جذب کر لیتا ہے، اسے ہی اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ اس آیہ کریمہ میں جذبہ و سلوک کی طرف اشارہ ہے، جیسا کہ شریعت و طریقت کے علوم میں مہارت رکھنے والے اور دانا و ذریک پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ۱۲

☆ اثناء..... میان ۱۲..... دوران..... ☆ رضا باید..... خوشنودی حق تعالیٰ ۱۲..... حق تعالیٰ کی رضامندی..... ☆ رضا است.....

خوشنودی حق تعالیٰ ۱۲..... حق تعالیٰ کی رضامندی..... ☆ سہ گانہ..... یعنی افعالیہ و صفاتیہ و ذاتیہ ۱۲..... ☆ مشاہدات..... یعنی آنچہ در مشاہدہ

عرفاء و روندگان اس راہی در آید..... جو کچھ عارفوں کے مشاہدہ میں اور اس راہ (سلوک) پر چلنے والوں کو پیش آتا ہے..... ☆ منقوط..... معلق و

موقوف ۱۲..... موقوف اور معلق (لٹکا ہوا) ہے..... ☆ مربوط..... وابستہ ۱۲..... بندھا ہوا، وابستہ..... ☆ معدّات..... اسباب و ذرائع و

وسائل ۱۲..... یعنی اسباب، ذریعے اور وسیلے..... ☆ شاہد..... معشوق ۱۲..... جس سے عشق کیا جائے (محبوب).....

﴿ص ۹۹﴾ ۱۔ قوله: الحمد لله على ذلك... الخ:- قاله قدس سره عملا بقوله عليه الصلوة والسلام على مارواه الحاكم في المستدرک ما انعم الله على عبد من نعمة فقال الحمد لله الا وقد ادى شكرها فان قالها الثانية جدد الله له

سال گذرنے کے بعد واضح طور پر ظاہر ہوئی اور ”شاہد شریعت“ (شریعت کا معشوق) کما حقہ جلوہ گر ہوا۔ اگرچہ شروع ہی سے احوال و مواجید میں گرفتار نہیں تھا اور شریعت کی حقیقت کے ساتھ متحقق ہونے کے سوا اور کوئی مطلب پیش نظر نہیں تھا لیکن پورے دس سال گذرنے کے بعد معاملہ کی اصل حقیقت جیسی کہ چاہیے تھی ظاہر ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ (اس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد حمد و شکر ہے، ایسا حمد و شکر جو کہ اغراض فاسد ریاد سمعہ سے پاک اور اس کی ذات و صفات کے اعتبار سے مبارک ہے)۔ مغفرت پناہ میاں شیخ جمال کے فوت ہونے سے تمام مسلمانوں کے لئے رنج و غم اور پریشانی لاحق ہے، ان کے مخدوم زادوں کو اس فقیر کی جانب سے تعزیت کرنے کے بعد فاتحہ پڑھیں۔ والسلام۔

ثوابها، فان قالها الثالثة غفر الله له ذنوبه، انتهى ترجمہ:- حضرت مجد قدس سرہ نے کلمہ شکر الحمد لله حضور عليه الصلوة والسلام کے قول پر عمل کرتے ہوئے کہا ہے اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ بندہ الحمد لله کہتا ہے تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا، اگر وہ یہ کلمہ دوسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جدید ثواب دیتا ہے، اگر وہ اسی کلمہ کو تیسری بار کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔ وقوله حمدا: منصوب ہے الحمد مذکور کی وجہ سے ذات کے اعتبار سے یا فعل کے معنی کو شامل ہونے کی وجہ یا فعل مقدر کے سبب جو الحمد مذکور پر دلالت کرتا ہے۔ وقوله طيبًا: یعنی ریا اور شہرت سے خالص حمد اور فاسد اغراض سے خالی۔ وقوله مبارکًا فيه: یعنی حمد میں برکات ہو، جار اپنے مدخول سے مل کر فاعل کے قائم مقام ہو گیا یعنی برکت والی دائمی حمد جو منقطع نہ ہو، کیونکہ اللہ کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں، اسی طرح حمد بھی ہونی چاہیے۔ وقوله فيه: یعنی ذات کے اعتبار سے، وقوله عليه: یعنی آثار کے اعتبار سے۔

☆ عشرہ..... وہ سال کامل ۱۲..... مکمل دس سال.....☆ امر کما ہو..... یعنی کما حقہ و چنانکہ شاید و باید ۱۲..... جیسا کہ حق تھا اس طرح یقینی

کامیابی حاصل ہوئی۔☆ عزا..... بفتح صبر بر مصیبت و صبر کردن و مجازا بمعنی ماتم پرسی ۱۲..... ع پر زبر، مصیبت پر صبر کرنا، یہاں مجازا ماتم پرسی کرنا۔

## سینتیسواں مکتوب

نبی کریم ﷺ کی روشن سنت کی پیروی پر آمادہ کرنے اور نسبت نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے حاصل کرنے کی ترغیب دینے کے بارے میں شیخ محمد چتری کی طرف صادر فرمایا۔

عرضداشت:- پاکیزہ مکتوب گرامی جو کہ آپ نے مہربانی فرما کر صادر فرمایا تھا اس کے مطالعہ سے بہت مسرت و خوشی ہوئی، آپ نے اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ پر اپنی استقامت اور ثابت قدمی کے بارے میں تحریر فرمایا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ عَلٰی ذٰلِكَ (اس بات پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا بے حد شکر ہے) حق سبحانہ و تعالیٰ اس طریقہ عالیہ کے بزرگوں کی برکت سے آپ کو بے انتہا ترقیاں عنایت فرمائے۔ ان بزرگوں کا طریقہ سرخ گندھک (یعنی اکسیر) ہے اور سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری پر منحصر ہے۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۹۹﴾ ۱۔ قولہ کبریت:- کاف کے نیچے زیر، اور یا معروف ہے تا پر دو نقطے، یعنی گوگرد جس کو اردو میں گندھک کہتے ہیں۔ وقولہ احمر: بمعنی سرخ اور گوگرد سرخ سے اکسیر کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اکسیر اسی سے بنائی جاتی ہے، اکسیر کو کیمیا بھی کہتے ہیں، سونا بنانے کے لئے گندھک سرخ اس کا جزو اعظم ہے۔ ۱۲

۳۔ قولہ نیشان:- نون پر زبر اور س بغیر نقطہ کے۔ اہل روم کے سال کے ساتویں مہینہ کا نام نیشان ہے اور وہ مدت آفتاب کے برج حمل میں ہونے کی



یہ فقیر اپنے موجودہ حال کی نسبت لکھتا ہے کہ بہت عرصے تک علوم و معارف اور احوال و مواجید ماہ نیساں کے بادل کی طرح بکثرت و لگاتار وارد ہوتے رہے اور جو کام کہ کرنا چاہیے تھا حق سبحانہ و تعالیٰ کی عنایت سے ہو گیا۔ اور اب اس کے سوا اور کوئی آرزو باقی نہیں رہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے کوئی سنت زندہ کی جائے اور احوال و مواجید اہل ذوق کے سپرد رہیں۔

آپ کو چاہیے کہ (اپنے) باطن کو (اپنے سلسلہ کے) خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم کی نسبت سے معمور رکھتے ہوئے (اپنے) ظاہر کو ظاہری سنتوں کی پیروی سے پوری طرح آراستہ و مزین بنائیں۔

ع۔ کار این ست غیر این ہمہ ہیچ ترجمہ: کام ہے اصلی یہی باقی تو سب کچھ ہیچ ہے

پانچوں وقت کی نماز کو اول وقت میں ادا کیا کریں، سوائے سردیوں میں عشا کی نماز کے کہ تہائی رات تک اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے، اس امر میں فقیر بے اختیار ہے، نہیں چاہتا کہ نماز کے ادا کرنے میں بال برابر (ذرا سی) بھی تاخیر ہو اور کسی بشری تقاضے سے عاجز ہونا اس سے مستثنیٰ ہے۔

ہے، اس ماہ میں بارش کے قطرات صدف میں گرتے ہیں تو مروراید پیدا ہوتا ہے، اس ماہ کو بھی مجازاً نیسان کہتے ہیں۔ ۱۲

۴۔ ... لما رواه الترمذی عن ام فروة، قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل؟ قال الصلوة لاول وقتها۔ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الوقت الاول من الصلوة رضوان اللہ، والوقت الآخر عفو اللہ۔

امام ترمذی نے ام فروہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا۔ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اول وقت پر نماز پڑھنا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اول وقت پڑھنا اللہ کی خوشنودی ہے، اور آخر وقت میں پڑھنا اللہ کی معافی ہے۔ ۱۲

۵۔ ... لما رواه الترمذی واحمد وابن ماجه عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لا ان اشق علی امتی لا مرتهم ان یؤخر والعشاء الی ثلث اللیل او نصفہ، هذا شك من الراوی۔ ترجمہ: امام ترمذی، امام احمد اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو ان کو حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز تیسرا حصہ رات گزرنے یا نصف رات گزرنے پر پڑھتے، تیسرا حصہ یا نصف یہ راوی کو شک ہے۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ تحریض..... نگیختن ۱۲..... ابھارنا۔ ☆ مسرور..... خوشنود ۱۲..... راضی۔ ☆ در رنگ..... مانند ۱۲..... مثل۔

☆ الّا..... مگر ۱۲..... وگرنہ۔ ☆ احیائے..... زندہ کردن ۱۲..... زندہ کرنا۔ ☆ درین..... جواب سوال مقدر است فہم ۱۲ سوال مقدر کا جواب ہے سمجھ لیں۔

## اڑتیسواں مکتوب

ذاتِ بحت (خالص ذات) تعالیٰ و تقدس کے ساتھ جو اسماء و صفات اور شیون و اعتبارات سے منزہ و پاک ہے تعلق قائم کرنے کے بارے میں اور ناقص لوگوں کی مذمت میں جو چون کو بیچون تصور کر کے اس کے ساتھ پھنسے ہوئے ہیں اور اہل فنا کے مرتبوں کے مختلف ہونے کے بارے میں کیونکہ اسی تفاوت پر علوم و معارف مرتب ہوتے ہیں اور اسی قسم کے دوسرے امور کے بیان میں، یہ بھی شیخ محمد چتری کی طرف صادر فرمایا۔

**عرضداشت :-** آپ کا مکتوب شریف موصول ہو کر باعثِ مسرت ہوا، حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے اور ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے غیر کے حوالہ نہ کرے۔ جو کچھ حق تعالیٰ شانہ کی ذاتِ محض کے سوا ہے اس کو غیر حق سے تعبیر کیا جاتا ہے اگرچہ وہ حق تعالیٰ کے اسماء و صفات ہی ہوں، اور یہ جو متکلمین نے صفاتِ حق جل شانہ کو لاہو و لا غیرہ کہا ہے اس کے کچھ اور معنی ہیں، اور غیر سے ان کی مراد اصطلاحی غیر ہے اور انہوں نے انہی (اصطلاحی معنی) کی نفی کی ہے، مطلق طور پر نفی نہیں کی، اور کسی خاص لحاظ سے نفی کرنے سے عام طور پر نفی کرنا لازم نہیں آتا، اور حق تعالیٰ کی ذاتِ بحت (محض) سے سلب یعنی نفی کرنے کے سوا اور کچھ تعبیر نہیں کر سکتے۔ اس مرتبہ جو کچھ اثبات ہے وہ الحاد ہے اور تمام تعبیروں سے بہتر تعبیر اور سب عبارتوں سے جامع عبارت لیس گمشدہ شئی (شوریٰ - ۱۱) ہے جس کا فارسی ترجمہ بیچون و بے چگون ہے، (یعنی وہ بے مثل و بے مثال ہے) اور علم و شہود اور معرفت کو اس سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کوئی راہ نہیں ہے جو کچھ دیکھتے، جانتے اور پہنچانتے ہیں، یہ سب اس (حق تعالیٰ شانہ) کا غیر ہے، اس کے ساتھ گرفتار ہونا (تعلق قائم کرنا) اس کے غیر کے ساتھ گرفتار ہونا ہے، پس ان سب کی نفی کرنا لازمی ہے اور ان سب کو کلمہ لا الہ الا اللہ کے نیچے لا کر کلمہ الا اللہ کے ساتھ اس ذات بیچون و بے چگون کا اثبات کرنا چاہیے، اور یہ اثبات شروع میں تقلید کے طور پر ہوتا ہے اور آخر میں تحقیق کے طور پر۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۰۰﴾ قولہ غیر مصطلح :- یعنی مباین کہ جو نہ عین ذات ہو اور نہ ذات سے قائم ہو لاہو یعنی عنییت و اتحاد کی نفی ہے، پس ان کے قول لاہو و لا غیرہ کے

معنی یہ ہیں کہ باری تعالیٰ کی صفات ذات پر زائد ہیں اور اسکے ساتھ قائم ہیں۔ ۱۲

۲ ... قولہ نفی خاص ... الخ :- یعنی صفات سے غیریت مصطلح کی نفی لازم ہے، غیریت مطلقہ کی نفی نہیں ہے، پس اس لحاظ سے حضرات متکلمین کے

قول لاہو و لا غیرہ ہمارے اس قول کے منافی ہے جس میں غیر کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اگرچہ اسماء و صفات ہوں یہ نہیں ہے۔ ۱۲

۳ ... قولہ سلوب :- مثلاً وہ جسم نہیں ہے، نہ جو ہر نہ عرض، نہ متصل نہ منفصل اور نہ خارج نہ داخل اسی سے سمجھ لیجئے۔ ۱۲

۴ ... قولہ راہ نیست :- اسی معنی میں بعض اکابر نے فرمایا ہے: سبحان من لم يجعل للخلق اليه سبيلا الا بالعجز عن معرفته، ونيز لا

يعرف الله الا الله - چہ نسبت خاک را با عالم پاک کہ ادراک است عجز از ذرک ادراک - ترجمہ: پاک ہے جس نے مخلوق کے لیے اپنی طرف کوئی

راہ نہیں بنائی سوائے اپنی معرفت سے عاجزی (معرفت سے عاجزی ہی معرفت ہے) اور نیز اللہ تعالیٰ کی معرفت کوئی نہیں رکھتا سوائے اللہ کے -

خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت ہے، ذرک ادراک سے عجز ہی ادراک ہے۔ ۱۲ لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

۵ ... بشکوة: م کی زیر، اس کے معنی فراخ طاق کے ہیں جس میں چراغ اور قندیل رکھتے ہیں، اس لفظ کا صحیح رسم الخطك کے بعد واؤ اور گولہ ہے، مگر

واؤ کی جگہ الف مقصورہ پڑھا جاتا ہے، یہی حال ہے لفظ صلوة، زکوٰۃ اور حیوة کا۔ ۱۲ (غیاث)

بعض سالکوں نے جو مقصد کی انتہا تک نہیں پہنچے ہیں چونکہ کو بیچوں خیال کر لیا ہے اور اس کو شہود و معرفت سمجھ لیا ہے، تقلید والے لوگ ان (ناقص سالکین) سے کئی درجے بہتر ہیں کیونکہ ان کی تقلید نور نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تقلید سے حاصل کی گئی ہے کہ جس میں سہو و خطا کو دخل نہیں ہے اور ان ناقص سالکین جماعت کا مقتدا (یعنی جس کی وہ تقلید کرتے ہیں) وہ غیر صحیح (یعنی غلط) کشف ہے۔

ع۔ بہ میں تفاوتِ رہ از کجاست تا کجا ترجمہ:- دیکھو ایک راستہ کا دوسرے راستہ سے کس قدر فرق ہے اور درحقیقت وہ جماعت ذات کی منکر ہے کیونکہ وہ اگرچہ مشاہدہ ذات کا اثبات کرتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ ثابت کرنا ہی عین انکار ہے۔ مسلمانوں کے امام، امام اعظم کو فی ۱۰۰ نے فرمایا ہے: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَلَكِنْ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ (یعنی اے اللہ! تو پاک ہے، ہم نے کما حقہ تیری عبادت نہیں کی لیکن ہم نے جیسا کہ تیرے پہنچانے کا حق ہے تجھ کو پہچان لیا ہے)۔ عبادت کا حق ادا نہ ہونا خود ہی ظاہر ہے لیکن معرفت کے حق کا حاصل ہونا اس بنا پر ہے کہ اس ذات تعالیٰ و تقدس میں معرفت کی انتہا اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ اس کو بیچوں و بے چگون ہونے کے ساتھ پہچان لیں۔ کوئی سادہ دل (بیوقوف) آدمی یہ گمان نہ کرے کہ اس معرفت میں تو عام و خاص، مبتدی و منتہی سب برابر ہیں (تو پھر عوام و خواص میں کیا فرق ہے) ہم (اس کے جواب میں) کہتے ہیں اس (سادہ دل) نے علم اور معرفت میں امتیاز نہیں کیا ہے۔ مبتدی کو (اس امر کا) علم ہے اور منتہی کو اس کی معرفت حاصل ہے، معرفت فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور یہ دولت فانی فی اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہچکس راتا نگر ددا و فنا نیست رہ در بار گاہ کبریا  
ترجمہ:- جب تک انسان کو نہ حاصل ہو فنا پائے کیونکر بارگاہ کبریا

پس جب معرفت علم کے علاوہ ہوئی تو جاننا چاہیے کہ عقل مشہور کے سوا ایک اور امر ہے جس کو معرفت سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کو ادراک بسیط بھی کہتے ہیں۔

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ نحت ..... بالفتح خالص و صرف و خالص کردن ۱۲ ..... خالص ذات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس ..... ☆ منزہ ..... پاک ۱۲ ..... پاک،

مطہرہ ..... ☆ منزہ ..... اسم مفعول از تنزیہ بمعنی پاک کردن از چیز ہائے زشت ۱۲ ..... تنزیہ بمعنی پاک کرنا سے اسم مفعول ہے، ہر بری شے سے

پاک، مطہرہ ☆ آنکہ ..... جواب سوال مقدر است ۱۲ ..... سوال مقدر کا جواب ہے۔ ☆ خواستہ ..... ارادہ کردہ ۱۲ ..... ارادہ کیا ہوا۔

☆ ذات ..... مجردہ بحجہ صرفہ ۱۲ ..... محض صرف ذات۔ ☆ سلوب ..... جمع سلب بمعنی نفی نمودن ۱۲ ..... سلب کی جمع، معنی نفی ظاہر کرنا۔

☆ الحاد ..... از راہ مستقیم میل نمودن ۱۲ ..... صراط مستقیم سے ہٹ جانا۔ ☆ لیس گمشدہ شئی ..... نیست مثل او چیزے ۱۲

اسکی مثل کوئی شے نہیں۔ ☆ تقلید ..... در اثبات ذات بیچوں و بیچوں ۱۲ ..... ذات بیچوں و بے چگون کے ثابت کرنے میں۔

☆ مقتبیس ..... اسم مفعول از اقتباس بمعنی علم آموختن از کسے و آتش فرا گرفتن و فائدہ گرفتن ۱۲ ..... کسی سے علم سیکھنا، آگ حاصل کرنا، اور فائدہ اٹھانا

☆ قولہ انکار است:- کیونکہ انہوں نے چونکہ حقیقت کے برخلاف بیچوں تصور کر لیا ہے اور مطلب حقیقی چونکہ و چگون ہونے سے پاک و منزہ ہے۔ ۱۲  
ع ..... قولہ سبحانک ... الخ:- یعنی منزہ و مبرہ ہستی تمام عیوب اور نقائص سے خلی کہ چونی و چگون سے، ہم نے کما حقہ تیری عبادت نہیں کی ہے جیسا کہ

شعر فریاد حافظ انہمہ آخر بہرزہ نیست  
 ہم قصہ غریب وحدیث عجیب ہست  
 حافظ جو کہہ رہا ہے وہ بیکار تو نہیں  
 یہ بات بس غریب بھی ہے اور عجیب بھی  
 مثنوی: اتصالی بے تکلیف بے قیاس  
 ہست رب الناس با جانِ ناس  
 لیک گفتم ناس را نساں نہ  
 ناس غیر از جانِ جاں آشناس نہ  
 ترجمہ: حق سے انساں کا عجب ہے اتصال  
 عقل و کیفیت میں کیونکر آئے گا؟  
 یہ ہے بات انسان کی، حیوان کی نہیں  
 جانِ جاں کا بس ہے انساں آشنا

اور جبکہ فنا میں بھی مرتبے مختلف ہیں اس لئے بالضرور منتہیوں کو بھی حق تعالیٰ کی معرفت میں ایک دوسرے پر فضیلت ہوگی، جس شخص کی فنا کامل ترین ہوگی اس کی معرفت بھی کامل ترین ہوگی اور جس کی فنا کم درجے کی ہوگی اس کی معرفت بھی کم درجے کی ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔

سبحان اللہ! بات کہاں پہنچ گئی۔ چاہیے تو یہ تھا کہ میں اپنی بے حاصلی و نامرادی، بے استقامتی اور بے ثباتی کی نسبت کچھ لکھتا اور دوستوں سے مدد طلب کرتا۔ مجھے اس قسم کی باتوں سے کیا مناسبت

آگہ از خوشن جو نیست جنین  
 چہ خبر دارد از چناں و چنیں  
 ترجمہ: جبکہ واقف نہیں ہے خود سے جنین  
 پھر وہ کیا جانے ہے چناں و چنیں

لیکن بلند پایہ ہمت اور ذاتی خصلت اجازت نہیں دیتی کہ انسان کمینے مرتبوں اور ادنیٰ سرمایوں کی طرف اتر آئے یا ان کی طرف توجہ کرے، اگر کہتا ہے تو اسی (حق تعالیٰ) کے بارے میں کہتا ہے اگرچہ کچھ نہیں کہتا ہے اور اگر تلاش کرے تو اسی کو تلاش کرے اگرچہ کچھ بھی نہیں پاتا ہے، اگر کچھ حاصل رکھتا ہے تو اسی کو رکھتا ہے اگرچہ کچھ بھی نہیں رکھتا ہے، اور اگر واصل ہے تو اسی کے

چاہیے اور لائق ہے لیکن ہم نے پہچان لیا تجھے جو تیری پہچان کا حق ہے یعنی بیچونی اور نیچکونی کے ساتھ۔ ۱۲

۳۔۔۔ قولہ نسنان:۔۔۔ ن پر زبر، اس میں دونوں اور دو سین بغیر نقطہ کے، ایک قسم کا حیوان ہے جو ایک پاؤں سے سعی کرتا ہے، اس لفظ کی مزید تحقیق مکتوب ۳۰ کے حاشیہ پر تحریر ہو چکی ہے۔ ۱۲

☆ عدم..... مضمون فقرہ اول ۱۲..... پہلے جملہ کا مضمون.....☆ حصول..... مضمون فقرہ دوم ۱۲..... دوسرے جملہ کا مضمون.....

☆ سادہ..... اجماع و نادانے ۱۲..... نادان و جاہل.....☆ مستوی..... پس فرق بیان عوام و خواص چیست ۱۲..... پھر عوام و خواص میں کیا

فرق ہے.....☆ بہرزہ..... بالفح بیہودہ ۱۲..... بیہودہ.....☆ ناس..... یعنی انسان بجز شناسندہ حق سبحانہ تعالیٰ و دیگرے نیست ۱۲.....

یعنی انسان وہی ہے جو حق تعالیٰ کو پہچانتا ہے، دوسرا نہیں ہے۔☆ لا جرم لا بد و ضرور ۱۲..... ضروری.....☆ فنائی..... تقاضی بیان منہ بیان در

معرفت حق تعالیٰ ۱۲..... بلند ترین حق تعالیٰ کی معرفت رکھنے والوں کے مختلف درجے.....☆ اتم..... کامل تر ۱۲..... کامل تر ہے.....☆ دون.....

پائین ۱۲..... نیچے.....☆ جنین..... بحکم عربی بروزن کریم در شکم مادر باشد ۱۲..... جنین کریم کے وزن پر ہے معنی وہ بچہ جو ابھی ماں کے شکم میں ہو۔

☆ قولہ کل... الخ:۔۔۔ یعنی ہر ایک کے لئے وہی چیز آسان ہوتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے، یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو بخاری و مسلم میں حضرت علی کریم اللہ وجہ سے روایت کیا گیا ہے۔ ۱۲

۴۔۔۔ قولہ ما اتکم... الخ:۔۔۔ یعنی جو کچھ تمہیں رسول ﷺ اسکولے لو اور جس سے تم کو منع کریں اس سے رک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یہ آیت

کریمہ پارہ قد سمع اللہ (۲۸) سورہ حشر میں واقع ہے۔ ۱۲

ساتھ واصل ہے اگرچہ (یہ واصل ہونا) بیجاصلی ہے۔ بعض بزرگان طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العلیہ (اللہ تعالیٰ ان کے بلند رازوں کو پاکیزہ بنائے) کی عبارتوں میں شہود ذاتی کا ذکر ہے اس کے معنی کالمین کے سوا کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہر ناقصوں کے لئے ان کے معنی کا سمجھنا ناممکن ہے۔

در دنیا بد حال پختہ ہیچ خام پس سخن کوتاہ باید والسلام  
ترجمہ:- حال کامل جب نہ جانے کوئی خام پھر تو خاموشی ہے بہتر۔ والسلام

آپ نے اپنے مکتوب کے عنوان کو کلمہ **هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ** سے مزین فرمایا تھا۔ میرے مخدوم! ہوا الظاہر ہوا الباطن درست ہے لیکن کچھ عرصہ گزرا ہے کہ فقیر اس عبارت سے توحید (وجودی) کے معنی نہیں سمجھتا، اور اس کے معنی سمجھنے میں علماء کے موافق ہے اور ان (علماء) کی درستی توحید (وجودی) والوں کی درستی سے بڑھ کر معلوم ہوئی، کُلُّ مُبَسِّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ (ہر ایک کے لئے وہی چیز آسان ہوتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے)

مصروعہ ہر کے را بہر کارے ساختند ہر کسی کے واسطے اک کام ہے

جو کچھ انسان پر لازم ہے اور جس کے ساتھ وہ مکلف ہے وہ اوامر کا بجالانا اور نواہی سے بچنا ہے (جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد ہے) **وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ (سورہ حشر-۷: ترجمہ:- جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں اس کو لے لو جس سے تم کو منع کریں اس سے رک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو)**۔ اور چونکہ انسان کو اخلاص کا حکم دیا گیا ہے اور یہ (اخلاص) فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور محبت ذاتیہ کے بغیر میسر نہیں ہوتا اس لئے بالضرور فنا کے مقدمات یعنی مقامات عشرہ (دس مقامات) کو حاصل کرنا چاہیے، اگرچہ فنا محض اللہ تعالیٰ کی بخشش (سے حاصل ہوتی) ہے لیکن اس کے مقدمات اور مبادی (ابتدائی امور) کسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ان مقدمات (ابتدائی امور) کا کسب کئے بغیر اور اپنی حقیقت کو ریاضتوں اور مجاہدوں کے ذریعہ پاک صاف کئے بغیر حقیقت فنا سے مشرف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس وقت اس کا حال دو صورتوں سے خالی نہیں ہے یا تو اس کو مقام نہایت النہایات میں روک لیتے ہیں یا اس کو

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانیؒ بہلا حصہ

- ۳ ... قولہ مقامات عشرہ:- یعنی راہ سلوک کے دس مقام ہیں جن میں سے پہلا مقام توبہ اور آخری مقام رضا اور درمیان کے مقامات: زہد، توکل، صبر، قناعت، شکر، خوف، رجا اور فقر ہیں، تفصیل کے لئے احیاء علوم الدین، عوارف المعارف اور قوت القلوب وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ جاننا چاہیے کہ مراتب کمال میں مقام رضا سے اوپر اور کوئی مقام تصور نہیں ہے، اور اس مقام کی حقیقت کا حقد آخرت میں ظاہر ہوگی۔ ۱۲
- ۴ ... قولہ ح:- جینتہذ (علمائے سلف جینتہذ کی جگہ لکھ دیتے تھے) یعنی اس وقت جب سالک کو بغیر ریاضت و مجاہدہ اور مقدمات فنا حاصل کئے بغیر فنا حقیقی سے مشرف کرتے ہیں، اس کا حال دو صورتوں سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲
- ۵ ... قولہ بموقف... الخ:- یعنی این مقامات کا آخری مقام وقوف ہے یعنی نہایت النہایت۔ ۱۲

لمصحیح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ از..... حق ۱۲..... مراد حق تعالیٰ۔ ☆ نامہ..... کتابت ۱۲..... تحریر نامہ، لکھا ہوا، خط۔ ☆ **هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ** اوست تعالیٰ و تقدس ظاہر و اوست تعالیٰ باطن ۱۲..... حق تعالیٰ ہی ظاہر اور ہی باطن ہے۔ ☆ توحید..... وجودی ۱۲..... توحید وجودی۔ ☆ بیفنا..... یعنی حقیقت آن ۱۲..... حقیقت ہی ہے، اسکی حقیقت۔ ☆ عشرہ..... وہ ۱۲..... دس۔ ☆ مؤہبت..... عطیہ و بخشش ۱۲..... انعام و عطیات۔ ☆ مؤہبت..... بفتح میم و کسر باء فتح موحده ۱۲..... م اور ب پر زبر اور ہا کے نیچے زیر پڑھی جاتی ہے۔

ناقص لوگوں کی تکمیل کے لئے عالم (دنیا) کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ پہلی صورت میں اس کی سیر مذکورہ بالا (دس) مقامات میں واقع نہیں ہوتی اور وہ تجلیات اسمائی و صفائی کی تفصیلات سے بے خبر رہتا ہے اور دوسری صورت میں جب اس کو عالم کی طرف لوٹاتے ہیں تو (رجوع کے وقت) اس کی سیر مقامات کی تفصیل پر واقع ہوتی ہے اور ان تجلیات سے جن کی انتہا نہیں ہے اس کو مشرف کرتے ہیں وہ (ظاہر میں) مجاہدہ کی صورت رکھتا ہے لیکن حقیقت میں کمال درجہ کے ذوق ولذت میں ہے، بظاہر ریاضت میں ہے لیکن باطن میں نعمت ولذت میں ہے۔

مصوعہ ایں کار دولت است کنوں تا کرا دہند یہ ہے عظیم کام، ملے دیکھئے کے

اگر یہ کہا جائے کہ جب اخلاص ان احکامات میں سے ہے جن کا بجالانا واجب اور اس کی حقیقت فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوتی تو نیک و ابرار عالم اور اچھے صالحین حضرات جو فنا کی حقیقت سے مشرف نہیں ہوئے ہیں وہ اخلاص کے ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔ تو ہم (اس کے جواب میں) کہیں گے کہ نفس اخلاص ان کو حاصل ہے اگرچہ اخلاص کے بعض افراد کے ضمن میں ہو اور فنا حاصل ہونے کے بعد کمال اخلاص حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے تمام افراد کو شامل ہوتا ہے اور اس لئے (مشائخ قدس سرہم کے کلام میں) کہا گیا ہے اخلاص کی حقیقت فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور (ان حضرات نے) یہ نہیں کہا کہ نفس اخلاص فنا کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

☆ باز دارند..... ایستادہ کندہ ۱۲..... کھڑا کرنا، رکنا..... ☆ تکمیل..... بکمال رسانیدن ۱۲..... کمال تک پہنچانا..... ☆ مذکور.....

دہ گانہ ۱۲..... ذکر کئے گئے، دس مقام..... ☆ میثود..... در وقت رجوع بعالم ۱۲ جب دنیا کی طرف متوجہ ہو.....

﴿۱۰۳﴾ قولہ مامورات: قال اللہ تعالیٰ: الا للہ الدین الخالص وقال عز من قائل: وما امروا الا ليعبدوا واللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ ہی کیلئے دین خالص ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا حالانکہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں دین کو اس کیلئے خالص کرتے ہوئے۔

۲... قولہ حجج افراد: یعنی کمال اخلاص یہ ہے کہ اس کے تمام مدارج طے کئے جائیں اور وہ مترتب ہے فنا پر اور اس پر موقوف ہے نہ مطلق اس پر تا کہ مذکور محمد و ر لازم آئے۔ ۱۲

☆ ریاضت..... در ۱۲..... مجاہدہ میں..... ☆ تنہم..... در ۱۲..... انعام میں..... ☆ الاقتبال..... پیروی ۱۲..... پیروی.....

☆ بعضے..... فردانی ۱۲..... اخلاص کا ادنیٰ فرد..... ☆ گفتہ..... در کلام مشائخ قدس سرہم ۱۲..... مشائخ عظام کے کلام میں قدس سرہ۔

## انتالیسواں مکتوب

اس بیان میں کہ کام کا دار و مدار دل پر ہے محض ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا، اور اسی قسم کے دیگر امور کے بارے میں، یہ بھی شیخ محمد چتری کی طرف ارسال فرمایا۔

عرضداشت: حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل (جو کچی چشم سے پاک ہیں) اپنے غیر سے ہٹا کر اپنی پاک جناب کی طرف توجہ نصیب فرمائے۔

کام کا دار و مدار دل پر ہے، اگر دل حق سبحانہ و تعالیٰ کے غیر کے ساتھ پھنسا ہوا ہے تو خراب اور اتر ہے محض ظاہری

اعمال اور رسی عبادتوں سے کوئی کام نہیں بنتا، اللہ تعالیٰ کے غیر کی طرف التفات کرنے سے دل کو بچانا اور اعمال صالحہ جو بدن سے تعلق رکھتے ہیں اور شریعت نے ان کے بجالانے کا حکم دیا ہے یہ دونوں امور ضروری ہیں، بدنی اعمال صالحہ کے بجالانے کے بغیر دل کی سلامتی کا دعویٰ کرنا باطل ہے جس طرح اس دنیا میں بغیر بدن کے روح کا ہونا متصور نہیں ہے اسی طرح بدنی نیک اعمال کے بغیر دل کے احوال کا حاصل ہونا محال ہے۔ بہت سے ملحد (بے دین و گمراہ لوگ) اس زمانے میں اس قسم کے دعوے کرتے ہیں۔ نَجَّانَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْ مُعْتَقِدَاتِهِمُ السُّوءِ بِصَدَقَةِ حَبِيبِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ (اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے صدقہ میں ہم کو ان کے ان برے اعتقادات سے نجات بخشے)۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۰۳﴾ ۳ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ هَ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ه (سورہ شعراء آیہ ۸۸، ۸۹) ترجمہ:- جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے، مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہو اسلامت دل لے کر۔ وَقَالَ عَزْمُونُ قَاتِلُ: إِنَّ الدِّينَ أَمَّنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ه خَلِيدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ه ترجمہ:- بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے، وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے وہ جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔  
لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ اذعان ..... غیر خود ۱۲ ..... اپنے علاوہ سے، اپنے غیر سے ..... ☆ اعراض ..... روگردانی ۱۲ ..... منہ پھیرنا ..... ☆ اقبالے .....  
توجہ ۱۲ ..... ☆ صوری ..... ظاہری ۱۲ ..... ظاہری ..... ☆ سلامتی ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ مبتداء ہے ..... ☆ سلامتی .....  
معطوف علیہ ۱۲ ..... یہ معطوف ہے، اس پر عطف ہے ..... ☆ اعمال ..... معطوف ۱۲ ..... یہ معطوف ہے ..... ☆ باتیان ..... بگردن ۱۲  
کرنے کا حکم ..... ☆ ہر ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے ..... ☆ نشاۃ ..... عالم ۱۲ ..... جہان دنیا ..... ☆ محالست ..... غیر ممکن ..... ناممکن .....  
☆ ملحدان ..... کجروان و دور افتادگان از راہ راست ۱۲ ..... راہ راست سے ہٹے ہوئے اور دور پڑے ہوئے ..... ☆ مینمایند ..... و گویند کہ .....  
رابعاً اعمال صالحہ احتیاجے نیست احوال قلبی بس است ۱۲ ..... اور کہتے ہیں ہمیں نیک اعمال کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمیں قلبی احوال ہی کافی ہیں۔

## چالیسواں مکتوب

مقام اخلاص حاصل کرنے کے بیان میں جو کہ شریعت کے تین اجزا میں سے ایک جزو ہے اور اس جزو کے کامل کرنے میں طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے خادم ہیں اور اس کے مثل دوسرے امور کے بیان میں، یہ بھی شیخ محمد چتری کی طرف صادر فرمایا۔

عرضداشت:- نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی نَبِيِّهِ وَنُسَلِّمُ (ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس کے نبی ﷺ پر

صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں)۔ اے میرے مخدوم! سلوک کی منزلیں اور جذبہ کے مقامات طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ سیر و سلوک سے مقصود مقام اخلاص کا حاصل کرنا ہے جو آفاقی و انفسی (بیرونی و اندرونی) معبودوں کی فقا پر موقوف ہے اور یہ اخلاص شریعت کے اجزا میں سے ایک جزو ہے کیونکہ شریعت کے تین جزو ہیں: علم، عمل اور اخلاص۔ پس طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے جزو و اخلاص کو کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں، اصلی مقصد تو یہی ہے، مگر ہر شخص کی سمجھ یہاں تک نہیں پہنچتی، اکثر اہل دنیا

خواب و خیال کے ساتھ مطمئن ہو گئے ہیں اور انہوں نے اخروٹ اور منقہ (یعنی معمولی چیزوں) کو کافی سمجھ لیا ہے، وہ شریعت کے کمالات کو کیا جانیں اور طریقت و حقیقت کی اصلیت تک کیسے پہنچ سکتے ہیں، یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور حقیقت کو مغز (گودا) جانتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ معاملہ کی حقیقت کیا ہے، وہ صوفیوں کی (حالتِ سکر میں کہی ہوئی) باطل باتوں پر دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں۔ هَدَاهُمْ اللّٰهُ سُبْحٰنَهُ سِوَاۤءَ الطَّرِيْقِ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔

قَدْ تَمَّ الْقِسْمُ الْأَوَّلُ مِنَ الدَّفْتَرِ الْأَوَّلِ بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَحُسْنِ تَوْفِيقِهِ وَيَلِيهِ الْقِسْمُ الثَّانِي أَنْشَاءَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ه  
وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِمِينَ ط

ترجمہ:- دفتر اول مکتوب امام ربانی کا حصہ اول مکمل ہو گیا ہے اللہ کی مدد اور اسکی اچھی توفیق سے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا حصہ شروع ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا تمام مخلوق سے افضل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلاۃ ہو اور آپ کی آل و اصحاب تمام پر اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت ہو، اور وہی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۰۴﴾ ۱۔ قولہ جَوَز:- (ج پر زبر) گوز (گ پر زبر) فارسی لفظ ہے عربی میں جَوَز ہوا، اس کے معنی کسی چیز کے درمیان اور وسط کے ہیں۔ گردگان

(گول) کے معنی میں ہے۔ اردو میں اسے اخروٹ کہتے ہیں، ایک درخت کا پھل ہے جو گول ہوتا ہے، جو ہندی ناریل کے مغز کو کہتے ہیں۔ ۱۲ غیاث

۲۔ قولہ مویز:- (م پر زبر اور و کے بعد یا (ی) ہے) بڑے انگور کی ایک قسم ہے، جو انگور کو خشک کر کے محفوظ رکھتے ہیں اور عام لوگ اس

کو مُنْقَا کہتے ہیں، اور ہندی (اردو) میں اس کی تیل کو داگھ کے نام سے پکارتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ قولہ تَرْهَات:- (ت پر پیش اور را بغیر نقطہ پر شد) لہو و لب سے ملی ہوئی باطل باتیں، تَرْهَات کی جمع ہے جو باطل کے معنی میں ہے۔ ۱۲ غیاث

اور یہاں وہ کلمات مراد ہیں جو سالکین سے دورانِ راہ سلوک سکر و مستی کی حالت میں صادر ہوتے ہیں۔ ۱۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعِزَّتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَّكَ۔ لمصححه سلمه اللّٰه تعالیٰ ووقفه لما يحب ويرضى۔

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ آفاقی..... بیرونی ۱۲..... ظاہری۔ ☆ نفسی..... اندرونی ۱۲..... اندرونی۔ ☆ بجوز..... کنایہ است از چیزے اندک ۱۲

یہ تھوڑی چیز کی طرف اشارہ ہے۔.....



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### فرمان

#### حضرت خواجہ باقی باللہ

”میاں شیخ احمد آفتابی است کہ مثل ما ہزاراں ستارگان در ضمن ایٹاں گم است و از کمل اولیاء متقدمین خال خالے مثل ایٹاں گزشتہ باشند۔“

#### ترجمہ

”میاں شیخ احمد (سرہندی) ایسے آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے ان کے ضمن (انوار) میں گم ہیں اور کاملین اولیاء متقدمین میں ان جیسا خال خال ہوا ہوگا۔ یعنی بہت کم۔“

#### ﴿حضرت مجدد الف ثانی﴾

(از مولانا محمد داؤد فاروقی ابن حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ پروردی ثم امرتوری)

زبانوں ہی پہ باقی رہ گیا نام مسلمان	ہوئے دنیا میں کائنات کا نثر و کلام جب احکام قرآنی
مقولے این و آں کے بن گئے الہام ربانی	ہزاروں بدعتیں پیدا ہوئیں آئین مذہب میں
ہراک جاہل نے برپا کر دیا شور ہمہ دانی	ہراک نا فہم نے دعویٰ کیا فہم معارف کا
مکدر ہو گئی حسن صداقت کی درخشانی	غرض جب چھا گئی ہر سمت تاریکی ضلالت کی
کہ ہودین متین کی پھر سے تجدید و نگہبانی	ہو اس وقت یکسر اتقنا اللطاف سرمد کا
حسب تاریک میں بدرالدجی کی جیسے تابانی	مجدد الف ثانی کے ہوئے پیدا زمانے میں
کہ ہوں رات اس پر بارش انوار یزدانی	شرف اس کا ملا سر ہند کی خاک مقدس کو

## حضرت الحاج مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

(صحیح و محشی مکتوبات شریف کے مختصر سوانح حیات)

حضرت حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری

عمر ہا در کعبہ وبت خانہ می نالہ حیات  
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید برون

### ﴿ابتدائی حالات﴾

آپ پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی شیخ شہاب الدین فاروقی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ ابتدائی تعلیم پسرور میں حاصل کی اس کے بعد تحصیل و تکمیل علوم کے لئے یو۔ پی (ہندوستان) روانہ ہو گئے۔

### ﴿اساتذہ کرام﴾

یہ تو بالکل صحیح طور پر معلوم ہے کہ آپ نے حضرت مولانا مولوی احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۳ھ) اور حضرت حاجی رحمت اللہ کیرانوی ثم کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم دینیہ پڑھے۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس زمانے میں آپ نے تکمیل علوم کی اور کس کس سے کون کون سی کتابیں پڑھیں۔

حضرت مولانا حاجی رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے فوراً بعد ہندوستان سے ہجرت فرما گئے تھے اور اس وقت حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر صرف چھ سات برس ہوگی۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ حضرت حاجی صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ سے مکہ معظمہ پہنچ کر ہی فیض یاب ہوئے۔

### ﴿سفر حجاز﴾

برصغیر پاک و ہند کے علماء و فضلاء سے استفادہ کے چند سال بعد ۱۲۹۹ھ بمطابق ۱۸۸۱ء میں عازم حجاز مقدس ہوئے۔ مکہ معظمہ پہنچ کر حضرت مولانا حاجی رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ صولتیہ سے اکتساب علم کیا۔ آپ چونکہ قریباً فارغ التحصیل ہونے کے بعد مکہ مکرمہ گئے تھے۔ اس لئے حضرت حاجی صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عرصہ تک پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

### ﴿مدرس مدرسہ صولتیہ﴾

اس کے بعد حضرت حاجی صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے مدرسہ میں مدرس مقرر فرما دیا اور آپ عرصہ چھ یا سات سال یہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اس دوران میں حجاز مقدس کے اکثر علماء و فضلاء سے آپ کے روابط قائم ہو گئے اور انہوں نے آپ کی علمی فضیلت اور فقہی بصیرت کا اعتراف کیا۔

### ﴿شیخ العرب والعجم سے بیعت﴾

مکہ معظمہ میں قیام کے زمانے میں آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ امداد اللہ مہاجر کی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور ان سے بہت زیادہ روحانی استفادہ کیا۔ حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔

### ﴿واپسی پاک و ہند﴾

سات آٹھ سال مکہ شریف میں قیام پذیر رہے اور سات حج کرنے کے علاوہ کئی دفعہ روضہ نبوی ﷺ کی حاضری کی بے پایاں سعادتیں حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے استاد گرامی حضرت کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ارشاد ”ویلوڑ“ علاقہ مدارس میں تشریف لے آئے اور یہاں تبلیغ و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰۷ھ میں پاک و ہند واپس لوٹے تھے اور ”ویلوڑ“ پہنچتے ہی مدرسہ ”باقیات الصالحات“ جاری کیا۔ جواب تک بدستور دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے ایک روایت یہ ہے کہ اس مدرسے کے بانی تو کوئی اور صاحب تھے مگر اس کے سب سے پہلے مدرس اعلیٰ اور مہتمم حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی مقرر ہوئے تھے۔ چند سال ”ویلوڑ“ گزارنے کے بعد آپ ”مدرسہ اسلامیہ“ ضلع رائے بریلی میں اول مدرس مقرر ہوئے۔

### ﴿ورود امر تر﴾

مدرسہ اسلامیہ ”سلون“ میں قریباً ایک سال تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں آپ امر تر تشریف لے آئے اور یہاں کی مسجد حاجی شیخ بڑھامرحوم کے امام و خطیب مقرر ہو گئے۔ مولانا علیہ الرحمۃ کے ورود امر تر کے چند روز بعد ہی آپ کی شہرت سارے علاقے میں پھیل گئی اور آپ کے علوم و فیوض کے انوار امر تر میں چمکنے لگے اور ہر طبقہ کے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کو سعادت عظمیٰ سمجھنے لگے۔

امر تر پہنچتے ہی آپ نے ”مدرسہ نعمانیہ“ کی بنیاد ڈالی اور اس کے انتظام و انصرام کی خاطر ”انجمن نعمانیہ امر تر“ کی تشکیل کی۔ مدرسہ نعمانیہ سے ہزاروں تشنگان علوم نے اپنی پیاس بجھائی اور سینکڑوں عالم اجل بن کر آسمان علم پر آفتاب و ماہتاب بن کے چمکے۔ اس کے بعد آپ نے ”مدرسہ تجوید القرآن“ جاری کیا، جہاں سے ہزاروں لوگ حافظ قرآن اور قاری بن کر اطراف و اکناف ملک میں پھیل گئے، آپ نے ”انجمن حفظ المسلمین امر تر“ بھی قائم کی، (بعد میں اس انجمن کا نام انجمن تبلیغ الاسلام رکھ دیا گیا تھا۔) جس کی طرف سے مذاہب باطلہ کے رد میں لٹریچر شائع ہوتا تھا۔ مسجد نور تعمیر کرائی اور ماہنامہ ”الفیض“ جاری کیا (یہ پرچہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی زیر نگرانی چھپتا تھا اور اس کے مدیر حضرت مولانا محمد سلیمان فاروقی بی۔ اے مدظلہ اور مولانا ابوداؤد فاروقی مرحوم و مغفور تھے) جو تصوف اور صوفیہ صافیہ کا ترجمان تھا۔

### ﴿حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت﴾

قارئین کرام کو تو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ شریف میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بلند پایہ شیخ تھے۔ مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان واپس تشریف لانے اور قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے چند سال بعد حضرت مولانا شاہ محی الدین عبداللہ ابوالخیر دہلوی قدس سرہ کے مرید ہو کر نقشبندی مجددی بھی ہو گئے (حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے بعد بھی آپ نے شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی سے جو فیوض حاصل کئے تھے اس کے معترف رہے ان دونوں بزرگوں سے آپ کو جو تعلق تھا۔ وہ مکتوبات کی پیشانی ”بامداد یزدانی و فضل رحمانی“ لکھ کر واضح کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بیعت ثانی کے بعد بیعت اولیٰ فسخ نہیں اس لئے آپ چشتی صابری، نقشبندی مجددی تھے۔) شیخ العرفاء حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر خصوصی توجہ فرمائی اور فرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق کے باعث نقشبندیہ کا رنگ ایسا غالب آیا کہ آپ نے اپنے آپ کو سلسلہ مجددیہ کے لئے وقف کر دیا اور ایسی بے مثال خدمات سرانجام دیں کہ جب تک سلسلہ مجددیہ کا نام زندہ رہے گا، اس کے ساتھ مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بھی باقی رہے گا۔

ہرگز نیرداں کہ دلش زندہ شد بہ عشق  
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

### ﴿مسلك﴾

حضرت مولانا علیہ الرحمۃ بڑے عالی ظرف اور معتدل مزاج خفی المذہب اور صوفی المشرّب بزرگ تھے فرقہ بندی اور پارٹی بازی وغیرہ قسم کے گھٹیا خیالات سے آپ کو دور کا تعلق بھی نہیں تھا۔ ان کے اساتذہ کرام اور مشائخ عظام حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی، حضرت علامہ حسن کاپنوری، مجاہد جنگ آزادی مولانا رحمت اللہ کیرانوی ثم کی، حضرت امداد اللہ مہاجر کی اور حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کا جیسا معتدل مسلک تھا، ویسا ہی ان کا تھا۔

### ﴿مقام علم و عمل﴾

حضرت مولانا الحاج مفتی نور احمد چشتی صابری، نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہ کے علمی اور روحانی مقام کو بیان کرنا مجھ جیسے بچہ ان کا کام نہیں، اس لئے ذیل میں چند فضلاء اور صوفیاء کی آراء نقل کی جاتی ہیں، جن کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ صاحب تذکرہ کس پائے کے بزرگ تھے۔

(۱) مشہور کانگریسی اور احراری لیڈر مولانا حبیب الرحمن مرحوم لدھیانوی لکھتے ہیں: ”والد صاحب نے مجھے امر تر مولانا نور احمد مرحوم کی خدمت میں پڑھنے کو بھیج دیا۔ حضرت مولانا کا مدرسہ شیخ بڑھے کی مسجد چوک فرید میں تھا اسی محلے میں مولانا خود بھی رہتے تھے۔“

مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ اپنے زمانے کے شیخ، محدث اور شب بیدار بزرگ تھے۔ حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کئی سال تک مکہ معظمہ میں رہے تھے مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑھانے میں کچھ ایسی برکت تھی کہ سبق پڑھتے پڑھتے یاد ہو جاتا تھا۔ میرے ساتھ مفتی محمد نعیم صاحب، مولانا

مفتی محمد عبداللہ جو اس وقت مدرسہ انواریہ کے مہتمم ہیں، مولانا محمد عبداللہ میرے پھوپھی زاد بھائی، مولانا عتیق الرحمان جو میرے رشتہ میں بھائی ہوتے ہیں میرے ساتھ پڑھتے تھے۔ مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک نایاب حافظ سے علم تجوید کے مطابق قرآن مجید پڑھنے کی مشق کروائی۔ میں ۱۹۱۳ء تک مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ ہی میں تعلیم پاتا رہا“ (ریس احرار (سوانح حیات مولانا حبیب الرحمن) مطبوعہ دہلی ص ۹۷)

(۲) مولانا ابو احمد عبداللہ صاحب لدھیانوی مقیم حال گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں: ”مولانا نور احمد اسم باسٹمی نور احمد تھے۔ آپ کے گورے رنگ والے چہرے سے صاحب فراست جمال احمدی رحمۃ اللہ علیہ کی کرنیں محسوس کرتا۔ حضرت مولانا سید محمد نور شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ”عالم ربانی“ کہا کرتے تھے۔ مولانا نور احمد بڑے متحرم عالم تھے۔ علوم نقلیہ اور عقلیہ کے ماہر تھے آپ کے علوم کی حدود اربعہ کا بیان کرنا ہمارے اندازے سے باہر کی چیز ہے، علوم شریعت و طریقت اور حقیقت میں آپ ایک مخصوص مقام پر تھے“ (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اگست ۱۹۶۱ء ص ۲۲)

(۳) حکیم نسی مہر الدین صاحب مدظلہ امرتسری راوی ہیں: ”کہ جن دنوں انجمن حفظ المسلمین امرتسر نے مولانا آسی امرتسری مرحوم کا عربی رسالہ ”البحیث“ شائع کیا تو ایک دن مسجد خیر الدین مرحوم میں بیٹھے ہوئے مولانا مفتی محمد حسن صاحب مرحوم مغفور سے اس موضوع پر گفتگو شروع ہو گئی دوران گفتگو مفتی صاحب نے فرمایا ”میں نے تحقیق مسائل اور عربی ادب کے سلسلے میں حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد عالم آسی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و استعداد کو جہاں تک سمجھا تھا اس سے بہت آگے پایا۔“

(۴) استاذی المکرم حضرت مولانا عبدالرحمن مرحوم ہزاروی نائب مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر سے محترم الحاج حکیم محمد علی صاحب مدظلہ نے پوچھا کہ حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ بلحاظ ولایت کیا تھا؟ مولانا عبدالرحمن مرحوم نے جواباً فرمایا ”مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے قطب تھے“ (مکتوب حکیم صاحب موصوف بنام احقر محمد موسیٰ)

(۵) مخدومی حضرت مولانا آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جو عربی ادب کے بے مثل استاد تھے اور حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہونے کی وجہ سے حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ راقم الحروف کی موجودگی میں ایک بہت بڑے عالم کو (جو مولانا آسی کے پاس بغرض ملاقات آئے تھے) یہ مولانا ”مولانا نور احمد مرحوم اپنی مثال آپ تھے ان جیسی خصائص و خصائل کے مالک روز بروز پیدا نہیں ہوتے“ (بلفظ بقدر حافظہ)

(۶) شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شہر قیوری نے ایک امرتسری سائل کو فرمایا تھا کہ ”مسجد بڈھا میں جو خدا کے ولی رہتے ہیں، ان سے دعا کرو۔“ (اس واقعہ کی تفصیل مولانا کی مفصل سوانح حیات میں ملے گی۔ ۱۲)

(۷) حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاٹانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ: ”جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو مولانا نور احمد صاحب موصوف سے دریافت کیا کرو“

حضرت لاٹانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بھی مولانا موصوف کی ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے اور کئی کئی دن ان کے پاس مسجد بڈھا میں قیام فرماتے حضرت مولانا مرحوم بھی ”علی پور“ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے جاتے۔ غرض کہ مولانا صاحب اور پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تعلق نہایت گہرا تھا۔

### ﴿ تراجم و تالیف ﴾

- (۱) مکتوباتِ امام ربانی:۔ مجد دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو تصحیح و تفسیر کے ساتھ شائع کیا۔
- (۲) مبداء و معاد:۔ حضرت مجد دالف ثانی قدس سرہ السامی کے اس مبارک رسالے کو تصحیح اور ضروری نوٹ لکھ کر شائع فرمایا، یہ رسالہ ۱۳۳۰ھ میں طبع ہوا۔
- (۳) جلد ثالث مکتوباتِ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ:۔ حضرت امام ربانی مجد دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب شریفہ فن تصوف کی پاک اور اصلی تعلیمات کا ایک بیش بہا گنجینہ ہیں۔ ان کے مکتوبات کی پہلی اور دوسری جلد تو مختلف مطابع کی طرف سے شائع ہو چکی تھی، مگر تیسری جلد نایاب تھی چنانچہ بعض حضرات کو ان کی تیسری جلد کا علم نہ تھا۔ اس نادر و نایاب مجموعہ مکاتیب کو تصحیح و تنقیح اور نہایت ہی گرانقدر حواشی لکھ کر بڑے اہتمام سے شائع کرایا۔

(۴) کنز الہدایات:۔ یہ کتاب حضرت مولانا محمد باقر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بن مولانا شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس کو بھی مولانا مرحوم نے تصحیح وغیرہ کے بعد نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی عمدگی سے چھپوایا۔ یہ کتاب ۱۲۲ صفحات پر مشتمل ۱۳۳۵ھ میں شائع ہوئی تھی اور اس کے آخر میں رسالہ کل الجواہر، رسالہ ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ در بیان ذکر خفی و مختصر سوانح حیات حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ از شاہ رؤف

احمد رحمۃ اللہ علیہ شامل کر دیئے گئے ہیں۔

(۵) شمائل ترمذی:- اس مشہور و معروف رسالہ کا ترجمہ کیا، اس کی عبارت جلی مع اعراب کے اور ترجمہ بین السطور ہے یہ نوے صفحات کا رسالہ ۱۳۴۱ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

(۶) ہدایۃ الطالبین:- یہ کتاب قیوم دوراں حضرت شاہ ابوسعید دہلوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اردو ترجمہ کرنے کے علاوہ اس کے بعض مشکل مسائل کا حل بھی لکھ دیا۔ ترجمہ اس طرح کیا کہ ایک کالم میں اصل فارسی عبارت لکھی اور اس کے بالمقابل ترجمہ دے دیا۔ یہ کتاب بڑے سائز کے ۱۰۸ صفحات پر مشتمل ۱۳۴۲ھ بمطابق ۱۹۲۶ء میں طبع ہو کر مطبوع اہل نظر ہوئی۔

(۷) ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ:- حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۹۵ھ) کے ملفوظات کا ترجمہ کیا۔ جو ماہنامہ ”الفیض“ امرتسر میں بالاقساط شائع ہوتا رہا۔ اس ترجمے کی پہلی قسط رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ کے پرچے میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ ایک عرصے تک جاری رہا مگر جہاں تک میرا خیال ہے یہ ترجمہ مکمل نہیں ہو سکا تھا۔

(۸) شرح اسماء الحسنی:- اسما الحسنی کی نہایت عمدہ شرح و تفسیر تحریر فرمائی، جو ماہنامہ ”الفیض“ میں قسط وار شائع ہوتی رہی۔ اس مضمون کی پہلی قسط جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ میں چھپی۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے متصوفانہ مضامین ”الفیض“ میں چھپتے رہے، جو مستقل تصانیف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

### ﴿انتقال پر ملال﴾

آسمان علم و عرفان کا یہ بدر کامل ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۳۰ء اذان فجر سے چند ساعت قبل غروب ہوا۔

صورت از بے صورتی آمد برون باز شد انا الیہ راجعون

مزار مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کا امرتسر میں ”مسجد نور“ کے دائیں جانب مسجد کی دیوار کے ساتھ متصل ہے۔ نور اللہ مرقدہ و برد اللہ مضجعہ

### ﴿قطعہ تاریخ﴾

از حضرت مولانا محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا جب فوت ہوئے	دل کو پہنچا صدمہ آہ
عالم فاضل عارف تھے	کامل اکمل حق آگاہ
خوف خدا رکھتے تھے	عابد ذاکر شام و پگاہ
فیض جہاں جاری تھا	علم پڑھاتے عالی جاہ
آسی نے تاریخ لکھی	”فیض رساں عالم آہ“

۱۳۴۸ھ

نوٹ:- دیگر قطعہ تاریخ مفصل سوانح حیات میں درج کئے گئے ہیں۔

محمد موسیٰ اعفی عنہ ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ھ

لاہور

”آپ“ (حضور قبلہ عالم حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ شاہ صاحب قدس سرہ ہجرات شریف پاکستان) کے ایک مشفق استاد مولانا محمد عالم آسی تھے علمی تہریکی وجہ سے انہیں بحر العلوم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے مجھے گودی میں بٹھا کر قرآن حکیم پڑھایا ہے۔

مشہور عالم دین مولانا محمد عالم آسی ایم۔ اے۔ ادوہائی سکول امرتسر میں مدرس تھے انہوں نے آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی تھی کہ یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچا کہ اسکول کے اوقات تعلیم سے فارغ ہو کر آپ مولانا محمد عالم آسی صاحب ان کی رہائش گاہ (آپ بورڈنگ ہاؤس کے پرنسٹنٹ بھی تھے لہذا وہیں رہتے تھے) پر علم دین کے اعلیٰ مدارج طے کرنے لگے تھے کہ آپ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول اور ادبیات کے عربی و فارسی میں ایک جید عالم بن گئے البتہ دورہ حدیث کی ایک سند آپ نے حضرت صدر الاقا فاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ سے بھی حاصل کی تھی علاوہ ازیں آپ نے تقابل ادیان کے مطالعہ کی ضرورت محسوس کی تو آپ نے قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں مثلاً تورات، زبور، انجیل، نئے اور پرانے عہد نامہ کا بھی مطالعہ کیا ازاں بعد ان کے کلیسائی وفاق کے امتحانات میں شامل ہوئے۔ امتحان سے کامیاب ہوئے اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ”ذکر سعید“

اگرچہ واقعاتی مناظر سے کوئی ثبوت ہمارے علم میں تو نہیں کہ حضور قبلہ عالم حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی ملاقاتیں حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی ہوں۔ لیکن قرآن عصری (ہم زمانی وہم مکانی) اور اپنے استاد گرامی حضرت مولانا محمد عالم آسی رحمۃ اللہ علیہ سے گہری رفاقت (جو درج بالا سطور سے ثابت ہے) کے حوالے سے ہمارے حضور کی حضرت مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری سے محبت اور افادہ و استفادہ لادبی ہے۔

# تخریج احادیث

باب اول (احادیث ۱.....۱۵)

(i) فصل اول (عربی متن)

(ii) فصل دوم (فارسی ترجمہ)

باب دوم (آثار صحابہ ۱۶.....۲۶)

(i) فصل اول (عربی متن)

(ii) فصل دوم (فارسی ترجمہ)

باب سوم (۱۷.....۲۳)

(حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے وہ اقوال جنکا مفہوم احادیث سے ماخوذ ہے)

(i) فصل اول (عربی متن)

(ii) فصل دوم (فارسی متن)

از قلم

ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی

ایم اے (عربی، اسلامیات، معاشیات)

فاضل عربی، سی سی (اسلامک لاء)

ایم فل (اقبالیات) پی ایچ ڈی (اسلامیات)

# باب اوّل

فصل اوّل (عربی متن)

(۱) ”رُبَّ قَارِئِ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ“

(دفتر اوّل: مکتوب ۹)

حضرت مجتہد علیہ الرحمہ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا ہے۔ البتہ ایک دوسرے مکتوب میں مرفوعاً بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”قال

عليه علي اله الصلوة والسلام: رب قال للقرآن والقرآن يلعنه“

اور علامہ نور احمد امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ پر تصریح کی کہ بعض نسخوں میں بلفظ ”قارئ“ اور بعض میں ”تال القرآن“ ہے۔

اسے علامہ احمد بن عبدالکریم نے اپنی کتاب منار الہدیٰ میں مرفوعاً بیان کیا، چنانچہ فرمایا: ”قوله صلى الله عليه وسلم في حق من

لم يعمل بالقرآن: رب قارئ للقرآن والقرآن يلعنه“

علامہ ابن حجر کی علیہ الرحمہ ”فتاویٰ حدیثیہ“ میں لکھتے ہیں: ”فی خبر: رب قارئ والقرآن يلعنه“

امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”قال انس بن مالك رضى الله عنه: رب تال للقرآن

والقرآن يلعنه“

لیکن علامہ بایزید انصاری نے ”مقصود المؤمنین“ میں فرمایا: ”قال عليه السلام: رب تال للقرآن والقرآن يلعنه“

اس خبر سے مقصود یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن مجید پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے لعنت کا موجب بنتے ہیں۔ اور انکا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب جامع میں فرماتے ہیں کہ: حدثنا محمد بن اسماعيل الواسطي ناو كيع نا

ابو فرة ويزيد بن سنان عن أبي المبارك عن صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ما آمن بالقرآن من استحلت محارمه“

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث ترمذی کو ضعیف قرار دیا۔

پھر حدیث (اقرأ القرآن مانهاك فان لم ينهك فلست تقرؤه) بھی اسی خبر زیر تحقیق پر دال ہے۔ اسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ مکتوبات امام ربانی: دفتر دوم مکتوب ۵۳

۲۔ ایضاً.....: بر حاشیہ

۳۔ احمد بن عبدالکریم ابن الشیخ محمد بن الشیخ عبدالکریم ”منار الہدیٰ“ (طبع بالمطبعة الميمنية علي نفقة أصحابها مصطفى البابی الحلبي واخويه

بكري وعيسى - بمصر رجب ۱۳۲۲ ہجری) صفحہ ۹۔ باب: فوائد مهمة تحتاج الي صرف الهمة بيان: ”الفائده الثانيه في الوقف والابتداء“

۴۔ ابن حجر مکی، شہاب الدین، احمد (۸۸۹ھ - ۹۷۳ھ): الفتاویٰ الحدیثیہ (شركة مكتبة ومطبعة: مصطفى البابی الحلبي واولاده

بمصر، الطبعة الثانية ۱۳۹۰ ہجری/ ۱۹۷۰ء) صفحہ ۲۳۵، مطلب: فيمن يجمع آيات من القرآن ثم يقرأها كما تقرأ السور هل يكره“

۵۔ الغزالي، ابو حامد محمد بن محمد، الامام (المتوفى ۵۰۵ ہجری): احیاء علوم الدین (وبذيله المعنى عن حمل الاسفار في

الاسفار في تخريج مافي الاحياء من الاخبار للعلامة زين الدين العراقي أبي الفضل عبد الرحيم بن الحسين المتوفى

۸۰۶ ہجری) (دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان) جلد اوّل صفحہ ۲۷۲ کتاب آداب تلاوة القرآن، باب اوّل: فضل القرآن واهله

بيان: ذم تلاوة القرآن“

۶۔ بایزید انصاری (۹۳۱ ہجری - ۹۸۰ ہجری) مقصود المؤمنین (حقیقہ الدكتور ولی خان المسعودی) مجمع البحوث الاسلامیہ، اسلام آباد

۱۳۹۶/۱۹۷۶ء) صفحہ ۱۳۵ فصل اوّل: بيان: العلم ومعرفة الوعظ والنصيحة“

۷۔ ترمذی، ابو یوسف محمد بن یحییٰ بن سوریہ۔ امام (۲۰۹-۲۷۹ھ) جامع ترمذی (ایچ۔ ایم سعید کمپنی۔ ادب منزل کراچی) جلد دوم ص ۱۱۹۔ ابواب فضائل القرآن، باب ۲۰

۸۔ سیوطی۔ جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر۔ امام (۸۳۹-۹۱۱ھ): الجامع الصغیر (المکتبہ الاسلامیہ۔ لائلبور۔ رمضان ۱۳۹۳ھ) جلد ۲، صفحہ ۱۳۰۔ حرم الہیم“

نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ۹

اور علامہ عراقی نے تخریج احیاء میں فرمایا: ”حدیث: أقرأ القرآن... الخ- أخرجه الطبرانی من حدیث عبد اللہ بن عمر

وبسند ضعیف“ ۱۰

(۲) ”کم من صائم لیس من صیامہ الا الظماً والجوع“ (دفتر اول مکتوب ۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا، البتہ دفتر دوم مکتوب ۵۳ میں بحیثیت قول محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتعمیر بیان کیا۔

اسے امام دارمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا لیکن لفظ ”الجوع“ ذکر نہیں کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”أخبر اسحاق بن

عیسیٰ عن عبد الرحمن بن أبی الزنار عن عمرو بن أبی عمر وعن سعید المقبری عن ابی ہریرہ (رضی اللہ

عنه) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: کم من صائم لیس له من صیامہ الا الظماً و کم من قائم لیس له

من قیامہ الا السهر“ ۱۱

البتہ امام غزالی نے ”منہاج العابدین“ میں فرمایا: ”قال صلی اللہ علیہ وسلم کم من صائم لیس له من قیامہ الا

السهر و کم من صائم لیس له من صیامہ الا الجوع والظلم“ ۱۲ مگر امام غزالی نے تخریج بیان نہیں کیا۔

البتہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب ”الزهد“ اور ”مسند“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور لفظ ”الجوع“ ذکر کیا مگر لفظ

”الظلم“ بیان نہیں کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”ثنا أبو خالد الأحمر عن اسامة عن سعید عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من صائم لیس له من صیامہ الا الجوع و کم من قائم لیس له

من قیامہ الا السهر“ ۱۳

امام ابن ماجہ نے اپنی ”سنن“ میں لفظ ”کم“ کی بجائے ”رُب“ ذکر کیا اور امام احمد کی طرح روایت کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”حدثنا عمر

وبن رافع ثنا عبد اللہ بن المبارک عن اسامة بن زید عن سعید المقبری عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم رُب صائم لیس له من صیامہ الا الجوع و رُب قائم لیس له من قیامہ الا السهر“ ۱۴

علامہ سیوطی نے اس حدیث ابن ماجہ کو حدیث صحیح قرار دیا۔ ۱۵

امام قضاعی نے ”مسند الشہاب“ میں اسے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً بلفظ ”رُب“ بدل ”کم“ اور بلفظ ”العطش“ بدل ”الظلم“ روایت

کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ: ”أخبرنا قاضی القضاة أبو العباس أحمد بن محمد بن عبد اللہ السعدی وأبو عبد اللہ

محمد بن جعفر البغدادی قالوا: ثنا أبو أحمد بن عبد اللہ بن محمد بن المفسر أنبأ أحمد بن علی بن سعید

[القاضی] المروزی ثنا یحییٰ بن معین ثنا یزید بن عبد ربہ ثنا بقیہ عن معاویہ بن یحییٰ الأطرابلسی عن

موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رُب قائم لیس له من قیامہ

۹ احیاء علوم الدین، جلد اول صفحہ ۲۷۴: کتاب آداب التلاوة۔ باب اول بیان ذم التلاوة الخالفین“

۱۰ ایضاً..... بر حاشیہ

۱۱ الذاری: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ) سنن الذاری، جلد ۲، صفحہ ۲۱۱ (نشر التتہ۔ لبنان) کتاب الزقاق، باب المحافظة علی الصوم۔ حدیث ۲۷۲۳

۱۲ غزالی: أبو حامد، محمد بن محمد: (متوفی ۵۰۵ھ): منہاج العابدین (مکتبۃ الجندی مصر ۱۳۷۲ھ) صفحہ ۶۸۔ فصل: ۵ (البلطن وحفظ)

۱۳ امام احمد بن حنبل: (ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی) (۱۶۳-۲۴۱ھ) ”مسند“ (مکتب الاسلامی للطباعة والنشر) جزء ۲، صفحہ ۳۳۱ ذکر ”مسند ابی ہریرہ“ ایضاً کتاب الزهد

(دارالکتب الغنیة۔ بیروت، لبنان) صفحہ ۵۷، بیان: ”زهد ابوب علیہ السلام“

۱۴ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ (۲۰۷-۲۷۵ھ) ”سنن“ (احیاء التراث العربی، بیروت۔ لبنان ۱۳۹۵/۱۹۷۵ء) جلد ۲۔ صفحہ ۵۳۹۔ کتاب الصیام، باب: ”ما جاء فی

الغنیة والرفف للصائم: حدیث ۱۶۹۰“

۱۵ الجامع الصغیر جزء ۲۔ صفحہ ۲۱ حرف الراء“



إلا السهر ورتب صائم ليس له من صيامه إلا الجوع والعطش“ ۱۶

البتة علامہ طبرانی نے اپنی کتاب ”المعجم الكبير“ میں انہیں اسناد قضا سے بلفظ: ”رتب صائم حظه من صيامه الجوع والعطش ورتب قائم حظه من قيامه السهر“ روایت کیا۔ ۱۷ اور علامہ سیوطی نے ”مجمع الزوائد“ میں فرمایا: ”رواه الطبرانی في الكبير ورجال موثون“ ۱۸

پھر علامہ سیوطی نے اس روایت طبرانی کو حدیث صحیح قرار دیا۔ ۱۹

### (۳) ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الحزن

#### دائم الفكر“

(دفتر اول: مکتوب ۱۰)

اسے علامہ شیخ شرف الدین بن یحییٰ منیری علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں بعینہ ذکر کیا لیکن مخرج بیان نہیں کیا۔ ۲۰

البتة علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”الوقایا بحوال المصطفى“ میں فرمایا: ”عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ عن خاله هند

قال: کان رسول اللہ صلی اللہ الاحزان دائم الفكر لیست له راحة“ ۲۱

اور امام ترمذی ”شائل“ میں روایت کرتے ہیں کہ: ”حدثنا سفیان بن وکیع أنبأنا جمیع بن عمرو بن عبد الرحمن

العجلی ثنی رجل من بنی تمیم من ولد أبی هالة زوج خدیجه یکنی أبا عبد اللہ عن ابن لأبی هالة عن

الحسن بن علی قال سألت خالی هند بن أبی هالة وکان وصافاً، قلت صف لی منطلق رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم، قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکر لیست له

راحة... الخ“ ۲۲

جبکہ امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ”سفیان بن وکیع“ کی بجائے ”مالک بن اسمعیل الہندی“ کے طریق سے روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے

ہیں۔ ”أخبر أبو عبد اللہ الحافظ ثنا أبو سعید أحمد بن محمد بن عمرو وأحمیسی من أصل کتبه الحسن

بن حمید بن الربیع اللخمی ثنا أبو غسان مالک بن اسمعیل الہندی ثنا جمیع عمرو بن عبد الرحمن

العجلی حدثنی رجل بمکة عن أبی هالة التمیمی عن الحسن بن علی قال سألت خالی هند بن أبی هالة

التمیمی وکان وصافاً عن حلیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: قلت صف لی منطلقه، قال کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان، دائم الفکر لیست له راحة... الخ“ ۲۳

۱۶ القضا۔ أبو عبد اللہ۔ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی القاضی۔ (متوفی ۳۵۳ھ/۱۰۶۲م) ”مسند الشهاب“ (مؤسسة الرسالة۔ بیروت ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۶ء) جلد ۲۔ صفحہ ۳۰۹ بیان: رتب قائم

لیست له من قيامه الا السهر“ حدیث ۱۳۲۳

۱۷ الطبرانی۔ أبو القاسم سلمان بن احمد۔ الحافظ: (متوفی ۳۶۰ھ) ”المعجم الكبير“ (المکتبة المصیطیة ۱۳۹۷ھ) جلد ۱۲، صفحہ ۳۸۲، حدیث ۱۳۳۱۳، بیان: نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸ سیوطی۔ علی بن أبی بکر۔ (متوفی ۸۰۲ھ) ”مجمع الزوائد وفتح القوائد“ (دار الکتب، بیروت۔ لبنان ۱۹۶۷ء) جلد ۳، صفحہ ۲۰۲، کتاب الصیام، بیان: ”رتب صائم حظه من صيامه الجوع

۱۹ الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۲۱، حرف الزاء

۲۰ ابن یحییٰ منیری (شرف الدین، شیخ احمد بن یحییٰ منیری): ”صدی مکتوبات“ (مطبوع اسلامی۔ لاہور) صفحہ ۳۶۳، حصہ دوم، جز مکتوب دوم، مکتوب: ۷۳۔ در کمال محبت و بلندی ہمت۔

۲۱ ابن جوزی۔ أبو الفرج، عبد الرحمن (۵۱۰-۵۹۷ھ) ”الوقایا بحوال المصطفى“ (دار المعرفۃ للطباعة والنشر، بیروت، لبنان ۱۱۷۲ھ) جلد ۲، صفحہ ۵۳۸، أبواب خوذ وتغیرہ ورتبہ وکفرہ

وغيرها، باب ۳، ذکر خوذ، وکفرہ۔

۲۲ الترمذی۔ ابو یحییٰ محمد بن یحییٰ بن سوری بن سوری، الامام (۲۰۹-۲۷۹ھ) ”شائل“ (مطبوع جامع ترمذی) (انج۔ ایم سعید کمپنی، کراچی) باب: کیف کان کلام رسول اللہ ﷺ

۲۳ بیہقی۔ ابو بکر احمد بن حسین (۳۸۳-۴۵۸ھ) (دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔ الطبعة الاولى ۱۳۱۰ھ/۱۹۹۰ء) جلد ۲، صفحہ ۱۵۳، ۱۵۵، شعبہ نمبر ۱۱۳، باب: حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل: خلقه وخلقہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۱۳۳۰۔

علامہ ابن سعد نے طبقات کبریٰ میں بھی بطریق مالک بن اسماعیل روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”أخبرنا مالك بن اسمعيل أبو غستان النهدي أخبرنا جميع بن عمر ابن عبدالرحمن العجلي حدثني رجل بمكة عن أبي هالة التميمي عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة التميمي وكان وصافاً عن حلية النبي صلى الله عليه وسلم قال: قلت صف لي منطقه، قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل الأحزان، دائم الفكرة ليست له راحة... الخ“ ۲۴

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ”الشفاء“ میں اس حدیث کو باختصار ہی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”قال ابن أبي هالة رضي الله عنه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل الأحزان دائم الفكر، ليست له راحة“ ۲۵ اور حاشیہ ”الشفاء“ پر محمد امین قرۃ علی اور اسامۃ الزفای وغیرہ لکھتے ہیں کہ: قال ابن القيم كما سيأتي انه لم يثبت وفي سنده من لا يعرف ولا أعلم صحته“ ۲۶ لیکن یہ فضائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محل بحث نہیں کیونکہ شراح حدیث نے اسکی معنوی توجیہ کو حسن قرار دیا۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الشرح علی کتاب الشفاء“ میں لکھتے ہیں: ”(كان متواصل الأحزان) أي متتابعها بشدائد الأحوال وموارد الأحوال حالاً ووماً ولكونه في سبحانه سبحانه المقتضى احزانه وما أحسن قول ابن عطاء: مادامت في هذه الدار لا تستغرب وقوع الاكدار۔“ ۲۷

#### (۴) آنسور فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: ”ما أودى نبيّ مثل ما أوديت“ (دفتر اول مکتوب ۱۰)

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کو عین القضاة ہمدانی ”تمہیدات“ شیخ شرف الدین ابن یحییٰ مزیری ”سہ صدی مکتوبات“ علامہ سید حسین واعظ کاشفی ”تفسیر حسینی“ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ”مدارج النبوة“ میں مرفوعاً بلفظ بیان کیا۔ ۲۸ امام ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیۃ اولیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا لیکن ”نبی“ کی بجائے ”أحد“ بیان کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا إبراهيم بن محمد بن يحيى وإبراهيم بن عبد الله بن اسحق قالنا ثنا أحمد بن محمد الأزهرى ثنا محمد بن سلمان بن هشام ثنا وكيع عن مالك عن انس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أودى أحدٌ مثل ما أوديت في الله“ ۲۹

۲۴ ابن سعد: محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ) الطبقات الكبرى (دار صادر، بیروت ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء) جلد اول، صفحہ ۴۲۲، ذکر: صفة خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم۔  
۲۵ قاضی عیاض بن موسیٰ: (۲۷۶-۵۳۳ھ): کتاب الشفاء (دار الوفاء للطباعة والنشر - دمشق ۱۳۹۲ھ) صفحہ ۲۸۷، باب دوم: تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً وخلقاً۔ فصل ۲۳: بیان: كان متواصل الأحزان - دائم الفكرة۔  
۲۶ ایضاً حاشیہ۔

۲۷ علی بن سلطان، قاری متون ۱۰۱۳ھ: الشرح علی کتاب الشفاء (المطبعة العامرة، مصر ۱۳۰۸ھ) جلد اول، صفحہ ۳۱۸۔ باب ثانی (۲)، فصل: أما خوفه صلى الله عليه وسلم۔  
۲۸ عین القضاة ہمدانی: ابوالعالی عبد اللہ بن علی بن الحسن بن علی المیاخی: (۳۹۲-۵۲۵ھ) ”تمہیدات“ (بامقدمہ وفتح وحمیہ وتعلیق عقیف عسیران) (ناشر: کتابخانہ منوچہری، خیابان شاہ آباد، ایران، چاپ دوم) صفحہ ۲۰۳، تمہید ۸: أسرار حکمت قرآن وخلق انسان، بیان: ۲۶۲۔  
+ سہ صدی مکتوبات: صفحہ ۳۲۸، حصہ دوم، جزء مکتوبات دو صدی، مکتوب چہارم در زول بلا۔  
+ ایضاً صفحہ ۲۵، حصہ اول، مکتوب ۸۸ در غفلت۔

+ واعظ کاشفی، سید، حسین: متون (۹۱۰ھ) ”تفسیر حسینی“ (در مطبع کریمی واقع بمبئی بحلیہ طبع کرد) باہتمام قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد پلندی۔ ۱۳۲۰ھ  
پارہ: ۲، رکوع: ۲۶، زیر تفسیر آیت ۲۱۳ (أم حسبتم أن تدخلوا الجنة ولما يأتكم الذين خلوا من قبلكم)  
+ دہلوی: شیخ عبدالحق، محدث: (۱۵۱۵-۱۶۳۶ء) ”مدارج النبوة“ (مطبع نامی فشی نولکشور، کانپور) بار اول ۱۳۱۲ھ، جلد اول، صفحہ ۳۵، باب اول: ”در حسن خلقت وجمال صورت ذی صلی اللہ علیہ وسلم وصل در صبر و حلم و عفو“

۲۹ الاصلحانی: ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ (متون ۲۳۰ھ) ”حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصلیاء“ (دار الکتب العربی، بیروت، لبنان۔ ۱۳۰۰ھ/۱۹۸۰ء) جز ۶، صفحہ ۳۳۳، باب: مالک بن انس رضی اللہ عنہ۔

بعد ازاں امام ابو نعیم فرماتے ہیں: ”غریب من حدیث مالک تفرد بہ و کعب“ ۳۰  
 علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث اُبی نعیم کو ”حسن“ قرار دیا ۳۱ اور امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اس معنی کی ایک حدیث حضرت انس  
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ چنانچہ آپ اپنی ”جامع“ میں فرماتے ہیں: ”حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا روح بن أسلم  
 أبو حاتم البصری نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم: لقد اخفت فی اللہ وما یخاف أحدٌ ولقد اوذیت فی اللہ ولم یوذ أحدٌ ولقد علی ثلثون من بین یوم  
 وليلة ومالی ولبلال طعامٌ یا کله ذو کبدٍ إلا شیء یواربه أبط بلال“ ۳۲  
 اور بعد ازاں فرمایا ”هذا حدیث حسنٌ صحیح“ ۳۳

## (۵) ”کان اللہ ولم یکن معہ شیء“

(دفتر اول مکتوب ۱۱)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث ذکر کیا۔

اسے سید گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے ”جواهر العشاق“ میں بلفظ ذکر کیا لیکن اس کے حدیث یا قول ہونے کی وضاحت نہیں کی ۳۴

لیکن علامہ ابن حجر کئی نے اپنے فتاویٰ میں مرفوعاً بعینہ بیان کیا۔ ۳۵

اور علامہ دبار بکری علیہ الرحمۃ نے ”تاریخ الخیمس“ میں فرمایا ”فی الحدیث الصحیح: کان اللہ ولم یکن معہ شیء“ ۳۶  
 البتہ امام بخاری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (کان اللہ ولم یکن شیء قبلہ... الخ) روایت کیا چنانچہ آپ  
 لکھتے ہیں: ”حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الاعمش عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران بن  
 حصین انی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء قوم من بنی تمیم فقال اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا  
 أبشر تنافأ عطنا فدخل ناس من اهل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اهل الیمن اذلم یقبلها بنو تمیم قالوا  
 قد قبلنا جئناک لتتفقہ فی الدین ولنسالک عن اول هذا الامر ما کان قال: کان اللہ ولم یکن شیء قبلہ وکان  
 عرشه علی الماء ثم خلق السموت والأرض... الخ“ ۳۷  
 پھر آپ نے ایک دوسرے طریق (حدثنا عمر بن حفص بن غیاث ثنا اُبی ثنا الاعمش... الخ) سے مرفوعاً بلفظ ”کان  
 اللہ ولم یکن شیء غیرہ“ روایت کیا۔ ۳۸

اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے ”فتح الباری“ میں فرمایا: ”وفی رواہ غیر البخاری: ولم یکن شیء معہ“ ۳۹

۳۰ ایضاً۔

۳۱ الجامع الصغیر، ج ۲، صفحہ ۱۳۲، حرف المیم۔

۳۲ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۷۳، ۷۴ ”أبواب صفة القيامة، باب (بعد باب ما جاء فی صفة اوانی الحوض)“

۳۳ ایضاً۔

۳۴ سید گیسو دراز: محمد حسینی (متوفی ۵۸۲۵): جواهر العشاق شرح رسالہ غوث؛ المم (اردو ترجمہ از احمد حسین خان) (ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۱ نومبر ۱۹۸۸ء) صفحہ ۸۹، بیان  
 شرح (الاتحاد لا یعبر بلسان المقال)

۳۵ الفتاویٰ المدنیہ، صفحہ ۲۶۸، بیان: مطلب حدیث ”کان اللہ ولم یکن معہ شیء“

۳۶ الذب البکری: حسین بن محمد بن الحسن، الامام: (تاریخ الخیمس فی احوال افس نفس) (موسسہ شعبان للنشر والتوزیع، بیروت، رجب ۱۲۸۳ھ) جلد اول، صفحہ ۱۷، بیان: الفرق  
 بین النبی والولی والساخر۔

۳۷ صحیح البخاری: جلد ۲، صفحہ ۱۱۰۳، کتب الرد علی الجہمیہ وغیر ہم التوحید

۳۸ ایضاً... جلد اول، صفحہ ۳۵۳، کتب بدأ الخلق، باب: ما جاء فی قول اللہ: وهو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیده وهو اھون علیہ۔

۳۹ ابن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری (۵۸۸۹-۵۹۷۴) (المطبعة المریة، مصر ۱۳۲۸ھ) جلد ۲، صفحہ ۲۲۱، کتاب، بدأ الخلق، شرح حدیث ”کان اللہ ولم یکن... الخ“

## (۶) ”المرء مع من أحب“

(دفتر اول: مکتوب ۲۱)

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اسے امام بخاری، مسلم، ترمذی اور احمد بن حنبل وغیرہم نے مرفوعاً روایت کیا۔

چنانچہ امام بخاری اپنی صحیح میں لکھتے ہیں: ”حدثنا بشر بن خالد قال حدثنا محمد بن جعفر عن شعب عن سلمن عن أبي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم: انه قال: المرء مع من احب“<sup>۴۰</sup>  
امام مسلم اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ: ”حدثنا عثمان بن أبي شيبة واسحق بن ابراهيم قال اسحق انا وقال عثمان ناجير عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف ترى في رجل أحب قوماً ولمّا يلحق بهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من أحب“<sup>۴۱</sup>

امام ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں: ”حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم نا سفيان عن عاصم عن زر بن جبيش عن صفوان بن عسال فقال جاء اعرابي جهواري الصوت فقال: يا محمد: الرجل يحب القوم ولما يلحق هو بهم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من أحب“<sup>۴۲</sup>  
اور امام احمد اپنی مسند میں لکھتے ہیں: ”ثنا عبد الرحمن ثنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم: المرء مع من أحب“<sup>۴۳</sup>

## (۷) ”كلتا يديه يمين“

(دفتر اول: مکتوب ۲۲)

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا ہے۔ البتہ یہ ایک قطعہ حدیث ہے کہ جسے امام مسلم علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا، آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا ابو بكر أبي شيبة وزهير بن حرب وابن نمير قالوا انا سفيان بن عيينه عن عمر يغي ابن دينار عن عمر بن أوس عن عبد الله ابن عمرو قال نمير وأبو بكر يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم وفي حديث زهير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان المقسطين عند الله على سناير نور عن يمين الرحمن عز وجل وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في حكمهم وأهليهم وما ولوا“<sup>۴۴</sup>  
علامہ خطیب تبریزی نے اسے مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔<sup>۴۵</sup> (یہ حدیث صحیح ہے)

## (۸) ”اتقوا من مواضع التهم“

(دفتر اول: مکتوب ۲۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اسے بحیث ”کلام صادق“ (سچی بات) ذکر کیا۔ اور مکتوبات کے بعض نسخوں میں لفظ ”من“ موجود نہیں۔<sup>۴۶</sup>  
اسے ملا علی قاری نے ”اسرار المرفوعة“ میں ذکر کیا اور فرمایا: ”هو معنى قول عمر رضي الله عنه: من سلك“

<sup>۴۰</sup> بخاری: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم (۱۹۳-۲۵۶) ”صحیح البخاری“ (ترجمہ: مجمع الطالغ، کراچی، ۱۹۷۱ء، جلد ۲، صفحہ ۹۱۱، کتاب: الادب، باب: ”علامة الحب في الله“  
<sup>۴۱</sup> نیشاپوری: مسلم بن حجاج، الامام (متوفی ۲۶۱ء) ”صحیح مسلم“ (قدیمی کتب خانہ، کراچی، جلد ۱، ۱۹۵۶ء، ۱۹۷۱ء، جلد ۲، صفحہ ۳۳۲، کتاب: البر والصلة، باب: المرء مع من أحب۔  
<sup>۴۲</sup> جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۶۲، أبواب الزهد، باب: المرء مع من أحب۔  
<sup>۴۳</sup> مسند امام احمد بن حنبل: جلد ۲، صفحہ ۳۹۵، حدیث: ابي موسى الأشعري رضي الله عنه۔  
<sup>۴۴</sup> صحیح مسلم: جلد ۲، صفحہ ۱۲۱، کتاب الامارة، باب: فضيلة الامير العادل وعقوبة الجائر والحث على الرق بالرعيه والنهي عن ادخال المشقة عليهم۔  
<sup>۴۵</sup> مشکوٰۃ المصابیح: صفحہ ۳۲۱، کتاب الامارة والقضاء، فصل اول۔  
<sup>۴۶</sup> اہل تصریح مولانا نور احمد امرتسری نے دفتر دوم (۲) میں مکتوب ۱۶ کے حاشیہ پر کی ہے۔

مسألك التهم أتهم“ ۴۷

لیکن امام غزالی نے ”احیاء علوم الدین“ میں مرفوعاً بیان کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اتقوا مواضع

التهم“ ۴۸

البتہ علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں عدم واقفیت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”لم أجد له أصلاً“ ۴۹

علامہ عجلاوی نے اسے مشہور احادیث میں ذکر کیا اور فرمایا: ”رواه الخرائطی فی مکارم الأخلاق مرفوعاً بلفظ: من

اقام نفسه مقام التهم فلا یلؤمن آساء الظن بہ“ ۵۰

لیکن امام غزالی نے اس متن خرائطی کو بحیثیت قول عمر رضی اللہ عنہ ذکر کیا۔ ۵۱

البتہ امام بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم سے موقوفاً بلفظ: ”ومن عرض نفسه للتهم فلا یؤمن الآ

نفسه“ روایت کیا۔ ۵۲

مگر امام مناوی نے ”کنوز الحقائق“ میں بلفظ ”اتقوا مواضع التهم“ ذکر کیا اور تصریح کی کہ اسے امام بخاری نے تاریخ میں بیان کیا ہے۔ ۵۳

اور امام ابواللیث سمرقندی نے اپنی کتاب ”بستان العارفين“ میں اسی معنی کی ایک حدیث نقل کی، چنانچہ فرمایا: ”روی عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم: من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقفن مواقف التهم“ ۵۴

پھر علامہ زحمری نے اسے بلفظ سمرقندی اپنی تفسیر کشاف میں دو مقامات پر ذکر کیا۔ ۵۵

پس علامہ علی قاری کا اسے قول عمر رضی اللہ عنہ کا معنی قرار دینا درست نہیں کیونکہ یہ لفظاً و معنماً مرفوعاً مروی ہے اگرچہ ضعیف ہی ہو۔

(۹) ورد فی الحدیث القدسی: ”ألا طال شوق الابرار الی لقائی وأنا الیہم لأ شد

شوقاً“

(دفتر ازل: مکتوب ۲۶)

اس حدیث قدسی کو علامہ واعظ کاشفی علیہ الرحمہ نے اپنی ”تفسیر حسینی“ میں بعدیہ ذکر کیا مگر مخرج بیان نہیں کیا۔ ۵۶

امام غزالی علیہ الرحمہ نے اسے اسرائیلیات میں سے ذکر کیا تو اپنی کتاب ”احیاء العلوم میں فرمایا: ”قال أبو الدرداء لکعب (رضوان اللہ

علیہم) أخبرنی عن أخصّ آیة یعنی فی التوراة فقال: یقول اللہ تعالیٰ: طال شوق الابرار الی لقائی وانی الی

لقائهم لأ شد شوقاً“ ۵۷

۴۷ علی قاری: طلاء نور الدین علی بن محمد بن سلطان (۱۰۱۳ھ متوفی) ”اسرار لرؤفۃ فی الاخبار الموضوعۃ“ (دار الاملتہ، بیروت، لبنان۔ ۱۳۹۱ھ/۱۹۸۱ء) صفحہ ۸۰، حدیث ۱۰۔

۴۸ احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۳۶، کتاب شرح عجائب القلب، بیان: تفصیل مدخل الشیطان الی القلب۔

۴۹ ایضاً حاشیہ.....

۵۰ عجلاوی:۔ اسماعیل بن محمد (المتوفی ۱۱۶۳ھ) کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتهر من الأحادیث علی السنۃ الناس، (موسسة الزسالة، بیروت،

۱۳۰۵ھ/۱۹۸۵ء) جلد اول، حرف لا نف، حدیث (اتقوا مواضع التهم)

۵۱ احیاء علوم الدین۔ جلد ۲، صفحہ ۲۰۲، کتاب: آداب الأنفہ والأخوة والصبحة، باب (۳) فی حق المسلم۔

۵۲ شعب الایمان:۔ جلد ۶، صفحہ ۳۲۳، باب حسن الخلق، فصل: ترک الغضب، حدیث ۸۳۳۵، بروایت سعید بن مسیب۔

۵۳ مناوی:۔ عبدالرؤف (متوفی ۱۰۳۶ھ) ”کنوز الحقائق“ (المکتبہ اسلامیہ، لاہور، رمضان ۱۳۹۳ھ) جلد اول، صفحہ ۷، حرف لا نف۔

۵۴ سمرقندی:۔ ابواللیث، شیخ نصر بن محمد بن ابراہیم ”بستان العارفين“ (المطبعة العامرة الشریفیہ۔ مصر ۱۳۲۲ھ) صفحہ ۹۰، باب ۶۳، (النہی عن التعرض للثمة)

۵۵ زحمری: ابوالقاسم، جاز اللہ محمود بن عمر (۳۶۷ھ-۵۳۸ھ) ”الکشاف عن الحقائق الثریل“ (نشر ادب الحوزة، ایران) جلد ۳، صفحہ ۵۵۸، سورۃ احزاب، آیت ۵۶ (ان اللہ وملتکتہ

یصلون علی النبی) کی تفسیر اور جلد ۲ صفحہ ۲۷۸، سورہ یوسف آیت ۵۱۔

۵۶ تفسیر حسینی، پارہ ۲۵، رکوع ۷، سورۃ الذخرف، آیت ۷ (یطاف علیہم بصحاف واکواب وما تشمتہیہ الأنفس وتلذذ الاعین) کی تفسیر کے تحت... صفحہ ۷۹۱۔

۵۷ احیاء علوم الدین، جلد ۴، صفحہ ۳۲۳، کتاب: المحبۃ والشوق والانس والرضا، بیان: محبة اللہ للعبد۔

لیکن امام ابو شجاع دیلمی نے اپنی کتاب ”الفردوس“ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا: ”يقول الله تعالى:

شوق الأبرار الى لقائى وأنا اليهم لأشد شوقاً“ ۵۸

البتة امام غزالی علیہ الرحمۃ نے ایضاً علوم الدین میں تحریر فرمایا کہ: ”بقوله عليه الصلوة والسلام حكاية عن ربه عزوجل: لقد

طال شوق الأبرار الى لقائى وأنا اليهم أشد شوقاً“ ۵۹

اور علامہ عراقی نے تخریج ایضاً میں اس کا مخرج کتاب الفردوس بیان کی، چنانچہ فرمایا: ”لم اجده أصلاً إلا أن صاحب الفردوس خرج من

حديث أبي الدرداء ولم يذكر له ولده في الفردوس أسناداً“ ۶۰

لیکن اس حدیث کا معنی ایک دوسری حدیث قدسی سے ماخوذ ہے کہ جیسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا أبو زيد سعيد بن الربيع الهروي قال حدثنا شعبه

عن قتادة عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يرويه عن ربه قال: اذ تقرب العبد الى شبرا

تقربت اليه ذراعاً واذا تقرب الى ذراعاً تقربت منه باعاً واذا اتى مشياً أتيت هرولة“ ۶۱

## (۱۰) ”الندم توبة“

(دفتر اول: کتب ۳۲)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا ہے، البتہ یہ حدیث مرفوع ہے اسے امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ”التاریخ

کبیر“ علامہ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ ابن ماجہ نے ”سنن“ احمد بن حنبل نے ”مسند“ خطیب بغدادی نے ”جامع“ حکیم ترمذی نے ”نوادرا الاصول“ امام بیہقی نے

”شعب الایمان“ ابو نعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ طبرانی نے ”المعجم الکبیر والمعجم الصغیر“ جبکہ امام حاکم نے ”مستدرک“ میں روایت کیا۔

چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں: ”مورق بن سخیت البصری نا أبو هلال الراسی نا محمد بن سيرين عن ابی

هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: الندم توبة“ ۶۲

علامہ ابن حبان نے بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ ذکر کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”حدثنا الحسن بن محمد اسد بضم الصلح ثنا

ابراهيم بن فهد ثنا علي بن أبي طالب البزاز عن الواقصي عن مكحول عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم: الندم توبة“ ۶۳

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا هشام بن عمار ثنا

سفيان عن عبد الكريم الجزري عن زياد بن أبي مریم عن ابن معقل قال: دخلت مع ابی علی عبد الله

فسمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الندم توبة، فقال له ابی، انت سمعت النبي صلى الله

عليه وسلم يقول: الندم توبة، قال نعم“ ۶۴

امام احمد بن حنبل نے اپنی ”مسند“ میں فرمایا: ”ثنا سفيان عن عبد الكريم قال أخبرني زياد بن أبي مریم عن عبد الله

۵۸ لدیلمی۔۔ ابو شجاع، شیرویه بن شمر دار بن شیرویه، الحافظ (۵۳۵ھ-۵۰۹ھ) ”الفردوس بما ثور الخطاب“ (دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ الطبعة الاولى ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء) جلد ۵، صفحہ ۲۳۰، حدیث ۸۰۶۷۔

۵۹ ایضاً علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۹، کتاب: ”شرح عجائب القلب“ بیان: خاصیت قلب الانسان۔

۶۰ ایضاً بر حاشیہ.....

۶۱ صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۱۲۵، کتاب: ردّ الجھتية، باب: ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ”وروايته عن ربه“

۶۲ بخاری۔۔ ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم (متوفی ۲۵۶ھ/۸۶۹ء) ”التاریخ الکبیر“ (دار ایضاً التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۳۶۱ھ) جلد ۸، صفحہ ۵۱، جزء ۴، قسم ثانی (۲) باب الواحد، بیان: ۲۱۱۸ (مورق بن سخیت بصری)

۶۳ ابن حبان، أبو حاتم، محمد (متوفی ۳۵۳ھ/۹۶۵ء) (مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، ۱۳۹۳ھ) جلد ۸، صفحہ ۳۶۱، بیان: ”علی بن طالب البزاز“

۶۴ سنن ابن ماجہ۔۔ جلد ۲، صفحہ ۳۲۰، حدیث ۳۲۵۲، کتاب الوضوء، باب: ”ذکر التوبة“

بن معقل بن مقرن قال دخلت مع أبي علي عبد الله بن مسعود فقال أنت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الندم توبة، قال نعم وقال مرة سمعت يقول: الندم توبة“ ۶۵

علامہ خطیب بغدادی اپنی کتاب ”الجامع لأخلاق الراوی واداب السامع“ میں لکھتے ہیں: ”حدثني أبو القاسم الأزهری نا القاضي أبو نعیم عبد الملك عن أحمد بن نعیم بن عبد الملك الستر آبادی نا القاضي أبو عمر محمد بن محمد بن اسحاق السراج بجرجان قال سمعت أبي يقول سمعت سليمان بن مطر يقول: أتينا ابن عينية ليحدثنا فأبى وامتنع فهجمنا داره فلما وقع بصره علياً قال ويحكم دخلتم داري بغير اذني وقد حدثنا الزهري عن سهل بن سعد الساعدي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: من أطلع في دار قوم بغير اذنهم ففقعو اعيينه فلاقصاص ولادية، فقلنا ندمنا يا أبا محمد فقال: لقد حدثنا عبد الكريم الجزري عن عبد الله بن معقل عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الندم توبة“ ۶۶

علامہ حکیم ترمذی اپنی کتاب ”نوادراصول“ میں حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ”التائب من الذنب كمن لا ذنب له والندم توبة“ ۶۷

امام بیہقی اپنی کتاب شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ”أخبر جناح بن نذير بن جناح أنا ابو جعفر محمد بن علي بن دحييم نا احمد بن حازم بن أبي غذره أنا ابو نعیم وعلی بن حکیم قالوا: أنا شريك عن عبد الكريم عن زياد بن الجراح عن عبد الله بن معقل قال: دخلت مع أبي علي عبد الله بن مسعود فسمعتة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الندم توبة“ ۶۸

امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا، چنانچہ فرمایا: ”حدثنا محمد بن علي ثنا الحسين بن محمد بن حماد ثنا المسيب بن واضح ثنا يوسف بن اسباط عن مالك بن مغول عن منصور عن خثيمة عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم: قال الندم توبة“ ۶۹

بعد ازاں آپ لکھتے ہیں کہ: ”غريب من حديث منصور ورواه عن مالك جمانه“ ۷۰

امام طبرانی نے اپنی کتاب ”المعجم الکبیر“ میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا محمود بن الفرغ الاصبهانی عن اسماعيل بن عمر والبجلي عن قيس بن الربيع عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الندم توبة“ ۷۱

لیکن ایک دوسرے مقام پر بروایت ابی سعید انصاری رضی اللہ عنہ ذکر کیا، چنانچہ فرمایا: ”حدثنا ابراهيم بن دحييم ثنا أبي وحدثنا الحسين بن اسحاق التتسري ثنا دحييم ابن أبي فديك ثنا يحيى بن أبي خالد عن أبي سعد الأنصاري عن أبيه أن

۶۵ مسند احمد بن حنبل: جلد اول، صفحہ ۳۷۶، بیان: ”مسند عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ“۔

۶۶ خطیب بغدادی: ابوبکر احمد بن علی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ) ”الجامع لأخلاق الراوی واداب السامع“ (مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) جلد ۲، صفحہ ۴۹، حدیث ۱۴۵ بیان: ”استحباب التحذیر والتکفیر لمن خلف أن لا يحدث“

۶۷ حکیم ترمذی: ابو عبد اللہ محمد (متوفی ۲۵۵ھ) ”نوادراصول فی معرفة احادیث الرسول“ (دار صادر، بیروت) (نسخہ ۱۴۹۳ھ کا کس) صفحہ ۲۳۹، الاصل الرابع المائتان (۲۰۳) ”فی حال التائب واتباع الذنب بالحسنة“

۶۸ شعب الایمان، جلد ۵، صفحہ ۳۸۶، شعبہ ۱۴۷/باب: ”فی معالجة كل ذنب بالتوبة“ حدیث ۷۰۳۲۔

۶۹ حلیۃ الاولیاء، جلد ۸، صفحہ ۲۵۱، بیان: ۳۰۱: یوسف بن اسباط۔

۷۰ ایضاً

۷۱ المعجم الکبیر، جلد ۲۲، حدیث ۱۰۱، بیان: وائل بن حجر، ذکر: ”کلیب بن شهاب أبو عاصم عن وائل بن حجر“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: الندم توبة والتائب من الذنب كمن لا ذنب له“ ۳۷

البتہ آپ نے اپنی کتاب ”المعجم الصغير“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”حدثنا احمد بن محمد بن العباس بن مهران البصرى أبو عبد الله حدثنا ابراهيم ابن فهد حدثنا مورق بن سخيت أبو هلال عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ”الندم توبة“ ۳۷

اور بعد ازاں فرمایا: ”لم يروه عن أبي هلال إلا مورق بن سخيت ولم يروه عن محمد بن سيرين إلا أبو هلال محمد بن سليم وصالح المري“ ۳۷

اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”أخبرنا الحسين بن الحسن بن أيوب ثنا أبو حاتم الرازي (وحدثنا) أبو النضر الفقيه وأبو الحسن الغندي (قالا) ثنا عثمان بن سعيد الدارمي ثنا عثمان بن صالح السهمي ثنا عبد الله بن وهب عن يحيى بن أيوب عن حميد الطويل قال قلت لأنس بن مالك رضي الله عنه أسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الندم توبة، قال نعم“ ۳۷

بعد ازاں امام حاکم فرماتے ہیں: ”هذا حديث على شرط الشيخين ولم يخرجاه“ ۳۷ (یہ حدیث صحیح ہے)

(۱۱) فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”أن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر“ (فتراول: مکتوب ۳۳)

۳۱۔ حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام دارمی، بخاری و مسلم علیہم الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ امام دارمی اپنی سنن میں لکھتے ہیں: ”أخبرنا الحكم بن نافع أنا شعيب عن الزهري أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله تعالى قال: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر“ ۳۷

امام بخاری نے اپنی صحیح میں فرمایا: ”حدثنا حبان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر،.... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم يا بلال فأذن لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة فان الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر“ ۳۷

اور امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں: ”حدثنا محمد بن رافع وعبد بن حميد جميعاً عن عبد الرزاق قال ابن رافع ثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنيناً.... ثم امر بلالاً أن ينادي في الناس أنه لا يدخل الجنة الا مؤمن فان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر“ ۳۷

البتہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اسے احیاء العلوم میں بغیر ذکر مخرج مرفوعاً بیعتہ نقل کیا ہے۔ ۳۰

۳۲ المعجم الكبير، جلد ۲۲، صفحہ ۳۰۶، حدیث ۷۷۵، بیان: ”من يكنى أبا سعد“ ذكر: ”أبو سعد الخير الأنصاري“

۳۳ امام: ابو القاسم، سلمان بن احمد، طبرانی (متوفى ۳۶۰ هـ) ”المعجم الصغير“ (دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ۱۳۰۳/۱۹۸۳ م) جلد اول، صفحہ ۶۹، باب: ”من اسمه أحمد“

۳۴ أيضاً.....

۳۵ مستدرک حاکم: جلد ۳، صفحہ ۲۳۳، کتاب ”التوبه والاباء، بیان: الندم توبة“

۳۶ أيضاً.....

۳۷ سنن دارمی: جلد ۲، صفحہ ۱۵۸، کتاب: السیر، باب: ”ان الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر“

۳۸ صحیح البخاری: جلد ۲، صفحہ ۹۷۷، کتاب: القدر، باب: ”العمل بالخواصم“

۳۹ صحیح مسلم: جلد اول، صفحہ ۷۲، کتاب: الايمان، باب: غلظ تحريم قتل الانسان نفسه وان من قتل نفسه بشئ عذب به في النار... الخ-

۴۰ احیاء علوم الدین، جلد اول، صفحہ ۲۸، کتاب العمل، باب: بیان آفات المناظرۃ



## (۱۲) "ان اشد الناس عذاباً يوم القيمة عالم لم ينفعه الله بعلمه"

(دفتر ازل: مکتوب ۳۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا، البتہ امام بیہقی نے شعب الایمان اور علامہ ابن عدی نے کامل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا جبکہ امام طبرانی نے المعجم الصغیر اور علامہ ابن عبد البر نے جامع بیان العلم میں بمعمولی اختلاف متن ذکر کیا، البتہ علامہ متقی نے کنز العمال میں بلفظ نقل کرنے کے بعد تصریح کی کہ اسے ابن عساکر نے تاریخ میں روایت کیا ہے۔

چنانچہ امام بیہقی فرماتے ہیں: "أخبرنا أبو ذكريا بن أبي اسحاق أنا أبو بكر أحمد بن سلمان الفقيه ثنا جعفر الصائغ ثنا الوليد بن صالح عثمان بن مقسم وأخبرنا أبو محمد بن يوسف أنا أبو فراس اسحاق بن ابراهيم المالكي بمكة ثنا عبدالعزیز بن أبي رجأ ثنا يونس بن عبدالأعلى أنا ابن وهب أخبرني يحيى بن سلام عن عثمان بن مقسم عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان اشد الناس عذاباً يوم القيمة عالم لم ينفعه الله بعلمه" ۵۱

اور علامہ ابن عدی اپنی کتاب "الكامل في ضعفاء الرجال" میں لکھتے ہیں: "حدثنا محمد بن هارون البرقي قال حدثنا أبو طاهر وأحمد بن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان اشد الناس عذاباً يوم القيمة عالم لم ينفعه الله بعلمه" ۵۲

جبکہ امام طبرانی "المعجم الصغیر" میں روایت کرتے ہیں کہ: "حدثنا طاهر بن عبد الله الباستري حدثنا علي بن موسى بن مروان الرازي حدثنا عبد الله بن عاصم الحماني حدثنا عثمان بن مقسم البرسي عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اشد الناس عذاباً يوم القيمة عالم لم ينفعه الله بعلمه" ۵۳ یہ حدیث غریب ہے۔

امام طبرانی نے ذکر حدیث کے بعد فرمایا: "لم يروه عن المقبري الا عثمان البرسي" ۵۴

اور علامہ ابن عبد البر "جامع بيان العلم" میں لکھتے ہیں: "ذكر ابن وهب قال حدثني عثمان بن مقسم البرسي عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان من اشد الناس عذاباً يوم القيمة عالماً لا ينفعه الله بعلمه" ۵۵

علامہ علی متقی نے اسے "کنز العمال" میں بلفظ ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے ابن عساکر نے تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا

۵۶۔

امام سیوطی نے "الجامع الصغیر" میں بلفظ (أشد الناس عذاباً عند الله يوم القيمة عالم لم ينفعه علمه) ذکر کیا اور

۵۱ شعب الایمان: جلد ۲، صفحہ ۲۸۵، شعبہ ۱۸، باب: فی نشر العلم، حدیث ۱۷۷۸۔

۵۲ أبو احمد عبد الله ابن عدی البحر جانی (۳۶۵ تا ۲۷۷) "الکامل فی ضعفاء الرجال" (دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت) جلد ۵، صفحہ ۱۸۰۔

بیان: عثمان بن مقسم أبو سلمة البرسي، بصری۔

۵۳ المعجم الصغیر، جلد اول، صفحہ ۱۸۳، بیان: من اسمہ طاهر

۵۴ ایضاً.....

۵۵ أبو عمر يوسف ابن عبد البر (متوفی ۳۶۳ھ) "جامع بیان العلم وفضله" (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) جزء اول، صفحہ ۱۶۲، ذکر: "استفاده

رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم لا ينفع وسؤاله العلم النافع"

۵۶ علی المتقی بن حسام الدین (متوفی ۷۹۵ھ) "کنز العمال" (موسسة الرسالة، بیروت، لبنان) ۱۳۹۹/۱۹۷۹ء جزء ۱۰، صفحہ ۲۰۸، کتاب العلم، باب ۲: "آفات العلم ووعید

من لم يعمل بعلمه" حدیث ۲۹۰۹۹۔

فرمایا کہ: اسے بیہقی نے شعب الايمان، ابن عدی نے کامل اور طبرانی نے المعجم الصغیر میں روایت کیا اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ ۵۷

امام غزالی نے اسے احیاء العلوم میں مرفوعاً بعینہ ذکر کیا ۵۸، اور امام عراقی نے تخریج احیاء میں فرمایا: ”رواہ الطبرانی فی الصغیر والبیہقی فی شعب الايمان من حدیث ابي هريرة بأسنادٍ ضعیف“ ۵۹ (یہ حدیث ضعیف ہے)

### (۱۳) ”نوم العلماء عبادة“

(دفتراول: مکتوب ۳۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا، البتہ دفتر سوم میں بحیثیت خبر بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”در خبر آمدہ است نوم

العلماء عبادة“ ۹۰

یہ الفاظ مجدد حدیث ”نوم العالم عبادة“ کی طرف اشارہ ہے کہ جسے ملا علی قاری نے اپنی کتاب ”اسرار المرفوعہ“ میں بیان کیا اور اسکی رفعت کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: ”لا اصل له فی المرفوع هكذا“ ۹۱

لیکن امام غزالی نے اسے اپنی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں مرفوعاً بیان کیا۔ ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: نوم العالم عبادة ونفسه تسبیح“ ۹۲

اور علامہ عراقی علیہ الرحمۃ نے تخریج احیاء میں فرمایا: ”المعروف فیہ الصائم دون العالم“ ۹۳ امام عبدالرؤف مناوی نے ”کنوز الحقائق“ میں امام غزالی کی کتاب ”احیاء علوم الدین“ کے حوالہ سے بیان کیا۔ ۹۴

البتہ علامہ ابوشجاع دلیلی نے ”فردوس الاخبار“ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا مگر بلفظ: ”نوم العالم عبادة

ونفسه تسبیح وعمله مضاعف ودعاؤه مستجاب وذنبه مغفور“ ۹۵

امام بیہقی نے ”شعب الايمان“ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مرفوعاً روایت کیا مگر لفظ ”العالم“ کی جگہ ”الصائم“ اور لفظ ”نفسه“ کی

جگہ ”ضمته“ ذکر کیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”أخبرنا ابو الحسين علی بن محمد بن علی بن الحسين الكاشانی

الهروی قدم علينا أبو عبد الله محمد بن العباس العصمی املاء نا ابو علی احمد بن محمد بن رزین [فیما

أنتخب] علیه ابو الفضل الشهيد أن ادريس بن موسى حدثهم نا سهیل بن خاقان نا خلف بن يحيى

العبدی عن عنبسة بن الواحد القرشي حدثنا عبدالمالك عن عمير عن عبد الله بن أبي أوفى قال: قال

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نوم الصائم عبادة وقمته تسبیح وعمله مضاعف ودعاؤه مستجاب وذنبه

مغفور“ ۹۶

اور علامہ سیوطی نے اس روایت بیہقی کو ضعیف قرار دیا۔ ۹۷

۵۷ الجامع الصغیر، جلد اول، صفحہ ۴۱، حرف الألف۔

۵۸ احیاء العلوم، جلد اول، صفحہ ۵۹، کتاب العلم، باب ۶ (آفات العلم وبيان علامات علماء الآخرة والعلماء السوء)

۵۹ أيضاً..... بر حاشیہ بیان: تقدیم کتب۔

۹۰ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم مکتوب ۱۷۔

۹۱ اسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة، صفحہ ۳۷۴، حدیث ۵۶۳۔

۹۲ احیاء علوم الدین: جلد اول، صفحہ ۳۳۳، کتاب ترتیب الادوار۔

۹۳ أيضاً..... بر حاشیہ۔

۹۴ کنوز الحقائق: جلد ۲، صفحہ ۱۳۱، حرف النون۔

۹۵ فردوس الاخبار: جلد ۵، صفحہ ۷، حدیث ۶۹۹۹۔

۹۶ شعب الايمان: جلد ۳، صفحہ ۴۱۵، شعبہ ۲۳، باب: فی القيام، فصل اخبار وحکایات فی القيام، حدیث ۳۹۳۷۔

۹۷ الجامع الصغیر: جلد ۲، صفحہ ۱۸۷، حرف النون۔

البتہ علامہ ابو نعیمؒ نے اس حدیث ”نوم الصائم... الخ“ کو اپنی کتاب ”حلیۃ الأولیاء“ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ فرمایا: ”حدثنا محمد بن الحسين بن محمد بن الجندی قال ثنا ابو زرعة أحمد بن موسى المکی قال ثنا علی بن حرب قال ثنا جعفر بن احمد بن بهرام قال ثنا علی بن الحسن عن أبي ظبية عن كرز بن برة عن الربیع بن خثیم عن (عبدالله) ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نوم الصائم عبادة ونفسه تسبیح ودعاؤه مستجاب“ ۹۸

علامہ سہروردیؒ لکھتے ہیں: ”ولهذا ورد: نوم العالم عبادة ونفسه تسبیح“ ۹۹ (یہ ضعیف ہے)

## (۱۴) ”کل میسر لما خلق له“

(دفتر اول: مکتوب ۳۸)

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ یہ حدیث مرفوع ہے۔ اسے امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا يحيى بن يحيى انا حماد بن زيد الضبي نا مطرف عن عمران بن حصين قال قيل يا رسول الله أعلم أهل الجنة من أهل النار، قال نعم قال قيل ففيم يعمل العاملون قال: كل میسر لما خلق له“ ۱۰۰

جبکہ امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں: ”حدثنا شعبة قال حدثنا يزيد الرشك قال سمعت مطرف بن عبدالله بن الشخير يحدث عن عمران بن حصين قال قال رجل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم: أيعرف أهل الجنة من أهل النار قال: نعم قال فلم يعمل العاملون، قال: كل يعمل لما خلق له أولما يسر له“ ۱۰۱

## فصل دوم (فارسی ترجمہ)

### (۱) ”فردائے قیامت سیاہی ایشیاں را بخون شہدانی سبیل اللہ وزن خواہد کرد“

(دفتر اول: مکتوب ۳۳)

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث ذکر کیا البتہ یہ حدیث مشہور ہے۔ اسے علامہ علی متقیؒ نے ”کنز العمال“ میں بلفظ: ”إذا كان يوم القيمة يوزن دم الشهداء بمداد العلماء فيرجح مداد العلماء على دم الشهداء“ ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے ابن النجار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) روایت کیا ہے۔ ۱

امام غزالیؒ نے ”احیاء علوم الدین“ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مقطوعاً ذکر کیا کہ: ”يوزن مداد العلماء بدم الشهداء فيرجح مداد العلماء بدم الشهداء“ ۲

علامہ ابن عبدالبرؒ نے ”جامع بیان العلم“ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ فرمایا: ”قرأت على خلف بن القاسم أن أحمد بن ابراهيم بن عطيه الحداد حدثه قال حدثنا أحمد بن محمد بن موسى بن عيسى قال حدثنا محمد بن عبد الله بن المستيز قال حدثنا أبو عصمة بن النعمان البلخي قال حدثنا اسمعيل بن أبي زياد عن أبي

۹۸ حلیۃ الاولیاء: جلد ۵، صفحہ ۸۳، بیان: ۲۹۳، کرز بن برة الحارثی۔

۹۹ عوارف المعارف: صفحہ ۱۷۴، باب ۴۲، ذکر الطعام وما فيه من المهلعة والمفسدين۔

۱۰۰ صحیح مسلم: جلد ۲، صفحہ ۳۳۲، کتاب القدر، باب: كيفية خلق الادمی فی بطن امه وكتابة رزقه وجله وعمله وشقاوته وسعادته۔

۱۰۱ صحیح البخاری: جلد ۲، صفحہ ۹۷۶، کتاب القدر، باب: جفت القلم على علم الله۔

۱ کنز العمال: جزء ۱۰، صفحہ ۱۷۴، کتاب العلم، باب اول (الترغيب)، حدیث ۲۸۸۹۹۔

۲ احیاء علوم الدین: جلد اول، صفحہ ۸، کتاب العلم، باب اول، بیان: فضیلة العلم۔

سوس اششیری عن سماک بن حرب عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يوزن يوم القيامة مداد العلماء ودم الشهداء“ ۳

امام غزالی نے ”ایا علوم الدین“ میں بلفظ ابن عبدالبر مرفوعاً بیان کیا۔ ۴

علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں فرمایا: ”أخرجه ابن عبدالبر من حديث أبي الدرداء مرفوعاً بسندٍ ضعيف“ ۵

علامہ ابن جوزی نے ”العلل المتناهیة“ میں بروایت حضرت نعمان بن بشیر ذکر کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”أنا ابن ناصر قال أنا محمد بن

ابراهيم قال أنا محمد بن الفضل قال أخبرنا ابن مردويه قال نا عبدالله بن ابراهيم الجرجاني قال نا ابراهيم بن

يوسر قال نا احمد بن بهرام قال نا سهل بن عبد الكريم عن يعقوب القمي عن هارون بن عنترة عن الشعبي

قال خطبنا النعمان بن بشير فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يؤذن مداد العلماء مع دم

الشهداء يرجح مداد العلماء على دم الشهداء“ ۶

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا لا يصح۔ اما هارون بن عنترة فقال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به يروي المناكير

التي يسبق إلى القلب أنه المعتمد لها ويعقوب القمي ضعيف“ ۷

علامہ ابن جوزی نے ابن عمر سے مرفوعاً بھی روایت کیا۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں: ”نا حمد بن علي بن ثابت قال أخبرني الحسن ابن

أبي طالب قال نا أبو بكر محمد بن جعفر بن العباس قال نا محمد بن الحسن العسكري قال نا العباس بن

يزيد البحراني قال نا اسماعيل بن علية قال نا ايوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى

الله عليه وسلم: وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح عليهم“ ۸

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا الحديث لا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم“ ۹

علامہ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت نے ”تاریخ بغداد“ میں (بانا دو دو متن مذکورہ بالا) روایت کیا اور فرمایا: ”رجاله كلهم ثقات غير

محمد بن الحسنی“ ۱۰

علامہ سیوطی نے ”الجامع الصغير“ میں خطیب بغدادی کے حوالہ سے ذکر کیا اور اسے حدیث ضعیف قرار دیا۔ ۱۱

اور علامہ مناوی نے اسکی شرح میں فرمایا: ”هكذا عند الديلمي في مسنده والحديث يشرح بعضه بعضاً“ ۱۲

علامہ سیوطی نے بلفظ خطیب: ”لذرة المتثرة“ میں بھی ذکر کیا۔ ۱۳ پھر الجامع الصغير میں بلفظ: (يوزن يوم القيامة مداد العلماء ودم

الشهداء فيرجح مداد العلماء على دم الشهداء) نقل کیا اور فرمایا کہ اسے شیرازی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، مرہی نے حضرت عمران

۳ جامع بیان العلم: جزء اول، صفحہ ۳۰، ۳۱: باب: تفصيل العلماء على الشهداء۔

۴ ایاً علوم الدین: جلد اول، صفحہ ۶، کتاب العلم، باب اول، بیان: فضيلة العلم۔

۵ ایضاً حاشیہ۔

۶ العلل المتناهیة فی الاحادیث الواحیة، جزء اول، صفحہ ۷، کتاب العلم، باب: وزن حبر العلماء بدم الشهداء، حدیث ۸۵۔

۷ ایضاً۔

۸ ایضاً۔ صفحہ ۷۱، حدیث ۸۳۔

۹ ایضاً۔

۱۰ تاریخ بغداد: جلد ۲، صفحہ ۱۳۹، بیان: ۶۱۸، (محمد بن الحسن الدعاء الامم)

۱۱ الجامع الصغير: جلد ۲، صفحہ ۱۹۵، حرف الواو۔

۱۲ عبدالروف مناوی: (متوفی ۱۰۳۱ھ) فیض القدير شرح الجامع الصغير من أحاديث البشر والنذير (درالفکر للطباعة والنشر

والتوزيع) جلد ۶، صفحہ ۳۶۶، شرح حدیث ۹۶۱۹۔

۱۳ لذرة المتثرة، صفحہ ۲۳۹۔

بن حسین رضی اللہ عنہ اور ابن عبدالبر نے "العلم" میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ۱۳ اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ ۱۵  
 البتہ علامہ مجلسی نے "کشف الخفاء" میں فرمایا: "اسانیدہ ضعیفہ لکن یقوی بعضها بعضاً" ۱۶

۱۳ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۲۰۵، حرف الیاء۔

۱۵ ایضاً.....

۱۶ کشف الخفاء: جلد ۲، صفحہ ۵۳۳، حدیث ۳۲۸۱۔

## باب دوم

فصل اول (عربی متن)

(۱) ”نقل عن الصّديق الاكبر رضى الله عنه أنه رأى قارئاً يقرأ

القرآن فيبكي قال: ”هكذا كنا نفعل ولكن قست قلوبنا“ (دفتر اول: مکتوب ۲۶)

اسے شیخ شہاب الدین سہروردی ”عوارف المعارف اور امام غزالی علیہ الرحمۃ نے ”احیاء علوم الدین“ میں ذکر کیا۔ چنانچہ شیخ سہروردی لکھتے ہیں: ”من هذا القبيل قول أبي بكر رضى الله عنه هكذا كنا حتى قست قلوبنا، لما رأى الباكي يبكي عند قراءة القرآن“ اور امام غزالی فرماتے ہیں: ”الصّديق رضى الله عنه حيث رأى الأعراب يقدمون فيسمعون القرآن ويبكون فقال: كنا كما كنتم ولكن قست قلوبنا“

فصل دوم (فارسی ترجمہ)

(۱) روزے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نماز باہم اور اجتماع گزارند بعد از فراغ از صلوٰۃ در قوم نگاہ کردند، شخصے را از اصحاب خود آں وقت نیافتند فرمودند کہ فلانی بجماعت حاضر نشد، حاضران عرض کردند کہ او اکثر شب بیداری باشد تکتمل کہ درین وقت خوابش برده باشد، فرمودند کہ اگر تمام شب خواب میکرد و نماز باہم اور اجتماع می گذارد بہتری بود۔ (دفتر اول: مکتوب ۲۹)

اسے امام مالک نے ”موطا“ میں روایت کیا چنانچہ فرماتے ہی: عن ابن شہاب عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمة أن عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ سَلِمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَأَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلَى السُّوقِ وَمَسْكُنِ سَلِيمَانَ بَيْنَ وَالسُّوقِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ فَمَرَّ عَلَى السَّيْفِ أُمِّ سَلِيمَانَ، فَقَالَ لَهَا لِمَ أُرْسِلِمَانَ فِي الصُّبْحِ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِأَنَّ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً۔ ۳

۱ عوارف المعارف: صفحہ ۱۱۷، باب ۱۲۳ (القول في السماع ترفعا واستغناء)

۲ احیاء علوم الدین: جلد ۲، صفحہ ۳۰۳، کتب (آداب السماع والوجد) باب ۳ (آثار السماع و آدابہ) مقام ثالث۔

۳ موطا امام مالک: صفحہ ۱۳۸، کتب صلوٰۃ الجماعت۔ باب (ما جاء في العتمة والصبح) حدیث ۷۔

# باب سوم

## فصل اول (عربی متن)

### (۱) "إِنَّ الدُّنْيَا مَزْرَعَةٌ الْآخِرَةُ"

(دفتر ازل: مکتوب ۲۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے اس قول میں دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دیا۔ یہ حدیث مشہور (الدُّنْيَا مَزْرَعَةٌ الْآخِرَةُ) کی طرف اشارہ ہے جسے علامہ عین القضاء ہمدانی "تمہیدات" غوث الاعظم "الفتح الربانی" اور نجم الدین رازمی نے "مرصاد العباد" میں مرفوعاً بلا اسناد ذکر کیا۔<sup>۱</sup>

امام ماوردی علیہ الرحمۃ "ادب الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" میں لکھتے ہیں: "قال عيسى بن مريم عليه السلام: الدُّنْيَا قَنْطَرَةٌ فَاعْبُرُوهَا وَلَا تَعْمُرُوهَا" <sup>۲</sup> جبکہ علامہ ابوشجاع دلمی نے "فردوس الأخبار" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلا اسناد روایت کیا کہ: "الدُّنْيَا قَنْطَرَةٌ الْآخِرَةُ فَاعْبُرُوهَا وَلَا تَعْمُرُوهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الدُّنْيَا لِلْعَمَلِ وَالْحَرْبِ وَالْآخِرَةَ لِلْبَقَاءِ وَالْجَزَاءِ وَالْعِقَابِ" <sup>۳</sup>

البتہ امام عبدالرؤف مناوی نے "کنوز الحقائق" میں سند الفردوس کے حوالہ سے بلفظ (الدُّنْيَا مَزْرَعَةٌ الْآخِرَةُ) ذکر کیا۔ <sup>۴</sup>

امام غزالی "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں: "بقوله عليه الصلوة والسلام: الدُّنْيَا مَزْرَعَةٌ الْآخِرَةُ" <sup>۵</sup> اور علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں فرمایا: "لم أجد بهذا اللفظ مرفوعاً وروى العقيلي في الضعفاء وأبو بكر بن لال في مكارم الاخلاق من حديث طارق بن شميم: نعمت الدار الدنيا لمن تزود ومنها لآخرته، الحديث واسناد ضعيف" <sup>۶</sup>

امام عقيلي رحمۃ اللہ علیہ "الضعفاء الكبير" میں لکھتے ہیں: "حدثنا احمد بن يحيى الحلواني قال حدثنا يحيى بن ايوب المقابري قال حدثنا عبد الجبار بن وهب قال حدثنا سعد بن طارق عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نعمت الدار الدنيا لمن تزود فيها لآخرته ما يرضى به ربه وسبت الدار الدنيا لمن صرعه من آخرته وقصرت به عن رضا ربه فاذا قال العبد قبح الله الدنيا قالت الدنيا قبح الله أعصا نا للرب" <sup>۷</sup> اور بعد ازاں فرمایا: "عبد الجبار بن وهب مجهول أيضاً وحديثه غير محفوظ" <sup>۸</sup> لیکن امام حاکم نے یہ روایت میں ذکر کی چنانچہ آپ لکھتے ہیں: حدثنا احمد بن كامل القاضي ثنا ابو جعفر بن أبي عثمان الطيالسي ثنا يحيى بن ايوب ثنا عبد الجبار بن وهب أنبا سعد بن طارق عن ابيه رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعمت الدار الدنيا لمن تزود منها لآخرته حتى يرضى ربه عزوجل وبئست الدار لمن صدته عن آخرته وقصرت به عن رضا ربه واذا قال العبد قبح الله الدنيا قالت الدنيا قبح الله أعصا نا لربه" <sup>۹</sup>

۱ تمہیدات: صفحہ ۱۹۳، بیان ۲۵۱، تمہید ۸ (اسرار قرآن وحکمت خلقت انسان)، الفتح الربانی والفيض الرحمانی، صفحہ ۱۲۹، مجلس ۳۰، ایضاً: صفحہ ۱۹، مجلس ۴، مرصاد العباد: صفحہ ۶۲، باب سوم، فصل دوم (در بیان حکمت تعلق روح بقلب)، ایضاً: صفحہ ۳۸، باب دوم۔

۲ ادب الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صفحہ ۱۱۵، باب ۳: ادب الدُّنْيَا، بیان: (ریاض النفس علی ترک لذتِ دنیا)

۳ فردوس الأخبار، جلد ۲، صفحہ ۳۵۱، فصل: (لذتِ دنیا.....) حدیث ۲۹۲۳۔

۴ کنوز الحقائق: جلد اول، صفحہ ۱۳۲، حرف الدال، فصل: فی المحلی بال۔

۵ احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۱۹، کتاب التوبہ، الرکن الثانی فیما عند التوبہ۔

۶ ایضاً حاشیہ.....

۷ الضعفاء الكبير: جلد ۳، صفحہ ۸۹، بیان ۱۰۶۰ (عبد الجبار بن وهب)۔

۸ ایضاً.....

۹ مستدرک حاکم: جلد ۲، صفحہ ۳۱۳، کتاب الرقاق، بیان: (استعد للموت قبل نزول الموت)

اور بعد ازاں فرمایا: ”ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه“ ۱۰

البتہ امام ذہبی نے فرمایا: ”بل منکرو عبد الجبار لا یعرف روى عنه یحییٰ ابن ایوب العابد“ ۱۱

امام سخاوی نے ”القاصد الحسنہ“ میں بلفظ: (الدنیا مزرعة الآخرة) ذکر کیا اور فرمایا: ”لم أقف علیه مع ایراد الغزالی له فی

الاحیاء وفی الفردوس بلا سند عن ابن عمر مرفوعاً: الدنیا قنطرة الآخرة فاعبروها ولا تعمروها، وفی الضعفاء

للعقيلي ومكارم الاخلاق لابن لال من حدیث طارق بن شمیم رفعة نعمة الدار الدنیا لمن تزود منها الآخرة

الحدیث وهو عند الحاكم فی مستدرکہ وصححه لكن تعقبه الذهبي بانه منكر قال وعبد الجبار یعنی رأویہ

لا یعرف“ ۱۲ مگر ملا علی قاری فرماتے ہیں: ”معناه صحیح یقتبس من قوله تعالى (من كان يريد حرث الآخرة نزد له

فی حرثه)“ ۱۳

## (۲) ”فان المرء مع من احب“

(دفتر اول: مکتوب ۲۲)

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ کا یہ قول، حدیث نبوی (المرء مع من احب) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام بخاری و مسلم رحمہما نے

”صحیحین“ میں بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ذکر کیا۔ جبکہ امام ترمذی نے ”جامع“ میں بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ اور

امام احمد بن حنبل نے ”مسند“ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں: ”حدثنا بشر بن خالد قال حدثنا محمد بن جعفر عن شعب عن سلمن عن أبي وائل

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: المرء مع من احب“ ۱۴

امام مسلم کہتے ہیں: ”حدثنا عثمان بن أبي شيبة واسحق بن ابراهيم قال اسحق انا وقال عثمان ناجير عن الأ

عمش عن أبي وائل عبد الله قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله، كيف

ترى في رجل أحب قوما ولما يلحق بهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المرء مع من احب“ ۱۵

امام ترمذی روایت کرتے ہیں: ”حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم نا سفيان عن عاصم عن زر بن جيش

عن صفوان بن عسال فقال جاء رجل جهواري الصوت فقال يا محمد: الرجل يحب القوم ولما

يلحق هو بهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المرء مع من احب“ ۱۶

اور امام احمد بیان کرتے ہیں: ”ثنا عبد الرحمن ثنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن أبي موسى عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال: المرء مع من احب“ ۱۷

(دفتر اول: مکتوب ۲۵)

## (۳) ”فانهم نجوم الهدايه“

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ نے اپنے اس قول میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو ہدایت کے ستارے قرار دیا۔ آپ کا یہ فرمان، حدیث

۱۰ ایضاً.....

۱۱ ایضاً بر حاشیہ.....

۱۲ القاصد الحسنہ: حرف الدال، حدیث ۳۹۷۔

۱۳ اسرار الرغوة: صفحہ ۱۹۹، حرف الدال، حدیث ۲۰۵، (الدنیا مزرعة الآخرة)

۱۴ صحیح البخاری: جلد ۲، صفحہ ۹۱۱، کتاب الأدب، باب (علامة الحب فی الله)۔

۱۵ صحیح مسلم: جلد ۲، صفحہ ۳۳۲، کتاب البر والفضل، باب (المرء مع من احب)۔

۱۶ جامع ترمذی: جلد ۲، صفحہ ۶۲، ابواب الزهد، باب (المرء مع من احب)۔

۱۷ مسند احمد بن حنبل: جلد ۲، صفحہ ۳۹۵، حدیث ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ عنہ۔



(أصحابی كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے قاضی عیاضؒ ”کتاب الشفاء“ میں اور ابو نصر طوسی نے ”کتاب التمع“ میں مرفوعاً بلفظہ مگر بلا تخریج بیان کیا۔ ۱۸

البتہ علامہ ابن عبدالبر نے ”جامع بیان العلم“ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”حدثنا أحمد بن عمر قال حدثنا عبد بن أحمد حدثنا علي بن عمر قال حدثنا القاضي أحمد بن كامل قال حدثنا عبد الله بن روح قال حدثنا سلام بن سليم قال حدثنا الحارث بن غصين عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم، (قال أبو عمر): هذا الإسناد لا تقوم به حجة لأن الحارث بن غصين مجهول“ ۱۹

راقم الحروف کہتا ہے کہ: امام ابن حبان نے ”حارث بن غصين“ کو ثقافت میں ذکر کیا۔ ۲۰ لیکن موجودہ دور کے محقق علامہ البانی نے اس روایت ابن عبدالبر کو موضوع قرار دیا، وہ لکھتے ہیں: ”موضوع: رواه ابن عبد البر في ”جامع العلم“ (۹۱/۲) وابن حزم في ”الاحكام“ (۸۲/۲) من طريق سلام بن سليم قال الحارث بن غصين عن الأعمش عن أبي بن سفيان عن جابر مرفوعاً به۔ وقال ابن عبد البر: ”هذا الإسناد لا تقوم به حجة لأن الحارث بن غصين مجهول“

وقال ابن حزم: ”هذا رواه ساقطة، أبو سفيان ضعيف والحارث بن غصين هذا هو أبو وهب الثقفي وسلام بن سليمان يروى الأحاديث الموضوعة وهذا منها بلا شك، قلت (يعنى البانى) الحمل فى هذا الحديث على سلام بن سليم ويقال ابن سليمان وهو الطويل أولى فانه مجمع على ضعفه بل قال ابن خراش: كذاب۔ وقال ابن حبان: روى احاديث موضوعة وأما أبو سفيان فليس ضعيفاً كما قال ابن حزم بل هو صدوق كما قال الحافظ فى التقریب وأخرج له مسلم فى صحيحه۔

والحارث بن غصين مجهول كما قال ابن حزم وكذا قال ابن عبد البر وان ذكره ابن حبان فى الثقات ولهذا قال احمد: لا يصح هذا الحديث كما فى المنتخب لابن قدامة“ ۲۱

راقم الحروف (مطال) کہتا ہے کہ علامہ البانی نے: ”سلام بن سليم“ کو ”ابن سليمان“ سمجھ کر وضع حدیث کا حکم لگا دیا۔ حالانکہ اسناد ابن عبدالبر میں مذکورہ روای ”سلام بن سليم“ ثقہ ہے۔

امام ذہبی ”میزان اعتدال“ میں لکھتے ہیں: ”سلام بن سليم ابو الاحرص الحنفى الكوفى صدوق ثقة وغيره اثبت منه روى عن آدم بن علي والأسود (بن قيس) وزياده بن علاقة، وسماك وعنه ابن مهدي والحسن بن الربيع وقتيبة وهناد وخلق۔ قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين: ثقة متقن وقال ابن مهدي: هو اثبت من شريك... الخ“ ۲۲

البتہ امام احمد نے اس کی طرف ”کثرت خطأ“ کی نسبت کی۔ ۲۳ اور امام احمد کا ”لا يصح“ کہنا اس روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل تو ہو سکتی ہے، موضوع کی نہیں۔ پھر امام ابن عبدالبر نے اس سند کے تحت نہ ہونے کی وجہ ”حارث بن غصين“ کا مجھول ہونا قرار دیا نہ کہ ”سلام بن سليم“ اور ”حارث“ کو ابن حبان نے ثقافت میں شمار کیا۔ محدثین نے اسے فضائل میں قبول کیا۔ امام ابن حجر مکی ”الصواعق المحرقة“ میں لکھتے ہیں: ”روى الدارمى

۱۸ کتاب الشفاء باحوال المصطفى صلى الله عليه وسلم: جلد ۲، صفحہ ۱۸۸، باب ۳ (تتبع امره) فصل ۳، مقدمہ، التمع فى التصوف، صفحہ ۱۲۰، کتاب الصحابة۔

۱۹ جامع بیان العلم: جلد ۲، صفحہ ۹۱، ۹۰، ذکر (الكلام على حديث: أصحابي كالنجوم)

۲۰ کتاب الثقات، جلد ۸، صفحہ ۱۸۱، بیان: الحارث بن غصين أبو وهب۔

۲۱ سلسلۃ الاحاديث الضعيفه والموضوعة: جلد اول، صفحہ ۷۸، ۷۹، ۷۸، حدیث ۵۸۔

۲۲ میزان اعتدال: جلد ۲، صفحہ ۱۷۶، بیان ۳۳۳۳ (سلام بن سليم)

۲۳ أيضاً..... صفحہ ۱۷۷.....

وابن عدی وغیرہما اَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اصْحَابِي كَالنَّجُومِ بَاتِيهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ“ ۲۳

لیکن امام دارمی رحمہ اللہ علیہ نے ”سنن“ میں حضرت عون بن عبد اللہ سے باختلاف متن روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”أخبرنا يزيد عن مسعود عن عون بن عبد الله قال: ما أحب أن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لم يختلفوا فأنهم

لو اجتمعوا على شئ فتركه رجل ترك السنة ولو اختلفوا فأخذ رجل بقول أحد أخذ بالسنة“ ۲۵

البتہ امام ابن عدی نے ”اکمال“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”ثنا الحسين بن عبد الله القطان ثنا أيوب الوزان ثنا غسان بن عبيد ثنا حمزة الجزري عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله عليه

وسلم: انما أصحابي مثل النجوم فأيهم أخذتم بقوله اهتديتم“ ۲۶

امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً بلفظ (أصحابي كالنجوم فأيتهم أخذتم بقوله اهتديتم) اور اسکی سند میں موجود راوی ”حمزة“ کے بارے میں فرمایا: ”حمزة بن أبي حمزة الجزري النصيبى عن ابن أبي مليكة

ومكحول وطائفة وعنه علي بن ثابت وشبابه وجماعة، قال ابن معين: لا يساوي فلساً، وقال البخاري: منكر الحديث، وقال الدارقطني: متروك، وقال ابن عدی: عامة ما يرويه موضوع، قلت (يعنى الذهبى) له فى

جامع الترمذى، تربوا الكتاب“ ۲۷

اور علامہ جلال الدین سیوطی ”الخصائص الكبرى“ میں لکھتے ہیں: ”أخرج عبد بن حميد فى مسنده عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: أصحابي مثل النجوم يهتدي بها فأيم أخذتم بقوله اهتديتم“ ۲۸

امام حجر بن عسقلانی نے ”المطالب العالیہ“ میں سند عبد بن حمید کے حوالہ سے ذکر کیا اور فرمایا ”فیہ ضعفٌ جدًّا“ ۲۹

امام قضاہی نے ”مسند الشهاب“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”أخبرنا ابو الفتح منصور بن علي الأنماطى ثنا أبو محمد الحسن بن رشيق ثنا محمد بن جعفر بن محمد ثنا جعفر يعنى ابن عبد الواحد

قال: قال لنا وهب بن جرير بن جازم عن أبيه عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: مثل اصحابي مثل النجوم من اقتدى بشئى منها اهتدى“ ۳۰

لیکن اسناد قضاہی میں ایک راوی ”جعفر بن عبد الواحد“ ہے اسکے بارے میں امام ابن عدی نے فرمایا: ”يسرق الحديث ويأتى بالمناكير عن الثقات“ ۳۱ اور امام ذہبی ”میزان الاعتدال“ میں لکھتے ہیں: ”قال الدارقطني يضع الحديث -وقال أبو زرعة: روى أحاديث لا أصل له“ ۳۲

علامہ خطیب تبریزی نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں ذکر کیا، چنانچہ فرمایا: ”عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول سألت ربى عن اختلاف أصحابي من بعدى فأوحى الى يا محمد ان

۲۳ الصواعق المحرقة: صفحہ ۲۱۳، الخاتمه فى بيان اعتقاد اهل السنة والجماعة فى الصحابه وفى قتال معاويه وعلى رضوان الله عليهم اجمعين۔

۲۵ سنن الدارمی، جلد اول، صفحہ ۱۲۲، مقدمہ، باب ۵۲ (اختلاف القہم) خبر ۶۳۵۔

۲۶ اکمال فی ضعفاء الرجال: جلد ۲، صفحہ ۷۸۵، ذکر (من اسمہ حمزة) بیان: (حمزة بن أبي حمزة النصيبى يضع الحديث)

۲۷ میزان الاعتدال: جلد اول، صفحہ ۶۰۷، بیان: ۲۲۹۹ (حمزة بن أبي حمزة)

۲۸ الخصائص الكبرى: جلد ۲، صفحہ ۲۶۶، باب (ما شرف به اولاده واز ولجہ وآل بیتہ واصحابہ وقبیلہ من اجلہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۲۹ المطالب العالیہ، جلد ۴، صفحہ ۱۳۶، باب (فضل الصحابة ولائهم بعين على الایمال) حدیث ۳۱۹۳۔

۳۰ مسند الشهاب: جلد ۲، صفحہ ۲۷۵، بیان ۸۳۷ (مثل اصحابي مثل النجوم) حدیث ۱۳۳۶ (باب ۲، جز ۱۰، من اللب)

۳۱ اکمال فی ضعفاء الرجال، جلد ۲، صفحہ ۵۷۶، ذکر (جعفر بن عبد الواحد الهاشمی)

۳۲ میزان الاعتدال: جلد اول، صفحہ ۴۱۳، بیان ۱۵۱۱ (جعفر بن عبد الواحد الهاشمی)

أصحابك عندي بمنزلة النجوم في السماء بعضها أقوى من بعض ولكل نور فمن أخذ بشئ مما بهم عليه من اختلافهم فهو عندي على هدى، قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم (رواه رزين) ۳۳

علامہ سیوطی نے ”الجامع الصغير“ میں بلفظ ”سألت ربي فيما تختلف فيه أصحابي من بعدى فأوحى إلي يا محمد إن أصحابك عندي بمنزلة النجوم في السماء بعضها أضوأ من بعض فمن أخذ بشئ مما بهم عليه من اختلافهم فهو عندي على هدى“ ذکر کیا اور فرمایا: ”(رواه) السجزي في الابانہ وابن عساكر عن عمر رضی اللہ عنہ“ ۳۴ پھر آپ نے اسے ضعیف قرار دیا۔ ۳۵

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح“ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (النجوم ائمة للسماء فإذا ذهبت النجوم أتت السماء ما توعد وأنا ائمة لأصحابي فإذا ذهبت أنا أتت أصحابي ما يوعدون وأصحابي ائمة لائمتي فإذا ذهب أصحابي أتت ائمتي ما يوعدون) روایت کیا۔ ۳۶

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ”تلخیص الجبر“ میں بلفظ (أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم) ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ ”رواه عبد بن حميد في مسنده من طريق حمزة التصيبي عن نافع عن ابن عمر وحمزة ضعيف جدًا ورواه الدارقطني في غرائب مالك من طرق جميل بن زيد عن مالك عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر وجميل لا يعرف ولا أصل له في حديث مالك ولا من فوقه، وذكره البزار من رواية عبدالرحيم بن زيد العمي عن أبيه عن سعيد بن المسيب عن عمر رضی اللہ عنہ و عبدالرحيم كذاب ومن حديث انس رضی اللہ عنہ أيضاً واسنادة واهي ورواه القضاعي في مسند الشهاب له من حديث الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريره رضی اللہ عنہ وفي اسناده جعفر بن عبدالواحد الهاشمي وهو كذاب۔ ورواه ابو ذر الهروي في كتاب السنة من حديث مندل عن جويبر عن الضحاک بن مزاحم منقطعاً وهو غائب الضعف۔ قال ابو بكر البزار هذا الكلام لم يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابن حزم هذا خبر مكذوب موضوع باطل وقال البيهقي في الاعتقاد عقب حديث أبي موسى الأشعري الذي أخرجه مسلم بل فظ: النجوم ائمة اهل السماء فإذا ذهبت النجوم أتت اهل السماء ما يوعدون وأصحابي ائمة لائمتي فإذا ذهب أتت ائمتي ما يوعدون قال البيهقي: روى في حديث موضوع باسناد غير قوي يعني حديث عبدالرحيم العمي وفي حديث منقطع يعني حديث الضحاک بن مزاحم: مثل أصحابي كمثل النجوم في السماء من أخذ بنجم منها اهتدى، قال والذي روينا ههنا من الحديث الصحيح يؤدى بعض معناه“ ۳۷

بعد ازاں علامہ عسقلانی علیہ الرحمۃ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ستاروں سے مشابہت کی تائید کرتے ہوئے فرمایا: ”صدق البيهقي هو يؤدى صحة التشبيه للصحابة بالنجوم خاصة، أما في الافتداء فلا يظهر في حديث أبي موسى نعم يمكن ان يتلمح ذلك من معنى الاهتداء بالنجوم وظاهر الحديث انما هو اشارة الى الفتن الحادثة بعد انقراض عصر

۳۳ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۵۴، ابواب المناقب، مناقب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، فصل ثالث۔

۳۴ الجامع الصغير، ج ۲، ص ۲۸، حرف السين۔

۳۵ أيضاً.....

۳۶ صحیح مسلم: جلد ۲، صفحہ ۳۰۸، کتاب الفعائل، باب (أن بقاء النبي صلى الله عليه وسلم امان لأصحابه وبقاء أصحابه امان لائمتي)

۳۷ تلخیص الجبر فی تخریج الأحادیث الزائفی الكبير: صفحہ ۱۹۰، کتاب القضاء، باب (أدب القضاء) حدیث ۲۰۹۸۔

الصحابة من طمس السنن وظهور البدع ونشور الفجور في اقطار الأرض - والله المستعان“ ۳۸

## (۴) ”لان الدنيا والاخرة ضرّتان أن رضيت احدهما سخطت

### الاخرى“

(دفتر اول: مکتوب ۳۳)

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ کا یہ قول حدیث (الدنيا والاخرة ضرّتان فبقدر ما ترضى احدهما تسخط الاخرى) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام غزالی نے ”احیاء علوم الدین“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ ۳۹

جبکہ امام ماوردی نے ”أدب الدنيا والدين“ میں حضرت وہب بن منبہ سے مقطوعاً بلفظ: (مثل الدنيا والاخرة مثل ضرّتين ان أرضيت إحداهما سخطت الاخرى) روایت کیا۔ ۴۰

امام عبداللہ بن مبارک نے ”کتاب الزهد“ میں فرمایا ”أخبرنا رباح بن يزيد قال حدثني عبدالعزیز بن حوران قال سمعت وهب بن منبه يقول: مثل الدنيا والاخرة كمثل رجل له ضرّتان ان أرضي احدهما سخطت الاخرى“ ۴۱

امام ابو جعفر عقیلی نے یہ روایت ابن مبارک، انہی اسناد سے ”الضعفاء الکبیر“ میں نقل کی۔ ۴۲ البتہ امام حاکم ”مستدرک“ قضاوی ”مسند الشهاب“ ابن حبان ”صحیح“ اور بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ ”من أحب دنیاہ أضرباً آخرتہ ومن أحب آخرتہ أضرب دنیاہ“ روایت کیا۔ ۴۳

۳۸ ایضاً حوالہ سابق ۳۷ نمبر.....

۳۹ احیاء علوم الدین: جلد ۳، صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹، بیان: ذم الدنيا۔

۴۰ ادب الدنيا والدين: صفحہ ۱۱۶، باب ۳، (ادب الدين) بیان (رياسة النفس على ترك الدنيا)۔

۴۱ کتاب الزهد: لابن مبارک، صفحہ ۲۱۰، جز ۲، باب (طلب الحلال) حدیث ۵۹۳۔

۴۲ کتاب الضعفاء الکبیر: جلد ۳، صفحہ ۱۱، بیان ۹۶۵، (عبدالعزیز بن حوران)۔

۴۳ مستدرک حاکم: جلد ۴، صفحہ ۳۱۹، کتاب الرقاق، بیان (ان هتة امتي المال)۔ مسند الشهاب: جلد اول، صفحہ ۲۵۸، بیان ۴۹۲، حدیث ۳۸۔ صحیح ابن حبان: جلد ۲، صفحہ ۴۱۸، کتاب البر والاحسان، باب الفقر، حدیث ۷۰۹۔ شعب الایمان: جلد ۷، صفحہ ۲۸۸، شعبہ ۷۱، باب (الزهد وقصر الأمل) حدیث ۱۰۳۳۷۔

### فصل دوم (فارسی ترجمہ)

## (۱) ”نماز پنجگانہ رادر وقت اول ادا نمایند الا عشاء زمستان کہ تاثلث شب تاخیر

### درال مستحب است“

(دفتر اول: مکتوب ۳۷)

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ کا یہ قول دو باتوں پر مشتمل ہے۔ (۱) نماز پنجگانہ اول وقت میں ادا کرنا (۲) موسم سرما میں نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنا۔ شرط اول:۔ حدیث ابن عمر سے ماخوذ جسے امام ترمذی نے ”جامع“ میں مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”حدثنا احمد بن منيع نا يعقوب بن الوليد المدني عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الاخر عفو الله“ ۱

اور حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ”حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن عمر العمري عن القاسم بن غنّام عن عمته ام فروه وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه

۱ جامع ترمذی: جلد اول، صفحہ ۴۲، ابواب الصلوة، باب (ما جاء في الوقت الاول من الفضل)

وسلم قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل؟ قال الصلوة لا اول وقتها“ ۲ امام ترمذى نے اس روایت کی حیثیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”حدیث ام فروة لا يروى الا من حديث عبد الله بن عمر العمري وليس هو بالقوى عند اهل الحديث واضطربوا في هذا الحديث“ ۳

شرط ثانی:- جہاں تک شرط ثانی یعنی تاخیر عشاء کا تعلق ہے تو یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے جسے امام احمد ”مسند“ حاکم ”مستدرک“ ابن ماجہ ”سنن“ اور ترمذی نے ”جامع“ میں مرفوعاً روایت کیا چنانچہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ”ثنا يحيى أنا عبيد الله حدثني ابن أبي سعيد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق على امتي لأمرتهم بالسواك مع الوضوء ولأخرت العشاء الى ثلث الليل أو شطر الليل“ ۴

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ: ”حدثنا علي بن حمشاذ ثنا اسمعيل بن اسحق القاضي ثنا عازم بن الفضل و(حدثني) محمد بن صالح بن هاني ثنا يحيى بن محمد بن يحيى ثنا عبد الله بن عبد الوهاب الحجبي، (قالا): ثنا حماد بن زيد ثنا عبد الرحمن السراج عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق على امتي لفرضت عليهم السواك مع الوضوء ولأخرت صلوة العشاء الى نصف الليل“ ۵

امام ابن ماجہ لکھتے ہیں: ”حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو اسامة وعبد الله بن نمير عن عبيد الله عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق على امتي لا خرت صلوة العشاء الى ثلث الليل أو نصف الليل“ ۶

اور ایک دوسرے طریق سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ”حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان بن عیینة عن أبي الزناد عن الاعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق على امتي لأمرتهم بتأخير العشاء“ ۷ امام ترمذی لکھتے ہیں: ”أخبرنا هناد نا عبدة عن عبد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق على امتي لأمرتهم ان يؤخروا العشاء الى ثلث الليل أو نصفه“ ۸

اور بعد ازاں فرمایا: ”وفى الباب عن جابر بن سمرة وجابر بن عبد الله وأبي برزة وابن عباس وأبي سعيد الخدري وزيد بن خالد وابن عمر (قال ابو عيسى) حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح“ ۹

۲ ایضاً..... صفحہ ۲۲

۳ ایضاً..... صفحہ ۲۳

۴ مسند احمد بن حنبل: جلد دوم، صفحہ ۲۵۰، بیان: (مسند أبي هريرة رضي الله عنه)

۵ مستدرک حاکم: جلد اول، صفحہ ۱۳۶، کتاب الطهارة، ذکر: (لو لا أن أشق على امتي)-

۶ سنن ابن ماجہ: جلد اول، صفحہ ۲۲۶، کتاب الصلوة، باب ۸: وقت صلوة العشاء، حدیث ۶۹۱-

۷ ایضاً..... حدیث ۶۹۰-

۸ جامع ترمذی: جلد اول، صفحہ ۴۲، أبواب الصلوة، باب (ما جاء في تأخير العشاء الآخرة)-

۹ ایضاً.....

صفحہ- علامت	تصحیح	صفحہ- علامت	تصحیح	تصحیف	صفحہ- علامت	تصحیح	تصحیف	صفحہ- علامت
ج	الصلوة	۱۱۸- منہی	اِذَا	اِذَا	۶۱- ۱	الصلوة والسلام	الصلوة	۱۱۸- منہی
ر	الصلوة	۱۱۹- ترجمہ متن	میں جو	جو میں	۶۷- ترجمہ متن	الصلوة والسلام	الصلوة	۱۱۹- ترجمہ متن
س	ہمد از دست	۱۲۱- نفی	وَمِنْ	وَمِنْ	۶۹- ۱	ہمد از دست	ہمد از دست	۱۲۱- نفی
ش	عبدالباری	۱۲۲- وحدت	رسول اللہ صلی	رسول اللہ	۷۱- ۱	عبدالباری	عبدالباری	۱۲۲- وحدت
ش	استغراقی	۱۲۳- مہدی	اللہ علیہ وسلم	علیہ وسلم	۷۱- ۱	استغراق	استغراقی	۱۲۳- مہدی
ش	صاحب میں	۱۲۵- ۲	اطاعت گزار ہوں	اطاعت ہوں	۷۲- ۱	صاحب میں	صاحب میں	۱۲۵- ۲
ش	عین فنا باقی	۱۲۹- ۵	نافرمانی کرنے	نافرمانی ہوں گے	۷۲- ۱	عین فنا میں باقی	عین فنا باقی	۱۲۹- ۵
ص	اٹھارواں	۱۲۹- ۵	والے ہوں گے	اٹھارواں	۷۲- ۱	اٹھارواں	اٹھارواں	۱۲۹- ۵
ص	وہو	۱۳۰- ۱	تَنْبِيءٌ	تَنْبِيءٌ	۷۴- ترجمہ متن	وہو	وہو	۱۳۰- ۱
ض	رشتہ دار جوان	۱۳۰- ۱	باصرہ	باصرہ	۷۴- ۱	رشتہ دار جوان	رشتہ دار جوان	۱۳۰- ۱
ض	اکیسواں	۱۳۰- ۱	وجہ سے ماسوکی اللہ	وجہ سے ماسوکی اللہ	۸۰- ۱	اکیسواں	اکیسواں	۱۳۰- ۱
ض	ولایت	۱۳۶- تطہیر آن	علیہ الصلوٰۃ والسلام	صلوٰۃ والسلام	۸۲- ترجمہ متن	ولایت	ولایت	۱۳۶- تطہیر آن
ض	الہوں	۸۲- الوجود	عزیز الوجود	الوجود	۸۲- الوجود	الہوں سے	الہوں	۸۲- الوجود
ط	مجمل	۱۳۷- بما وارانے	اِنَّ	اِنَّ	۸۴- ترجمہ متن	مجمل	مجمل	۱۳۷- بما وارانے
ع	بیان کہ	۱۳۹- ۱	ظلمتہ	کامل	۸۴- ۱	بیان میں کہ	بیان کہ	۱۳۹- ۱
غ	چاہیے	۱۴۱- ترجمہ متن	امید اور آرزو	امید اور آرزو	۸۵- ۱	چاہیے	چاہیے	۱۴۱- ترجمہ متن
۱- بصیرت اول	کتاب الدقاق	۱۴۱- ۱	عالی	عالی	۸۵- قصوی	کتاب الرقاق	کتاب الدقاق	۱۴۱- ۱
۲- بصیرت دوم	بصیرت دوم	۱۴۲- مقبس	صحوتہ تیب افعال	صحوتہ تیب افعال	۸۷- ۱	بصیرت دوم	بصیرت دوم	۱۴۲- مقبس
۲- بصیرت دوم	ان قلوب	۱۴۲- ۲	نامراد	نامراد	۸۹- ۲	ان کے قلوب	ان قلوب	۱۴۲- ۲
۳- دیباچہ	يَنْبَغِي لَهُ	۱۴۳- ۳	کلام سکاری	سکاری	۹۲- سکاری	يَنْبَغِي لَهُ	يَنْبَغِي لَهُ	۱۴۳- ۳
۳- ﴿ص ۲﴾	عبادہ	۱۴۳- ۱	بر مفہوم محمود	مفہوم	۹۲- بر مفہوم	عبادہ	عبادہ	۱۴۳- ۱
۵-	جل اعلیٰ	۱۴۳- ۵	تقلید شان	شان	۹۲- شان	جل و علا	جل اعلیٰ	۱۴۳- ۵
۵- نوزہ	پہلے تینوں حرف	۱۴۳- بیفنا	گوارا	گوارا	۹۳- ۱	پہلے تینوں حرف	پہلے تینوں حرف	۱۴۳- بیفنا
۶- ترجمہ متن	والے ہمارے	۱۴۵- بیفنے	مُحِبَّةٌ	مُحِبَّةٌ	۹۵- ترجمہ متن	والے ہمارے	والے ہمارے	۱۴۵- بیفنے
۱۰- ج	پس وہ نور کو پہنچاتا	۱۰۴- ۵	اختیاری کرنا	اختیاری کرنا	۱۰۴- ۵	پس وہ نور کو پہنچاتا	پس وہ نور کو پہنچاتا	۱۰۴- ۵
	وہ شخص نہیں پہنچاتا	۱۰۵- ۱	قلۃ مبالات	قلۃ	۱۰۵- ۱	وہ شخص نہیں پہنچاتا	وہ شخص نہیں پہنچاتا	۱۰۵- ۱
۱۰- وضارت	پوشیدہ ہو گئیں	۱۰۵- ۱	فقہائے	فقہائے	۱۰۵- ۱	پوشیدہ ہو گئیں	پوشیدہ ہو گئیں	۱۰۵- ۱
۱۱- امارت	امارة	۱۰۶- ۱	یا بہ	یا بہ	۱۰۶- ۱	امارة	امارة	۱۰۶- ۱
۱۸- حقیقت قرآن مجید	تمام مکملات	۱۰۷- ۱	نخناء	نخناء	۱۰۷- ۱	تمام مکملات	تمام مکملات	۱۰۷- ۱
۱۹- ۱	اللہ تعالیٰ	۱۰۸- رابر آوردہ	خود رابر آوردہ	رابر آوردہ	۱۰۸- رابر آوردہ	اللہ تعالیٰ نے	اللہ تعالیٰ	۱۰۸- رابر آوردہ
۲۵- ترجمہ متن	عاجز	۱۱۰- ۵	نہ کہ ابتدا	نا کہ ابتدا	۱۱۰- ۵	عاجز	عاجز	۱۱۰- ۵
۲۷- ترجمہ متن	مذکور	۱۱۲- ۵	جنش	جنش	۱۱۲- ۵	مذکور	مذکور	۱۱۲- ۵
۳۳- ج	ابی	۱۱۳- ترجمہ متن	سجانہ	برہانہ	۱۱۳- ترجمہ متن	ابی	ابی	۱۱۳- ترجمہ متن
۳۷- ترجمہ متن	تَعَالَى اللَّهُ	۱۱۳- ۱	وضاحت کے لئے	قولہ رساند	۱۱۳- ۱	تَعَالَى اللَّهُ	تَعَالَى اللَّهُ	۱۱۳- ۱
۳۷- ترجمہ متن	کَبِيرًا	۱۱۵- ترجمہ متن	دیکھئے ص ۱۱۳: ۵	تا قابل	۱۱۵- ترجمہ متن	کَبِيرًا	کَبِيرًا	۱۱۵- ترجمہ متن
۳۷- ۱	یعنی کسی طرح	۱۱۷- نفوس	فُصُوں	فُصُوں	۱۱۷- نفوس	یعنی کسی طرح	یعنی کسی طرح	۱۱۷- نفوس
۳۸- دود بالجلد	ولو بالجلد	۱۱۷- ۱	آتش پرست کے	آتش پرست	۱۱۷- ۱	ولو بالجلد	ولو بالجلد	۱۱۷- ۱
۵۱- ۱	زیرہ	۱۱۷- ۱	لئے بولا جاتا ہے	کے لئے	۱۱۷- ۱	زیرہ	زیرہ	۱۱۷- ۱
۵۵- سنو دالون	مُسَوَّرٌ	۱۱۸- ۳	علوم و معارف	علوم و معارف	۱۱۸- ۳	مُسَوَّرٌ	مُسَوَّرٌ	۱۱۸- ۳
۶۰- ج	پیش اور	۱۱۸- ۳	علوم و معارف	علوم و معارف	۱۱۸- ۳	پیش اور	پیش اور	۱۱۸- ۳
۶۰- ۱	مُقَلَّبٌ	۱۱۸- ۳	صیغہ	صغیہ	۱۱۸- ۳	مُقَلَّبٌ	مُقَلَّبٌ	۱۱۸- ۳

صفحہ - علامت	تصحیح	صفحہ - علامت	تصحیح	صفحہ - علامت	تصحیح	صفحہ - علامت	تصحیح
۳-۱۳	خدیجہ	۸-۱۳	أتیت	۸-۱۳	قال	۳-۱۳	قال
۳-۱۳	أخبر	۸-۱۳	الرّاسی	۸-۱۳	حدثنا	۳-۱۳	حدثنا
۳-۱۳	ولأ	۹-۱۳	سمعت	۹-۱۳	یوزن	۳-۱۳	یوزن
۳-۱۳	كتبه	۹-۱۳	الاسترآبادی	۹-۱۳	المستیز	۳-۱۳	المستیز
۳-۱۳	الهندي	۹-۱۳	بن	۹-۱۳	عصمة	۳-۱۳	عصمة
۳-۱۳	عمرو	۹-۱۳	علینا	۹-۱۳	علیه وسلم	۳-۱۳	علیه وسلم
۳-۱۳	عن	۹-۱۳	غزرة	۹-۱۳	العباس	۳-۱۳	العباس
۲-۱۳	عن	۹-۱۳	خثیمة	۹-۱۳	وسلم:	۲-۱۳	وسلم:
۲-۱۳	النبي	۹-۱۳	جمانه	۹-۱۳	بَيْنَ السُّوقِ	۲-۱۳	بَيْنَ السُّوقِ
۲-۱۳	سلمان	۹-۱۳	أبي ح	۹-۱۳	إِلَى مِنْ	۲-۱۳	إِلَى مِنْ
۵-۱۳	۱۳	۹-۱۳	التستری	۹-۱۳	۳۰۳	۲۹۶	۲۹۶
۵-۱۳	ولقد على	۹-۱۳	دحیم ثنا	۹-۱۳	والحرب	۵-۱۳	والحرب
۵-۱۳	وتار	۹-۱۳	ابن	۹-۱۳	تزود ومنها	۵-۱۳	تزود ومنها
۵-۱۳	حصین انی	۹-۱۳	ابن	۹-۱۳	واسناد	۵-۱۳	واسناد
۵-۱۳	اذ جاء ه	۱۰-۱۳	سخیت حدثنا	۱۰-۱۳	ابو	۵-۱۳	ابو
۵-۱۳	روایه	۱۰-۱۳	العندی	۱۰-۱۳	المن	۵-۱۳	المن
۵-۱۳	۲۳	۱۰-۱۳	لِیُؤَيِّدَ	۱۰-۱۳	شمیم	۵-۱۳	شمیم
۶-۱۳	شعب	۱۰-۱۳	قم یا بلال	۱۰-۱۳	قبیح	۶-۱۳	قبیح
۶-۱۳	سلمن	۱۰-۱۳	نفس مسلمة	۱۰-۱۳	شمیم	۶-۱۳	شمیم
۶-۱۳	جیش	۱۰-۱۳	لِیُؤَيِّدَ	۱۰-۱۳	الأخرته	۶-۱۳	الأخرته
۶-۱۳	فقال	۱۰-۱۳	العلم	۱۰-۱۳	الحديث	۶-۱۳	الحديث
۶-۱۳	جهواری	۱۱-۱۳	ذکریا	۱۱-۱۳	شعب	۶-۱۳	شعب
۶-۱۳	نا سفیان	۱۱-۱۳	رجاء	۱۱-۱۳	سلمن	۶-۱۳	سلمن
۶-۱۳	وسلم	۱۱-۱۳	ثنا عثمان	۱۱-۱۳	الاعمش	۶-۱۳	الاعمش
۶-۱۳	شبيه	۱۱-۱۳	الطاهر	۱۱-۱۳	وائل	۶-۱۳	وائل
۶-۱۳	عمر	۱۱-۱۳	X	۱۱-۱۳	جیش	۶-۱۳	جیش
۶-۱۳	یغی	۱۱-۱۳	ان	۱۱-۱۳	رجل جهواری	۶-۱۳	رجل جهواری
۶-۱۳	وقال	۱۱-۱۳	الله	۱۱-۱۳	مسعود	۶-۱۳	مسعود
۶-۱۳	منابر	۱۱-۱۳	بعلمه	۱۱-۱۳	المسعودی	۶-۱۳	المسعودی
۶-۱۳	الرق	۱۱-۱۳	البری	۱۱-۱۳	شیء	۶-۱۳	شیء
۶-۱۳	بالرعية	۱۱-۱۳	استفاده	۱۱-۱۳	بما	۶-۱۳	بما
۶-۱۳	یلؤمن	۱۲-۱۳	ام بیہی	۱۲-۱۳	للسماء	۶-۱۳	للسماء
۶-۱۳	فلا یلؤمن	۱۲-۱۳	علینا	۱۲-۱۳	زید	۶-۱۳	زید
۶-۱۳	بعینہ	۱۲-۱۳	بن علی	۱۲-۱۳	حوارن	۶-۱۳	حوارن
۶-۱۳	الأنفه	۱۲-۱۳	بن	۱۲-۱۳	عازم	۶-۱۳	عازم
۸-۱۳	شوق	۱۲-۱۳	عن	۱۲-۱۳	الحجیبی	۸-۱۳	الحجیبی
۸-۱۳	ألیهم	۱۲-۱۳	وقمته	۱۲-۱۳	لا	۸-۱۳	لا
۸-۱۳	بیان کی	۱۳-۱۳	قال	۱۳-۱۳	عبدالله	۸-۱۳	عبدالله
۸-۱۳	أسنادا	۱۳-۱۳	برة	۱۳-۱۳	لا	۸-۱۳	لا
۸-۱۳	شعبه	۱۳-۱۳	خثیم	۱۳-۱۳	عبدالله	۸-۱۳	عبدالله
۸-۱۳	مشیاً	۱۳-۱۳	عن یزید بن	۱۳-۱۳	عبدالله	۸-۱۳	عبدالله
۸-۱۳	مشیاً	۱۳-۱۳	الضبیعی	۱۳-۱۳	عبدالله	۸-۱۳	عبدالله

تذکرہ سنجیدہ

جلد اول

آستانہ عالیہ حیدرآباد گجرات (شرفیہ) پاکستان